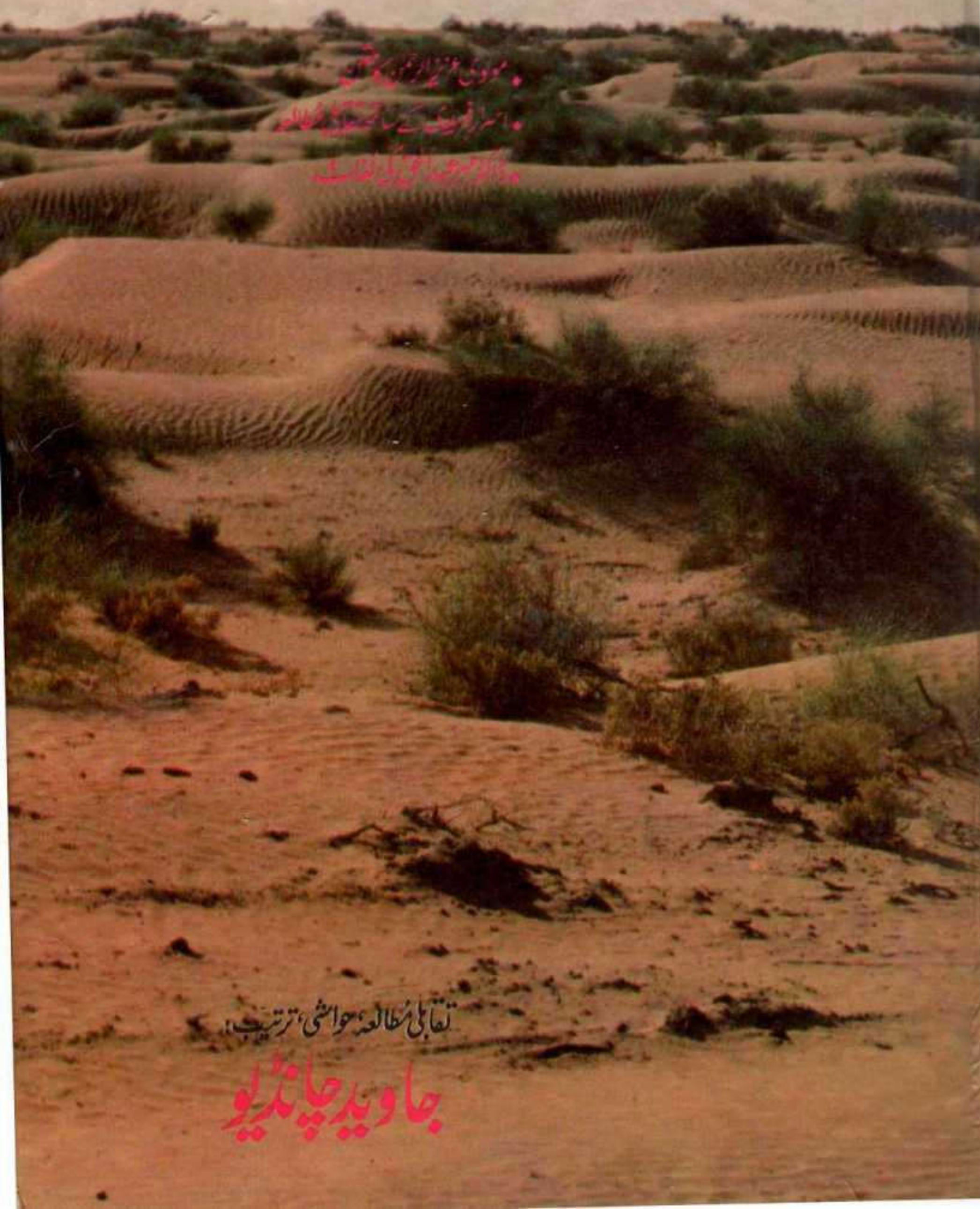
دیوانِ فرید



تقابلی مطالعہ، حواشی، ترتیب:

جاوید چانڈیو

ے کاٹھ سے مرد
لئے مرے پاس

دیوانِ فرید

◆مولوی عزیزالرحمن کا متن
◆ اسرارِ فریدی کے ساتھ تقابلی مطالعہ
◆ڈاکٹر مہر عبدالحق کی لغات

تقابلی مطالعہ، حواشی، ترتیب:

جاوید چانڈیو

سرائیکی ادبی مجلس (رجسٹرڈ) بہاولپور

صد سالہ تقریبات عرس خواجہ غلام فریدؒ
1319ھ تا 1419ھ
سرائیکی ادبی مجلس رجسٹرڈ بہاولپور

ضابطہ

کتاب : دیوانِ فرید

مرتب : جاوید چانڈیو

ناشر : سرائیکی ادبی مجلس (رجسٹرڈ) بہاولپور

بہ اہتمام سید دین محمد شاہ

تزئین : عبدالقادر ملغانی

مطبع : بسم اللہ پرنٹنگ سروس ملتان فون : 541261

بار اول : 1998ء

تعداد : 500

قیمت : درجہ اول 300 روپے ، درجہ دوم 200روپے

ڈاکٹر محمد ارشد اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے ادارہ مطالعہ برائے چولستان میں بطور ریسرچ آفیسر خدمات سرانجام دے رہے ہیں سرورق پر خواجہ فریدؒ کی روہی کی عکاسی انہوں نے کی ہے۔

(یہ کتاب حکومت پنجاب کے مالی تعاون سے چھاپی گئی ہے)

اپنڑے ملک کوں آپ وسا توں
پٹ انگریزی تھانڑے

ترتیب

عرضِ حال

حضرت خواجہ غلام فریدؒ کے سوویں یوم وصال (۱۳۱۹ھ تا ۱۴۱۹ھ) کے موقع پر سرائیکی ادبی مجلس بہاولپور کی یہ دوسری اشاعتی پیشکش ہے۔اس سے قبل ہم نے خواجہ فرید کی فارسی تصنیف "فوائد فریدیہ" کا سرائیکی ترجمہ پیش کیا تھا جسے اہل علم وبصیرت حضرات کی پذیرائی حاصل ہوئی ۔ موجودہ کتاب حضرت خواجہ فریدؒ کی شہرہ آفاق تصنیف "دیوان فرید" ہے جو گذشتہ ایک صدی سے سرائیکی وسیب کے عوام کے دلوں پر حکومت کر رہی ہے اور اس کی افادیت اور مقبولیت ہر گزرنے والے دن کے ساتھ بڑھ رہی ہے۔بلا مبالغہ "دیوان فرید" کے اب تک سینکڑوں ایڈیشن شائع ہو چکے ہوں گے مگر ان سب میں جو اہمیت مولوی عزیزالرحمٰن کے "دیوانِ فرید" کو حاصل ہے وہ کسی اور کے حصے میں نہیں آئی۔ ۱۹۹۵ء میں بہاولپور کے ایک صاحب دل کمشنر جناب طارق محمود کی کاوش اور محبت سے اس دیوان کا ایک ڈیلکس ایڈیشن شائع ہوا تھا جو اہل نظر لوگوں کی آنکھوں کا سرمہ بنا اور علمی لائبریریوں کی شان میں اضافے کا باعث ہوا۔اس ایڈیشن کی موجودگی میں اس دیوان کی دوبارہ اشاعت کا کوئی جواز نہیں تھا۔اس لیے سرائیکی ادبی مجلس بہاولپور نے شعبہ سرائیکی اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے تعاون سے تحقیق کی ایک نئی راہ نکالی۔جس کے ذریعے ہم مولانا عزیزالرحمٰن کے اس عظیم تحقیقی کارنامے کے ماخذات تک رسائی کے عمل کا آغاز کر سکیں گے۔

اس کتاب میں مولانا عزیزالرحمٰن کے متن کے ساتھ ساتھ ۱۹۰۲ء میں شائع ہونے والے "اسرار فریدی معروف بہ دیوان فریدی" کا تقابلی مطالعہ بھی شامل کیا گیا ہے۔اور سرائیکی ادبی مجلس کی شائع کردہ لغات فریدی کو بھی ساتھ شامل کر کے تینوں کتابوں کا تحقیقی مطالعہ بھی کیا گیا ہے۔یہ اپنی نوعیت کا ایک منفرد کام ہے۔

دوسری اہم بات یہ بھی تھی کہ خواجہ فرید کے آفاقی پیغام کو عام آدمی اور طلباء تک پہنچایا جا سکے جو ایک ضخیم کتاب خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ایسے لوگوں کو ایک کتاب کی قیمت میں تین کتابیں مہیا کی جائیں۔ آج کے دور میں کتاب اور انسان کے رشتے کو بر قرار رکھنے میں سستی کتابیں بھی اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔

خواجہ فرید کا پیغام آفاقی ہے،ان کی بات سمجھنے اور سمجھانے کی جتنی ضرورت آج کے پر آشوب دور میں ہے اتنی شاید کبھی نہ تھی ،انہوں نے انسان دوستی اور رواداری کے ساتھ ساتھ قومی محبت اور

آزادی کا درس بھی دیا۔ انگریزی استعمار کو للکار کر خود انحصاری کا درس بھی دیا اور شریعت اسلامی کی راہ بھی دکھائی۔ محبتوں کے چراغ بھی جلائے اور روحانیت کی شمعیں بھی روشن کیں۔ ایسے انمول اور بامقصد پیغام کی اشاعت و ترویج جتنی بھی کی جائے کم ہے۔ جناب طارق محمود نے "دیوان فرید" کی طبع نو کے دیباچے میں لکھا تھا کہ :

"دیوان فرید" کی دوبارہ اشاعت سے میری دانست میں اہل اردو سرائیکی شاعری کے اس عظیم عہد سے واقف ہو سکیں گے جسے عہد فرید کہنا غلط نہ ہو گا۔ حضرت خواجہ غلام فرید کی سرائیکی شاعری کی خوشبو اردو کے چمن زاروں میں مہکے گی تو اس کی لفظیات اور اسلوبیات، قومی زبان اور ادب کو ترو تازگی، اور شادابی عطا کریں گی۔ چاچڑاں شریف اور کوٹ مٹھن کے چراغوں کی روشنی بہت دور تک جا سکے گی اور تصوف و محبت کی کرنیں پھیلتی چلی جائیں گی...... کلام فرید، حسن اور خیر کا پیام ہے اور آج کے انسانی سماج کو سب سے زیادہ انہی چیزوں کی ضرورت ہے۔"

انہی خواہشات کو دہراتے ہوئے ہم "دیوان فرید" کا یہ منفرد ایڈیشن شائع کر رہے ہیں جو شعبہ سرائیکی اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے شعبہ سرائیکی کے انچارج جناب جاوید چانڈیو کی تحقیق سے مزین ہے جس کے لیے سرائیکی ادبی مجلس کے اراکین ان کے ممنون ہیں۔

ہمیں امید ہے کہ اہل علم و دانش ہماری اس کوشش کو بھی محبت اور قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے۔ میں اس دیوان کی اشاعت و طباعت کے لیے اراکین مجلس ، بالخصوص جناب حفیظ الرحمٰن، جناب حاجی مشتاق احمد اور جناب رشید احمد قریشی کا نہایت ممنون ہوں جن کی معاونت کے بغیر یہ کام پایہ تکمیل کو نہیں پہنچ سکتا تھا۔

طالب دعا

سید دین محمد شاہ

صدر سرائیکی ادبی مجلس (رجسٹرڈ) بہاولپور

ابتدائیہ

حضرت خواجہ فریدؒ (پیدائش ۱۸۴۵ء - وفات ۱۹۰۱ء) برصغیر میں چشتیہ سلسلے کے آخری بڑے صوفی شاعر ہیں۔ ان کے صوفیانہ گیت ان کی زندگی میں ہی عوامی مقبولیت حاصل کر چکے تھے۔ جوں جوں وقت گزرتا جارہا ہے ان کے کلام کی افادیت اور اہمیت بڑھتی چلی جارہی ہے۔ ان کے فن اور فکر تک رسائی کے نئے دریچے وا ہوتے چلے جارہے ہیں ان کی شاعری کی طرح ،ان کی شخصیت بھی قوس و قزح کے رنگوں کی طرح دل موہ لینے والی ہے۔ وہ ایک صاحب دل انسان، باعمل صوفی، اور روشن ضمیر شاعر تھے انہوں نے برصغیر پر انگریزی تسلط کے خلاف بغاوت کا اعلان بھی کیا اور دکھی دلوں کے لیے محبت کے نغمے بھی گائے۔ سرائیکی ادبیات میں ان کی حیثیت وہی ہے جو فارسی میں مولانا روم اور سندھی میں شاہ عبداللطیف بھٹائی کی ہے۔ زیر نظر کتاب میں ان کی الہامی شاعری کے مقبول ترین مجموعے "دیوان فرید" کے متن پر تحقیق کی گئی ہے جو تین حصوں پر مشتمل ہے۔

(۱)

دبیر الملک مولوی عزیزالرحمٰن مرحوم کا "دیوان فرید" خواجہ فرید کی شاعری کو روہی اور چولستان کے صحراؤں اور سندھ، ستلج اور چناب کی وادیوں سے نکال کر وادی گنگ و جمن کی زبان تک پہنچانے کا سبب بنا انہوں نے ترجمے، لغات اور شرح کے ساتھ خواجہ فرید کے سرائیکی کلام کی اردو تفہیم کا پل تعمیر کیا۔ صرف یہی نہیں بلکہ انہوں نے مطبوعہ اور قلمی نسخوں کی مدد سے خواجہ فریدؒ کے کلام کا ایک مستند اور معیاری متن بھی مرتب کیا یہ کلام فرید پر تحقیق کا ابتدائیہ تھا جس نے آنے والوں کے لیے تفہیم کے بہت سے دریچے وا کیے۔

ہم اس کتاب کے پہلے حصے میں مولوی عزیزالرحمٰن کے متن کا مطالعہ کریں گے۔ یہ مطالعہ بہت ہی مختصر اور محدود ہے مگر چند بنیادی نوعیت کے سوالات کا احاطہ ضرور کرتا ہے جن پر پہلے اتنی تفصیل کے ساتھ توجہ نہیں دی گئی۔ بنیادی طور پر یہ مطالعہ مولانا عزیزالرحمٰن کے مرتبہ "دیوان فرید" کے ماخذات تک رسائی کے عمل کی اہمیت کو واضح کرتا ہے۔ ہمیں بہت آسانی ہوتی اگر مولوی عزیزالرحمٰن اپنے مطبوعہ اور قلمی دواوین کے واضح حوالے بھی دے دیتے مگر دیوان میں اختلافی مقامات پر وہ "ایک مطبوعہ رقلمی نسخے" یا "چند مطبوعہ رقلمی نسخوں" جیسے الفاظ کے ساتھ اپنے ماخذات کا ذکر کرتے ہیں جو تحقیق کے

لیے ناکافی ہے۔ مگر ان کی یہ محققانہ ایمانداری آج بھی قابل تقلید ہے کہ وہ اختلافی الفاظ ر مصرعوں ر اشعار کی نشاندہی ضرور کرتے ہیں۔ جبکہ ان کے بعد چھپنے والے دواوین ایسی محققانہ روش سے عاری نظر آتے ہیں۔ اکثر مرتبین نے "دیوان فرید" میں اپنی مرضی سے ترامیم کی ہیں اور کوئی سند پیش نہیں کی۔ ۱۹۴۴ء کے بعد چھپنے والے ایسے دواوین کا مطالعہ بھی ایک دلچسپ موضوع ہے جسے اس کتاب میں شامل نہیں کیا گیا۔

مولوی عزیزالرحمٰن کے متن کے مطالعے سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس میں اکثر غلطیاں کتابت کی ہیں اور چند غلطیوں کا تعلق قدیم املا کی تفہیم سے ہے۔ جبکہ بعض مقامات پر ہمیں ان کے شعری ذوق پر بھروسہ کرنا پڑتا ہے۔ آخرالذکر حوالے ہمیں اس کی ضرورت پڑتی ہے کہ ان کے ماخذات تک رسائی کو ممکن بنایا جائے تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ انہوں نے اپنے سامنے موجود "متعدد قلمی ر مطبوعہ نسخوں" میں سے اپنے ذوق کے مطابق کیا انتخاب کیا ہے ؟ اس حوالے سے سب سے پہلے تو مطبوعہ دستیاب نسخوں کے ساتھ "دیوان فرید" کے متن کا تقابلی مطالعہ حواشی کی صورت میں ہونا چاہیے اور اس کے ساتھ ساتھ قلمی نسخے بھی تلاش کر کے تقابلی مطالعہ کیا جائے۔ اس ضمن میں "اسرار فریدی معروف بہ دیوان فریدی" غالباً پہلا مطبوعہ نسخہ ہے جس میں خواجہ فرید کا پورا کلام شامل ہے اور جو یقیناً مولوی عزیزالرحمٰن کے پیش نظر رہا ہوگا۔ اسرار فریدی کے ساتھ دیوان فرید کا تقابلی مطالعہ کیا گیا تو اس مطالعے کی اہمیت بھی واضح ہوگی۔

(۲)

اس کتاب کا دوسرا حصہ اسرار فریدی اور دیوان فرید کے تقابلی مطالعے پر مشتمل ہے یہ مطالعہ دیوان فرید کی ہر کافی کے ترتیب وار تقابلی چارٹس کے ذریعے کیا گیا ہے۔ ان تقابلی چارٹس سے یہ اندازہ بھی ہوتا ہے کہ "مطبوعہ نسخوں" میں سے مولوی عزیزالرحمٰن کا ایک ماخذ "اسرار فریدی" بھی تھا اور یہ بھی محسوس ہوتا ہے کہ بعض مقامات پر مولانا عزیزالرحمٰن کے متن میں تصحیح کی ضرورت ہے، مثلاً کافی نمبر ۱۷۳ کا پانچواں بند مولوی عزیزالرحمٰن نے یوں لکھا ہے :

ٹپ ٹوبھے باہیں سوہندے　　وچ چمکے دل نوں موہندے
جی ہر ویلے پیا لوہندے　　ہے ہر دم ہوون نیڑے

اس بند کی لغات میں انہوں نے "وچ چمکے" کے معنٰی "وچ بمعنٰی مقابلہ میں آ کر۔ چمکے : دھوپ یا روشنی میں ظاہر ہو کر" لکھے ہیں اور ترجمہ : " ٹیلے، تالاب اور آس پاس کے خوش منظر دھوپ میں دل موہ لیتے ہیں" کیا ہے۔ یہی معنٰی مولانا کے بعد آنے والوں اور لغات فریدی کے مصنف نے بھی بیان کیے ہیں۔ "وچ چمکے" کے معنٰی "مقابل آ کر" نہیں ہوئے۔ ممکن ہے معنٰی پر کوئی اور رائے بھی

ہو لیکن اصل معاملہ یہ ہے کہ "اسرار فریدی" میں یہ لفظ "وچ چٹکے 'لکھے ہوئے ہیں۔ "چٹکے "مویشیوں کے گلوں میں باندھی جانے والی گھنٹیوں کی ایک قسم ہے اور زیر بحث مصرعے کے معنٰی زیادہ چست اور قرین قیاس اسی طرح ہو سکتے ہیں کہ "مویشیوں کے گلے میں بندھی ہوئی گھنٹیاں بج کر دل کو موہ لیتی ہیں"۔

ایسے بہت سے مقامات ہیں جو ساری توجہ اس جانب دلاتے ہیں کہ دیوان فرید کی صحیح تفہیم کے لیے مولوی عزیزالرحمٰن کے متن کے ماخذات تک رسائی کے عمل کو آگے بڑھایا جائے۔ خواجہ فرید کے قدیم دواوین کو حواشی کے ساتھ مرتب کر کے شائع کیا جائے۔ دوسری زبانوں میں یہ کام بڑے پیانے پر ہو رہا ہے۔، خواجہ فرید کے حوالے سے ابھی ہم نے اس طرف توجہ نہیں دی۔ اس سلسلے میں مزید کام مثنوی معدن عشق، مجموعہ کافیاں اور بریلی سے شائع ہونے والے "کافیاں" نامی مجموعے پر کیا جا سکتا ہے۔ اول الذکر دونوں مجموعوں پر راقم نے کچھ کام کیا ہے جو انشاالله مناسب موقع پر اشاعت کے لیے دیا جائے گا۔ اسرار فریدی کے نامکمل نسخے کی وجہ سے ہم نے "مکمل دیوان" کے نام سے تقابلی جائزہ ضمیمے کے طور پر بھی شامل کیا ہے۔ اس ابتدائیے کے علاوہ پوری کتاب چھپنے کے لیے دی جا چکی تھی کہ راقم کو سردار پور جھنڈیر میں میاں مسعود احمد جھنڈیر صاحب کی لائبریری دیکھنے کا موقع ملا وہاں "اسرار فریدی" کے نام سے تین اور ایڈیشن موجود تھے جو ہمارے زیر مطالعہ دیوان کے علاوہ تھے۔ انتیوں ایڈیشنوں پر سن اشاعت درج نہیں۔ ہم نے اس کتاب کے حصہ دوم کے ضمیمے میں جس دیوان کا نام "مکمل دیوان" تجویز کیا تھا وہ بھی "جھنڈیر لائبریری" میں موجود ہے جس کے سرورق کے مطابق اس کا نام بھی "اسرار فریدی معروف بہ دیوان فریدی کلاں" ہے حافظ شمس الدین منورالدین تاجران کتب ملتان کے شائع کردہ اس ایڈیشن کے علاوہ، ان کا ایک اور ایڈیشن "اسرار فریدی معروف بہ دیوان فریدی" کے نام سے بھی اس کتب خانے میں موجود ہے۔ علاوہ ازیں کتب خانہ خضر منزل ملتان کا شائع کردہ "اسرار فریدی بزبان ملتانی المعروف بڑا صحیح دیوان فریدی" بھی وہاں موجود ہے۔ بظاہر یہ تینوں ایڈیشن ہمارے زیر مطالعہ جلال پور پیروالہ کے ۱۹۰۲ء کے اصلی ایڈیشن کا چربہ ہیں اور بغیر کسی اجازت کے شائع ہوئے ہیں۔ جبکہ ۱۹۰۲ء کا ایڈیشن حضرت خواجہ غلام فریدؒ کے فرزند اور سجادہ نشین محمد بخش نازک کریمؒ کے اجازت نامے کے ساتھ شائع ہوا تھا۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مولانا عزیزالرحمٰن کے دیوان فرید سے قبل "اسرار فریدی" ہی مقبول ترین اور مستند مطبوعہ دیوان سمجھا جاتا تھا جسے یقیناً مولوی عزیز الرحمٰن نے اپنے پیش نظر رکھا ہو گا۔

(۳)

کتاب کا تیسرا اور آخری حصہ ڈاکٹر مہر عبدالحق مرحوم کی "لغات فریدی" پر مشتمل ہے۔

تفصیلات متعلقہ حصے میں موجود ہیں البتہ ایک تشنگی باقی رہ گئی ہے کہ مولوی عزیزالرحمٰن کی لغات کے ساتھ مہر عبدالحق کی لغات کا تقابلی مطالعہ کرنے کا وقت نہیں ملا اس لغات کے چند وضاحت طلب الفاظ کے حوالے سے مختصر معروضات بھی شامل کتاب ہیں۔ جو خواجہ فرید کی لغات کے مطالعے میں کچھ نہ کچھ مددگار ضرور ثابت ہوں گی ۔ آخری بات یہ ہے کہ موجودہ ایڈیشن اس کام کے آغاز اور تعارف سے متعلق ہے۔ انشاءاللہ اگر موقع ملا تو اگلا ایڈیشن بہت سی ترامیم اور اضافوں کے ساتھ سامنے آئے گا۔

میں ان تمام دوستوں کا ممنون ہوں جنہوں نے اس کام میں میرے ساتھ تعاون کیا۔ پروفیسر سجاد حیدر پرویز کی لائبریری سے مجھے "اسرار فریدی" کی فوٹو اسٹیٹ حاصل ہوئی، سید انیس شاہ جیلانی نے "مثنوی معدن عشق" اور ایک قلمی دیوان مجھے بھجوایا، جناب حبیب فائق کی لائبریری سے "مجموعہ کافیاں" کی فوٹو اسٹیٹ حاصل ہوئی، پروفیسر شوکت مغل کا کتب خانہ بھی میرے لیے کھلا رہا، میں ریاض سندھڑ کا اس لیے ممنون ہوں کہ وہ سیٹھ عبیدالرحمٰن صاحب کے دولت کدے سے کئی بار محروم لوٹنے کے باوجود میری درخواست پر بار بار وہاں جانے پر آمادہ ہوتے رہے۔ اصل میں اس دیوان کی اشاعت کا سہرا سرائیکی ادبی مجلس کے جناب حفیظ الرحمٰن کے سر ہے جنہوں نے غیر متوقع طور پر اس کام کا آغاز کرایا اور اس کی تکمیل تک خود بھی بے چین رہے اور مجھے بھی چین نہیں لینے دیا ۔

میں خانوادہ فرید کی ایک محترم ہستی جناب طاہر محمود کوریجہ کا اور جناب ڈاکٹر نصر اللہ خان ناصر کا بھی ممنون ہوں کہ انہوں نے اس کام کے دوران مجھے اس کی تکمیل کا حوصلہ دیا ۔

میری رفیقہ حیات نے گھر کے اندر مجھے یہ کام کرنے کا ماحول دیا اور عملی طور پر معاونت بھی کی ۔ ایسی ہی معاونت میرے عزیز بھائی خالد چانڈیو کی طرف سے بھی مجھے ملی جس کے بغیر شاید یہ کام کرنا میرے لیے ممکن نہ ہوتا۔ خواجہ فرید سے میری تھوڑی بہت نیازمندانہ شناسائی کا سبب بنیادی طور پر لباجی کی ذات ہے میری یہ طالب علمانہ کاوش انہی کی خدمت میں ایک نذرانہ ہے۔

خواجہ فرید کے شاعرانہ امیج تک رسائی کے لیے ایک اور کتاب کی ضرورت ہے جو یقیناً اس کتاب سے کافی مختلف ہوگی اگر اشاعت کی کوئی راہ نکلی تو متن کے اس پار بھی دیکھیں گے۔

جاوید چانڈیو

انچارج شعبہ سرائیکی
اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور

(1)

دیوانِ فرید

(تحقیقی مطالعہ)

علامات و اختصارات

دیوان فرید : اس سے مراد دبیر الملک مولوی عزیز الرحمن عزیز کا مرتب کردہ دیوان ہے - حوالے کے لیے چوتھا ایڈیشن (1995ء) شائع کردہ اردو اکیڈمی بہاولپور برتا گیا ہے -

اسرار فریدی : اس سے مراد " اسرار فریدی معروف بہ دیوان فریدی " مطبوعہ 1902ء ہے جسے جلال پور پیروالہ سے شائع کیا گیا -

مکمل دیوان : اس سے مراد " مکمل دیوان فرید " ہے جسے حافظ شمس الدین منور الدین تاجران کتب ملتان نے شائع کیا تھا -

معدن عشق : اس سے مراد " مثنوی معدن عشق معروف بہ کافیاں " ہے جسے 1882ء میں مولوی خیر محمد تاجر کتب ملتان نے گلزار محمدی پریس لکھنوسے طبع کرایا -

مجموعہ کافیاں : اس سے مراد " مجموعہ کافیاں حضرت خواجہ غلام فرید صاحب جیو " ہے جو 1882ء میں محمد عارف تاجر کتب ڈیرہ غازیخان نے شائع کیا -

- کافیوں ، اشعار اور مصرعوں کے نمبر مثلاً 186.6.1 سے مراد کافی نمبر 186 کا بند نمبر 6 اور مصرعہ نمبر 1 ہو گا - یہ تمام نمبر " دیوان فرید " مرتبہ مولانا عزیز الرحمن کے مطابق ہیں -
- شاہ عبداللطیف بھٹائی کے کلام کے حوالوں کے لیے پوری کتاب میں کلیان آڈوانی کا مرتبہ " شاہ جو رسالو " برتا گیا ہے -

دیوان فرید - ایک جائزہ

دیوان فرید پہلے پہل 1944ء میں امیر بہاول پور سر صادق محمد خان خامس کے ایماء پر شائع ہوا تھا اور اس کے تمام مصارف بھی شاہی خزانے سے ادا کیے گئے تھے۔ (ص 5)

اس کام کے لیے امیر آف بہاولپور نے اپنے کتب خانے کے لائبریرین دبیر الملک مولوی عزیز الرحمن عزیز کا انتخاب کیا۔ دیوان کی ترتیب، ترجمہ اور شرح کے مختلف مراحل کے بارے میں مولانا عزیز الرحمن نے دیباچے میں درج ذیل تفصیلات بیان کی ہیں۔

(الف) " میں نے اس ترجمہ کے متعلق پہلا کام یہ کیا کہ حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ کے قلمی اور مطبوعہ دیوانوں کے جس قدر نسخے مجھے مل سکے وہ بہم پہنچائے اور پھر دیوانوں کا کئی بار بغور مطالعہ کر کے، ان مشکل مقامات کو جمع کیا جن میں مجھے اپنی فریدی جماعت کی مدد کی ضرورت معلوم ہوئی، ایک فہرست مرتب کر کے علیحدہ طبع کرا لی گئی اور جہاں جہاں کسی قابل بزرگ کی موجودگی کا علم ہوا، میں نے وہ چھپی ہوئی فہرستیں انہیں بھیج دیں ... "

(ب) " ترجمہ کے متعلق ماہنامہ " العزیز " میں نہایت وسیع طریقہ پر دعوت دی گئی، بعض قابل علم دوست اصحاب نے بہت محبت اور فراخدلی کے ساتھ اس کے متعلق زبر دست مقالے لکھے۔ "

(ج) " اب میں اس جماعت کا تذکرہ کرتا ہوں جس نے اس ترجمہ میں قابل قدر حصہ لیا ... سب سے پہلے اس فہرست میں ڈیرہ غازیخان کے قابل ترین فرزند حضرت مولانا مولوی عبدالرشید صاحب (جن کا ادبی اور اخباری نام طالوت ہے) کا ذکر ضروری ہے ... اس کے بعد مولوی نور احمد خان صاحب فریدی کا ذکر ضروری ہے ... ان دو حضرات کے خصوصی ذکر کے بعد عمومی طور پر حسب ذیل حضرات سے بھی دیوان کی مشکلات کے حل میں میں نے کافی فائدہ اٹھایا اور ان کے قابل قدر مشوروں سے اکثر و بیشتر مستفید ہوتا رہا۔

پروفیسر محمد معین الدین صاحب ایم اے، مولوی فیض محمد صاحب ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ جج بہاولپور ... منشی واحد بخش صاحب بلوچ بی اے ہیڈ کلرک انہار بہاولنگر، مولانا عبدالمجید صاحب مدرس مڈل اسکول جلال پور پیر والہ، مولوی نصیر الدین صاحب خرم بہاولپوری ... "

(د) " میں خود بھی حضرت خواجہ صاحب علیہ الرحمۃ کی صحبت سے بارہا مستفید ہوتا رہا ہوں اور

ملتانی زبان کو اپنی مادری زبان اور ملکی دلکش زبان ہونے کی وجہ سے چالیس سال سے زیادہ عرصہ تک غور سے مطالعہ کرتا رہا ہوں ، اس زبان کے صرف و نحو کا خاکہ مرتب کیا اور اس زبان کی ہزارہا ضرب الامثال جمع کیں اور وقتاً فوقتاً اس زبان کی نظم میں اپنے جذبات کے اظہار کا موقع بھی میسر آتا رہا ۔ باوجود اس کے میں نے اس ترجمہ میں مذکورہ بالا قابل اور زبان دان اصحاب سے استفادہ کیا ... یہ ایسی امداد ہے کہ اس سے زیادہ بہتر امداد موجودہ دور میں نہیں مل سکتی تھی ... "

(ھ) " دوسرا کام جو نہایت مہتم بالشان ہے ، یہ کیا گیا کہ صوتی لحاظ سے ملتانی زبان کے وہ الفاظ علیحدہ مقرر کیے گئے جو فارسی اور اردو میں نہیں ہیں ... میں نے اس معاملے میں کئی ایک علم دوست اصحاب کی کمیٹی بنا کر اس سوال کو حل کیا اور کثرت آراء سے جو فیصلہ ہوا وہ یہ ہے کہ اردو حروف تہجی پر کل چھ حروف زائد کیے جائیں جو ملتانی زبان کے مخصوص اصوات اور لہجوں کو ظاہر کریں اور ان کی صورت خطی کے متعلق یہ فیصلہ ہوا کہ چونکہ صوتی حالت سندھی زبان کے ساتھ ملتی جلتی ہے اس لیے سندھی ہی کی صورت خطی رکھی جائے ۔ اور اگر کچھ تغیر کیا جائے تو بہت کم ، چنانچہ جو چھ حروف زائد کیے گئے وہ حسب ذیل ہیں :

/ ٻ / - / ڄ / - / ڃ / - / ڈ / - / ڳ / - / ڱ /

... ستمبر 42ء کے " العزیز " میں اس فیصلہ کا اعلان کر دیا گیا تھا اور یہ بھی بتلا دیا تھا کہ خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا دیوان اسی صورت خطی میں مطبوع ہو گا ۔ یہ چونکہ صرف میری ذاتی رائے نہیں تھی بلکہ اہل علم و زبان کی ایک نمائندہ کمیٹی کی رائے تھی ، اس لیے جہاں تک مجھے علم ہے اس سے اختلاف رائے کا اظہار نہیں کیا گیا ۔ چنانچہ اب میں یہ اعلان کرنے کے قابل ہوں کہ یہ ملک کا متفقہ فیصلہ ہے اور آئندہ ملتانی زبان میں مضامین یا کتابیں لکھنے والوں کا اس فیصلہ پر پابند رہنا ضروری ہے " (پیش لفظ | طبع اول | ص ۔ 11-14)

مندرجہ بالا تفصیلات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ " دیوان فرید " کا یہ متن اور لغات و ترجمہ کتنا معتبر اور مستند ہو سکتا ہے ۔ 1944ء سے لے کر آج تک یہ دیوان اہل نظر و اہل دانش کی آنکھوں کا سرمہ رہا ہے سرائیکی اور دیگر زبانوں کے دانشور اسی سے ہی استفادہ کرتے رہے ہیں اور بعد میں چھپنے والے تمام دواوین اسی دیوان سے ہی منقول ہیں ۔ بعد میں چھپنے والے چند دواوین میں جزوی طور پر کوئی لفظ یا مصرعہ تبدیل بھی کیا جاتا رہا ہے مگر کسی نے بھی واضح طور پر اپنے اختلافی مآخذ و مصادر کی نشاندہی نہیں کی ۔ یہ معاملہ صرف بعد میں آنے والوں کے ساتھ ہی نہیں بلکہ خود مولانا عزیز الرحمن کے دیوان میں بھی درپیش ہے ۔

(الف) انہوں نے جو متعدد قلمی اور مطبوعہ نسخے اپنے سامنے رکھے ان میں ایک دو مقامات پر صرف فیض محمد صاحب ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ جج ، خرم بہاول پوری اور میاں نباہو کے قلمی نسخوں کے علاوہ اور کسی بھی ماخذ کی نشاندہی نہیں کی ۔ حالانکہ ان کے سامنے متعدد مطبوعہ اور قلمی دیوان موجود تھے جن میں سے کئی مطبوعہ دیوان آج بھی دستیاب ہیں ۔ اگر مولانا عزیز الرحمن اپنے مآخذ کی نشاندہی حوالے کے ساتھ کر دیتے تو ہمیں آج ان کے " ذوق انتخاب " کو سمجھنے میں آسانی ہوتی ۔

(ب) " دیوان فرید " میں کتابت اور املا کی متعدد اغلاط موجود ہیں جن کی درستی آج تک نہیں کی گئی حالانکہ 1944ء کے بعد دوسرا ایڈیشن 1963ء میں اور تیسرا 1986ء میں اور چوتھا ایڈیشن 1995ء میں شائع ہوا جو اسی پہلے ایڈیشن کی پلیٹوں یا فلموں سے چھپتے رہے ۔ علاوہ ازیں بعض اشعار میں بھی غلطیاں پائی جاتی ہیں جن کی درستی کی ضرورت تھی ۔ ایسے اشعار اور املا کی فہرست ہم علیحدہ سے مکمل حوالوں کے ساتھ اس کتاب میں شامل کر رہے ہیں ۔

(ج) " متعدد بار " دیوان فرید کا مطالعہ کرنے کے باوجود مولانا عزیز الرحمن ایک کافی کے معاملے میں دھوکا کھا گئے ۔ یہ کافی " ہن وطن بیگانے ول تئیں آونا " ان کے دیوان میں 61 نمبر پر موجود ہے جسے انہوں نے " نیں " کی ردیف کے اضافے کے ساتھ 145 نمبر پر بھی درج کیا ہے اور اس پر ایک نوٹ بھی لکھا ہے کہ " یہ کافی بعض مطبوعہ اور قلمی دیوانوں میں نہیں پائی گئی ۔ غالباً یہ کافی حج کی تیاری کے ایام میں لکھی گئی ہو گی " ۔ اس طرح خواجہ فرید کی اصل کافیاں 271 ہیں جو اس غلطی سے 272 میں تبدیل ہو گئیں ۔ ہم نے اس مطالعے میں مولانا کے متن کے مطابق 272 کافیاں ہی شامل کی ہیں ۔

(د) " دیوان فرید " میں خالص سرائیکی اصوات کے لیے جو صورت خطی مقرر کی گئی تھی وہ مولانا عزیز الرحمن کا ایک بہت بڑا کارنامہ تھا ۔ یہ صورت خطی اتنی سائنٹیفک تھی کہ آج بھی رائج ہے ۔ البتہ دیوان میں نون آمیختہ گاف /ݨگ/ اور نون آمیختہ جیم /ݨج/ کا استعمال صرف صرف دو کافیوں میں کیا گیا ہے جسے نہ ہونے کے برابر کہا جا سکتا ہے ۔ /ݨ/ کی آواز (نون آمیختہ /ڑ/ کہہ لیں) کے لیے بھی /نڑ/ اور /ݨ/ دونوں صورتیں استعمال کی گئی ہیں ۔ اگر متفقہ صورت خطی بھی اہتمام کے ساتھ برتی جاتی تو آج سرائیکی زبان کے دو صوتیوں کا مسئلہ شاید اتنا اختلافی نہ رہتا ۔

مندرجہ بالا تسامحات کی ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ مولانا عزیز الرحمن کو دیوان کے مکمل ہونے اور چھپنے سے پہلے اس پر نظر ثانی کا موقع نہیں مل سکا ۔ شہاب دہلوی لکھتے ہیں کہ :

" ابھی دیوان طباعت کی منزل سے نہیں گذرا تھا کہ مولوی عزیز الرحمن کا اللہ کے ہاں سے بلاوا آگیا۔ ان کے بعد ان کے لائق فرزند مولوی حفیظ الرحمن مرحوم نے اسے اپنے ہی مطبع (عزیز المطابع) سے 1944ء میں طبع کرا کے شائع کیا " ۔ (ص ۔ 6،7)

مندرجہ بالا معمولی غلطیوں سے صرف نظر کیا جائے تو اس میں کوئی شک نہیں کہ خواجہ فرید کی کافیوں کا مستند ترین نسخہ آج بھی " دیوان فرید " مرتبہ مولانا عزیز الرحمن ہی ہے۔ البتہ اس بات کی ضرورت موجود ہے کہ دیوان فرید کے مآخذ و مصادر پر بھی تحقیق کی جائے۔ مولانا عزیز الرحمن لکھتے ہیں کہ " گزشتہ صدی کے آخری ربع کے اندر حضور کے کلام کو اس تمام علاقہ کے اندر پوری پوری شہرت حاصل ہو گئی تھی، جہاں جہاں ملتانی زبان بولی اور سمجھی جاتی ہے " ۔ اس بات کے شواہد موجود ہیں کہ خواجہ فرید کا کلام ان کے عہد میں ہی قلمی نسخوں اور مطبوعہ دواوین کی شکل میں عام تھا ۔ ہر پڑھے لکھے اور صاحب ذوق شخص کی لائبریری میں " دیوان فرید " کا کوئی نہ کوئی نسخہ ضرور ہوتا تھا مولانا عزیز الرحمن نے اپنے رسالہ " العزیز " کے شمارہ مارچ 1942ء میں دیوان فرید کے اس نسخے کا ذکر کیا تھا جو کتب خانہ دولت خداداد بہاولپور میں موجود تھا ۔ عمدہ خط نستعلیق میں لکھے ہوئے اس نسخے پر رنگین نقاشی ، باریک موشگافی ، طلائی جدولوں اور بیل بوٹوں کی زیبائش تھی جو مولوی عزیز الدین خوشنویس کی عمر بھر کی محنت کا نتیجہ تھا۔

(میلا ، انوار فرید ۔ ص 227)

دیوان فرید میں بھی متعدد قلمی اور مطبوعہ نسخوں کا ذکر ملتا ہے ۔ ان قلمی اور مطبوعہ نسخوں تک رسائی مشکل ضرور ہے لیکن ناممکن تو نہیں ۔ آج بھی یہ نسخے کہیں نہ کہیں تو موجود ہوں گے ۔ ان دواوین کی دریافت سے فریدیات پر تحقیق کے نئے در وا ہوں گے ۔ مطالعہ فریدیات کی نئی راہیں روشن ہوں گی ۔ اس تمام مواد کو یکجا کر کے " دیوان فرید " اور مولانا عزیز الرحمن کے ذوق انتخاب تک رسائی آسان ہو گی ۔ یہ تمام تحقیق مولانا عزیز الرحمن کے دیوان کو بنیاد بنا کر ہونی چاہیے ۔ قدیم نسخوں پر تلاش و تحقیق " دیوان فرید " کے ساتھ تقابلی مطالعے اور حواشی کی صورت میں ہونی چاہیے نہ کہ اسے مسخ کرنے کی صورت میں ۔

اب تک دستیاب ہونے والے قلمی اور مطبوعہ نسخوں کا دیوان فرید کے ساتھ تقابلی مطالعہ کر کے یہ دیکھنا چاہیے کہ :

(الف) قلمی نسخے / بیاض / مطبوعہ مجموعے یا دیوان کے مرتب ناشر کا انتخاب اور ذوق کیا ہے ؟

(ب) ان کا صحیح عہد کیا ہے ؟

(ج) متن کا اختلاف کیا ہے ؟ اور کیوں ہے ؟

(د) اختلافی صورت میں زیادہ قابل اعتماد متن کون سا اور کیوں ہو سکتا ہے ؟

(ھ) تمام اختلافی متون اور موزوں تجاویز " دیوان فرید " کے ساتھ حواشی اور تقابلی مطالعے کے ساتھ شائع ہونے چاہئیں جس طرح شاہ لطیف اور دیگر شعراء کے مجموعے شائع ہوتے رہے ہیں ۔

انہی باتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے راقم نے تاحال دستیاب ہونے والے خواجہ فرید کے پہلے مطبوعہ مکمل دیوان " اسرار فریدی معروف بہ دیوان فریدی ' کا " دیوان فرید " کے ساتھ تقابلی مطالعہ کیا ہے ۔ اس مطالعے میں " دیوان فرید " مولانا عزیز الرحمن کے متن کو بالکل نہیں چھیڑا گیا بلکہ تقابلی مطالعہ علیحدہ سے شامل کیا جا رہا ہے اصل متن میں صرف املا اور کتابت کی غلطیوں کی درستی کی گئی ہے اور ان اشعار میں درستی کی گئی ہے جن میں غلطی کا امکان واضح ہے ۔ لیکن یہ سب کچھ اندھیرے میں نہیں کیا گیا جیسا کہ " دیوان فرید " کے دیگر مرتبین (جن میں سے اکثر مولانا عزیز الرحمن کے ناقلین ہیں) نے کیا ہے ۔ بلکہ ہر درستی کی حوالہ جاتی فہرست علیحدہ سے شامل کی جارہی ہے ۔ تاکہ صاحب ذوق محققین اختلافی متن سے آگاہ ہو سکیں اور اپنے ذوق کے مطابق فیصلہ کرنے میں آزاد ہوں اور اگر انہیں تبدیلی معقول نہ لگے تو وہ مولانا عزیز الرحمن کے اصل متن سے آگاہ رہیں ۔

ہم نے موجودہ دیوان میں صرف متن شامل کیا ہے اور ترجمہ اور تشریحات رہنے دی ہیں کیونکہ بنیادی مقصد متن کا تقابلی مطالعہ تھا ۔ البتہ عام قاری کے افادہ کے لیے اس دیوان کے ساتھ ڈاکٹر مہر عبدالحق مرحوم کی سرائیکی - اردو " لغات فریدی " بھی شامل کی جارہی ہے جو عام قاری کے علاوہ محققین فریدیات کے لیے بھی یقیناً مدد گار ثابت ہو گی ۔ سرائیکی قارئین کے لیے تو خواجہ فرید کی کافیاں کسی ترجمے کی محتاج نہیں ہیں بلکہ ان کی دھڑکنوں کے ساتھ ہم آہنگ ہیں ۔

خواجہ فرید کی شخصیت اور فن کے حوالے اس کتاب میں کوئی تفصیلی بات کرنے کی گنجائش نہیں ہے البتہ موقع مناسب جان کر " دیوان فرید " میں شامل سندھی اور ہندی کافیوں پر سرسری گفتگو کی ہے ۔ انشاءاللہ اگلے ایڈیشن میں اس پر جامع گفتگو ہو گی ۔

دیوان فرید پر مختلف زبانوں کے اثرات

خواجہ فرید کے شعری اسلوب اور لفظیات کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ انہوں نے سرائیکی وسیب کے ہر کونے میں بولی اور سمجھی جانے والی زبان برتی ہے اور تقریباً آٹھ سو سال کے لگ بھگ کی قدیم شعری روایت کی حامل زبان کو اسٹینڈرائز کیا ہے ان کی کافیوں میں آیا ہوا ہر لفظ مستند اور معیاری ہے ۔ ان الفاظ کی سند بول چال کی زبان سے بھی ہے اور شعری روایت کے حوالے سے بھی ۔

" دیوان فرید " پر مختلف زبانوں کے اثرات کا مطالعہ دراصل خواجہ فرید کی شخصیت کے مطالعے کا ہی ایک رخ ہے ۔ انکی ہمہ گیر اور ہمہ جہت شخصیت کے بارے میں ڈاکٹر شیکل اس رائے کی تصدیق کرتے ہیں کہ : " وہ راسخ العقیدہ پکے مسلمان ، وسیع المشرب عالم دانشور ، حقیقتاً متاثر کن شخصیت اور نایاب صفات رکھنے والے صوفی ہیں ۔ ان صفات میں حسن سے متعلق ان کی رومانوی حساسیت اور زبان کے استعمال کی جادوئی صلاحیت کو بھی شامل کر لیاجائے تو آپ کچھ اندازہ کر سکتے ہیں کہ ایسی ہستی سے کتنی بھرپور اور متنوع شاعری ہو سکتی ہے ۔ "

(شیکل ، ففٹی پوئمز ۔ ص x)

علامہ طالوت کا کہنا ہے کہ " ملتانی ، اردو اور فارسی میں تو آپ صاحب دیوان ہیں ... عربی میں اگرچہ آپ نے شعر نہیں کہے (یا ہم تک وہ شعر نہیں پہنچے) لیکن عربی کے آپ علامہ وقت تھے اور پورے طور پر اس زبان پر بھی قدرت رکھتے تھے ۔ اس کے علاوہ ہندی اور سندھی بھی آپ اچھی طرح جانتے تھے کیونکہ آپ کے دیوانوں میں ہندی اور سندھی کافیاں موجود ہیں ۔ پوربی زبان بھی اچھی طرح آپ کو آتی تھی کیونکہ اس زبان میں آپ نے اشعار تصنیف فرمائے ہیں ۔ ممکن ہے ان سات زبانوں کے علاوہ کسی زبان میں آپ ماہر ہوں مگر ہمیں اس کا ثبوت نہیں مل سکا ۔ "

(مقدمہ دیوان فرید طبع 1944ء ۔ ص 38)

علامہ طالوت نے مقابیس المجالس کے حوالے سے خواجہ فرید کی انگریزی دانی کا بھی ذکر کیا ہے " اشارات فریدی " کے اردو ترجمے میں یہ واقعہ یوں بیان ہوا ہے کہ میاں فضل الحق صاحب منگھیروی اور مولوی غلام احمد اختر کے ساتھ 22 ذیقعدہ 1314ھ کو خواجہ فرید نے رومن لکھنے اور پڑھنے کی مشق و مقابلہ کیا اور درج ذیل فارسی اشعار رومن میں لکھ کر میاں صاحب

سے پڑھوائے ۔

ـ آنانکہ خاک رابنظر کیمیا کنند ۔ سگ را ولی کنند و مگس را ہما کنند

ـ ہرچند نیم لائق درگاہ سلاطین نومید نیم نیز ۔ شاہاں چہ عجب گر بہ نوازند گدارا گاہے بگاہے

(مقابیس المجالس اردو ترجمہ ص 554)

علامہ طالوت کا کہنا ہے کہ : " خواجہ صاحب اگرچہ پرانے مکتب خیال کے تعلیم یافتہ تھے مگر نہ وہ اس طبقہ کی طرح تنگ نظر تھے اور نہ " تنگ علم " ۔ 57ء کی جنگ آزادی کے بعد کا زمانہ تعصب اور تنگ نظری کے لیے مشہور ہے ۔ خصوصاً انگریز دشمنی کے ساتھ ساتھ انگریزی زبان اور انگریزی علوم کے ساتھ دشمنی بھی زوروں پر تھی مگر خواجہ صاحب پر اس کا کچھ بھی اثر نہ تھا ۔ آپ نے انگریزی ابجد سیکھنے اور رومن لکھنے کی کافی مشق کی تھی اور اس بات کو علی الاعلان بیان فرماتے بلکہ حاضرین میں سے جو رومن لکھنا جانتے ، ان سے مقابلہ کرتے اور اس اظہار میں قطعاً کوئی عار یا شرم محسوس نہ کرتے تھے اس طرح تاریخ و جغرافیہ اور دوسرے جدید علوم کو بھی انہوں نے مطالعے کے ذریعے سے کافی حاصل کر لیا تھا ۔ اصول و فروع سے بھی وہ اچھی طرح واقف تھے اور قرآن و حدیث کا تو ہمیشہ اپنے آباء و اجدا کی طرح درس دیتے رہتے تھے "

(ریت ممار ۔ ص 21)

خواجہ فرید کی شخصیت اور شاعری کے اس پھیلاؤ اور تنوع کو ایک مترجم کے طور پر سمیٹتے ہوئے ڈاکٹر شیکل کو دقتوں کا سامنا ہوا تو انہوں نے لکھا کہ : " خواجہ فرید بنیادی طور پر اپنی مقامی سرائیکی میں لکھتے ہوئے وسطی پنجاب کی زبان کی Forms بھی بلا جھجک استعمال کرتے ہیں ۔ زبانیں ان کے لیے واضح کشش رکھتی تھیں ۔ وہ اپنی شاعری کو بھرپور اور متنوع بنانے کے لیے دوسری زبانوں کے الفاظ ، اور ضرب الامثال کی تمام اقسام برتتے ہیں ۔ یہ عربی کی مقدس آیات بھی ہو سکتی ہیں جیسے کافی نمبر 139 میں ہیں یا پھر دو مختلف زبانوں کا موزوں ملاپ بھی ہوسکتا ہے جیسے کافی نمبر 209 ہے ، جس میں ایک سرائیکی اور ایک فارسی مصرعے کو ملا کر مرکب نظم بنائی گئی ہے ۔ دیگر کافیاں ان زبانوں کی اصل صورت میں لکھی ہوئی ہیں جیسے کافی نمبر 248 اصل میں اردو ، کافی نمبر 63 سندھی اور کافی نمبر 244 برج میں لکھی گئی ہے ۔ اس درجے کی لسانی رنگا رنگی کو خوشگوار طور پر ترجمے میں منتقل کرنے کا کوئی راستہ نہیں "

(شیکل ففٹی پوئمز ۔ ص xvii)

خواجہ فرید کی شاعری بنیادی طور پر سرائیکی زبان میں ہے ۔ ان کا ایک اردو دیوان بھی

علیحدہ سے 1884ء میں پہلی بار چھپا جس کے بعد میں کئی ایڈیشن شائع ہوئے ۔ ان کے سرائیکی دیوان میں سرائیکی زبان کے علاوہ دو مکمل کافیاں سندھی زبان میں ، چار کافیاں برج / پوربی زبان میں اور ایک کافی اردو زبان میں ملتی ہے ۔ اس کے علاوہ کسی اور زبان میں خواجہ فرید کی مکمل کافیاں نہیں ملتیں ۔ البتہ چند کافیوں میں کہیں کہیں عربی ، فارسی ، سندھی اور پنجابی کے الفاظ یا محاورے یا مصرعے استعمال کیے گئے ہیں ۔

سندھی ، پنجابی ، ہندی اور اردو زبانوں کا سرائیکی سے بڑا گہرا لسانی رشتہ ہے ۔ یہ تمام زبانیں ہند آریائی لسانی گروہ سے تعلق رکھتی ہیں ۔ جن میں سے ہندی ، پنجابی اور اردو کا تعلق ایک گروہ سے اور سندھی اور سرائیکی کا تعلق دوسرے گروہ سے ہے ۔ مگر ان کے درمیان صدیوں کے لسانی ، ثقافتی اور تہذیبی رشتے موجود ہیں ۔ سندھی ماہرین لسانیات کے خیال میں سندھی اور سرائیکی زبانوں کا تعلق وادی سندھ کی تہذیب کی قدیم زبان سے ہے ۔ جس پر آریائی زبانوں کے اثرات پڑے تو انہوں نے موجودہ صورت اختیار کی ۔ بہر حال ان لسانی مفروضات سے قطع نظر وادی سندھ کی زبانوں سندھی اور سرائیکی کے درمیان مکمل صوتی اور صوتیاتی ہم آہنگی کے علاوہ ذخیرہ الفاظ کا بھی بڑے پیمانے پر اشتراک موجود ہے ۔ ان زبانوں میں صرفی و نحوی ہم آہنگی کے ساتھ ساتھ جغرافیائی ، تاریخی ، تہذیبی اور ثقافتی رشتے بھی بہت گہرے ہیں ۔

دوسری جانب پنجابی زبان کے ساتھ بھی سرائیکی کے جغرافیائی ، تاریخی اور لسانی رشتے اہمیت رکھتے ہیں ۔ گو کہ سرائیکی اور پنجابی کے صوتیات اور صرف و نحو میں کافی اختلاف بھی موجود ہے ۔

خواجہ فرید کی زندگی کے حوالے سے دیکھا جائے تو انہوں نے وادی سندھ کے تہذیبی اور جغرافیائی مرکز ریاست بہاولپور کے ساتھ ساتھ تمام علاقوں کی سیاحت کی ، وہاں کی زبانوں ، تہذیب اور ثقافت میں دلچسپی لی اور ہندوستان کے دور دراز کے علاقوں تک کے بھی سفر کیے ۔ " دیوان فرید " میں سرائیکی کے علاوہ انکی دو مکمل سندھی کافیاں (کافی نمبر 63 ،64) اور چار مکمل ہندی / برج (224،159،85،70) کافیاں ایک مکمل اردو کافی (نمبر 248) اور پانچ کافیوں (53، 101 ، 103 ، 232 ، 261) پر جزوی ہندی اور اردو کے ملے جلے اثرات ملتے ہیں ۔ اس لحاظ سے دیوان فرید میں سرائیکی زبان کے علاوہ سب سے زیادہ کافیاں ہندی زبان کی ، اس کے بعد سندھی اور ایک اردو کافی ملتی ہے ۔ جزوی اثرات میں سندھی ، ہندی اور اردو کے علاوہ پنجابی

الفاظ ، محاورے اور مصرعے بھی مل جاتے ہیں ۔ چند کافیوں میں سرائیکی ۔ فارسی اور اردو کے ملے جلے مصرعے بھی ملتے ہیں ۔ اس طرح عربی مصرعے بھی بعض کافیوں میں استعمال ہوئے ہیں ۔ ہم خصوصی مطالعہ ہندی اور سندھی زبان میں لکھی گئی کافیوں کا کریں گے اور اجمالی جائزہ پنجابی اثرات کا بھی لیں گے ۔

ہندی / اردو اثرات

" دیوان فرید " میں کافی نمبر 70,85,159,224 اور 248 ہندی اور اردو میں کہی گئی ہیں ۔ اسی طرح کافی نمبر 101,103,232 اور 261 پر بھی ہندی اور اردو اثرات ہیں گو کہ ان کافیوں میں کہیں کہیں سرائیکی مصرعے اور الفاظ بھی استعمال کیے گئے ہیں مگر ان کا موڈ اور مزاج ہندی اور اردو ہے اسی طرح کافی نمبر 53 کی استھائی بھی ہندی میں ہے ۔

کافی نمبر 159 پر مولانا عزیز الرحمن نے نوٹ لکھا ہے کہ : " یہ کافی حضرت خواجہ نے برج بھاشا میں لکھ کر کمال کیا ہے " اس طرح کافی نمبر 224 پر بھی نوٹ لکھتے ہیں کہ : " یہ کافی برج بھاشا میں ارشاد ہوئی ہے " ۔ علامہ طالوت کے اقتباس میں ہم نے " ہندی " اور " پوربی " زبانوں میں خواجہ فرید کے اشعار کا ذکر پڑھا ہے ۔ ڈاکٹر شیکل " اردو " اور " برج " کی کافیوں کا ذکر کرتے ہیں ۔

اردو کافی یا مصرعوں کو تو آسانی سے الگ کیا جا سکتا ہے البتہ یہ جو ماہرین ہندی ، برج اور پوربی زبانوں کا علیحدہ علیحدہ سے ذکر کر رہے ہیں ۔ ان زبانوں کے درمیان جو باریک لسانی فرق ہے اسے واضح کرنا اور متعلقہ کافیوں ، مصرعوں یا الفاظ کو ہندی ، برج اور پوربی میں سے کسی زبان کا نام دینے کا فیصلہ راقم کے لیے مشکل ہے ۔ اس لیے فی الحال مذکورہ کافیوں کے لیے ہندی کی اصطلاح استعمال کریں گے ۔ فریدیات کے ایک بزرگ ماہر صوفی عبدالمجید ناز فریدی مرحوم اور صدیق طاہر مرحوم نے بھی ان کافیوں کو " ہندی " ہی شمار کیا ہے ۔

خواجہ فرید کی ہندی کافیوں کے مطالعے سے اندازہ ہوتا ہے کہ ہندی زبان اور ہندو مت پر ان کی گہری نظر تھی ۔ نہ صرف یہ بلکہ وہ ہندی شعری ریت سے بھی آگاہ تھے ، ہندو فلسفہ کے بارے میں ان کے علم کا اندازہ " مقابیس المجالس " پڑھ کر بخوبی ہو جاتا ہے ۔ ایک ملفوظ میں آیا ہے کہ " ... کسی نے عرض کیا کہ سری کرشن جی اور رام چندر صاحب فقیر اور درویش تھے یا

نہیں ؟ آپ (خواجہ فرید) نے فرمایا کہ تمام اوتار اور رشی لوگ اپنے اپنے وقت کے پیغمبر اور نبی تھے اور ان میں سے ہر ایک کے پاس کتاب ہے چنانچہ چار وید سنسکرت زبان میں اب بھی موجود ہیں اور ان میں سے ہر نبی لوگوں کی رسومات بد توڑنے کے لیے مبعوث ہوا ... " (دیکھیں جلد دوم مقبوس نمبر 52 اور جلد پنجم مقبوس نمبر 29 ۔ ص ص 388 تا 390 اور ص ص 1004 تا 1006 ،اردو ترجمہ) ۔ وہ ویدانتی فلسفہ اور بھگتی تحریک کے رنگ و روپ کو بھی جانتے تھے ان کی سرائیکی اور ہندی کافیوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ بھگتی تحریک کے شعراء کے کلام کو بھی پڑھتے اور سنتے تھے اور کرشن بھگتوں کے فلسفے کو ہمہ اوستی مسلک کی ترجمانی کے قریب تر سمجھتے تھے ۔ قیاس کیا جاسکتا ہے کہ صحرائے چولستان میں انہیں مشہور کرشن بھگت شاعرہ میرا بائی کے کلام سے بھی واسطہ پڑا ہو گا جس کے فراقیہ گیت " دیوان فرید " کا سا رنگ اور رس رکھتے ہیں ۔ تھر اور چولستان کے دوسرے مقبول سرائیکی شاعر روحل فقیر کی ہندی شاعری بھی ممکن ہے ان تک پہنچی ہو ۔ روحل کی ہندی شاعری بھگت کبیر اور کرشن بھگتوں سے متاثر ہے ۔ ہندی کافیوں میں کرشن کا کردار خواجہ فرید کے پنل اور رانجھے کا متبادل ہو سکتا ہے ۔ کافی نمبر 70 کی استھائی دیکھیے

بندرا بن میں کھیلے ہوری ۔ شام دوارے میرو لال

اسی طرح کافی نمبر 85 میں کہتے ہیں :

کونج گلی میں شام سندر سنگ ۔ ہوری دھوم مچاؤں

کافی نمبر 159 کی استھائی دیکھیے :

اج بن موں برج راج بنسری بجائی
بنسری بجائی اگم گیت گائی

کافی نمبر 232 کی استھائی " سکھی کر لیو ہار سنگھار سبھی ۔ سیاں رل مل دھوم مچائی " ہندی میں ہے اور باقی کافی سرائیکی میں ہے کہیں کہیں ہندی الفاظ بھی آجاتے ہیں شعر نمبر 6 اور 7 دیکھیے :

مدتاں پچھے رانجھن ملیا ۔ رب اجڑی جھوک وسائی
آکر کان دوارے دل دے ۔ سدھ بنسی پرم بجائی

{ یا پھر : مدتاں پچھے شام سلونے ۔ جھوک نوں آن وسائے (219.11) }

اسی طرح سرائیکی اور ہندی اثرات کی ملی جلی کافی نمبر 261 ہے جس کی استھائی " وسو وی اکھیاں گھن گھوراں لا کے " ہے اس کافی کا چوتھا شعر ہے :

دل برمائے راول جوگی ۔ دھن سن بنسی پھوک بجاکے

مذکورہ بالا کافیوں میں سے 70,85 اور 159 مکمل ہندی کافیاں ہیں اور کرشن بھگتوں کی اصطلاحات میں لکھی گئی ہیں ۔ شام ، شام سندر ، برج راج اور کان ، کرشن جی کے مختلف نام ہیں ۔ کافی نمبر 232 میں تو را نجھنڑ اور کان ایک ساتھ آئے ہیں ۔ اس طرح کافی نمبر 261 میں " راوں جوگی " بھی کرشن ہی کے لیے استعمال ہوا ہے ۔ جس کی " بنسری " یا " بنسی " کی دھن مست کر دیتی ہے ۔

مذکورہ بالا حوالے تو ہندی کافیوں سے لیے گئے ہیں مسلک وحدت الوجود کے حوالے سے لکھی گئی سرائیکی کافیوں میں بھی یہ اظہار ملتا ہے ۔ کافی نمبر 84 جس کی استھائی " ہر صورت وچ دلدار ڈٹھم ۔ کل یار اغیار کوں یار ڈٹھم " کے چھٹے بند میں کہتے ہیں کہ :

کتھ برم نرائنڑ نرنجنڑ ہے ۔ کتھ رام کنیا چھمنڑ ہے
کتھ بید بیاس برہمنڑ ہے ۔ کتھ راچھس تے اوتار ڈٹھم

(84.6)

مسلک ہمہ اوست کے حوالے سے لکھی گئی کافی نمبر 91 کی استھائی ہے " اے حسن حقیقی نور ازل ۔ تینوں واجب تے امکان کہوں " اس کافی کے چار اشعار میں ویدانتی اور کرشن بھگتی فکر کے حوالے بھی ملتے ہیں ۔

تینوں دسرت چھمنڑ رام کہوں ۔ تینوں سیتا جی جانان کہوں
بلدیو جسودا نند کہوں ۔ تینوں کشن کنہیا کان کہوں
تینوں برما بشن گنیش کہوں ۔ مہا دیو کہوں بھگوان کہوں
تینوں گیت گرنتھ تے بید کہوں ۔ تینوں گیان کہوں اگیان کہوں

(91.13-16)

مشہور کافی " میڈا عشق وی توں میڈا یار وی توں " کا شعر ہے

میڈا سانول مٹھڑا شام سلونا ۔ من موہن جانان وی توں (132.7)

کافی نمبر 269 جس کی استھائی ہے " ہنڑ میں را نجھنڑ ہوئی ۔ رہیا فرق نہ کوئی " کا شعر ہے

سجھ سہایس تھی خوش ۔ شام سندر سنگ سوئی (269.8)

ہندی سیاق و سباق میں کہی گئی ان کافیوں اور اشعار میں خواجہ فرید کے اس ہمہ اوستی مسلک کا ہی اظہار ملتا ہے ۔ جو پورے دیوان فرید میں اندرونی لہر کی طرح ساتھ ساتھ چلتا ہے

جس میں انسان ہی مرکز کائنات ہے۔

* چھمنڑ رام کنیا گلگی۔ اپنے آپ موں پاؤں (85.7)

کہاں گنگ گومتی جمنا ار رام گنگ   دل جل مُوں ٹوب ٹوب تیرتھ پر سائی
کاشی، متھرا، پراگ، برما، بشن، مہیش   سب ہی اپنے بھیس کیوں پدیس جائی

(7159.6')

بات فریدی سوچ کے سنٹیو   لا کر دل کے کانوں کو
دونوں جگ کے مالک ہو تم   بھولے اللہ راسی رے (248.5)

یہی رنگ و روپ اور فلسفہ روحل فقیر کی ہندی شاعری کا بھی ہے۔:

*اپنا روپ پچھان   سمجھ من درشن پہ ہے
تین لوک میں تمرا واسا   کاہے پھرت ہوئے اداسا
جان سکے کو جان ...

* تیرا صاحب تجھ ہی مانہیں، تم تجو اور آس   (سویل 2۔ ص 67-266)

اکثر مسلمان صوفیا نے ہندی زبان میں شاعری کی اور ان کے موضوعات اور مقاصد میں بھی ہم آہنگی ملتی ہے۔ یہ شاعری یقیناً اس مخلوط ہندو مسلم معاشرے کے پس منظر سے ابھرتی ہے جس میں یہ صوفیاء اپنے خیالات کا پرچار کر رہے تھے۔ ریاست بہاولپور میں بھی ہندو مسلم آبادی ایک ساتھ ہی رہتی تھی اور خواجہ فرید جیسے وسیع المشرب صوفی نے انہیں نظرانداز نہیں کیا۔ صوفی عبدالمجید ناز فریدی " فرید کے کلام پر دوسری زبانوں کے اثرات " کے عنوان سے ایک مضمون میں لکھتے ہیں کہ: " حضور کے کلام پر ہندی کا بہت اثر ہے اور آپ کے کلام میں ہندی کافیوں کو پڑھتے ہوئے خیال ہوتا ہے کہ آپ ہندی کے پورے ماہر و مشاق تھے اس میں شبہ نہیں کہ ہندی زبان اظہار درد کے لیے اور ہجر و فراق کے لیے ایک بہترین ذریعہ اظہار ہے۔ اور متقدمین نے بھی اپنی سماع کی محفلوں میں اس کلام سے ذوق حاصل کیا ہے۔ ہندی کلام کی ابتدا اکابر تصوف کی محافل سماع میں حضرت سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین اولیاء دہلی کے زمانہ میں بیّن طور پر نظر آتی ہے۔ کیونکہ ان کے سچے عقیدت کیش حضرت امیر خسرو نے جو سنسکرت اور ہندی زبان کے بہت بڑے عالم تھے اکثر و بیشتر نوازا ہے اور امیر خسرو نے یہ سب چیزیں اپنی شیخ کی محبت میں پیش کیں اور حضور نے ان کو پسندیدگی کی نگاہ سے سنا اور تحسین فرمائی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور ہندی کو بھی بڑے شوق سے سماع فرماتے تھے اس کے بعد بھگت کبیر

جو ہندوؤں اور مسلمانوں میں ہر دلعزیز صوفی شاعر ہوئے ہیں اور مسئلہ تصوف کے ماہر تھے ہندی زبان میں اپنے جذبات و وجدان کا اظہار فرماتے رہے ۔ مغلیہ حکومت میں عبدالرحیم خان خاناں بھی ہندی کے بہت بڑے شاعر تھے یہی وجہ ہے کہ عوام میں ہندی کی طرف توجہ بیش از بیش ہوتی گئی ۔ گورونانک نے بھی جو عوام کے نزدیک زیادہ قابل قدر تھے غیر معمولی طور پر ہندی کلام سے ہی اپنے خیالات کا اظہار فرمایا ۔ اس کے بعد خواجہ فخر جہاں صاحب دہلوی کے زمانہ میں بھی ہندی کے بے انداز مضامین اور تصوف کے مشکل مقامات کا اظہار ہوتا رہا ہے خاص طور پر علم موسیقی کے تال ، سُر اور تمام راگ راگنیاں اور ان کی ٹھمریاں ، خیال دھرپد وغیرہ جو عام طور پر ہندو لوگ عبادت کے طور پر استعمال کرتے تھے ، ہندی میں دکھائی دیتے ہیں ۔ اور موسیقی کی یہ تمام چیزیں اگرچہ امیر خسرو کے زمانہ سے پیشتر شروع ہو کر آج تک جدت کی طرف بڑھتی رہی ہیں ۔ لیکن ان کی زبان میں تبدیلی نہیں ہوئی ۔ چنانچہ آج بھی کلاسیکی موسیقی کو سنتے وقت تمام راگ کی ادائیگی کے لیے ہندی زبان ہی استعمال ہوتی ہے ۔ اسی انداز میں خیال کرتے ہوئے ہو سکتا ہے کہ حضور نے اپنے مشائخان طریقت کے ذوق کو سامنے رکھتے ہوئے اور ہندی کے پر سوز انداز کو دیکھ کر قدرتی طور پر ان کے فکر نے بھی صوفیانہ مقامات کو بھی ظاہر فرمایا ہو ۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے بھی ہندی زبان میں کافیاں فرمائی ہیں ۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ زمانہ ہندو مسلم اتحاد کا تھا اور بزرگان اپنی دینی تبلیغ کے لیے اپنے اخلاقی پہلو کو بلند رکھتے تھے ۔

(پریت مہار ۔ ص 85-84)

ہندی اور اردو کافیوں کی املا اور مصرعوں کے فرق کے لیے اسرار فریدی اور دیوان فرید کے تقابلی مطالعے کے چارٹس ملاحظہ کیجیے ۔ مولانا عزیز الرحمٰن کے دیوان میں ہندی کافیوں کے مطالعے سے اندازہ ہوتا ہے کہ چند مقامات تشریح طلب ہیں جن کے از سر نو مطالعے کی ضرورت ہے ۔ مثلاً کافی نمبر 70 کو لے لیجیے اس کافی کی استھائی / مطلع کے دونوں مصرعے ہر بند کے آخری دو مصرعوں سے ہم قافیہ ہیں یہ کرافٹ پوری کافی میں چلتی ہے ۔ استھائی ہے ۔

بندرا بن میں کھیلے ہوری شام دوارے میرو لال

اب آگے آنے والے انتروں یا بندوں میں ہر تیسرے مصرعے کا قافیہ " ہوری " کے وزن پر ۔ موڑی ، کٹوری ، نکوری ، توڑی ، چوری ہو گا اور ہر چوتھے مصرعے کا قافیہ " لال " کی مناسبت سے خیال ، تال ، گلال ، چال اور پتال ہے لیکن دیوان فرید کے چوتھے اور پانچویں بند میں بالترتیب " نکورے " اور " توڑے " لکھا گیا ہے جو یقیناً یائے معروف اور یائے مجہول ہی

کی غلط فہمی ہے لیکن اس سے پورے بند کے معنیٰ اور کافی کی شعریت متاثر ہوئی ہے۔ مثلاً پانچواں بند یوں لکھا گیا ہے۔

برج موں دھوم پری دھن لاگے　　ابھماں ٹوٹے کبدھیا بھاگے
بانہہ مرورے ، بنگری توڑے　　کنور کنہئی چنچل چال

اس بند کی لغات بھی توجہ طلب ہے مولانا نے " برج موں " کے معنیٰ " جہان میں " اور " دھن لاگے " کے معنیٰ " دھوم مچ گئی " لکھے ہیں۔ " کنہئی " کے معنیٰ نہیں دیئے۔ یہ بند درست یوں لکھا جائے گا۔

برج موں دھوم پڑی ، دھن لاگی　　ابھماں ٹوٹی ، کبدھیا بھاگی
بانہہ مروری ، بنگری توڑی　　کنور کنہئی ، چنچل چال

یعنی برج (کرشن سے متعلق علاقہ) میں دھوم پڑی ہے اور (میرے اندر) اس کی دھن سما گئی ہے۔ غرور اور لاعلمی دور ہوئی ہے کیونکہ میرے کنور کنہیا (یہ بھی کرشن جی کے نام ہیں) نے چنچل چال چل کر میری کلائی مروڑی ہے اور چوڑیاں (غلامی یا جہالت کی) توڑ دی ہیں۔ اس بند کی املا کی تصدیق " مکمل دیوان " سے بھی ہوتی ہے۔

اس کافی کی استھائی کے پہلے مصرعے کے " میں " کی جگہ اسرار فریدی اور " مکمل دیوان " میں " موں " لکھا ہوا ہے۔ تیسرے بند کا پہلا شعر دیوان فرید میں یوں ہے۔

ترکھٹ جمنا ترپھٹ ناؤں　　درمت دویت پاپ مٹاؤں

مولانا عزیز الرحمٰن نے " ترپھٹ " کے معنیٰ " سنسکرت لفظ ہیں۔ جی بھر کر ، اچھی طرح " لکھے ہیں غالباً سنسکرت میں یہ لفظ اس معنیٰ سے متعلق نہیں ہے " مکمل دیوان " میں یہ شعر یوں لکھا ہے۔

ترکھٹ جمنا ، تیرتھ ناؤں　　درمت دویت کے پاپ مٹاؤں

یعنی تین گھاٹ والے (ترگھٹ) جمنا پر جا کر مقدس غسل کروں اور لاعلمی (برائی ؟) اور دوئی کے پاپ کو مٹا دوں۔ " تیرتھ " کے معنیٰ غالباً زیارت گاہ یا مقدس مقامات کی زیارت سے متعلق ہیں۔ اس شعر کا مصرعہ ثانی اسرار فریدی میں بھی مکمل دیوان کے مطابق ہے۔

اس کافی کے چھٹے اور آخری بند کے پہلے مصرعے میں لفظ " واس " کو کاتب نے غلطی سے " داس " لکھ دیا ہے۔ آخری دو مصرعے یوں لکھے ہوئے ہیں۔

آتم سوں کی لاگے چوری　　ہوں میں سنسار ہت پتال

اس شعر کے لفظ " سنسار " کے معنی مولانا نے " دنیا " لکھے ہیں اور ترجمہ یوں کیا ہے :
" پاک روح کے ساتھ زوری زبر دستی دل لگاؤ ورنہ تحت الثریٰ میں آلائشِ دنیا لے جائیگی ۔ "
اسرار فریدی اور مکمل دیوان میں یہ شعریوں ہے ۔

آتم سوں دل لاگی جوری ہوں میں سنسا رہت پتال

اب یہ شعر اپنے معنی کے حوالے سے واضح ہے ۔ البتہ مصرعہ ثانی میں لفظ " سنسار " بمعنی " دنیا ۔ جہان " نہیں بلکہ " سنسا " بمعنی " وہم ۔ وسوسہ " ہے جسے روحل اور دیگر ہندی شعراء نے بھی برتا ہے اور " ہوں " بمعنی " دل " ہے جو سرائیکی میں " ہاں > ہیوں > ہوں " ہو گا " رہت " کے معنی ہوں گے " رہتا ہے " ۔

کافی نمبر 70 کے حوالے سے یہ ایک بہت ہی سرسری جائزہ ہے ۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ " دیوان فرید " کی تمام ہندی کافیوں کا سیاق و سباق کے حوالے سے ساختیاتی مطالعہ کیا جائے اور ہندی ادب کے ماہرین اس کام پر توجہ دیں ۔ راقم ہندی زبان سے کوئی زیادہ واقفیت نہیں رکھتا اس لیے چند سرسری اشاروں پر ہی اکتفا کیا گیا ہے

سندھی شاعری

سندھی زبان کے علاوہ سرزمین سندھ سے بھی خواجہ فرید کا قدیم تعلق تھا ۔ ان کے بزرگ ٹھٹھہ سندھ سے سہروردی صوفیاء کی دعوت پر ملتان کے قریب قصبہ " منگلوٹ " میں آن کر آباد ہوئے تھے جو آج بھی ان کے خاندان کا ایک روحانی مرکز ہے ۔ سرزمین سندھ کے روحانی اور ثقافتی رشتے آج بھی ملتان کے ساتھ استوار ہیں ۔ ملتان ، سندھ کا سیاسی اور ثقافتی دارالخلافہ ہونے کے ساتھ ساتھ روحانی مرکز بھی رہا ہے ، صدیوں سے سندھیوں کے قافلے " دم مدد بہاء الحق " کے نعرے لگاتے پا پیادہ ملتان کی زیارت کا سفر کرتے چلے آ رہے ہیں ۔ شاہ لطیف بھٹائی نے بھی دریائے سندھ کے راستے کشتی پر ملتان کا سفر کیا تھا ۔ (وفائی ، لطف اللطیف ، بھٹ شاہ 1991ء ، ص 96،95) ریاست بہاولپور کے بانی حکمران بھی سندھ ہی سے ہجرت کر کے سرائیکی خطے میں آئے تھے اس کے علاوہ " اچ " کا شہر بھی سندھ کا روحانی اور تاریخی مرکز رہا ہے ۔ جس کے ساتھ سندھیوں کے روحانی ، ثقافتی اور تاریخی رشتے ہیں ۔ سرائیکی اور سندھی وسیب کے یہ رشتے ایک مفصل کتاب کے متقاضی ہیں ۔ یہاں صرف خواجہ فرید کی دو سندھی کافیوں اور دیوان فرید کی دیگر کافیوں پر سندھی زبان کے اثرات کا اجمالی جائزہ لینا مقصود

ہے۔

مولانا عزیز الرحمن نے دیوان فرید کے دیباچے میں لکھا تھا کہ " ہماری اپنی زبان میں خواجہ صاحب علیہ الرحمۃ سے پہلے نمونہ کی شاعری موجود نہیں تھی۔ خصوصاً تغزل کا کوئی اچھوتا نمونہ موجود نہیں تھا۔ قصہ گوئی اور مثنوی کے تو اچھے اچھے نمونے موجود تھے، مگر تغزل کی روح جو دوسروں کے لیے باعث تقلید ہو سکتی تھی مفقود تھی۔ خصوصاً تصوف کا جزو تو بالکل ہی ناپید تھا۔ اس لیے خواجہ صاحب کے کلام کو بجائے تقلیدی کے اختراعی کہنا زیادہ موزوں ہے۔ چونکہ خواجہ صاحب عالم تھے اور عربی و فارسی شعراء کے کلام سے بخوبی واقف تھے، نیز اس کے ساتھ سندھی زبان بھی جانتے تھے اور سندھی میں شاہ لطیفؒ صاحب کے کلام سے انہیں خصوصی شغف تھا، اور سندھی زبان جاننے والوں کا یہ خیال بھی ہے کہ خواجہ کے کلام پر ان کا اثر غالب ہے، اس لیے یہ کہنا بے جا نہیں کہ اگرچہ اپنی زبان کا کوئی نمونہ پیش نظر نہیں تھا مگر مجموعی طور پر خیالات اور رنگ کلام پر فارسی اور سندھی سے حضور نے اثر قبول فرمایا ہے۔ دنیا کی بے ثباتی اور رنگ تصوف یہ دونوں مضمون فارسی اور سندھی میں بدرجہ اتم موجود ہیں اور یہی دو بڑی خصوصیتیں حضرت خواجہ کے کلام کی ہیں۔ " (ص 15)

1944ء کے بعد سے آج تک کسی بھی ماہر فریدیات نے مولانا عزیز الرحمن کی مذکورہ رائے کا تحقیقی جائزہ نہیں لیا۔ فریدیات کے مطبوعہ سرمائے میں سے میرے پاس جولائی 1962ء کے " ماہ نو " کراچی میں مطبوعہ ایک مضمون بعنوان " خواجہ فرید کی سندھی شاعری " موجود ہے۔ اس مضمون میں پہلی (اور غالباً آخری) بار مولانا عزیز الرحمن کی رائے سے اختلاف کیا گیا :

" مولانا عزیز الرحمن نے جو خیال ظاہر کیا ہے مجھے اس سلسلے میں کچھ عرض کرنا ہے خواجہ فرید سندھی اور فارسی کے عالم تھے، اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ خواجہ فرید کو شاہ عبداللطیف بھٹائی کے کلام سے بھی شغف تھا، اس میں بھی شک کی گنجائش نہیں۔ مگر یہ کہنا کہ ملتانی (سرائیکی) زبان میں کوئی اعلیٰ نمونہ شاعری کا موجود ہی نہیں تھا، اس لیے خواجہ فرید نے فارسی اور سندھی شاعری کو اپنا رہنما بنایا، ایک غلط مفروضہ ہے۔ خواجہ فرید کے کلام کا مطالعہ تعمق، غور و فکر اور ژرف نگاہی سے کیا جائے تو اس نظریہ سے اتفاق نہیں کیا جا سکتا۔ خواجہ فرید سے پہلے بھی ملتانی زبان میں غزل (کافی)، رباعی (دوہڑا) اور مثنوی کے اعلیٰ نمونے پائے جاتے تھے اور خواجہ نے نہایت گہری نظر سے ان کا مطالعہ بھی کیا تھا۔ میں اپنے مضمون مطبوعہ " پریت مہار " (بزم ثقافت۔ ملتان) میں خواجہ فرید کے پیش رو ملتانی شعراء کے کلام پہ

تفصیلی نظر ڈال چکا ہوں ۔ اور یہ واضح کیا ہے کہ ملتانی غزل (کافی) کتنی ترقی کر چکی تھی اور خواجہ نے ان شعراء سے کس قدر استفادہ کیا ہے ...

ملتانی غزل (کافی) ، قصیدہ ، مثنوی اور رباعی (دوہڑا) تو اپنی جگہ رہے ، ملتان کی عام اصناف سخن مثلاً مارو ڈھولا ، خیال چھلہّ (ایجاد سید میرن شاہ بہاولپوری) اور خیال گامنٹ یا مٹھا گامنٹ (ایجاد حضرت منشی حسن ملتانی) پر بھی خواجہ کی گہری نظر تھی ۔ خواجہ صاحب سے پہلے مثنوی کے بادشاہ لطف علی بہاولپوری (مصنف سیف الملوک) رباعی کے شہنشاہ حضرت علی حیدر ملتانی اور غزل (کافی) کے امام شاہ حسین ، منشی غلام حسن گامنٹ ، باغ شاہ ، کمال مگسی ، مستن ، جندن ملتانی اور حضرت نوروز ملتانی ادب میں اپنا نام اور مقام پیدا کر چکے تھے ۔ "

(میر حسان الحیدری ، خواجہ فرید کی سندھی شاعری ، ص 36)

مندرجہ بالا دونوں اقتباسات خواجہ فرید کے کلام کی تفہیم کے دو علیحدہ علیحدہ رخ پیش کرتے ہیں ۔ اس موضوع پر ممکن ہے 1962ء کے بعد بھی کچھ لکھا گیا ہو جو میری دسترس میں نہیں ہے البتہ اتنا ضرور ہے کہ وادی سندھ کی (سرائیکی ، سندھی ، پنجابی) کسی بھی زبان کی کافی یا کسی اور صنف کی صوفیانہ شعری روایت کا مطالعہ یہ ابہام ضرور پیدا کرتا ہے کہ یہ سب کچھ تو میرا دیکھا بھالا ہے ، پہلے سے سنا یا پڑھا ہوا ہے ، زبانوں کے قالب بدلتے رہتے ہیں ، کیفیات ، جذبات اور خیالات میں ایک مسلسل ہم آہنگی ملتی ہے ، خاص طور پر وحدت الوجودی صوفیاء کے درمیان ۔ یہی کچھ شاہ لطیف اور خواجہ فرید کے درمیان ہے ۔ دوسری اہم مماثلت صحرائے راجپوتانہ کے چولستان اور تھر کے خطوں کی وجہ سے ہے جو خواجہ فرید اور شاہ لطیف کے تجربوں کا حصہ بنے ۔

شاہ لطیف کی شاعری پر مولانا روم کے افکار کی واضح چھاپ ہے ۔ سچل عطار سے متاثر ہیں ، یہ اصول شعراء اور صوفیاء کی تاخیر و تقدیم کے حوالے سے ہر ایک پر منطبق ہوتا ہے اور خواجہ فرید نے بھی اپنے سے پہلے کے فارسی ، سرائیکی اور سندھی شعراء کو پڑھا ، عربی اور ہندی سے بھی متاثر ہوئے ، پنجابی شاعری کا مطالعہ بھی کیا اور سبھی کا عکس " دیوان فرید " میں جلوہ گر ہوا مگر وہ جو ایک بات ، جو ایک رنگ اور روح خواجہ فرید کی اپنی ہے وہ ان سب پر حاوی ہے جیسے شاہ لطیف مولانا روم پر ، سچل عطار پر حاوی ہیں البتہ یہ ضرور ہے کہ مولانا عزیز الرحمن کے سامنے شاید ملتان کے بابا فرید کے دوہے ، علی حیدر کی سی حرفیاں اور شاہ حسین کی کافیاں نہیں تھیں ، نہ ہی ان کی نظر میں حافظ جمال اللہ ملتانی اور منشی غلام حسن گامنٹ کی شیریں گفتاریاں

تھیں ، انہیں مولوی لطف علی بہاولپوری بھی یاد نہ رہے جن کے سیفل نامے کے ایک ایک جز کو ایام جوانی میں دو دو گھنٹے یاد کرنے کا اعتراف خود خواجہ نے بھی کیا ہے۔

یہ جو " دیوان فرید " کا رچا بسا شعری اسلوب ہے یہ راتوں رات وجود میں نہیں آگیا تھا اس کے پس منظر میں لگ بھگ آٹھ سو برس کی مستحکم سرائیکی شعری ریت ہے جس نے اپنی تکمیل خواجہ فرید کی زبان میں آکر کی ۔ یہ سرائیکی شعری ریت ، سرائیکی وسیب سے باہر سندھ کی شاعری پر بھی اپنے اثرات مرتب کرتی رہی ہے ۔ بابا فرید نے بھی سندھی شاعری کو متاثر کیا ۔ سندھ میں قاضی قاضن کے دیوان میں اور ان سے بھی پہلے سرائیکی شعری ریت موجود تھی ۔ خود شاہ لطیف کے " رسالے " میں سرائیکی کلام موجود ہے ایک پورا سُر " ہیر رانجھا " شاہ لطیف نے لکھا ، جی ایم سید کے مرتبہ مجموعے میں سرائیکی وائیاں (کافیاں) بھی شاہ لطیف کی شامل ہیں ۔ چند سندھی محققین کے نزدیک یہ الحاقی ہیں اور وہ کلام ہے جو شاہ لطیف کی محفلوں میں گایا جاتا تھا ۔ اگر یہ شاہ صاحب کا کلام نہ بھی ہو تب بھی اس کلام میں سے تو ہے جو شاہ لطیف اپنی راگ کی محفلوں میں سنتے تھے جو ان کے ہمعصر یا ان سے پہلے کے سرائیکی شعراء کا کلام تھا اس کے بعد روحل سے سچل سرمست تک سرائیکی شاعری نے سندھ کی ادبی فضا کی آبیاری میں اہم کردار ادا کیا ۔ یہ سارا عمل یک طرفہ نہیں بلکہ Reciprocal تھا ۔

سندھی شاعری نے بھی سرائیکی شاعری کے دامن میں بہت کچھ ڈالا ۔ سندھ میں ہونے والی سرائیکی شاعری کا اسلوب اور موضوعات اسی دھرتی سے مستعار ہیں جنھوں نے سرائیکی وسیب کے مرکزی خطے کی شاعری کو بھی متاثر کیا ، اس سلسلے میں سب سے اہم کردار سچل سرمست کی شاعری نے ادا کیا ۔ سندھ کے صوفیاء کی سماع کی محفلوں سرائیکی کلام اور سرائیکی وسیب کے صوفیاء کی محفلوں میں سندھی کلام گایا جاتا تھا ۔ صوفیاء کی درگاہیں اور خانقاہیں اس لسانی اور ثقافتی Communation کا سب سے بڑا مرکز تھیں ۔ اس میں وہ اہم دور بھی شامل ہے جب سندھی اور سرائیکی زبان اور ثقافت ملتان صوبے کی ماتحتی میں ایک ساتھ پروان چڑھیں اور سہروردی سلسلہ بڑے پیمانے پر سندھ میں پھیلا جس کا مرکز اچ اور ملتان تھا ۔ ان سب باتوں سے بڑھ کر سندھی اور سرائیکی زبانوں کی صوتیات ، صرف و نحو اور ذخیرہ الفاظ کی وہ ہم آہنگی ہے جو ذرا سے تغیر اور لہجے کی تبدیلی کی ساتھ ایک زبان کو دوسری میں تقریباً منقلب کر دیتی ہے ۔ اس کی خوبصورت مثال " دیوان فرید " کی کافی نمبر 120 اور 152 ہیں ۔ " شاہ جو

رسالو " میں بھی عربی ، فارسی اور ہندی کے علاوہ سرائیکی کے الفاظ ملتے ہیں جنہیں سندھی ابیات میں نگینے کی طرح جڑا گیا۔

سندھی اور سرائیکی زبانوں کے ان تاریخی ، ثقافتی اور لسانی رشتوں کا بھرپور اظہار خواجہ فرید کی شاعری میں ہوتا ہے۔ انہوں نے سرائیکی شاعری میں غالباً پہلی بار عمر ماروی اور مومل راڑو کی داستان پر کافیاں لکھیں (تقریباً چار کافیوں میں عمر ماروی اور پانچ میں مومل راڑو کی داستان کا ذکر ہے) اور لوک داستان سے ان کی شاعری کا غالب حصہ سی پنوں کی داستان سے متعلق ہے جو سندھ ، سرائیکی وسیب اور بلوچستان کے ثقافتی اور تاریخی رشتوں کی داستان ہے۔

(راقم کا مضمون " دیوان فریدمیں لوک داستانیں " مطبوعہ " سویل ۔ 2 " ملاحظہ کیجیے)

سندھی کافیاں

دیوان فرید میں دو مکمل سندھی کافیاں (نمبر 62اور 63) ملتی ہیں ۔ کافی نمبر 62 کا موضوع عشقیہ ہے مگر اس میں کسی داستان کی طرف واضح اشارہ نہیں ملتا ۔ یہ سی کی داستان سے متعلق بھی ہو سکتی ہے اور مومل راڑو کی داستان سے بھی یا کسی اور لوک کردار سے بھی اس کو وابستہ کیا جا سکتا ہے ۔ کافی نمبر 63 کا موضوع واضح طور پر " عمر ماروی " کی داستان ہے اور یہ غالباً سرائیکی خطے میں اس داستان پر لکھی جانے والی پہلی کافی ہے ۔ سندھ کے شعراء نے صحرائے تھر کی اس داستان کو اپنی شاعری کا موضوع بنایا ہے اور اس داستان کو کمال تک شاہ لطیف نے اپنے رسالے کے " سر مارئی " میں پہنچایا ہے کافی نمبر 63 کی استھائی ہے ۔

لج لوئی کین اتاریندیس ۔ تھنجا مخمل باہ میں باریندیس

ماروی عمر سے کہتی ہے کہ : " میں اپنی لاج کی لوئی (چادر) نہیں اتاروں گی اور تیرے مخمل کو آگ لگا دوں گی " یہ موضوع شاہ لطیف کے ہاں بھی ملتا ہے۔ اور یقیناً اس کافی اور اس داستان کے حوالے سے خواجہ فرید ، شاہ لطیف سے متاثر ہوئے ہیں ۔ " شاہ جو رسالو " کے سُر ماروی کی تیسری داستان کے ابیات دیکھیے :

پٹولا پنھواریوں مول نہ متھے کن
جُہ لاکھ رتائوں لوئیوں تہ سالئناں سونھن
انّ ایلا چنئوں اگری ، مخمل بافتن
سکھر بھانئیاں سومرا ، کھتے کھاں کھنبن
جا ڈیم ڈاڈاٹن سا لا ھیندے لج مراں (سُر ماروی ۔ 3.1)

ترجمہ : " پنھوار قوم کی عورتیں ریشمی لباس ہرگز نہیں پہنتیں ،
جب وہ لاکھ (سرخ رنگ) میں اپنی لوئیاں (چادریں) رنگتی ہیں
تو وہ (قیمتی) شالوں سے زیادہ زیب دیتی ہیں
اون سے کاتی ہوئی لوئی ، ریشمی لباسوں ، مخمل اور بافتوں سے زیادہ قیمتی ہے ،
اے (عمر) سومرا میں اپنے بوسیدہ لباس کو کلف دار قیمتی لباسوں سے زیادہ بہتر اور خوبصورت سمجھتی ہوں ،
جو (لوئی) مجھے میرے آباؤ اجداد نے دی ہے اسے اتارتے ہوئے مجھے للج سے موت آتی ہے " ۔
شاہ لطیف کا ایک اور بیت ہے ۔

ماروئیں شل ماٹیاں ، کھتھیوں جھریوں کھیر
اندر انج اکیر ، موں کھے پریں پنھوار جی (سُر ماروی ۔ 3.2)

ترجمہ : "اے کاش ایسا ہو کہ میں (عمر بادشاہ کے محلات سے نکل کر) اپنے مارو (غریب دیہاتی محبوب اور منگیتر) کے ساتھ دودھ ایسی سفید اور اجلی موٹی جھوٹی چادر پہن کر خوش رہوں ،
میرے اندر اپنے پنھوار محبوب کی طلب اور (نہ مٹنے والی) پیاس ہے " ۔
خواجہ فرید کی زیر بحث کافی کا مطلع ہی صرف ماروی کی لوئی کے ذکر سے شروع نہیں ہوتا بلکہ یہ " لوئی " اور " پریت کے کھتھرے " دیوان فرید میں اور مقامات پر بھی مذکور ہیں مثلاً موہل راٹو سے متعلق کافی نمبر 69 کے اشعار 20 اور 21 دیکھیں :

کھتھرے کھتھرے پریت دے ساڈے ڈوریئے ململ
اونی لوئی للج دی اطلس مشروع مخمل

یعنی پریت کے یہ موٹے جھوٹے اور بوسیدہ لباس ہمارے لیے ڈوریئے اور ململ سے بڑھ کر ہیں اور للج کی اونی شال (کم قیمت والی) اطلس ، مشروع اور مخمل (کے کپڑوں) کی طرح لگتی ہے ۔
مولانا عزیز الرحمٰن آخری شعر کے ترجمے میں بلھے شاہ کے شعر بھی تشریح کے لیے لاتے ہیں ۔

چٹی چادر نوں لاہ سٹ کڑیے پا فقیر دی لوئی
چٹی چادر نوں داغ لگے گا لوئی نوں داغ نہ کوئی

کافی نمبر 63 اپنے موضوع کے حوالے سے ماروی کے انہی جذبات کا اظہار کرتی ہے ۔
جن پر شاہ لطیف نے ایک پورا سُر تخلیق کیا ہے جو حب وطن سے عبارت ہے ۔ خواجہ فرید نے ماروی کے حوالے سے اس ایک سندھی کافی میں جو کچھ بیان کیا ہے ، شاہ لطیف نے اس کے

بیان کے لیے بیسیوں ابیات پر مشتمل " سُر ماریٔ " لکھا ہے جو زیادہ وضاحت اور فنکارانہ حسن کے ساتھ ماروی کی کیفیات اور جذبات کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے اور بعض سخن شناسوں کے نزدیک شاہ لطیف کا سب سے حسین تخلیقی شاہکار ہے۔ تھر میں اپنے مارو لوگوں کے ساتھ بارشیں منانے کی خواہش کا اظہار شاہ لطیف ماروی کی زبان سے یوں کرتے ہیں۔

جھڑ پھڑ متھے ماریں ، جت چیہا ، چلڑ ، چک

اندر تھو اُنج مرے ، ساہ انیں جی سک (سُر ماروی ۔9.2)

ترجمہ : " میرے مارو لوگوں پر مینہ برسا ہے ، وہاں چیہوں (پرندہ) کی آوازیں ہوں گی پانی کی پھسلن ہو گی اور چک کے پودے لہلہا اُٹھے ہوں گے ،

میرے اندر (ان تک پہنچنے کی) گہری پیاس ہے اور میرے سانسوں میں انکی طلب رچی ہوئی ہے ۔ "

{ یہاں ایک بات کا ذکر بے محل نہ ہو گا کہ ہمارے حوالہ جاتی " شاہ جو رسالو " کے مرتب کلیان آڈوانی نے " چیہا " کے معنی " گھاس " لکھے ہیں جبکہ حقیقت میں یہ ایک صحرائی پرندے کا نام ہے جسے خواجہ فرید نے بھی چولستان کے حوالے سے اپنی شاعری میں جگہ دی ہے ۔

" کوئل مور ، چچونے ، چیہے ۔ شاغل گیت سٹاوٹ دے " (175.3)}

اپنے آبائی وطن تھر میں بارشوں کی خواہش مند ماروی کی زبان سے خواجہ فرید بھی کہتے ہیں کہ :

ہجے ہر دم ڈیہہ اباڻے مینہ　　　آہے سک ساڑیہ جی راتیوں ڈینہہ

ویٹھی دھانہہ کندیس ، ہنجوں ہاریندیس

ترجمہ : میرے آبائی دیس میں ہر دم بارشیں ہوں ۔ مجھے اپنے محبوب کی پیاس رات دن ہے جس کے لیے میں بیٹھی فریادیں کرتی اور آنسو بہاتی رہوں گی ۔

اس بند میں استعمال ہونے والے لفظ " ساڑیہ " کا اصل سندھی تلفظ " ساڻیھ " ہے مگر خود شاہ جو رسالو " میں اس کی دونوں املا لکھی ہوئی ملتی ہیں مثلاً :

* اُت اکنڈھی آھیاں ، تھں آتڻ تھں ڈیہہ

سندی جا ساڑیہ ، کھیہہ کھتوری بھانئیاں (سُر ماروی ۔11.2)

* رھبر تھی ریڑھیانس ، سونہارے ساڻیھ ڈے (سُر ماروی ، متفرقہ ۔7.6)

کلیان آڈوانی نے " ساڑیہ / ساڻیھ " کے معنٰی " وطن " لکھے ہیں اور یہی معنٰی " سندھی اردو لغات " میں بھی بیان ہوئے ہیں ۔ مولانا عزیز الرحمٰن نے ترجمے میں جو اس کے معنٰی " محبوب " کیے ہیں وہ درست نہیں ۔

آخری بند میں خواجہ فرید ماروی کی زبان سے کہتے ہیں ۔

بھ ماڑیوں ایں محلات جا گھر   آھے مرک فرید جو مارو تھر
دھوڑ سائگی اڑن جا چاریندیس

مصرعہ ثانی میں جو لفظ " مرک " استعمال ہوا ہے یہ " ملک " کو سندھی تلفظ میں ادا کرنے کی کوشش بھی ہو سکتی ہے مگر قرین قیاس نہیں ۔ یہ لفظ دیوان فرید میں ایک مصرعے میں یوں استعمال ہوا ہے ۔ جو سندھی ہی میں ہے ۔

بک شان وحدت جی مَرک (63.2.4)

مولانا عزیز الرحمن نے ہر دو مقامات پر اس کے معنی " خواہش اور مستی " وغیرہ لکھے ہیں ۔ کافی نمبر 63 میں خواجہ فرید نے " مرک " کی " ر " ساکن بالجزم استعمال کی ہے جبکہ کافی نمبر 64 میں اس کی " ر " مفتوح ہے جو ممکن ہے ضرورت شعری کی تحت کی گئی ہو ۔ " سُرمارئی " میں شاہ لطیف نے دو تین مقامات پر یہ لفظ استعمال کیا ہے ۔

چت جنیں جا چور ، سے مکھی "مرک" نہ کندیوں (سُرماروی ۔ 4.2.4)
(ترجمہ : جن کے دل چور چور ہو چکے ہیں وہ سروں پر تیل لگا کر " ناز نخرے " نہیں کریں گی)

کڑاین کروڑ جا ، چوڑا کوڑا جن
سو "مرک" ماروئڑن ، جنہاں لوک لج تھئے   (سُرماروی ۔ 3.6)

(ترجمہ : جن مارو عورتوں کی کلائیوں میں کرور (کچے شیشے) کی نقلی چوڑیاں ہیں وہ ان پر "فخر" کرتی ہیں (حالانکہ) لوگوں کو ان (کے پہنے) سے لاج آتی ہے)

کلیان آڈوانی نے مندرجہ بالا دونوں مقامات پر " مرک " کے معنی " فخر ۔ ناز نخرے " کے کیے ہیں ۔ فخر اور ناز کے یہی معنی دیوان فرید کے دونوں مقامات پر بھی لیے جا سکتے ہیں جو متن کے عین مطابق ہوں گے ۔ سندھی زبان میں " مرک " کے ایک معنی " مسکراہٹ ۔ زیر لب تبسم " کے بھی ہیں ۔

مندرجہ بالا بحث کے بعد کافی نمبر 63 کے آخری بند کے مناسب معنی یہی ہو سکتے ہیں کہ " عالیشان مکان اور محلات بھاڑ میں جائیں ، فرید کا فخر اور مان تو ماروؤں کا دیس تھر ہے ۔ جہاں جا کر میں اپنے خانہ بدوش چرواہوں کے گلے چراؤں گی ۔ "

ان " ماڑیوں " (عالیشان مکانوں) میں ماروی کی اداسی کی کیفیات شاہ لطیف بھی انہی الفاظ میں بیان کرتے ہیں ۔

پکھن جی پریت ، ماڑی سیں نہ مٹیاں (سُر ماروی ۔3.8.3)
(ترجمہ : جھونپڑوں کی پریت کے بدلے میں میں محلات قبول نہیں کروں گی)
محلیں ماندی ماریٔ ، ڈٹھیم منہہ ملُور (سُر ماروی 4.2.1)
(ترجمہ : میں نے ماروی کو محلوں میں اداس دیکھا ، اس کا چہرہ ملول تھا)
پکھا ایں پنھوار ، ڈٹھے موں ڈینہہ تھیا (سُر ماروی 4.7.4)
(ترجمہ : مجھے اپنے پنھوار (چرواہے) اور ان کے جھونپڑے دیکھے مدتیں بیت گئی ہیں)

جزوی سندھی اثرات

" دیوان فرید " کی دو مکمل سندھی کافیوں کے علاوہ مختلف کافیوں میں سندھی الفاظ اور مصرعے ملتے ہیں ۔ علاوہ ازیں سندھی لوک داستان " مومل رانُو " کے حوالے سے بھی ایک مکمل کافی اور چند کافیوں میں اس داستان سے متعلق شعر ملتے ہیں سندھ سے باہر کے شعراء میں سے " مومل رانُو " کی داستان پر بھی غالباً خواجہ فرید نے پہلی بار کافی لکھی ہے ۔ سندھ کی ان لوک داستانوں میں سے سی پنوں کی داستان تو صدیوں سے سندھی اور سرائیکی تہذیب میں سانجھی ہے البتہ باقی داستانوں سے خواجہ فرید کے تعلق میں چولستان یا روہی میں گذارے ہوئے اٹھارہ برس کا بھی عمل دخل ہے ، جہاں وہ لذت عشق سے بھی گذرے اور شادی بھی کی ۔ خواجہ فرید کے ملفوظات میں ہے کہ :

" آپ نے فرمایا کہ جب میں شہزادی مومل کے شہر لاورہ (لدروا) گیا تو مومل کے محلات کے آثار دیکھے ، کھنڈرات کے سوا کچھ نہ تھا ۔ میں نے رات کو خواب میں مومل کو بھی دیکھا جو اسی حسن و جمال اور عشوہ و ناز میں تھی ۔ یہ خواب کافی طویل تھا اور ساری رات دیکھتا رہا " ۔
(مقابیس المجالس ۔ ص 59۔1058)

اس حوالے سے خواجہ فرید کی کافی نمبر 26 لکھی گئی ہو گی جس کا مطلع سرائیکی آمیز سندھی میں ہے ۔

میڈا مٹڑا ماٹھوں کاک جا ۔ شالا راتا ایندم رات (26.1)

دیگر سرائیکی کافیوں 69 اور 71 وغیرہ میں " مومل رانُو " کی داستان کے حوالے موجود ہیں ۔ اس کے علاوہ کافی نمبر 64 ،72 ،120 ،140 ،151 ،152 ،169 اور 229 کے مطلعے یا استھائیاں مکمل یا جزوی طور پر سندھی میں ہیں کافی نمبر 120 کی استھائی ہے

سٹریں ہوت سدھانے ۔ ناہیں ہک تل ترس جتن میں

اور پوری کافی کی ردیف " میں " سندھی کی ہے ۔ سندھی زبان میں بھی " میں " کے معنی بعینہ وہی ہیں جو اردو میں ہیں ۔ سرائیکی زبان میں اس کا متبادل " وچ " ہو گا ۔ کافی نمبر 151 کی استھائی ہے ۔

نینہ نبھایا سخت برا ہے ۔ بار اجل سرباری بھلو

مولانا عزیز الرحمن لغات میں لکھتے ہیں کہ : " بھلو : سندھی لفظ ہے ، تعریفی معنوں میں بھلے کی معنی ہیں بہتر ۔ سندھی زبان میں یہ لفظ تعجب اور خوشی کے موقع پر استعمال ہوتا ہے ۔ " اس پوری کافی کی ردیف " بھلو " ہے ۔ اس سے اگلی کافی نمبر 152 کی استھائی ہے ۔

ہر دل جو دلدار یار منھنجو ۔ سوہنڑیاں جو سردار ۔ یار منھنجو

اس پوری کافی کی ردیف سندھی " یار منھنجو " بمعنی " میرا یار " ہے ۔ اس کافی میں استعمال ہونے والا لفظ " کتھ " سندھی اور سرائیکی ہر دو زبانوں میں " کہیں " کے معنی دیتا ہے ۔ ، سرائیکی میں ان معنی کے لیے لفظ " کتھائیں " بھی مستعمل ہے لیکن سندھی میں صرف " کتھ " ہی مستعمل ہے یہ پوری کافی سندھی اور سرائیکی لسانی رشتوں کی خوبصورت مثال ہے کہ ہر دو زبانیں بولنے والے اسے اپنی زبان کی کافی سمجھتے ہیں کہیں کہیں خالص سندھی الفاظ بھی شعر میں آ جاتے ہیں مثلاً ۔

کتھ بلبل کتھ گل جی صورت ۔ برگ کتھاں ، کتھ خار ، یار منھنجو !

اس شعر میں " جی " بمعنی " کی " خالص سندھی لفظ ہے جس کا سرائیکی متبادل " دی " ہو گا ۔

چند سندھی الفاظ اور مصرعوں کی مثالیں

دیوان فرید میں کچھ سندھی الفاظ اکثر مقامات پر یوں استعمال ہوئے ہیں کہ ان کے سندھی ہونے کا گمان نہیں ہوتا مثلاً ماڈھوں ، پاروچل (اس کا سرائیکی ورشن "پروچل " بھی دیوان فرید میں استعمال ہوتا ہے) ، جوہ جتن (خصوصاً لفظ " جتن " بمعنی شتربانوں کی / میں / سے / نے) وغیرہ ۔ چند مصرعوں میں سندھی الفاظ دیکھیے :

* کوئی ماڈھوں آئیں یار دا (14.1.1)

* متاں ماہی ماڈھوں گھلیا ہے (126.1.2)

* آھن قلندر روز و شب
پھنجی خودی میں خود غرق (64.1)

* ذاتاً فعلاً کل شے باطل
حق ہے فاعل بیو سبھ عاطل (72.1)

* باجھوں شغل حقیقی
بیو کل کوڑ تمام (80.7)

* دیداں تیر چلائن کاری
پلکاں کرن لڑائیاں (95.2.2)

(مصرعہ اولیٰ میں لفظ "چلائن" سرائیکی میں "چلاون" ہو گا جس کا سندھی متبادل "ھلائن" ہے جس کے وزن پر لفظ "چلائن" کہا گیا ہے۔ دیوان فرید میں ایسی ذو لسانی تخلیقی اختراعات اور بھی ملتی ہیں دیکھیں کافی نمبر 158.10.1 میں لفظ "گالھیاں" جو سندھی "گالھیوں" کے اصول پر گالہہ کا صیغہ جمع ہے جبکہ سرائیکی میں یہ "گالہیں" ہو گا اور 208.1.1 میں لفظ "دلیاں" جو "دل" کی سندھی جمع ہے نیز 219.17.1 میں دیکھیں لفظ "واریاں" جو سرائیکی "والیاں" کا سندھی متبادل بنایا گیا ہے)

* ہر جا ذات پنل جی۔ عاشق جاݨ یقین (140.1)

* نین نیناں ساں اڑدے لڑدے
لا کر ناز دے لٹکے (259.2)

* سوہݨا کوجھا صرف بہانہ
ہکڑو ہئ دل سمجھ سجاݨیں (226.5)

* سی کرہوں قطار
کیچ ڈہوں ہݨ ہݨ وے (229.1)

* جلدی موڑ مہار
پریں دو کھݨ کھݨ وے (229.8.2)

آخری دو مثالیں کافی نمبر 229 کی ہیں جن میں سے لفظ "ہݨ ہݨ" کے سندھی میں لغوی معنیٰ "مار مار" (فعل امر) کے ہیں اور مجازی معنیٰ "تیزی سے چل" کے ہیں اسی طرح "کھݨ کھݨ" کے لغوی معنیٰ "اٹھا اٹھا" (فعل امر) کے ہیں اور مجازی معنیٰ "تیز گام ہو۔ تیزی سے اٹھا کر لے چل" کے ہوں گے۔

مطالعہ متن (کافی نمبر 62)

اس کافی میں سب سے پہلے تو قابل غور بات یہ ہے کہ آیا یہ کافی مذکر کے صیغے میں لکھی گئی ہے یا مونث کے ۔ پورے " دیوان فرید " کے مزاج اور تراجم اور لغات کے مطابق بھی یہ کافی صیغہ مونث میں لکھی ہوئی ہے اس حوالے سے سندھی زبان کے قواعد کے مطابق کافی نمبر 61 اور 62 کے قوافی / ردیف کا لاحقہ " دس " نہیں ہو سکتا کیونکہ سندھی زبان میں کھائیندس ، پائیندس وغیرہ میں " دس " کا لاحقہ صیغہ مذکر کے لیے استعمال ہوتا ہے ۔ مونث کے لیے سندھی زبان میں " دِیَس " کا لاحقہ برتا جائے گا ۔ اس اصول کے مطابق زیر بحث دونوں کافیوں میں قوافی / ردیف گائیندیس ، نوائیندس یا ہاریندیس ، گاریندیس وغیرہ ہوں گے مذکورہ بالا دونوں کافیاں " مثنوی معدن عشق " اور " مجموعہ کافیاں " میں شامل نہیں ہیں البتہ " اسرار فریدی " میں یہ دونوں کافیاں موجود ہیں ۔ " اسرار فریدی " کے ساتھ ان کافیوں کا تقابلی جائزہ متعلقہ حصے میں شامل ہے البتہ چند باتوں کا ذکر یہاں بھی ضروری ہے ۔ پہلی بات تو یہی ہے کہ " اسرار فریدی " میں بھی لاحقہ مونث " دیس " مذکورہ دونوں کافیوں میں استعمال کیا گیا ہے ۔ علاوہ ازیں مصرعوں کی ترتیبِ کتابت یا تحریری انداز میں بھی فرق ہے کہ دو مصرعے ایک ہی مصرعے کی صورت میں لکھے گئے ہیں ۔ اسرار فریدی کی استھائی دیکھیں :

" عشق اسانجی جا آہے انصاف ڑے میاں ظلم نبھائیندیس تا بھی تھنجا تھورا گائیندیس "

مذکورہ مصرعے کا " ڑے میاں " دیوان فرید میں نہیں ہے البتہ اس بات کا اظہار کرتا ہے کہ یہ کافی بھی گائی جا چکی ہے اور غالباً گائیکی کی اصل صورت میں لکھی گئی ہے ۔ اس مصرعے میں سندھی زبان کے موافق " جا " کی بجائے " جو " بمعنٰی " کا " آنا چاہیے ۔ ممکن ہے یہ غلطی ناقلین کی ہو ۔ علاوہ ازیں لفظ " اسانجی " بمعنٰی " ہمارے " سندھی میں یائے مجہول کے ساتھ ہوگا ۔ اس میں ہائے ہوز بھی اضافی ہے جو سرائیکی محاورے میں برتی گئی ہے ۔ مصرعہ ثانی میں " نبھائیندس " کے بجائے " نبھائیندیس " ہوگا جو کہ " اسرار فریدی " میں درست لکھا گیا ہے ۔ " دیوان فرید " میں اس کافی کے دوسرے شعر کے مصرعہ اولیٰ میں ایک لفظ " جانب " (کی طرف) کم ہے جو کہ " اسرار فریدی " میں یوں موجود ہے :

" سجدہ جانب تھنجے جانب ، تھنجے گرد طواف "

اس مصرعے میں پہلا " جانب " بمعنٰی " محبوب " اور دوسرا جانب بمعنٰی " کی طرف " برتا گیا ہے ۔ یعنی اے محبوب سجدوں کا رخ بھی تیری ہی جانب ہے اور طواف بھی تیرے ہی گرد کر

رہی ہوں۔
تیسرے شعر کے مصرعہ اولیٰ میں لفظ "کیویں کیاں" لکھے گئے ہیں جبکہ اسرار فریدی میں "کیو کہیاں" لکھا ہوا ہے جسے اگر "اسرار فریدی" کے طرز کتابت سے ڈی کوڈ کر کے درست کیاجائے تو "کیہو کیاں" ہو سکتاہے جو عین سندھی محاورے کے مطابق ہے۔ سندھی لفظ "کیہو" بمعنیٰ "کیسا۔ کون سا" کو پہلے سرائیکی میں "کیویں" اور پھر سندھی میں "کئیں" بمعنیٰ "کیسے" بھی پڑھا گیا ہے (دیکھیں قیس فریدی)۔ اس شعر کے مصرعہ ثانی میں لفظ "گھول" کو اسرار فریدی میں "گھور" لکھا گیا ہے۔ جو سندھی تلفظ کے مطابق ہے اور سندھی اور سرائیکی زبانوں میں "ل" اور "ر" کی تبدیلی کے قاعدے کے مطابق بھی درست ہے۔ خواجہ فرید کے سرائیکی مزاج کے مطابق لفظ "گھول" بھی درست ہو سکتا ہے۔
چوتھے شعر میں "ملک ہے توہنجا" یعنی "تمہاری ملکیت ہیں" میں "توہنجا" جمع کی صورت ہےاور "ہے" سرائیکی میں واحد کے ساتھ لگتاہے (اس صورت میں لفظ "توہنجو" سندھی "تمہارا" (واحد) ہونا چاہیے) جس کا سندھی متبادل یہاں "آ" بمعنیٰ "ہے" ہوگا ممکن ہے خواجہ فرید نے اپنے سرائیکی لہجے میں یہ مصرعہ یوں ہی کہا ہو جیسے لکھا گیا ہے۔ شعر کے مصرعہ ثانی میں لفظ "اوانجھے" بھی سرائیکی لہجے میں کہا گیا ہے۔ اصل سندھی لفظ "اوھانجے" ہے۔
پانچویں شعر کے مصرعہ اولیٰ میں بھی سرائیکی "ہے" کو سندھی "آ" (آھے کا مخفف) بمعنیٰ "ہے" کے متبادل کے طور پر برتا گیا ہے اور "تھنجو" (واحد) کی جگہ "تھنجا" بمعنیٰ "تمہارے (جمع)" برتا گیا ہے۔ یہاں "چوییندس" کی املا بھی غلط ہے درست لفظ "چوندیس" یعنی "کہوں گی" ہے۔
آخری اور چھٹے شعر کے مصرعہ اولیٰ میں بھی خواجہ فرید نے سندھی "جی" کے بجائے سرائیکی "دی" بمعنی "کی" برتا ہے۔ اور مصرعہ ثانی کے لفظ "بھائیندیس" کے معنیٰ "پسند آوں گی" کے ہیں سندھی زبان میں "ماں بھایاں تھو" کے ایک معنیٰ "میں سمجھتاہوں یا میرا خیال ہے" کے بھی ہوتے ہیں جو اس شعر میں مراد نہیں ہیں۔

مطالعہ متن کافی نمبر 63

اس کافی کی ردیف اتاریندس ، ہاریندس وغیرہ کے سلسلے میں ہم گزشتہ کافی میں تفصیل دے چکے ہیں کہ یہ صورت صیغہ مذکر کی ہے۔ اور صیغہ موٴنث کی صورت "اتاریندیس ، ہاریندیس"

وغیرہ ہو گی جو کہ اسرار فریدی میں موجود ہے
اس کافی کی استھائی کے مصرعہ ثانی میں لفظ " بھا " کو اسرار فریدی میں " بھاہ " لکھا گیا ہے آگ کو سندھی میں " باہ " کہتے ہیں جو سرائیکی کے جنوبی لہجے (ضلع رحیمیار خان) میں بھی اسی طرح استعمال ہوتا ہے۔ اسرار فریدی کا لفظ اصل سندھی لفظ سے زیادہ قریب ہے یعنی لفظ کے اختتام پر ہائے ہوز کی پوری آواز نکلتی ہے۔
دوسرے بند میں لفظ "کمر و دغا" نہیں بلکہ "کمر دغا" ہے جو اسرار فریدی میں بھی واؤ کے بغیر لکھا ہوا ہے سرائیکی اور سندھی زبانوں میں عام طور پر یہ واؤ نہیں برتی جاتی۔ مصرعہ ثانی میں سندھی " جوں " کی بجائے خواجہ فرید نے سرائیکی سندھی میں لفظ " جیاں " بمعنی " کی (جمع) " برتا ہے۔ اس مصرعے میں سندھی لفظ "گالھیوں" بمعنی " باتیں " کا تلفظ بھی سرائیکی انداز میں "گارھیوں" کیا ہے جو سرائیکی اور سندھی زبانوں میں " ر " اور " ل " کے صوتیوں کی رواجی تبدیلی کے زیر اثر ہوا ہے۔ حالانکہ سرائیکی الفاظ وال ، چال ، پال ، وغیرہ کی سندھی میں وار ، چار ، پار ، میں تبدیلی کا یہ اصول "گالھیوں" کے ضمن میں عام طور پر مستعمل نہیں ہے مگر خواجہ فرید نے یہ وجدانی تصرف کیا ہے۔ ان کے ہاں لفظ اپنی موسیقیت دریافت کر لیتے ہیں جو معانی سے جدا بھی نہیں ہونے دیتی اور زبانیں یا الفاظ ان کے ہاں کسی سچائی تک پہنچنے میں رکاوٹ نہیں بنتے۔ یہی صورتحال تیسرے مصرعے کے لفظ "گارہندیس" کی ہے جس کا سندھی متبادل اصل میں "گالھائیندیس" ہے۔
تیسرے مصرعے کا لفظ " وہڑ بچن " اسرار فریدی میں " وہڑیچن " ہے جو سندھی میں " ویڑھیچن " مستعمل ہے۔ " اسرار فریدی " کے اصولِ کتابت و املا کے مطابق یہ لفظ درست لکھا گیا ہے۔
تیسرے بند کے مصرعہ اولیٰ میں سندھی " جا " بمعنی " کے " کی بجائے " جو " بمعنی " کا " ہونا چاہیے اور دوسرے مصرعے میں " سہنجا " (بمعنی ہمارے) جو سندھی " اسانجا " کی سرائیکی صورت ہے کی جگہ " سہنجو " یا " اسانجو " بمعنی ہمارا (واحد) " ہونا چاہیے۔ ممکن ہے یہ بھی حضرت خواجہ کے لسانی تصرفات کا حصہ ہو یا ناقلین کی غلطی ہو۔ البتہ مصرعہ ثانی کا آخری لفظ " وطن " اسرار فریدی میں " امن " ہے جو زیادہ قرین قیاس اور درست لگتا ہے۔ اس بند کے تیسرے مصرعے میں " سینگین سال " کی بجائے اسرار فریدی میں " سینگین سانگ " ہے۔ دونوں دیوانوں کے مصرعے معانی کے لحاظ سے مکمل ہیں البتہ سندھی کافیوں کے

معاملے میں " اسرار فریدی " کی کافیاں زیادہ درست لگتی ہیں اور ترجیح کی مستحق ہیں۔
چوتھے بند کے مصرعہ ثانی کا قافیہ / ردیف " ویاں " کا سرائیکی اور سندھی متبادل " ونجاں " بمعنی " جاؤں " ہے۔ معلوم نہیں کیوں یہاں لفظ " ویاں " لکھا جاتا رہا ہے۔ تیسرے مصرعے کا لفظ " جاتھی " اصل میں " جاتھے " بمعنی " جہاں " ہے یہاں بھی تقریباً تمام مرتبین یائے معروف اور مجہول کی غلطی اور سندھی سے ناواقفیت کو دہراتے رہے ہیں البتہ قیس فریدی نے یہ لفظ درست کر دیا ہے۔
پانچویں بند کے مصرعہ اولی میں لفظ " ہوجے " نہیں " ہجے " ہے مصرعہ ثانی میں " ساڑیہ " سندھی بول چال میں " ساٹیھ " بمعنی " دیس ۔ وطن " ہے۔ تیسرے مصرعے میں "کندس " کی بجائے "کندیس " (موءنث) ہو گا۔
چھٹے اور آخری بند کے دوسرے مصرعے میں لفظ " آکھے " نہیں بلکہ " آہے " سندھی بمعنی " ہے " ہے اور اسرار فریدی میں درست لکھا ہوا ہے۔ آخری مصرعے میں درست لفظ " وہنڑ " نہیں بلکہ " دھنڑ " بمعنی "مویشیوں کے گلے " ہے اور " سانگے اڑن " کی بجائے " سانگی اڑن " درست لفظ ہے (اس لفظ کی وضاحت لغات کے حصے میں ملاحظہ فرمائیں) اس مصرعے میں " جے " کی بجائے " جا " بمعنی " کے " ہونا چاہیے۔ قیس فریدی نے یہ لفظ تو درست کر دیا ہے لیکن بقیہ مصرعہ درست نہیں کیا۔

پنجابی اثرات

" دیوان فرید " میں پنجابی الفاظ اور محاورہ بھی ملتا ہے مگر یہ جزوی اور محدود ہے جس طرح سندھی ، برج اور ہندی میں خواجہ فرید نے مکمل کافیاں کہیں (یا اردو میں ایک مکمل دیوان لکھا) اس طرح کوئی پوری کافی پنجابی زبان میں نہیں کہی اور نہ ہی فارسی یا عربی کی طرح التزام کے ساتھ پنجابی مصرعوں پر مشتمل کوئی کافی کہی ہے البتہ مختلف مقامات پر پنجابی الفاظ اور محاورے یا کوئی اور مصرعہ ملتا ہے جن کا ایک اجمالی جائزہ پیش ہے۔

(i) " نوں " بمعنی " کو " کا استعمال

دیوان فرید میں مختلف مقامات پر پنجابی حرف عطف " نوں " ملتا ہے اس کا قصہ بھی عجیب ہے۔ "دیوان فرید " کے مختلف نسخے کہیں اس کا سرائیکی متبادل " کوں " استعمال کرتے ہیں اور کہیں

پنجابی " نوں " ۔ اتفاق سے یہ دونوں روپ اوزان شعر میں رکاوٹ نہیں ڈالتے اس لیے اکثر مقامات پر بڑی آسانی کے ساتھ یہ الفاظ متبادل استعمال ہوتے رہتے ہیں ۔ مثلاً " اسرار فریدی " میں اکثر ان مقامات پر " نوں " کا استعمال کیا گیا ہے ، جہاں " دیوان فرید " میں " کوں " لکھا گیا ہے ۔ بلکہ یوں لگتا ہے کہ اسرار فریدی میں پورے التزام کے ساتھ "کوں " کو " نوں " کے ساتھ تبدیل کر دیا گیا ہے ۔ صرف یہ ایک لفظ نہیں بلکہ " تیڈا " کو " تیرا " اور "میڈا " کو " میرا " میں بھی اکثر مقامات پر تبدیل کیا گیا ہے ۔ اسی طرح کہیں کہیں " تیکوں " کو " تینوں " اور " میکوں " کو " مینوں " بھی کیا گیا ہے ۔

اسرار فریدی میں " نوں " اور " میرا " " تیرا " وغیرہ کی تبدیلی کا یہ التزام اس شک کو ہوا دیتا ہے کہ اس دیوان میں یہ تبدیلی دانستہ کی گئی ہے کیونکہ یہ ممکن نہیں ہے کہ خالص سرائیکی میں شاعری کرنے والے خواجہ فرید نوے فیصد مقامات پر سرائیکی لفظ "کوں " اور " میڈا " ، " تیڈا " استعمال نہیں کرتے بلکہ " اسرار فریدی " سے تو ظاہر ہوتا ہے کہ ان سے پرہیز کرتے ہیں ۔ علمی لحاظ سے تو یہ یقیناً ایک قابل توجہ بحث ہے لیکن عملی طور پر سرائیکی خطے میں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا اس لیے کہ خواجہ فرید کی زبان اور شاعری سرائیکی وسیب کے باسیوں کے لیے روز مرہ کی بول چال اور زندگی کا حصہ ہے وہ اپنے تجربے اور وجدان کو سند مانتے ہیں ۔

البتہ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ خواجہ فرید نے اپنی کافیوں میں " نوں " کا لفظ بھی استعمال کیا ہے اور اس سے مشتق " مینوں " ، " تینوں " اور " اسانوں " جن کے سرائیکی متبادل "میکوں " ، " تیکوں " اور " اساکوں " ہیں ، بھی برتے ہیں مگر اس کثرت کے ساتھ نہیں جیسے " اسرار فریدی " میں کیا گیا ہے ۔

مولانا عزیز الرحمٰن کے مرتبہ معیاری " دیوان فرید " میں مندرجہ ذیل کافیوں میں " نوں " اور اس کے مشتقات ملتے ہیں

8،37،65،86،90،91،98،107،119،121،123،185،210،213، 219،224،

225،226،234،235،253، 267.

کافی نمبر 91 " اے حسن حقیقی نور ازل ، تینوں واجب تے امکان کہوں " میں تقریباً ہر دوسرے مصرعے میں " تینوں " اور " کہوں " کے الفاظ برتے گئے ہیں ۔ " کہوں " اردو کا لفظ ہے اور تینوں پنجابی کا ، اگر اردو " کہوں " کے ساتھ پنجابی لفظ " تینوں " کے بجائے " تیکوں " لگا دیا جائے یا اردو کہوں کے بجائے سرائیکی " آکھاں " لگا دیا جائے تب بھی کافی

پر بظاہر کوئی فرق نہیں پڑتا کہ ؎

اے حسن حقیقی نور ازل   تیکوں واجب تے امکان آکھاں

لیکن یہ الفاظ خود خواجہ فرید نے کہے ہیں جن کے نزدیک الفاظ تو حقیقت تک رسائی کا ایک ذریعہ ہیں ، خود مقصود نہیں ۔ الفاظ اور زبانوں کی بحث خواجہ فرید کی کیفیت کے سامنے ثانوی حیثیت رکھتے ہیں ۔

اسی طرح کافی نمبر 119 " سکھ ریت روش منصوری نوں ۔ ہݨ ٹھپ رکھ کنز قدوری نوں " میں پوری کافی کی ردیف " نوں " ہے اس کافی میں بھی " نوں " کو " کوں " سے تبدیل کر دیا جائے تو پوری کافی پر بظاہر کوئی فرق نہیں پڑے گا لیکن وسطی پنجاب کے لوگوں تک خواجہ فرید نے اپنا پیغام پہنچانے کے لیے کافی کو جو پنجابی رنگ دیا ہے وہ یقیناً متاثر ہو گا ۔

(ii) دیگر پنجابی الفاظ

دیوان فرید میں " نوں " اور اس کے مشتقات کے علاوہ " میڈا " کی جگہ " میرا " اور " تیڈا " کی جگہ " تیرا " یا " میریاں " اور " تیریاں " بھی کہیں کہیں ملتے ہیں ۔

* سوہݨیاں رمزاں تیریاں بھانودیاں (121.1.1)
* را نجھݨ جوگی میرا بیٹا (210.4.1)
* شالا پا کے پھیرا ، پچھے حال او میرا (236.3.2)

ویسے تو لفظ " میرا " پر پنجابی کے لسانی گروہ کی ایک رکن " اردو " زبان بھی دعوی کر سکتی ہے لیکن خواجہ فرید نے غالباً یہ لفظ پنجابی حوالے سے استعمال کیا ہے ۔ دیوان فرید سے چند اور مصرعے دیکھیے جن میں پنجابی الفاظ اور انداز ملتا ہے ۔

* چھڈ گیا ڈھولا یار ازاری (49.4)
* او دل چوٹ چلاندیاں (75.7)
* شالا سجݨ کولے وسن (107.2)
* زورے رگ رگ نوں ڈنگدیاں (123.5)
* چھڈ گیا را نجھݨ سردا والی (185.7)
* ہوت نہ جاویں چھڈ تے (202.5)
* چھڈ کر ورد تے زہد عبادت
نت کردے درد پرستی (211.2)

* ساتھی پنل چھڑ مگیو پرے (212.4)
* فخر پیا توں بل بل جاواں (218.6)
* ہر جا اس دا عین ظھورے (218.7)
* بطن بطون توں ظاہر ہویا
عربی تھی کر ملک نوں موہیا (227.6)
* رنگ برنگی اسدے دیرے (227.2)
* وسو وی اکھیاں گھن گھوراں لاکے (261.1)

مندرجہ بالا مصرعوں میں " چھڑ " پنجابی اور سندھی میں ہم معنی ہے اور وادی سندھ کی ان دونوں زبانوں کے درمیان مشترک ذخیرہ الفاظ میں سے ایک ہے ۔ چلا ندیاں ، ڈنگدیاں ، اور کردے کی سرائیکی صورت بالترتیب چلیندیاں ، ڈنگیندیاں اور کریندے ہوگی ۔ "جاواں " کا سرائیکی متبادل " ونجاں " ہے ۔

اس قبیل کے چند اور الفاظ بھی " دیوان فرید " میں مل جاتے ہیں مگر یہ شعوری یا غیر شعوری طور پر وادی سندھ کی کافی ریت کی " سانجھ " کی طرف لے جانے والے الفاظ ہیں جو شاہ حسین سے بلھے شاہ تک اور بلھے شاہ سے سچل اور خواجہ فرید تک کی کافی ریت میں ملتے ہیں ۔ یہاں پر اس بحث کا تفصیلی موقع نہیں ہے کہ پنجابی اور سرائیکی زبانوں کے شاعروں کے درمیان جو مشترک ذخیرہ الفاظ ہے ۔ اس کی بنیاد پنجابی ہے یا سرائیکی ؟ پنجابی دانشور محمد آصف خان کے مطابق : " پنجابی دی کلاسیکی شاعری دی بولی لہندی قرار پائی " (تک سک ۔ ص 266)

یہ " لہندی " کیا ہے اور اس کا مرکز کہاں ہے ؟ اس کا پھیلاؤ کیا ہے ؟ پنجابی اور سرائیکی زبانوں کے ساتھ اس اصطلاح کا کیا رشتہ ہے ؟ اس کی تفصیل دیکھنے کے لیے ہمیں اس اصطلاح کو رواج دینے والے مستشرق جارج گریئرسن کی تحقیق سے رجوع کرنا پڑے گا جس کے مطابق " لہندی " سے مراد سرائیکی زبان ہے جس کا مرکز ملتان ہے اور پنجابی زبان کا بنیادی ڈھانچہ اسی لہندی سے مستعار ہے جس پر مغربی ہندی کے اثرات پڑے تو یہ موجودہ پنجابی کی صورت اختیار کر گئی

(سرائیکی مطالعے دے سو سال ۔ ص 88)

سرائیکی اور سندھی کی طرح پنجابی ایک علیحدہ اور مکمل زبان ہے اور " دیوان فرید " میں خالص پنجابی الفاظ بھی ملتے ہیں جنہیں سندھی ، اردو اور ہندی زبانوں کے الفاظ کی طرح خواجہ فرید نے سرائیکی میں یوں سمویا ہے کہ ان کے غیر ہونے کا احساس نہیں رہتا ۔ اس احساس میں

صرف سندھی ، اردو ، ہندی اور پنجابی الفاظ ہی کو امتیاز نہیں بلکہ عربی اور فارسی تک کے الفاظ بھی " جبل " سے " جبلڑے " بن کر سرائیکی کے سانچے میں ڈھل جاتے ہیں ۔ وادی سندھ کی پوری شعری ریت میں یہ خواجہ فرید کی کرافٹ کا امتیاز ہے ۔ ان کی کافیوں میں سرائیکی زبان ، رنگ کی ایک بھرپور گہری اور نمایاں لہر کی طرح پھیلتی ہے جس میں دوسری زبانوں کے الفاظ ، اس رنگ کے ایک مدہم شیڈ کی مانند مدغم ہوتے دکھائی دیتے ہیں ۔ خواجہ فرید کے ہاں مختلف زبانوں کے الفاظ کا استعمال نہیں بلکہ ادغام یا وصال ہوتا ہے ۔

متن میں کتابت کی غلطیوں کے بارے میں چند وضاحتیں

36.6.1 ما پیو ویری مول نہ بھاندے　　　　مٹھیں ڈیوم بردے باندے

سینگیاں سرتیاں کردے عار

دیوان فرید مں مصرعہ اولی کا لفظ " ویری " درست کر کے " ویڑھے " اور تیسرے مصرے کا لفظ " کردے " درست کر کے کردیاں کر دیا گیا ہے۔ جس کی تصدیق " معدن عشق " اور " اسرار فریدی " سے بھی ہوتی ہے۔

37.8.3 ملوانڑے دے وعظ نہ بھانڑے　　　　بے شک ساڈا دین ایمانے

ابن العربی دی دستور

دیوان فرید میں اس بند کے تیسرے مصرعے میں " دی " کی بجائے " دا " آنا چاہیے۔ یہ غلطی " مجموعہ کافیاں " اور اسرار فریدی " میں بھی ہے۔ " معدن عشق " میں یہ کافی موجود نہیں ہے

37.11.2 ریت فرید دی پٹھڑی ساری　　　　رہندا صوم و صلوتوں عاری

رندی مشرب ہے مشہور

دیوان فرید میں مصرعہ ثانی میں " صوم و صلوتوں " کا " واوَ " اضافی ہے جو شعر کے وزن پر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔۔ " مجموعہ کافیاں " اور " اسرار فریدی " میں یہ لفظ " صوم صلوٰتوں " ہے۔

39.6.3 وسریاں رنگ رنگیلیاں جاہیں　　　　باغ بغوچڑے ٹھڈڑیاں چھائیں

سہرے گانے گہنڑے یار

ترجمہ : " ...گانے، گہنے اور ہار بھی اس ضمن میں فراموش ہو چکے ہیں۔ "

دیوان فرید میں اس بند کے تیسرے مصرعے میں " ہار " کی جگہ " یار " لکھا ہوا ہے جو غالباً کاتب کی غلطی ہے کیونکہ ترجمے میں " ہار " ہی کا ذکر ہے اسرار فریدی اور معدن عشق میں بھی " ہار " ہی لکھا ہوا ہے۔

50.1.1 سمجھ سنجاتڑیں غیر نہ جاتڑیں　　　　سبھ صورت ہے عین ظہور

لغات : سنجاتی : پہچان لے

مذکورہ بالا لفظ " سنجاتڑیں " اگر دیوان کی املا کے مطابق ہے تو اس کا معنی " میں نے پہچان لی "

بھی ہو سکتا ہے اور " چاتڑیں " کا مطلب ہو گا " میں نے جان لی " ۔ اگر یہ لفظ خطابیہ ہیں جیسا کہ مولانا نے ترجمہ اور تشریح میں بتایا ہے کہ خواجہ فرید راہ سلوک پر چلنے والے سے مخاطب ہیں تو یہ لفظ " سنجاتیں " (تو پہچان لے) اور " جاتیں " (تو جان لے) لکھے جانے چاہییں ۔ املا کی یہ غلطی کافی نمبر 225.2.3 اور 2، 264.2.1 میں بھی ہے ۔

76.1.1 کیویں تو فرد تے جز سڈاویں　　　توں کلی توں کل

دیوان فرید کے پہلے مصرعے میں لفظ " کیویں " کی بجائے " کیوں " ہونا چاہیے ۔ اسرار فریدی میں لفظ " کیوں " ہے ۔

77.4.1 روندیں رڑدیں کوکاں کردی　　　آہیں بھردی جکھ جکھ مردی

عشق اولڑا جی جنجال

پہلا مصرعہ " روندی رڑدی کوکاں کردی " بھی ہوسکتا ہے ۔ اسرار فریدی سے بھی اس کی تصدیق ہوتی ہے ۔

82.7.3 جیں سنگ دلڑی اڑا　　　جیندے ناز مسایم

پہلے مصرعے میں لفظ " اڑا " نہیں بلکہ اڑاپے " ہے کیونکہ اس پوری کافی کے ہر بند کے تیسرے مصرعے کا قافیہ کاپے ، جاپے ، ڈوراپے ، ڈوچاپے ، پرتاپے وغیرہ ہے ۔ اسرار فریدی اور معدن عشق سے بھی یہی تصدیق ہوتی ہے ۔

84.3.4 کتھاں ملاں تے منصور ڈٹھم　　　کتھ چوب رسن تے وار ڈٹھم

اس شعر کے دوسرے مصرعے میں لفظ " وار " نہیں بلکہ " دار " ہے مولانا نے لغات میں بھی لفظ " دار :سولی " لکھاہے ۔ اور ترجمہ بھی " سولی " ہی کیا ہے ۔ یہ کتابت کی غلطی ہے ۔

89.5.1 واٹ نہاراں کانگ اڈاراں　　　پنڈت جوسی دے کن کھاواں

سو پونج ہاراں فالاں پاواں　　　اوسی میڈا یار کڈاہیں

اس بند کے پہلے مصرعے میں قافیہ " اڈاراں " کی بجائے " اڈاواں " ہونا چاہیے کیونکہ اس سے متعلقہ باقی دو مصرعوں میں " کھاواں " اور " پاواں " دو قافیے ہیں ۔ یہ بھی کتابت کی غلطی لگتی ہے ۔ اسرار فریدی سے اس کی تصدیق ہوتی ہے ۔

90.2.1 بھل گیاں رسماں ریتڑیاں　　　جیں ڈینہہ لگڑیاں پیتاں

بٹھ پے خویش قبیلڑے　　　پر بک تینوں چاہاں

اس بند کے پہلے مصرعے میں " ریتڑیاں " کی بجائے " ریتاں " زیادہ قرین قیاس لگتا ہے ۔

کیونکہ اس سے اگلے مصرعے میں قافیہ " پیتاں " ہے ۔ گو کہ اس کافی کے ہر بند میں پہلے تین مصرعے کسی قافیہ بندی سے آزاد ہیں مگر پھر بھی " ریتاں " قابل توجہ ہو سکتا ہے ۔ (تبدیلی نہیں کی گئی)

92.4.4 جیندے نال محبت جکڑی ہے — لگی شہر ملامت پھکڑی ہے
دل مٹھوں سٹھڑوں تکڑی ہے — نسے ڈردے مہنیں کنوں

اس بند کا چوتھا مصرعہ وزن سے خارج ہے ۔ غالباً اس میں سے کوئی لفظ کتابت سے رہ گیا ہے اس کافی کی استھائی ہے

اے ریت سکھی ہئ کیں کنوں — ڈھولا لک چھپ ہنڈیں میں کنوں

یہ کافی " معدن عشق " اور مجموعہ کافیاں " میں نہیں ہے اسرار فریدی میں مذکور مصرعہ " نسے ڈردے مہین دیں کنوں " لکھا ہوا ہے جس کی سمجھ نہیں آ سکی ۔

92.7.4 بو صدق وفا دی آندی ہے — انہیں ساویں سنڑیں لیں کنوں

دوسرے مصرعے میں " ساویں " (مذکر) کے معنی دیتا ہے اس کی جگہ " ساوئیں " (یا ساوییں) ہونا چاہیے ۔ علاوہ ازیں "سنھڑیں " لفظ " سن " یا " مرطوب " (دیکھو مولانا عزیز الرحمن کی شعر سے متعلق لغات) کی تصغیر نہیں بلکہ " سنہی " یعنی " دبلی ۔ پتلی " کی تصغیر ہوتی ہے ۔ سن (مرطوب ، تر ، آبدار) کی تصغیریا جمع " سنڑئیں / سنڑیں " ہو گی ۔

93.7.3 نہ انیت دی علت ہے — نہ حساتوں نہ عصیانوں

مولانا عزیز الرحمن نے اس شعر کی لغات میں " انیت " کی بجائے " انانیت : اگر مگر ۔ شرائط غرور " لکھا ہے صحیح لفظ کیا ہے اس پر غور ہو سکتا ہے ۔ معدن عشق میں یہ کافی نہیں ہے ۔ " مجموعہ کافیاں " میں لفظ " انینیت " لکھا ہوا ہے ۔

95.2.3 واہ ساول دی دھار کجلدی — بے شک تیغ اجل دی
دیداں تیر چلائن کاری — پلکاں کرن لڑائیاں

اس بند کے تیسرے مصرعے میں " چلائن " کی بجائے " چلاون " بھی ہو سکتا ہے ۔

105.2.3 جکھ جکھ کراں دھاہیں ہوں — ڈکھ ڈکھ کڈھاں آہیں ہوں
ڈکھ ڈکھ اٹھن بھائیں ہوں — اک چک پیاں دھیراں ہوں

اس بند کے تیسرے مصرعے میں " بھائیں " کی بجائے " بھاہیں " (ڈاکھنی لہجے میں " باہیں ") ہونا چاہیے جو اس بند کے دیگر قافیوں " دھاہیں " اور " آہیں " سے مناسبت رکھتا ہے ۔

ممکن ہے یہ بھی کاتب کے کمالات ہوں۔ اسرار فریدی میں " بھاہیں " ہے۔

2. 106.5 روز ازل دا وارث ساڈا　　توں ہیں رانجھن سائیاں

اس شعر کے دوسرے مصرعے میں لفظ " سائیاں " کی جگہ " سئینیاں " (سئیں آں) ہونا چاہیے کیونکہ اس پوری کافی کے قافیے رہیاں ، ہگیاں ، پیاں ، بیاں ، سیاں ، تھیاں ، لیاں اور چھیاں ہیں۔ معدن عشق میں " سیاں " لکھا ہوا ہے۔

111.2.1 یار پنل ہگیا شہر ڈوں　　تھی راہی روہی تھل بر ڈوں

بے واہی کیوں آ کر گھر ڈوں　　جکھ جکھ عمراں گالاں

اس بند کا پہلا مصرعہ وزن سے خارج ہے غالباً پہلے مصرعے میں سے لفظ " کیچ " لکھنا کاتب بھول گیا ہو گا۔ اس طرح یہ مصرعہ یوں ہو سکتا ہے۔

یار پنل ہگیا کیچ شہر ڈوں

" اسرار فریدی " میں یہ مصرعہ " دیوان فرید " ہی کی طرح ہے بلکہ " دیوان فرید " کی غلطیاں کہیں کہیں اسرار فریدی سے مستعار لگتی ہیں۔ البتہ معدن عشق میں " کیچ " کا لفظ موجود ہے۔ " مجموعہ کافیاں " میں یہ کافی نہیں ہے۔

112.2.4 سبھ سینگیاں سرتیاں بھاگ لدھا　　سر گوڈڑے کنتھ سہاگ لدھا

میں مٹھڑی مفت ڈوہاگ لدھا　　ڈوکھے ڈکھڑے بار اٹھانودیاں

اس بند کے چوتھے مصرعے میں لفظ " ڈوکھے " کی جگہ " ڈوکھی " (ڈکھی) بھی ہو سکتا ہے۔ قدیم املا میں یائے معروف اور یائے مجہول میں فرق روا نہیں رکھا جاتا تھا۔ ایسی غلطیاں " دیوان فرید " مولانا عزیز الرحمن میں بھی عام طور پر مل جاتی ہیں۔ مثلاً دیکھیں کافی نمبر 66 کی پوری ردیف میں یائے معروف اور یائے مجہول کی غلط فہمی اور کافی 29.6.1، 15.2.1 اور 212.5.3 بھی دیکھیں۔ اگر یہ تصدیق دیگر قلمی اور مطبوعہ نسخوں سے بھی ہو جائے تو یہ مصرعہ یوں پڑھا جائے گا :

ڈکھی ڈکھڑے بار اٹھانودیاں

یعنی میں دکھی مشکل بار اٹھا رہی ہوں۔

معدن عشق میں یہ الفاظ " ڈوکھی ڈوکھدی " لکھے ہوئے ہیں۔ مجموعہ کافیاں میں یہ کافی نہیں ہے۔ " مکمل دیوان " میں " ڈوکھی ڈوکھڑے " لکھا ہوا ہے۔

112.6.1 سوہنا یار فرید نہ بھانودیاں　　سوہی سیجھ سنجی اگ لانودیاں

ترٹھاندی رات نہ بھانودیاں رو پوچھنٹ پاند پسانودیاں

اس بند کے پہلے مصرعے کا ترجمہ مولانا عزیز الرحمن نے یوں کیا ہے۔ کہ : " اے فرید جب میں اپنے حسین محبوب کو نہیں بھاتی ... " اس حوالے سے " سوہنا یار " (حسین محبوب) کی جگہ " سوہنے یار " (حسین محبوب کو) ہونا چاہیے تھا۔ یوں پہلا مصرعہ اس طرح ہو گا۔

سوہنڑے یار فرید نہ بھانودیاں

معدن عشق میں بھی " سنڑیں یار " لکھا ہے۔ جبکہ اسرار فریدی میں " سونڑہ " ہی لکھا ہے۔

115.5.2 کر دھدکارے گاجڑاں گاون برہوں دیاں دھاراں

مولانا عزیز الرحمن نے اس شعر کی لغات میں لفظ " دہاراں " کہیں نہیں لکھا بلکہ " واراں : جمع وار کی ، راگنیاں (کافیاں ، غزلیں) " لکھا ہے اور ترجمہ بھی " ... عشق و محبت کی راگنیاں الاپ رہے ہیں۔ " کیا ہے۔ اس شعر کے دوسرے مصرعے کا اصل لفظ ترجمے اور لغات کے حوالے سے تو " واراں " ہی ہونا چاہیے۔ معدن عشق اور اسرار فریدی میں " واراں " ہی ہے۔

120.2.2 گیئے کرہوں قطاری بر ڈو تھی پاندھی کیچ شہر ڈو

کر زورا زور دھنگانے خوش وٹھڑے دیس وطن میں

اس بند کے دوسرے مصرعے میں لفظ " تھی " کی بجائے " تھئے " بھی ہو سکتا ہے۔ پرانی املا کے مطابق " گئے " کو " گی " اور تھئے " کو " تھی " لکھا گیا ہے۔ دیوان فرید کی موجودہ املا کے مطابق اس کا ترجمہ " کیچ شہر کی طرف روانہ ہو کر " ہو گا جبکہ مولانا نے ترجمہ میں لکھا ہے کہ : " ... اپنے وطن کیچ کی طرف چلے گئے " اس ترجمے کی مناسبت سے بھی لفظ " تھئے پاندھی " (چلے گئے یا روانہ ہوئے) ہی پورا اترتا ہے۔ علاوہ ازیں اس بند کے پہلے مصرعے کا لفظ " گیئے " بھی دوسرے مصرعے میں لفظ " تھئے " کی تائید کرتا ہے۔

معدن عشق اور مجموعہ کافیاں میں یہ کافی نہیں ہے۔ البتہ اسرار فریدی میں " تہی " لکھا ہوا ہے جسے اسرار فریدی کے طرز املا کے موجب " تھئے " پڑھا جا سکتا ہے۔ آخری مصرعہ " خوش وٹھڑے ونج دیس وطن میں " لکھا گیا ہے۔

کافی نمبر 145۔ مولانا عزیز الرحمن نے اس کافی کے آغاز میں ایک نوٹ لکھا ہے کہ : " یہ کافی بعض مطبوعہ اور قلمی دیوانوں میں نہیں پائی گئی غالباً یہ کافی حج کے ایام میں لکھی گئی ہو گی " ۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ کافی اسی دیوان میں مولانا عزیز الرحمن پہلے ہی 61 نمبر پر درج فرما چکے تھے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ 61 نمبر کی کافی میں ردیف " ہیں " شامل نہیں۔ اس ایک لفظ کا

ردیف میں اضافہ کر کے مولانا نے یہ کافی دوبارہ " دیوان فرید " میں شامل کر دی ۔ علاوہ ازیں 61 نمبر کی کافی میں پہلا مصرعہ " ہݨ وطن بیگانے دل نہیں آونا " کی بجائے " وطن بیگانے دل نہیں آونا " ہے ۔ اس ایک ہی کافی کو دوبارہ لکھنے کے باوجود مولانا یہ محسوس نہیں کر سکے کہ یہ کافی دہرائی جا رہی ہے علاوہ ازیں ایک ہی کافی کو لکھتے ہوئے املا کے حوالے سے 61 نمبر کافی میں " بیانڑ " اور " نینہہ " جبکہ 145 میں " بیاناں " اور " نیں " کے الفاظ لکھے گئے ہیں ۔
اس کافی کو ذرا سی تبدیلی کر کے دہرانے سے 271 کافیاں 272 کے ہندسے میں تبدیل ہو گئیں جبکہ اصل کافیاں 271 ہیں ۔ ہم نے موجودہ دیوان میں اپنی طرف سے کوئی تبدیلی نہیں کی اور مولانا کے متن کو حوالہ جاتی متن مانتے ہوئے اس کافی کے دونوں روپ شامل کیے ہیں ۔
کافی نمبر 147 ۔ اس کافی میں قافیہ جہان ، انسان ، وغیرہ اور ردیف " کے ہو " جبکہ تیسرے اور پانچویں بند میں قافیہ " کہاں " اور " نہاں " لکھا گیا ہے یا تو پوری کافی میں قافیہ نون منقوط کا ہو یا پھر نونِ غنہ کا ۔ ہمارے خیال میں اس کافی میں نون غنہ کا قافیہ زیادہ مناسبت رکھتا ہے ۔

155.6.3 ہن ہستی دے نیرنگ عجب ہن حسن ازل دے ڈھنگ عجب
بے رنگ بہ ہر ہر رنگ عجب سبحان اللہ سبحان اللہ

اس بند کے تیسرے مصرعے میں " عجب " روانی میں لکھ دیا گیا ہے جو کہ غلط ہے کیونکہ پوری کافی کی بنت کے اعتبار سے ہر بند کے تیسرے مصرعے کے قوافی بنیا ، لیا ، ذکریا ، ادا ، کہیا ، نہ پا ، تسلیم و رضا ، سما ، اہل صفا وغیرہ ہیں ۔ مثلاً اس کافی کا اگلا بند (نمبر 7) دیکھیے :

ہے محض مقام تحیر دا بٹھ حیلہ درک تفکر دا
ہیں ڈونگھڑے ڈیہہ ڈوں ہتھ نہ پا سبحان اللہ سبحان اللہ

زیر بحث بند میں مطلوبہ لفظ کی تلاش کے لیے قدیم مطبوعہ دوواوین میں سے " مجموعہ کافیاں... " اور " اسرار فریدی " میں لفظ " رچا " لکھا ہوا ہے ۔ جبکہ مثنوی معدن عشق میں یہ کافی شامل نہیں ہے ۔ لفظ " رچا " کی صحیح سرائیکی املا اور تلفظ " رچیا " ہو گی ۔ اس طرح زیر بحث مصرعہ یوں پڑھا جا سکتا ہے ۔

بے رنگ بہ ہر ہر رنگ رچیا

158.7.3 آیاں رتاں من بھاونڑیاں لالیاں لون تے کاونڑیاں
دل تانگ چاوے چاونڑیاں دل رس وسوں ہک وار وے

اس بند کے تیسرے مصرعے کا پہلا لفظ " ول " لکھا گیا ہے جو کہ کتابت کی غلطی ہے جبکہ اصل لفظ " دل " ہے مولانا عزیز الرحمٰن نے اس مصرعے کا ترجمہ کرتے ہوئے بھی لکھا ہے کہ : " ... اور میرے دل کے جذبات برانگیختہ کر رہی ہیں ... "

معدن عشق اور اسرار فریدی میں بھی لفظ " دل " ہی ہے ۔

158.9.4 دل شینہہ نینہہ دے وات ہے　　ہیہات ڈینہاں رات ہے

اے مونہہ نہ ماندی بات ہے　　دل ہک لکھ آزار وے

اس بند کا چوتھا مصرعہ وزن سے گر رہا ہے ۔ یقیناً اس میں کوئی لفظ کتابت سے رہ گیا ہے ۔ اس سلسلے مثنوی معدن عشق اور اسرار فریدی کے مطابق تیسرا مصرعہ یوں ہے ۔

دل ہک تے لکھ آزار وے

163.7.3 نظر نہ آوے رانجھڑ ماہی　　کیتس بے کس تے بے واہی

مونجھ منجھاری گل دی پھائی　　صبر آرام ونجیندی ہے

اس بند کے تیسرے میں " ماہی " اور " واہی " کی مناسبت سے " پھاہی " آنا چاہیے نہ کہ " پھائی " ۔ علاوہ ازیں چوتھے مصرعے میں سرائیکی تلفظ کے مطابق لفظ " آرام " نہیں بلکہ ارام ہونا چاہیے ۔ اسرار فریدی میں لفظ " پھاہی " ہے ۔

177.6.2 پینگھ پپل ملکانڑ بھل گئے　　گانے گہنڑے سہرے بھل گئے

گھر در جاہ ٹکانڑے رل گئے　　پڑ پئے یار ایانڑے اساڑے

اس بند کے دوسرے مصرعے میں جہاں " سہرے " آیا ہے وہاں باقی دو مصرعوں کے " ملکانڑ " اور " ٹکانڑے " کی مناسبت سے " گہنڑے " آ سکتا ہے ۔ 1986ء میں اردو اکیڈمی بہاولپور کی جانب سے " دیوان فرید " کی طبع ثالث کا اختتامیہ لکھتے ہوئے شہاب دہلوی مرحوم نے نورالزمان اوج صاحب کے مشورے سے " دیوان فرید " میں کتابت کی چند غلطیوں کی نشاندہی کی تھی جن میں یہ بند بھی شامل تھا مگر انہوں نے صرف دوسرے مصرعے کی بجائے پورے بند کی تصحیح کر کے اس کی ردیف یوں تبدیل کر دی تھی ۔

پینگھ پپل ملکانڑ بھل گئے　　سہرے ، گہنڑے ، گانے بھل گئے

گھر در جاہ ٹکانڑے بھل گئے　　پڑ پئے یار ایانڑے اساڑے

میرا خیال ہے کہ اس پورے بند کو تختہ مشق بنانے کی ضرورت نہیں بلکہ صرف دوسرے مصرعے میں غالباً کاتب کی غلطی سے قافیہ آگے پیچھے ہو گیا ہے اور یہ مصرعہ یوں موزوں ہو سکتا ہے

سہرے گانے گھنٹے پھل گئے

یہ غلطی اسرار فریدی میں بھی " دیوان فرید " ہی کی طرح ہے۔ معدن عشق میں یہ کافی نہیں ہے۔ " مجموعہ کافیاں " میں یہ مصرعہ " سہرے گانے گھنٹے پھل گئے " لکھا ہوا ہے جو درست ہے۔

علاوہ ازیں یہ بھی ممکن ہے کہ خواجہ فرید نے یہ مصرعہ ویسے ہی کہا ہو جیسے " دیوان فرید " میں لکھا ہوا ہے کیونکہ " گانے گھنٹے سہرے " کی ترکیب خواجہ فرید نے کئی اور کافیوں میں اسی ترتیب سے استعمال کی ہے۔ مثلاً:

روگ کروپ کشالے ہر دم　　گانے گھنٹے سہرے (194:3)

گانے گھنٹے سہرے سکڑے　　سنجڑے غم دے سانگ رلیوسے (220:4)

193.2.2 گئی ریت بھت ڈِتت گھٹ منڈھوں　　اصلی نہ نکساں اتھ منڈھوں

اس شعر کے دوسرے مصرعے میں سرائیکی لفظ " اصلی " نہیں " اصلوں " (بالکل) ہونا چاہیے۔ معدن عشق، مجموعہ کافیاں اور اسرار فریدی میں " اصلوں " لکھا ہے

199.5.3 سارا چولا بوچھن گھانگے　　گہنے زیور تریور لانگھے

سر مانگ مرہندی سانگے ہے　　تھئی سرخی زہر دی گولی

اس بند کے تیسرے مصرعے میں آخری لفظ " ہے " اضافی ہے۔ جو اسرار فریدی میں بھی نہیں ہے

200.2.4 نہیں اصلوں اصل دوئی دا　　خود جانڑ ہے نسل دوئی دا

گیا پھوکا نکل دوئی دا　　ول اوہی آپ دا آپ ہے

اس بند کے چوتھے مصرعے میں ردیف " آپ ہے " کی بجائے " آبے " ہونی چاہیے کیونکہ اس کافی میں مطلع بھی " آبے " اور اس کے بعد بھی ردیف حبابے، کتابے، بابے، حجابے وغیرہ استعمال ہوئی ہیں۔ اسرار فریدی میں " آبے " لکھا ہے۔

202.5.2 شہر بھنبھور وی کھاونڑ اوسم　　ہوت نہ جاویں چھڈ کے

اس شعر کی ردیف " کے " نہیں بلکہ " تے " ہے۔ جیسا کہ پوری کافی میں استعمال ہوئی ہے۔ مثلاً مڈتے، کھڈتے، لڑتے، اڑتے وغیرہ۔ اسرار فریدی میں بھی " تے " ہے۔

203.4.4 جیڑا غماں وچ وڑ گیا　　ڈکھ اڑ گیا سکھ لڑ گیا

دریا غضب دا چڑھ گیا　　سو جھول لکھ لکھ جھول ہے

اس بند کے چوتھے مصرعے میں ردیف " ہے " کی بجائے " وے " ہے ۔ جیسا کہ باقی پوری کافی میں استعمال ہوئی ہے ۔ مثلاً گول وے ، رول وے ، ڈھول وے ، گھول وے وغیرہ ۔ اسرار فریدی اور مجموعہ کافیاں میں بھی " وے " لکھا ہے ۔

204.2.3 ہیں ڈکھڑے دل دلگیر تے

مذکورہ مصرعے میں " دل " کو مذکر باندھا گیا ہے ۔ یہاں بھی یائے معروف اور یائے مجہول کی قدیم املا کا شاخسانہ لگتا ہے۔ " ڈکھڑے " اصل میں " ڈکھڑی " بھی ہو سکتا ہے ۔ کیونکہ " دل " سرائیکی میں موءنث ہے (کہیں مذکر بھی ہوتا ہے لیکن یہاں اس کا محل نہیں لگتا) مثلاً دیوان فرید کے یہ مصرعے دیکھیں :

(1) دلیاں تے دیداں سوہنٹاں تیڈڑے ویرے (208.1.1)

(2) دلڑی سگھڑ سنجاݨ سیاݨی (225.2.1)

معدن عشق اور اسرار فریدی میں " ڈوکھڑے " لکھا ہوا ہے جو یائے معروف کے لیے عام طور پر مستعمل ہے ۔

225.2.1 دلڑی سگھڑ سنجاݨ سیاݨی آکھے ہر دم سمجھ بلیاݨی
مظہر ذات حمد دا جاݨی توݨے روپ صنم دا ہے

اس بند کے پہلے مصرعے میں لفظ " سنجان " (پہچان ، غور کر) کی بجائے " سجاݨ " ہے ۔ سندھی زبان و ادب میں یہ لفظ عام برتا جاتا ہے ۔ جس کا مطلب ہے : "بیدار مغز۔ سمجھدار ۔ عقلمند ۔ ہوشیار "

(دیکھیں سندھی اردو لغت مرتبہ : ڈاکٹر نبی بخش بلوچ و ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان ، 1979ء ص 551)

بند کا مطلب واضح ہے کہ " میرا (سرائیکی میں " میری ") بیدار ، سلیقہ مند اور عقلمند دل ہر دم مجھے کہتا ہے کہ اے ہمدم ! چاہے وہ صنم کا روپ ہی کیوں نہ ہو اسے ذات صمد کا روپ جاننا " ۔ تیسرے مصرعے میں " ذات صمد " کو " ذات حمد " لکھا گیا ہے جو کہ صریحاً کاتب کی غلطی ہے کیونکہ مولانا نے ترجمے میں " ... ذات بے نیاز ربانی کی قدرت کا جلوہ ہے " لکھا ہے ۔

234.5 لاݨے پھوگ پھلاری وہ وہ کنڈڑی کرڑ سنگاری وہ وہ
چنڑکی گھنڈ توازے وہ وہ جھوکاں مال نہ ماندا ہے

اس بند کے تیسرے مصرعے میں قافیہ پھلاری اور سنگاری کی نسبت سے " تواری " ہونا چاہیے تھا ۔ لیکن تواری (توارے) میں تبدیلی ممکن نہیں اصل گڑبڑ وہی یائے معروف اور یائے مجہول کی املا کی

ہے ۔ اصل میں پہلے قافیوں کے علاوہ اس بند میں " لاٹی " "کنڈڑی " اور " چنڑکی " میں بھی یائے مجہول (ے) ہے ۔ اس تبدیلی سے قافیے کی یہ غلطی بھی درست ہوتی ہے ۔ اور کوئی لفظ تبدیل ہوئے بغیر معنویت بھی برقرار رہتی ہے ۔ اس بند کی صحیح املا اس طرح ہو گی

لاٹے پھوگ پھلارے وہ وہ   کنڈڑے کرڑ سنگارے وہ وہ
چنڑکے گھنڈ توازے وہ وہ   جھوکاں مال نہ ملدا ہے

237.6.3 کھلے بادل مینہ برساتیں   گاجاں کھمنڑیاں کالیاں راتیں
رلدے روہ اکیلی

یہاں بھی تیسرے مصرعے میں " رلدے " کی بجائے " رلدی " ہونا چاہیے ۔ یہ وہی " یا " کی املا کا شاخسانہ ہے ۔ یہ مصرعہ " رلدی روہ اکیلی " ہے جیسا کہ اس کافی کے مقطع میں " پھردی میل کچیلی " ہے

242.3.1 شالا نیڑا کوئی نہ لاوے   درد اندیشے سوز سوائے
دم دم دل دلگیر دو   سر تے سختی آئی

اس بند میں پہلا مصرعہ دوسرے مصرعے کا ہم قافیہ ہونا چاہیے جیسا کہ پوری کافی کی بنت سے ظاہر ہوتا ہے لیکن " لاوے " اور " سوائے " کا قافیہ نہیں مل رہا ۔ یہاں مناسبت " لائے " کی ہے یعنی پہلا مصرعہ " شالا نیڑا کوئی نہ لائے " ہو سکتا ہے اسرار فریدی میں لفظ " لائے " ہی ہے ۔ ایسا ہی مسئلہ اس کافی کے اگلے بند میں بھی درپیش ہے ۔ دیکھیے :

ہک بے واہی پیا پھٹ جاہی   مونجھ منجھاری گل دی پھائی
تک تک راہ ملہیر دو   روندیں مویم اجائی

اس بند کے دوسرے مصرعے کا قافیہ " پھائی " ہے جبکہ " جاہی " وزن پر اسے " پھاہی " ہونا چاہیے اور صحیح لفظ بھی یہی ہے ۔ اس طرح یہ مصرعہ یوں پڑھا جاسکتا ہے :

مونجھ منجھاری گل دی پھاہی

اسرار فریدی کے مطابق مصرعہ اولیٰ کا لفظ " جاہی " نہیں بلکہ " جائی " ہے جس کی مناسبت سے " پھائی " درست ہے ۔ معدن عشق اور مجموعہ کافیاں میں یہ کافی نہیں ہے ۔

251.8.1 ہے ول قہر دی مبتلا   ہے او غضب دا بے وفا

پہلے مصرعے میں لفظ " ول " کی بجائے " دل " زیادہ قرین قیاس ہے اس شعر کے ترجمے میں بھی مولانا " ول " کی وضاحت نہیں کر پائے ۔ بہر حال یہ لفظ قابل غور ہے اس کافی کے اگلے

بند میں بھی ایسی ہی ایک کتابت کی غلطی ملاحظہ فرمائیے

251.9.2 سن بے وفا دی گالھ وے　　　پچھدے نہ ہرگز مال وے

یہاں دوسرے مصرعے میں لفظ " مال " نہیں بلکہ " حال " ہے ۔ جیسا کہ مولانا نے ترجمے میں بھی لکھا ہے کہ " ... کبھی استفسار حال تک بھی نہیں کیا ... "

اسرار فریدی میں بھی لفظ " حال " ہے

267.6.4 تتا درد جدید شدید تھیا　　　ہر روز اے سوز مزید تھیا

بکے دید فرید خرید تھیا　　　بن ڈھولنڑ گھر ور تاوم ڑی

اس بند کے چوتھے مصرعے میں "گھرور " کی ترکیب غور طلب ہے یہاں " و" اور " د" کی غلط فہمی بھی ہو سکتی ہے ۔ کیونکہ اس کافی کا مطالعہ ظاہر کرتا ہے کہ یہ سی کے حوالے سے لکھی گئی ہے ۔ اس لیے " ور " یعنی " خاوند " سے جلنا کیا معنی رکھتا ہے ۔ ؟ ممکن ہے یہ لفظ " در " ہو اور سرائیکی میں "گھردر " کا مطلب "گھراور چوکھٹ " ہوتا ہے ۔ امکان ہے کہ یہ مصرعہ " بن ڈھولنڑ گھردر تاوم ڑی " ہو گا ۔

قدیم نسخوں میں " د" اور " و " کے درمیان فرق کرنا بھی مشکل ہے ۔ اسرار فریدی میں بھی لفظ "گھردر " ہی لکھا ہوا ہے ۔

271.2.3 کیوں چڑھدی چندری کھارے　　　کیوں کردی زیور بارے

جے جانی ہجر دے وارے　　　اے نیڑے سخت سولڑے

اس بند کے تیسرے مصرعے میں لفظ " جانی " غیر متعلق اور غیر موزوں ہے مولانا کے ترجمہ : " اگر میں جان لیتی ... " کے مطابق یہاں لفظ " جاݨدی / جاݨے " ہو سکتے ہیں اسی طرح چوتھے مصرعے میں بھی " اے " کی بجائے آئے / ائے (آگئے) ہونا چاہیے ۔ جو کہ کتابت کی غلطی ہو سکتی ہے ۔

اسرار فریدی کا جو نسخہ راقم کے پاس ہے اس میں آخری چار صفحے موجود نہیں ہیں ۔ البتہ " مکمل دیوان فرید " میں لفظ " جے جاݨے " معدن عشق میں " جی جاݨے " اور مجموعہ کافیاں میں " جے جاݨدی " لکھے ہوئے ہیں ۔ مناسب لفظ " جاݨے " ہو سکتا ہے ۔

272.8.1 سوہیں نال سونجیدے جالے　　　سنج صباح گذرانے

اس شعر کے پہلے مصرعے میں لفظ " سونجیدے " نہیں بلکہ " سنجیں دی " ہے یہ غلطی بھی یائے معروف و مجہول کی ہے جس نے مونث کو مذکر بنا دیا ۔

دیوان فرید

متن: دبیر الملک مولوی عزیز الرحمٰن عزیز

فہرست کافیاں (ردیف وار)

18 مساگ ملیندی دا گزرگیا ڈینہہ سارا ۔ سنگار کریندی دا گزرگیا ڈینہہ سارا
19 نام اللہ دے پاندھیڑا ۔ میڈا لے سنہیڑا جا
20 وہ وہ سوہنڑے دا ورتارا ۔ ہر صورت وچ کرے اتارا
21 ہئے ہئے یار ہروچل ۔ ہک تل ترس نہ کیتا

ردیف ب

22 اتھاں میں مٹھڑی نت جان بلب ۔ او تاں خوش وسدا وچ ملک عرب
23 سنڑ سمجھ ڑے زاہد جاہد توں ۔ ہن عشق دے اے کلمات عجب
24 قسم خدا دی قسم نبی دی ۔ عشق ہے چیز لذیذ عجیب

ردیف ت

25 پیا عشق اساڈی آن سنگت ۔ گئی شد مد زیر زبر دی بھت
26 میڈا مٹھڑا ماٹھوں کاک جا ۔ شالا راٹنا ایندم رات

ردیف چ

27 پنل تھیوں پاندھی یارا ۔ چھڈ کے کلھڑی بروچ
28 یار ہروچل کان ۔ رلدی روہ ڈونگر وچ

ردیف د

29 بٹھ گھت کوڑ نکڑے ۔ ہک حق کوں کر یاد
30 حسن ازل دا تھیا اظہار ۔ احدوں ویس وٹا تھی احمد
31 سنڑ وو سہیلی سگھڑ سیانڑی ۔ برہوں دے پندھڑے سخت بعید
32 یار کوں کر مسجود ۔ چھڈ ڈے ہیو معبود

ردیف ر

33 اساں کنوں دل چایو وے یار ۔ جاپے کتھاں ونج لایو
34 پردیس ڈہیوں دیداں اڑیاں وے یار ۔ ساڈیاں وطن کنوں دلیں سڑیاں

وے یار

35 بن دلبر آہیں کر کر ۔ کئی راتیں ڈتم سحر کر

36 پنل چھڈ کے کیچ سدھایوں ۔ دلڑی نمانی ہے زار نزار

37 بولا بینسر کس نوں پاواں ۔ ڈھولنڑ کیتم نا منظور

38 پئے ڈکھ گل وچ جمدے یار ۔ نا رہ گیوسے کہیں کم دے یار

39 پیڑ پرائی ڈبیشم کیتا ۔ نال نہ نیتم سانول یار

40 بے شک جاناں بے شک جاناں ۔ سوہنیاں کوں ہے سخت غرور

41 توں باجھ تھئے سنج ویڑھے وو یار ۔ ول وس وو سجنڑ آنیڑے وو یار

42 جتھ تھلڑا جتھ دریوں ہے یار ۔ اتھ ہر ویلھے لدیوں ہے یار

43 چوریوں جاریوں استغفار ۔ بخشم شالا رب غفار

44 جیونڑ ڈینہہ اڈھائی وو یار ۔ سٹ گھت فخر وڈائی وو یار

45 دل درددوں ہنڑ ہاری وو یار ۔ ول کریں ہا کاری وو یار

46 ڈکھ تھئے بانھ بیلی وو یار ۔ ہتھیں آیم اکیلی وو یار

47 رتھ دھیمیں دھیمیں ٹور

48 سپاہیڑا نہ مار نیناں دے تیر

49 سدا جی پچلے دل جلے وو یار ۔ لگیاں دلاں کوں کون جھلے وو یار

50 سمجھ سنجانیں غیر نہ جانیں ۔ سبھ صورت ہے عین ظہور

51 سمجھ فریدا پرہوں پھوں سر زور

52 سوہنے یار پنل دا ۔ ہر جا عین حضور

53 کہاں پاؤں کہاں پاؤں یار

54 متاں من ماندہ تھیوے ۔ پنل نہ تھی دھار

55 نہ کر بے پرواہی وو یار ۔ مل سانول ماہی وو یار

74 سنڑ یار پرانڑیں پیڑ وو ۔ تھیاں اکھیاں چھل گئی ولڑی جل
75 کیچ گیوں یار پرو چل ۔ کل نہ لدھرو سانول ول
76 کیوں توں فرد تے جزو سڈاویں ۔ توں کلی توں کل
77 مل مہینوالا مل مہینوال ۔ بر دل میں ہے تیڈڑی بھال
78 میں تاں تیکوں منتاں کردی ۔ سانول اساں ول بھال
79 یار سپاہیڑا آوس ماڑڑے کول

رویف م

80 دستوں پیر مغاں دے ۔ پیتم عشق دا جام
81 ڈکھڑیں کارنڑ جائی ہم ۔ سولیں سانگ سمائی ہم
82 سے سے سول سیاپے ۔ ڈکھڑا نیڑا لائیم
83 نینہہ اولڑا اوکھا لائیم ۔ سک پل پل دی مار منجھائیم
84 ہر صورت وچ دیدار ڈٹھم ۔ کل یار اغیار کوں یار ڈٹھم

رویف ن

85 اپرم بید بتاوں ۔ میں اگیانی کو گیان سناوں
86 اج زیور پئے لٹھندے ہن ۔ متاں ڈینہہ سہاگ دے آندے ہن
87 اج شبریاں شغدف بھاندے ہن ۔ متاں دیس پنل دے آندے ہن
88 اساں سو بد مست قلندر ہوں ۔ کڈیں مسجد ہوں کڈیں مندر ہوں
89 آمل اچکل سوہنڑاں سائیں ۔ ناں تاں مفتی خون تھیسائیں
90 آمل مارو مارڑو ۔ تھل وچ کردیاں دھاہاں
91 اے حسن حقیقی نور ازل ۔ تینوں واجب تے امکان کھوں
92 اے ریت سکھی ہئی کیں کنوں ۔ ڈھولا لک چھپ بہندیں میں کنوں
93 بری بیزار ہن ذاتوں ۔ صفاتوں مست جانانوں

94 بن یار سانول ہیو کو نہیں ۔ ہذا جنون العاشقین
95 بیٹھی رو رو عمر نبھایاں ۔ سبھے خوشیاں عشق ونجایاں
96 بے رنگ راول دے کیتے ۔ روندی وتاں رڑدی وتاں
97 تتی رو رو واٹ نہاراں ۔ کڈیں سانول موڑ مہاراں
98 تتی نینہہ دے پندھ اڑانگے نیں ۔ ڈکھے ڈونگر اوکھے لانگھے نیں
99 جند سولاں دے وات نیں ۔ ڈترڑی برہوں برات نیں
100 جیں رمز راول جی بجھی ۔ تن کھے مشاہدہ رات دن
101 درسن بن اکھیاں ترس رہیاں
102 دل عشق مچائی اگ سائیں ۔ ڈکھ سوز رچیا رگ رگ سائیں
103 دل مست محو خیال ہے ۔ سر مو تفاوت نہ سہوں
104 ڈکھاں سولاں کیتم گک سائیں ۔ ہݨ موت بھلی بے شک سائیں
105 ڈکھ ڈھیر سکھ دا ویر ہے ۔ ریڑاں گھنڈیاں پیڑاں بہوں
106 ڈکھڑے پکھڑے آیم ۔ خوشیاں بھاونوں رہیاں
107 ڈکھے ڈینہہ فرقت دے نبھن ۔ مٹھے نین رو رو رت تھیون
108 ڈکھے عشق دے ڈکھڑے گھاٹے نیں ۔ سر پھٹڑا تر ٹڑے گاٹے نیں
109 ڈھولݨ تیڈی سک ڈھیر ہم ۔ تانگھاں گھنڈیاں چاہیں بہوں
110 ڈیہاں راتیں سنجھ صباحیں ۔ کنڑیں کاݨ بجاوم بین
111 ڈینہہ رات ڈکھاں وچ جالاں ۔ ونجیاں خوشیاں غم بیٹھی پالاں
112 رت رو سر پاہ رنگانودیاں ۔ برے برہوں دے سگݨ سہانودیاں
113 رت روندیں عمر نبھیساں ۔ ایہو داغ قبر وچ نیساں
114 روندی سنج صباحیں
115 روہی لگڑی ہے سانوݨی ۔ ترت ولا ہوت مہاراں

116 ساری عمر گزاریم گڈ سائیں ۔ ہݨ ہوت پنل ڳیم لڈ سائیں

117 سانوݨ مینگھ ملہاراں ۔ ترس پووی پنل آ موڑ مہاراں

118 سجݨ توں بن نہ تھیساں میں ۔ گھڑی کیا پل نہ جیساں میں

119 سکھ ریت روش منصوری نوں ۔ ہݨ ڈھپ رکھ کنز قدوری نوں

120 ستریں ہوت سدھانے ۔ ناہیں ہک تل ترس جتن میں

121 سوہݨیاں رمزاں تیریاں بھانودیاں ۔ سانوں گھڑی چوٹک لانودیاں

122 سینہ محض لویراں ۔ دلڑی دھیاں دھیاں

123 عشق اولڑی چال بھلا یار وے ۔ یاریاں لانوݨ سر منگدیاں

124 عشق بھلایاں کل طاعاتاں

125 گدزیا وقت گوندھاوݨ دھڑیاں ۔ وسریا ہار سنگار اساہاں

126 کلہڑی رول ملہیر ڳیوں ۔ یار ولا ہُنے ہُنے واگاں

127 ہوڑھیاں اکھیاں سدا متوالیاں ۔ رت پیوݨ کاٹ اہلیاں

128 .کون کرم نروار تیغ برہوں دی کٹھیاں کٹھیاں

129 گھاٹے عشق دے گھاٹے جاتے میں ۔ تا بھی چم سر اکھیاں چاتے میں

130 ماہی ہاجھ کلیاں ۔ دلدار بغیر اولیاں

131 آ مل ماہی میں ماندی ہاں ۔ بے وس برہوں دی باندی ہاں

132 میڈا عشق وی توں میڈا یار وی توں ۔ میڈا دین وی توں ایمان وی توں

133 میڈا یار ڳیا پردیس ڈوں وے میاں ۔ ڳانے ڳھنے کیویں پاواں ڑی پاواں

134 ناصح ناہی نہ تھی مانع ۔ عشق اساڈا دین ایمان

135 نینہ لایم کارݨ سکھ وے میاں ۔ پئے پلڑے ڈوڑے ڈکھ وے میاں

136 وچ روہی دے رہندیاں ۔ نازک نازو جٹیاں

137 ویسوں سنجھ صباحیں ۔ خالی رہسن جائیں

138 ویندیں ول کیچ ڈو ۔ پنل کیندے کانڑ

139 ہر جا ذات پنل ہے ۔ صوفی سمجھ سنجانڑ

140 ہر جا ذات پنل جی ۔ عاشق جانڑ یقین

141 ہکو راز ڈٹھم ہر گال کنوں ۔ ہکا رمز لدھم ہر چال کنوں

142 ہنڑ دل بدلایم سر سائیں ۔ گیا درووں جیڑا جھر سائیں

143 ہنڑ عشق ونجایم چس سائیں ۔ لکھ وار اساڈی بس سائیں

144 ہنڑ کیتم بربوں تنگ سائیں ۔ دل نال اساڈی جنگ سائیں

145 ہنڑ وطن بیگانے ول نہیں آونا ۔ یاد کیتم دلدار نیں

146 ہے صدقے گھولے یار توں ۔ ایہو جیڑا نینہہ نپناں

ردیف و

147 تم بیشک اصل جہان کے ہو

148 ڈٹھڑی یار بھلائی ۔ ہک تل ترس نہ آیو

149 کر یار اساں ول آونڑ دی ۔ اج سیج کنوں اکھ پھرکے وو

150 کیں پایا پاجھ فقیراں ۔ جذبہ عشق کی لذت کو

151 نینہہ نبھایا سخت برا ہے ۔ بار اجل سر باری بھلو

152 ہر دل جو دلدار یار مہنجو ۔ سوہنڑیاں جو سردار یار مہنجو

ردیف ہ

153 پریں اج نہ ہگیوسے کل ہی سہی ۔ ایہو وطن بیگانہ کوڑا کوڑ ٹکانڑہ

154 تھیواں صدقے صدقے ۔ آیا شہر مدینہ

155 ہے عشق دا جلوہ ہر ہر جا ۔ سبحان اللہ سبحان اللہ

ردیف ے

156 آپہنتم جیندیں کے ۔ ایہیں شہر مبارک بکے

157 آپے یار محبت چایم ڑی ۔ وِنج آپ کوں آپ اڑایم ڑی
158 آپے کیتوئی یار وے ۔ کیوں تھی کھڑیوں اوازار وے
159 اج بن موں برج راج بنسری بجائی ۔ بنسری بجائی الگم گیت گائی
160 اج پہلوں سج سڑیندی ہے ۔ تتی تول سڑی چک پیندی ہے
161 اج ڈوڑی سک دیدار دی ہے ۔ متاں آئی نگری دلدار دی ہے
162 اج رنگ رخ تے ولیا ہے ۔ متاں ماہی ماݨھوں گھلیا ہے
163 اج فال فراق ڈسیندی ہے ۔ متاں یار کنوں نکھریندی ہے
164 اج کل اکھ پھرکاندی ہے ۔ کئی خبر وصال دی آندی ہے
165 اج مانگھ مہینے دی نانویں وے ۔ ول آنویں آ گل لانویں وے
166 اج مانگھ مہینے دی یارہی وے ۔ کیوں بیٹھیں یار وساری وے
167 آ چنڑوں رل یار ۔ پیلوں پکیاں نی وے
168 اج ویڑھا پیا بھاندا ہے ۔ کوئی وصل سنہیڑا آندا ہے
169 اجھو مارو ملیو ۔ دل نہ ماندی تھی
170 الف ہکو ہم بس وے میاں جی
171 اللہ میلے ول سنگ یارا ۔ بردی توں دلبر دی
172 الیوم بصر حدید وے ۔ ہر وقت یار تے دید وے
173 اتھ دردمنداں دے دیرے ۔ جتھ کرڑ کنڈا پوئی ڈھیرے
174 اے عشق نہیں سر روہے ۔ ڈکھیں سولیں دا انبو ہے
175 آئے مست ڈیہاڑے ساوݨ دے ۔ وہ ساوݨ دے من بھاوݨ دے
176 ایہے ناز ادا سانولڑے دے ۔ ہن باعث عشق اولڑے دے
177 بٹھ مگھیاݨ راج بباݨ ۔ واہ بھاݨے من بھاݨے اساڈے
178 برہوں پیوسے پکھڑے ۔ پے کل دھندڑے چکڑے

179 بن یار مٹھل میں ویساں مر۔ جیں باجھوں ہک پل کو نہ سرے

180 بھاݨ وسایا یار چھیندے۔ ہیٹ سہایا ماݨ مہیں دے

181 بے صورت صورت اولے۔ کر ناز ادا گھنڈ کھولے

182 پٹی پیت دے پندھ پریرے۔ برے برہوں دے بار بریرے

183 پردیسی یارا وا پورب دی گھلے

184 پر وحشت سنجڑی روہی۔ اے دل دیوانی موہی

185 پل پل سول سوایا ہے۔ جی مفت ڈکھاں وچ آیا ہے

186 پرانی پیڑ پئی گل دی۔ نہ ہلدی دال درمل دی

187 پورب للھاوے تے پتالوں پاݨی آوے

188 تانگھ پنل ول تیندی ہے۔ سانوں ہک پل رہݨ نہ ڈیندی ہے

189 تتا عشق ہوں گذریوسے۔ ایہو قہر نہ پیش ایوسے

190 تتے نینہہ تنتری دے اتے۔ حیران سارا لوک ہے

191 توں بن حضرت یار۔ ہر دم پھراں حیرانی

192 توں بن موت بھلی ویندم شالا مری۔ تکساں ہک نہ ذری جیساں پل نہ گھڑی

193 توں بن مہیں دا چاک وے۔ دلڑی غماں دی جھوک ہے

194 تیرا نینہہ نبھیساں زورے۔ سانوں کون ہٹکے تے ہوڑے

195 تیرے بناں سانول ہوں۔ دلڑی الگ بے آس ہے

196 ٹوبھا بنوا ڈے پکا ترٹ تاڑ تے۔ سندھڑوں دور اتاڑ تے

197 ٹوبھا کھٹا ڈے سوہݨی جا تاڑ تے۔ اوجھا نہ ہووے ساری ماڑ تے

198 ٹوبھا کھٹا ڈے ملک ملہیر تے۔ پتھر پہاڑ کوں چیر تے

199 جڈاں جایم پا کر جھولی۔ کر ویݨ ڈتی مالوئی

200 جگ وہم خیال تے خوابے۔ سب صورت نقش بر آبے

201 جندڑی اچا کے جیڑا اداسے ـ چاپے تتی کوں کیندی پیاسے
202 جھوپڑ جوڑوں چک کھپ تھڑ تے ـ ایجھاں نہ ہووے سارے مڈ تے
203 جو سی توں پو تھی پھول وے ـ وسی کڈاں سوہنا کول وے
204 چوڑے بیڑے کینویں پانواں ڑی پانواں ـ میڈا یار گیا ملھیر تے ـ
205 درد پئے ول پیئے ـ ڈترڑے یار رنجھیئے
206 دلڑی درداں ٹوٹے ٹوٹے ـ پرزے پرزے ذرے وو ذرے
207 دلڑی نمانڑی کوں روز منجھاری ـ چھڑ گیا ڈھولا یار آزاری
208 دلیاں تے دیداں سوہناں تیڈڑے دیرے ـ ہر دم وسیں پیا توں ساڈڑے نیڑے
209 دلے دارم بے آوارہ طبعے وحشت آرائے ـ برہوں بارے پروچل دے بیاباں دشت رلوائے
210 دل دم دم درداں ماندی ہے ـ سک ڈکھڑیں باجھ نہ لہندی ہے
211 دم مست قلندر مست قلندر ـ مست و مست الستی
212 دن رین دل حیران ہے ـ آسائش نہ پایم ہک گھڑی
213 دل نوں مار منجھایم ـ نت دے درد اندیشے
214 ڈٹھا عشق عیاں تا بازار گلی ـ سبھو رمز خفی ہن تھیوم جلی
215 ڈکھ سینے تے منگ ڈالے ـ سک تڈی تڈی تیل ڈکھالے
216 ڈکھی دلڑی دردیں ماری ـ ہے ہر ویلے آزاری
217 ڈینہہ راتیں عشق ستاوے ـ زر گھر ور روگ ودھاوے
218 رانجھن انگ لگایا ہے ـ سب غیر دا وہم بھلایا ہے
219 رانجھن ماہی تخت ہزاروں ـ میں کارن اتھ آئے
220 روندیں عمر گزار ڈتوسے ـ یار پنل دی کل نہ پیوسے

221 روندیں عمر نبھائی ۔ یار دی خبر نہ کائی
222 روہی وکھڑی ٹوبھا تار وے ۔ آمل تو سینگا یار وے
223 ساڈی دل پھیر ڈے ۔ جیویں کھس نیتی کیوں چا قابو کیتی
224 ساوݨ بوندڑیاں جھر لاوے
225 سب سراسرار قدم دا ہے ۔ اتھ دخل نہ محض عدم دا ہے
226 سب صورت وچ ذات سنجاݨیں ۔ حق باجھوں بیو غیر نہ جاݨیں
227 سب صورت وچ وسدا ڈھولا ماہی ۔ دل اساڈی کھسدا ڈھولا ماہی
228 سجݨ سدھائے وے میاں ساتھ وسن ۔ شالا جیون محب مٹھل متوارے
229 سی کرہوں قطار ۔ کیچ ڈیہوں ہݨ ہݨ وے
230 سک ساڑے دل تانگ پچالے ۔ وطن نہ وسرم رانجھݨ والے
231 سک سولیں ساڑیں ساڑی ۔ وہ عشق دی اوّا واڑی
232 سکھی کر لیو سنگار سبھی ۔ سیاں رل مل دھوم مچائی
233 سکھ سمھݨ سدھایم ۔ یار نہ نیتم سنگ وے
234 سوݨ سگون سہاندا ہے ۔ متاں سانول اساں ول آندا ہے
235 سوہݨا نحن اقرب ڈسدا ڑی ۔ ساڈے نال نہ ہس رس وسدا ڑی
236 سوہݨے یار باجھوں میڈی نہیں سردی ۔ تانگھ آوے ودھدی سک آوے چڑھدی
237 سیجھ سہاوم بیلی ۔ سکدی بانھ چوڑیلی
238 شہ رانجھا البیلا ۔ جوگی جادو گر وے
239 شہ رانجھا البیلا ۔ ہیں دلیں دا ٹھگ وے
240 صبح صادق خاں صاحبی ماݨے ۔ پاسہرے گانے گھنے
241 عشق انوکھڑی پیڑ ۔ سو سو سول اندر دے
242 عشق اولڑی پیڑ وو ۔ لوکاں خبر نہ کائی

243 عشق چلائے تیر۔ ڈاڈھے ظلم قہر دے

244 غمزے کردے جنگ۔ لڑدے مول نہ اڑدے

245 کاں کو کو کر کر لوندا ہے۔ کوئی قاصد یار دا اوندا ہے

246 گدز گئی گدزان غم دے سانگ رلیوسے۔ ڈھڑا جمل جہاں نہ کجھ
پلڑے پیوسے

247 کرن نظارے تیز نظر شالا جیویں۔ نور وجود عیانے

248 کس دھرتی سے آئے ہو تم۔ کس نگری کے باسی رے

249 کل غیر کنوں جی واندے۔ مٹھی ریت انوکھی راندے

250 کہیں ڈکھڑی لایم یاری۔ روندیں عمر گزاریم ساری

251 کیا تھیا جو تیڈی نہ بنی۔ تھیسی اوہا جو رب گنی

252 کیا ڈکھڑا نینہہ لیوسے۔ ڈکھ باجھ پلے نہ پیوسے

253 گیا رول راول وچ روہ راوے۔ نہ یار ملدا نہ موت آوے

254 کیا ریت پریت سکھائی ہے۔ سب ڈسدا حسن خدائی ہے

255 کیا عشق اڑااہ مچایا ہے۔ ہر روز ایہ سوز سوایا ہے

256 گیوں لوڑھ کلہڑی وچ کن کپر دے۔ رودھے ڈتونی پچھلی عمر دے

257 مٹھڑی دلڑی ڈکھڑیں کٹھڑی۔ ہے ناز ادا دی لٹڑی

258 نیڑا لاونڑ حال ونجاونڑ۔ مفتے پور پرائے

259 نیناں نہیں رہندے ہٹکے

260 نین نرالے نیر۔ نکھڑے نور نظر دے

261 وسو وی اکھیاں گھن گھوراں لاکے

262 وصل ہجر یکساں۔ وسدا دوست قریب دلیں دے

263 ول وس وسا اوہے ٹول وے۔ کر لاڈ مٹھڑا بول وے

264 وہ حضرت عشق مجازی ۔ سب راز رموز دی بازی
265 وہ وہ دلبر دی یاری ۔ لا یاری کرم نہ کاری
266 ہک دم ہجر نہ سہندی ہے ۔ دل دلبر کارن ماندی ہے
267 ہکو الف مینوں برمانوم ڑی ۔ تنی بے تے مول نہ بھاوم ڑی
268 ہک ہے ہک ہے ہک ہے ۔ ہک دی دم دم سک ہے
269 ہنڑ میں را نجھنڑ ہوئی ۔ رہا فرق نہ کوئی
270 ہے عرب شریف سدھائی ۔ بو سندھ پنجاب دی آئی
271 یاد آنون یار دے رلڑے ۔ نت پوون گروپ کلکڑے
272 یار کراڑا حال وے ۔ سانوں مار نہ طعنے

(1)

اج سانولڑے مکلایا   سر بار ڈکھاں دا چایا
اے قبلہ اقدس عالی   ہر عیب کنوں ہے خالی
اتھ عبد عبید سوالی   جیں جو منگیا سو پایا
وہ امن اللہ معظم   وہ حرم اللہ محرم
وہ بیت اللہ مکرم   ہے رحمت دا سرمایا
اے نور سیاہ مجسم   ہے عین سوادالاعظم
تھیا بیشک آمن بے غم   جو حرم احاطے آیا
کر یاد حریم حرم کوں   رکھ پیش پرانڑے غم کوں
دل آکھے کھانواں سم کوں   ہے جیونڑ کوڑ اجایا
ہنڑ واگاں وطن ولایاں   لکھ مونجھ منجھاریاں آیاں
دل سچڑیاں پیتاں لایاں   ول میلیں بار خدایا
دل دلبر کیتے سکے   گھر شہر بازار نہ ٹکے
ونج کھوسوں طوف دے دھکے   ول جیکر بخت بھڑایا
بن یار فرید نجرساں   رت رو رو آہیں کرساں
غم کھا کھا اوڑک مرساں   ڈکھ ڈکھڑیں جیڑا تایا

(2)

انہد مرلی شور مچایا
گر نے پورے بید بتائے   عقل فکر سب فہم گمائے
مدہوشی وچ ہوش سکھائے   سارا سفر عروج سمجھایا
وحدت عین عیان ڈٹھوسے   طمس حقیقی سمجھ لیوسے

مخفی کل اظہار تھیوسے　　ہر گن گیان دے گیت نوں پایا
تھئے واضح مشہود دقائق　　تھئے لائح انوار حقائق
ظاہر گجھ سب کجھ دے لائق　　قرب تے بعد دا فرق اٹھایا
بنسی خوب بتایاں باتاں　　گجھڑے راز انوکھیاں گھاتاں
گم تھیاں کوڑیاں ذات صفاتاں　　لمن الملک دا دورہ آیا
خمر طہوروں پی پیمانے　　تھیوسے عاشق مست یگانے
بھل گئے صوم صلوۃ دوگانے　　رندی مشرب سانگ رسایا
جانڑے کون گنوار مقلد　　وہ وہ ریت مقدس جید
تھی مطلق بے قید موحد　　سبھ صورت وچ آپ سمایا
جب ہک رمز ملی توحیدوں　　دل آزاد ڈٹھم تقلیدوں
تھی کر فرد، فرید! فریدوں　　سری روحی وعظ سنایا

(3)

بڻ دلبر شکل جہان آیا　　ہر صورت عین عیان آیا
کتھے آدمؑ تے کتھے شیثؑ نبی　　کتھے نوحؑ کتھاں طوفان آیا
کتھے ابراہیمؑ خلیل نبی　　کتھے یوسفؑ وچ کنعان آیا
کتھے عیسیٰؑ تے الیاس نبی　　کتھے لچھمن رام تے کان آیا
کتھے ذکریاؑ کتھے یحییٰؑ ہے　　کتھے موسیٰ بن عمران آیا
بوبکرؓ عمرؓ عثمانؓ کتھاں　　کتھے اسدؓ اللہ ذیشان آیا
کتھے حسنؓ حسینؓ شہید بنے　　کتھے مرشد فخر جہان آیا
کتھے احمد شاہ رسولاں دا　　محبوب سبھے مقبولاں دا
استاد نفوس عقولاں دا　　سلطاناں سر سلطان آیا
تنزیل کتھاں، جبریل کتھاں　　توریت زبور انجیل کتھاں

آیات کتھاں ترتیل کتھاں حق باطل دا فرقان آیا
کل وچ کل شے ظاہر ہے سوہنا ظاہر عین مظاہر ہے
کتھے ناز نیاز دا ماہر ہے کتھے درد کتھاں درمان آیا
کتھے ریت پریت دا ویس کرے کتھے عاشق تھی پردیس پھرے
کھلے ہِگل وچ مارو کیس دھرے لٹ دھاری تھی مستان آیا
کتھے پنڈت جوسی جوگی ہے کتھے سامی تے کتھے بھوگی ہے
کتھے مصر براگی روگی ہے کتھے بید بیاس گیان آیا
خاموش فرید اسرار کنوں چپ بیہودہ گفتار کنوں
پر غافل نہ تھی یار کنوں ایہو لاریبی فرمان آیا

(4)

تھئی تابع خلقت سب تاں وی کیا تھی پیا
ہئی گم تھیوݨ مطلب
تیڈا رشد ارشاد وی توئیں وچ پہنتا عجم عرب
تاں وی کیا تھی پیا
پڑھ پڑھ بید پوران صحائف پیا سکھیوں علم ادب
تاں وی کیا تھی پیا
سارے جگ تے حکم چلانویں پا شاہی دا منصب
تاں وی کیا تھی پیا
دنیا دے وچ عزت پایو گیوں عقبی نال طرب
تاں وی کیا تھی پیا
سنی پاک تے حنفی مذہب رکھیو صوفی دا مشرب
تاں وی کیا تھی پیا

وچ آثار ، افعال ، صفاتیں جے یار ہگدھوئی لبھ
تاں وی کیا تھی پیا
غوثی قطبی رتبہ پاتو تھیوں شیخ شیوخ لقب
تاں وی کیا تھی پیا
شعر فرید تیڈا ونج ہلیا ہند ماڑ ڈکھݨ پورب
تاں وی کیا تھی پیا

(5)

تیڈے نیناں تیر چلایا تیڈی رمزاں شور مچایا
الست ہزار مرایا لکھ عاشق مار گنوایا
ابراہیمؑ اڑاہ اڑایو بار برہوں سر چایا
صابرؑ دے تن کیڑے بچھے موسےؑ طور جلایا
زکریاؑ کلوتر چرایو یحییٰؑ گھوٹ کوہایا
یونس پیٹ مچھی دے پایو نوحؑ طوفان لڑھایا
شاہ حسنؓ کوں شہر مدینے زہر دا جام پلایا
کربلا وچ تیغ چلا کر ایڑھا کیس کرایا
شمس الحق دی کھل لہوایو سرمد سر کپوایا
شاہ منصور چڑھایو سولی مستی سانگ رسایا
مجنوں کارݨ لیلےٰ ہو کر سو سو ناز ڈکھایا
خسرو تے فرہاد دی خاطر شیریں نام دھرایا
درد دا بار اٹھایا ہر ہک اپݨا وقت نبھایا
کر قربان فرید سر اپݨا تیڈڑا وارا آیا

(6)

چوڑا انا ڈِے جیسلمیر دا سوہا رنگا ڈِے خاص اجمیر دا
ہووے اصلی خاص ھڑیچہ نہ نقلی ول پھیر دا
جلدی آوے ناں چڑلاوے کم نہیں اتھ دیر دا
برہوں دا چوڑا پریت دا سوہا کاک ندی دے گھیر دا
بچھوا بیکانیری گھنساں سچڑے کھیڑے پیر دا
سبھوں پیساں پا ٹھمکیساں تھورا چیساں ڈیر دا
یار فرید منیندم آکھیے کیا غم ہئے دے ویر دا

(7)

حسن قبح سب مظہر ذاتی ہر رنگ میں بیرنگ پیارا
نَحنُ اَقرَبُ رازَ انوکھا وَھُوَمَعَکُمْ ملیا ہوکا
سمجھ سنجانْو عالم لوکا ہے ہر روپ میں عین نظارا
وَفِی اَنفُسِکُمْ سر الٰہی لودلّیتم فاش گواہی
ہر صورت وچ رانجھن ماہی کیتا ناز دا ڈھنگ نیارا
حسن ازل دی چال عجیبے طرح لطیفے طرز غریبے
آپ ہی عاشق آپ رقیبے تھی دلبر جگ موہیس سارا
کتھ مطرب کتھ تان ترانے کتھ عابد کتھ نفل دو گانے
کتھ صوفی سرمست یگانے کتھ رنداں میں کرے اتارا
کیا افلاک عقول عناصر کیا متکلم غائب حاضر
سب جا نور حقیقی ظاہر کون فرید غریب وچارا

(8)

درد اندر دی پیڑ ڈاڈھا سخت ستایا
ہجر فراق دے تیر دل نوں مار منجھایا

عشق ہے ڈکھڑے دل دی شادی   عشق ہے رہبر مرشد ہادی
عشق ہے ساڈا پیر   جیں کل راز سمجھایا

اے دل مٹھڑی گندڑی مندڑی   جانوں لا دی برہوں دی بندڑی
ازلوں تانگھ دا تیر   جانی جوڑ چونبھایا

ناز تبسم گجھڑے ہاسے   چالے پیچ فریب دلاسے
حسن دے چار امیر   جنہاں چو گوٹھ نوایا

وٹھڑی پالی سدا متوالی   مینہ وسراند تے والی آلی
روہی رشک ملہیر   ویندا بخت ولایا

تھیاں سرسبز فرید دیاں جھوکاں   سہجوں خشکی چائی سوکاں
تند نہ مانون کھیر   مولے ماڑ وسایا

(9)

ساڈا دوست دلیں دا نور محمدؒ خواجہ
ڈھولا یار چھیندا نور محمدؒ خواجہ

ساری ساڈی شرم بھرم دا   تیڈے ہگل وچ لاجا
عرب وی تیڈی عجم وی تیڈی   سندھ پنجاب دا راجہ

زمین زمن وچ وجدا گجدا   فیض تیڈے دا واجا
قدم تیڈے وچ نومنڑ بھاگم   انگنڑ میرے پوں پا جا

دلبر جانی یوسفؒ ثانی   موہن مکھ ڈکھلا جا
نوشہ شہر مہار دا بنڑا   سکدی کوں ہگل لا جا

نین فرید دے درس پیاسے — آ جا نہ ترسا جا

(10)

ساڈے نال سدا توں وس پیا — وس ہس رس دل کھس پیا
سر وچ درد ، دماغ خماری — تنلے رتڑے ہنجڑوں جاری
جیڑے جھورا دل آزاری — تن سولاں دے وس پیا
بے پت دی بے پتری یاری — ظلم اندھاری بے نرواری
پہلوں لٹ لیو دل ساری — پچھے چوری نس پیا
ہجر سوا کوئی سود نہ پایم — چوٹیاں کھتم حال ونجایم
منتاں کیتم سیں نوایم — نک گھرڑیندیں گھس پیا
پیش کیتا جیں فہم فکر کوں — لیت لعل دی ار کھر کوں
کر کر شکر نہ ڈترس سر کوں — عشق دی رہ وچ بھس پیا
لانے بھوگ فرید سہیساں — سٹ گھر بار تے بار وسیساں
کرڑی تے ونج جھوکاں لیساں — اج کلھ ٹوبھا وس پیا

(11)

سانول پنل ول گھر ڈو سدھایا — تن مونجھ ماریا سر سول تایا
ڈونگر ڈراون ڈکھڑے ستاون — ڈینہیں بلائیں کر ٹول آون
بن ڈھول سکڑے سوڑے نہ بھاون — گھر بار ڈسدا سارا پرایا
مٹھڑی موئی نوں خوشیاں نہ پھلڑیاں — ڈوڑے ڈوڑاپے تانگھاں اولڑیاں
جانی اویڑا پیتاں کللڑیاں — ہے ہے اڑایا اکھیاں اجایا
تحفے ڈکھاں دے غم دیاں سوغاتاں — کیچوں سی ڈو آیاں براتاں
برہوں براتاں اوکھریاں گھاتاں — جیڑا نہیڑے نیڑا نہ بھایا
گذرے وہانے جوبن دے مانے — سہرے کمانے اجڑے ٹکانے

جھردی جھراݨے ڈھولݨ نہ جاݨے — دلڑی مسایا بے وس رلایا
آساں امیداں ساڑیاں پچالیاں — اصلوں پروچل پیتاں نہ پالیاں
مارو مہر دیاں دیداں نہ بھالیاں — آیم فریدا سختی دا سایا

(12)

سٹ سانول سجݨ سدھایا — سر سنجڑے سول ستایا
تتڑی کلھڑی تپڑی ملڑی — سانگ ہجر دی رلڑی
جندڑی جلڑی دلڑی گلڑی — لگڑی اگ کللڑی
پیڑ اولڑی نیڑے گھلڑی — پل پل پور پرایا
پربت رولے جکھڑ جھولے — غم دے سانگ سنگولے
سوز سمولے یار نہ کولے — جیڑا جل بل کولے
سختی گولے سجھم نہ اولے — دم دم روگ سوایا
نیں باری منتاری ہاری — کاری مونجھ منجھاری
درداں ماری کرم نہ کاری — الٹا تروڑم یاری
انگ ازاری اکھیاں جاری — جو لکھیا سو پایا
ݙونگر کالے پیریں چھالے — تتڑی واقع گھالے
اکھاں نالے سوز پچالے — زخم جگر دے آلے
بیت نہ پالے کردا چالے — فکر فراق منجھایا
خوشیاں کھسدا بھیت نہ ݙسدا — ول ول ڈھولݨ نسدا
نیڑے وسدا سب کوئی ہسدا — جھیڑا جھگڑا سس دا
ݙوڑا ݙکھڑا جی بے وس دا — دلڑی مفت اڑایا
روہ گھنیڑے راہ اویڑے — وسدا یار پریڑے
اٹری جھیڑے ویر نہیڑے — سس نناݨ کھیڑے

آ وڑ ویڑھے چھوڑ بکھیڑے ستّ گھت شور اجایا
نکلن آہیں سنجھ صباحیں برہوں دکھیندا باہیں
لگہڑیاں چاہیں سجھن نہ واہیں رلدی پیلے کاہیں
سنجڑیاں جھوکاں اجڑیاں جاہیں یار فرید نہ آیا

(13)

عشق لگا گھر وسریا زر وسری ور وسریا
گزرے ناز حسن دے ماݨے زیور تریور وسریا
وسرے کجلے سرخی میندیاں بولا بینسر وسریا
درد اندیشے دل دی موڑی پیا کل جو ہر وسریا
دیر کنشت دوارہ مندر مسجد منبر وسریا
ہک دے سانگے ہک دی سوں ہے خیر بھلی شر وسریا
ہر ویکھے ہر یاد اسانوں ہور اماں ہر وسریا
ویساں کیچ فرید نہ ھرساں سنج بر دا ڈر وسریا

(14)

کوئی ماݨھوں آئمیں یار دا ساتھی کھڑا سنیہڑا ڈیندا
عشق نہیں ہے تیر بلا دا ظلمیں چوٹ چلیندا
ناز ادا کجھ کرے نہ ٹالا حکمیں برہوں بچھیندا
رمز رموز تے گجھڑے ہاسے سب کجھ درد سجھیندا
سوز فراق تے درد اندیشے تن من پھوک جلیندا
ہر گز سول نہ سہندی دلڑی یار اے بار سہیندا
ہجر فرید کیتی دل زخمی دوست نہ مرہم لیندا

(15)

کیا حال سݨاواں دل دا   کوئی محرم راز نہ ملدا

منہ دھوڑ مٹی سر پایم   سارا ننگ نموز ونجایم

کوئی پچھݨ نہ ویڑھے آیم   ہتھوں الٹا عالم کھلدا

آیا بار برہوں سر باری   لگی ہوہو شہر خواری

روندیں عمر گذاریم ساری   نہ پایم ڈس منزل دا

دل یار کیتے کرلاوے   تڑپھاوے تے غم کھاوے

ڈکھ پاوے سول نبھاوے   ایہو طور تیڈے بیدل دا

کئی سہنس طبیب کماون   سے پڑیاں جھول پلاون

میڈے دل دا بھید نہ پاون   پووے فرق نہیں ہک تل دا

پنوں ہوت نہ کھڑ مکلایا   چھڈ کلہڑی کیچ سدھایا

سوہݨے جاݨ پچھاݨ رلایا   کوڑا عذر نبھایم گھل دا

سݨ لیلیٰ دھانہہ پکارے   تیڈا مجنوں زار نزارے

سوہݨا یار تونڈے ہک وارے   کڈیں چا پردہ محمل دا

دل پریم نگر ڈوں تانگھے   جتھاں پینڈے سخت اڑانگے

نہ راہ فرید نہ لانگھے   ہے پندھ بہوں مشکل دا

(16)

مارو مٹھل ول مکھڑا چھپایا   ڈکھڑیں ڈکھایا دردیں منجھایا

تانگھیں تپایا موجھیں مسایا   سولیں ستایا نیڑے ہرایا

آتݨ نہ بھانواں سینگیں روایا   دھوتیں دا ویڑھا ڈھولݨ پرایا

سنجڑی سی نوں جبلیں رلایا   ہے ہے پنل ول پھیرا نہ پایا

پوریں پرائیں دلڑی نوں تایا   پیڑیں پرانی سکھڑا ونجایا

خوشیاں وہٹیاں سانول سدھایا ہگل گیا فریدا جوبن اجایا

(17)

ماݨ مہیندا چاک اساڈے من بھانوندا
ہر دم ہوویں کولے میڈے کر رکھاں دل پاک
وتاں ہگلکڑی پانودا
راتیں روندیں پٹدیں کھپدیں پھٹ گئی ہم باکھ
کیوں ہگل نہیں لانودا
سانوݨ سبھوں مینگھ ملہاراں آئی ملݨ دی مد ساکھ
نیڑا جیڑا تانودا
دردیں ٹھڈڑیاں ساہیں کڈھدی رو رو ڈیواں ہاک
ڈکھڑا انگ نہ مانودا
نال فرید دے سچ نہ کیتو آنوݨ دی ہگیوں آکھ
سوہݨا ول نہیں آوندا .

(18)

مساگ ملیندی دا گذر گیا ڈینہہ سارا
سنگار کریندی دا گذر گیا ڈینہہ سارا

کجلہ پایم سرخی لایم کیتم یار وسارا
کانگ اڈیندیں عمر وہانی آیا نہ یار پیارا
روہ ڈونگر تے جنگل بیلا رولیم شوق آوارا
ہک دم عیش دی سیجھ نہ مانیم بخت نہ ڈترم وارا
پڑھ بسم اللہ گھولیم سر کوں چاتم عشق اجارا
رانجھݨ میڈا میں رانجھݨ دی روز ازل دا کارا

ہجر فرید النبی لائیَ   جل گیم مفت وچارا

(19)

نام اللہ دے پاندھیڑا   میڈا لے سنہڑا جا
آکھیں بٹھ گھت دروہ، پریت کوں   یار نہ وٹڑا لا
جیویں جیویں کنڈھ ڈے گیا ہیں   اونویں منہ ڈے آ
ہے ہے ظالم نیت مرادئ   تھولے کھوٹ کما
چالیں پیچ فریبیں والی   ڈھولݨ ریت وٹا
کر کے سنگت، سانگ بیگانے   بیٹھوں من پرچا
پیا ہے کون کہیندا توں ہی   ساڈے بار اٹھا
سس ننانْاں مارم طعنے   مہنْیں ڈیوم ما
آ کر ماہی دیدیں دیرے   دل وچ جھوکاں لا
نہ کڈھ گالہیں نہ ڈے مندڑے   واتوں سمجھ الا
یاری لایو ، لا نہ جاتو   محض نہ آیو ڈا
جھور جھرانْے جند دا جوکھوں   ڈترس ماس سکا
ڈٹھڑے باجھوں کیویں جتراں   برہوں لگا ہڈ تا
سکھنْیں نہ ڈے یار الانبھے   کر کجھ کانْ حیا
سوہنْی نال نبھاوے ہر کوئ   کوجھی نال نبھا
جلدی آنویں نہ چر لانویں   ساہ تے نہم وسا
ڈے کر ساڈی بانہہ سراندی   سوہے سیجھ سہا
تیں کن سانول دلڑی آپے   آ وتیم سر چا
بے ٹھائ گذران نہ بھلی   بٹھ پیا کوڑ نبھا
چاڑھیں توڑ نہ رہ وچ رولیں   رکھنْاں یاد وفا

انگݨ فرید دے بھورل جانی — سبھوں آ پوں پا

(20)

وہ وہ سوہݨے دا ورتارا — ہر صورت وچ کرے اتارا
ہک جا چاوے عشق اجارا — بئی جا ڈیوے حسن ادھارا
او مالک میں ادنیٰ سگ دا — ہر صورت وچ مٹھڑا لگدا
میں کیا موہ لیئس من جگ دا — ماریس ہر جا ناز نقارا
میں بے آس امید دا ماݨا — ہر کس ناکس دے من بھاݨا
دوست اویڑا یار ایاݨا — ہر ہک دل کوں لگے پیارا
جو میں وانگ بھارت بجھدا — سو تھیا واقف ساری گجھ دا
ہرگز دخل نہیں کہیں کجھ دا — جاݨ نظارا یار دا سارا
چرن گرو دے سیس نوائیں — جو آکھے چم اکھیاں چائیں
جہد جہاد دا بار اٹھائیں — قرب کمال ہئی مطلب بارا
تھی گر پیر دا چیلا سچا — نہ ہو قدم اٹھا کر کچا
برہوں کڑاہ چڑھیا مچ مچیا — جل بل مار انا دا نعرا
جو کوئی رکھسی اے گݨ چارے — جوراتی جگ جوگ جگارے
ونج خوش وسی شام دوارے — رہسی جنم جگت سوں نیارا
جگرت سپنس سکوپت ٹریا — تیڑی سیر دے سانگے جڑیا
جیندا پیر سنجاݨوں تھڑیا — پھرسی تھی چوگوٹھ آوارا
توں اے سمجھ سنجاݨ نہ چھوڑیں — نرگن سرگن وچ جا جوڑیں
اپݨے آپ توں مونہہ نہ موڑیں — سب ہے روپ سروپ تمہارا
چاروں بید بدانت پکارن — اوم برم نارائن دھارن
آتم اوتم سروپ سدھارن — دویت فرید ہے جوٹھا لہرا

(21)

ہے! ہے! یار ہروچل ہک تل ترس نہ کیتا
کر کے سخت نمانڑی اپنڑے نال نہ نیتا
ہجر پیالہ ازلوں میں مٹھڑی لو پیتا
جیں ڈینہہ سجنڑ سدھائے ڈکھ آیا سکھ بیتا
سول کللڑا کوجھا لوں لوں رگ رگ سیتا
اصلوں محض وساریس لا کر پرم پلیتا
روہ فرید لتاڑاں شالا کھاوم چیتا

(22)

اتھاں میں مٹھڑی نت جان بلب او تاں خوش وسدا وچ ملک عرب
ہر ویلھے یار دی تانگھ لگی سنجے سینے سک دی سانگ لگی
ڈکھی دلڑی دے ہتھ ٹانگھ لگی تھئے مل مل سول سمولے سب
تتی تھی جوگنڑ چودھار پھراں ہند، سندھ، پنجاب تے ماڑ پھراں
سنج بار تے شہر بزار پھراں متاں یار ملم کہیں سانگ سبب
جیں ڈینہہ دا نینہہ دے شینہہ پھٹیا لگی نیش ڈکھاں دی عیش گھٹیا
سب جوبن جوش خروش ہٹیا سکھ سڑ گیئے، مر گیئی طرح طرب
توڑے دھکڑے دھوڑے کھاندڑی ہاں تیڈے نام توں مفت وکاندڑی ہاں
تیڈی باندیاں دی میں باندڑی ہاں ہے در دیاں کتیاں نال ادب
واہ سوہنڑا ڈھولنڑ یار سجنڑ واہ ہانول ہوت حجاز وطن
آ ڈیکھ فرید دا بیت حزن ہم روز ازل دی تانگھ طلب

(23)

سنڑ سمجھ ڑے زاہد جاہد توں ہن عشق دے اے کلمات عجب

ہے گالھ عجب ہے حال عجب   ہے چال عجب ہے گھات عجب
ہے ذوق عجب ہے شوق عجب   ہے عین عجب ہے بین عجب
ہے ذکر عجب ہے فکر عجب   ہے نفی عجب اثبات عجب
کل تانگھ طلب مفقود کرن   سبھ صورت حق مسجود کرن
تھی باذل ترک وجود کرن   سک صوم صلوٰۃ زکوٰۃ عجب
حکمات عجب شبہات عجب   درجات عجب درکات عجب
آیات عجب طاعات عجب   طاغوت تے لات منات عجب
ہک ذاتوں سہنس ذوات عجب   اسما افعال صفات عجب
خوش خضر دے فلسفیات عجب   ظلمات تے آب حیات عجب
ٹھپ فقہ اصول عقائد نوں   رکھ ملت ابن العربی دی
ہے دلڑی غیروں پاک تری   مصباح عجب مشکوٰۃ عجب
حرکات عجب سکنات عجب   اشغال عجب اوقات عجب
اوارد عجب دعوات عجب   ساعات عجب ڈینہہ رات عجب
لایدرکہ الابصار عجب   لایحجبہ الاشکال عجب
ہے بحر عجب ہے لہر عجب   ہے نہر عجب قطرات عجب
آفات عجب خدشات عجب   صدمات عجب حسرات عجب
واہ جذبتہ من جذبات عجب   راحات عجب لذات عجب
ناسوت عجب ملکوت عجب   جبروت عجب لاہوت عجب
تلبیس عجب تانیس عجب   تقدیس عجب سطوت عجب
اوہام عجب ابہام عجب   اعلام عجب الہام عجب
ہمزات عجب خطرات عجب   لمحات عجب شطحات عجب

ہے قرب عجب ہے بعد عجب ہے وصل عجب ہے فصل عجب
ہے قہر حجاب عقاب عجب ہے لطف نجات سبات عجب
ابدال عجب اوتاد عجب اقطاب عجب افراد عجب
تحقیق عجب تصدیق عجب تقلید عدول ثقات عجب
ہے قلب عجب ہے سر عجب ہے نفس عجب ہے روح عجب
ہے حرم عجب احرام عجب حجاج عجب عرفات عجب
جبریل عجب تنزیل عجب ترتیل عجب تعمیل عجب
ہے ظہر عجب تفسیر عجب ہے بطن تے تاویلات عجب
ہے کبر تے فخر غرور عجب ہے نار عجب ہے نور عجب
ہے نخل عجب ہے طور عجب ہے موسیٰ تے میقات عجب
آغاز عجب انجام عجب ہے شام عجب پربھات عجب
ہے شمس تے مدالظل عجب ہے عکس عجب ذرات عجب
ہے طرح قیام قعود عجب ہے وضع رکوع سجود عجب
ہے شفع عجب ہے وتر عجب ارکان عجب رکعات عجب
نفقات عجب صدقات عجب خیرات عجب حسنات عجب
ہے دنیا اصل احاد عجب ہے دین الوف مآت عجب
ہے دوزخ طبقات عجب ہے جنت سبع صفات عجب
عصیان عجب عصات عجب ابرار تے باقیات عجب
واللیل ہے رمز بطون عجب والقلم عجب ہے نون عجب
والتین تے والزیتون عجب والشمس تے والصافات عجب
من این الی این است عجب ماالحاصل فی البین است عجب

من علم الیٰ العین است عجب   اسرار رموز نکات عجب
گھر بار ڈِسے بر بار اساں   گئے وسر سبھو کم کار اساں
لاچار تے زار نزار اساں   واہ ڈِتری برہوں برات عجب
ہک پاسوں ناز نواز عجب   ہئے پاسوں عجز نیاز عجب
ہے سوز عجب ہے ساز عجب   ہے گھنڈ عجب ہے جھات عجب
واہ عالم حسن آباد عجب   وچ سوہنیاں دا بیداد عجب
لٹی دلڑی دی فریاد عجب   مٹھیاں اکھیاں دی برسات عجب
ہر آن احد ڈِوں دھیان دھرو   ہے بے شک دین ایمان ایہو
دل نال فرید دا وعظ سنو   سو بات دی ہے ہک بات عجب

(24)

قسم خدا دی قسم نبیؐ دی   عشق ہے چیز لذیذ عجیب
نفسی خلط ہے تونیں غالب   پر مایوس نہ تھیویں طالب
پیر مغاں ہے خاص طبیب
لکھ لکھ سول ہزاراں ڈکھڑے   سو سو شکر جو آیم پکھڑے
بیشک ضرب حبیب ذبیب
عمر نبھایم سڑدیں دکھدیں   تپدیں کھپدیں ڈکھدیں جلکھدیں
پلڑے پیم نصیب یصیب
تھی اٹھ سوہناں منہ نہ لاوے   جے لک ڈیکھاں گھونگھٹ پاوے
تونیں وسدم سخت قریب
ہر دم اس دی پیاس اسیے   میں لوہا او مقناطیسے
ان القلب الیہ ینیب
سر مکتوم معما جید   دنیا توں خود چنڑیا سید

ذوق نماز نساء تے طیب
میں مسکین فرید نمانڑا   دھوتا پاڑا یار ایانڑا
سو سو ویڑھے وسم رقیب

(25)

پیا عشق اساڈڑی آن سنگت   گئی شد مد زیر زبر دی بھت
سب وسرے علم علوم اساں   کل بھل گئے رسم رسوم اساں
ہے باقی درد دی دھوم اساں   ہئی برہوں دی یاد رہیوسے گت
انہاں جوٹھیاں غیراں ویریاں توں   انہاں کوڑیاں کھیڑیاں بھیڑیاں توں
انہاں کوجھیاں ہیڑیاں پیڑیاں توں   ہر ویلھے یار گھنم ڈِت پت
کر صبر تے شکر شکایت تے   رکھ آس امید عنایت تے
بیٹھے فخر دی فقر ولایت تے   ڈینہہ راتیں دلڑی ڈیوم مت
مٹھی گلڑیں شہر وکھوہیں دی   تتی ملک ملامت ڈوہیں دی
سنجی روہی راوے روہیں دی   ڈتی خلعت یار ہروچل جت
نت کھانواں ڈکھڑیں توں مک لت   ہاں آکھن! نیڑا لیسیں وت
کڈیں ووئے توئے تے کڈیں کرن ہٹ ہٹ   ڈے دڑکے خوب نپیڑن ست
سٹ کلھڑی یار فرید گیا   ایہو حال نمانڑی نال تھیا
فریاد کراں کر یاد پیا   ہتھ مل مل بیٹھی رواں رت

(26)

میڈا مٹھڑا ماٹھوں کاک جا   شالا راٹا ایندم رات
تیڈی سک دے کانڑ ستی ہم   سومل کوں گھن سات
پھیر سوہائیں جیندیں ماڑیاں   توٹیں ڈینہہ چھ سات
سچ ڈس جو کجھ کیتئی ایہا   ماڑ دی ہئی مرجات

کاک کندھن تے رل مل مانڈوں   سانوݨ دی برسات
کہیں وٹڑی ویہہ گیو ہاں تے   ول نہ پایو جھات
غم دا حال سٹاواں کیویں   سو ڈکھ تے ہک وات
کانگل کھنڈ دیاں چوریاں ڈیساں   کر کئی ملݨ دی بات
پیت پٹھے نت درد کشالے   واہ ڈاتے دی ڈات
ڈینہہ گھنڈے رو راتیں کیتم   راتیں کئی پربھات
مونجھ ملال فرید ملیوسے   ازلوں برہوں برات

(27)

پنل تھیوں پاندھی یارا   چھوڑ کے کلھڑی بر وچ
ہر دم وتاں درماندی یارا   سے سے روگ اندر وچ
پیت نہ پالی سر دے والی   تول نہالی رولیس خالی
دل درداں کرلاندی یارا   مونہہ پلڑو گھر گھر وچ
رکھدی آس امید ہزاراں   آخر ہک ڈینہہ موڑ مہاراں
ہوت تھیسم آ کھدی یارا   نیسم توڑ قبر وچ
سول دے سہرے سوز دے گانے   مونجھ دے ہار ڈکھاں دے گہنے
دردی بانہہ سراندی یارا   وسدی یاس نگر وچ
نینہہ اویڑا دشمن ویڑھا   ما پیو رکھم بکھیڑا جھیڑا
کیا بردی کیا باندی یارا   کردیاں ٹوک ٹبر وچ
مارو تھل دے ڈکھڑے گھاٹے   گپ، کھڈ، کھڑپݨ، کھوب، گپاٹے
رات ڈینہاں تڑپھاندی یارا   رلدی روہ ڈونگر وچ
برہوں بلائیں سنجھ صباحیں   دم دم آہیں نکلن دھائیں
سجھ فرید نہ بھاندی یارا   لگڑی چوٹ اندر وچ

(28)

یار ہروچل کانڑ رلدی روہ ڈونگر وچ
لایس جڑ کر بانڑ دلڑی جان جگر وچ
سینگیاں سرتیاں کنتھ رجھایا اپنڑے اپنڑے ڈھول کوں پایا
میکوں میڈڑے ماڑ رولیا سنجڑے بر وچ
یار نہ پاواں بار اٹھاواں نیر وہانواں گاونڑ گانواں
رکھ رکھ وینڑ دی وانڑ ہر کوچے گھر گھر وچ
ریت تتی پیا ڈکھڑے گھاٹے کھڑپنڑ کھوب گپاٹے گھاٹے
سٹ گیا جانڑ پچھانڑ کانی مار اندر وچ
حسن حقیقی نور حجازی کھیڈیے ناز نیاز دی بازی
صدقوں سمجھ سنجانڑ آیا کوٹ شہر وچ
راہ اولڑے اوکھیاں گھاٹیاں چبھدے ککرے کنڈڑے کاٹھیاں
مارم سول وڈانڑ آیم ظلم قہر وچ
پہلے ڈینہہ دی قسمت پٹھڑی جمدے ویلے اٹڑی مٹھڑی
ڈتڑا ڈکھ دا ڈانڑ لوڑھیس برہوں بحر وچ
درد فرید ہمیشہ ہووے سارے پاپ دوئی دے دھووے
رہندی تانگھ تے تانڑ پہنچاں پریم نگر وچ

(29)

بٹھ گھت کوڑ نکھڑے ہک حق کوں کر یاد
تھی کر ہکلا رت پوں تے کردیں دھانہہ فریاد
باجھوں احد حقیقی محض خراب آباد

حسن مجازی کوڑا ہے فانی برباد
کتھ مجنوں کتھ لیلیٰ کتھ شیریں فرہاد
کل شے غیر خدا دی ہالک بے بنیاد
باجھ محبت ذاتی کوجھا شور فساد
مرشد فخر جہاں نے کیتم اے ارشاد
عارف ابن العربی ساڈا ہے استاد
سمجھ فرید ہمیشہ رہو غیروں آزاد

(30)

حسن ازل دا تھیا اظہار احدوں ویس وٹا تھی احمدؐ
سلب ثبوت جتھاں مسلوبے اتھ نہ طالب نہ مطلوبے
ہے لایدرکہ الابصار بے حد مطلق ، مطلق بے حد
غیب الغیب دے دیسوں آیا شہر شہادت دیرا لایا
احدیت دا گھنڈ اتار تھیا اطلاقوں محض مقید
حق باطل ، سبھ حق ہے حق ہے پر اے راز بہوں مغلق ہے
یار ہے یار ہے یار ہے یار سوہنا کوجھا نیک اتے بد
او دلبر بے چون و چگونہ ناہیں جیندا مثل نمونہ
تس دا ہے بے شک تقرار دنیا ، عقبیٰ مجلا مشہد
گئی تقلید آئی تحقیقے تھئے واضح مکشوف دقیقے
فاش مبیّن کل اسرار برزخ زیر زبر شد مد
کیتا ازلی لطف ظہورا سو سو شکر ملیا گر پورا
تھیا دل کوں تسکین قرار ہوئے خطرات شکوک سبھے رد
پیر مغاں مسجود جتوے فرض فرید نماز نیتوے

کیتا من کر من اقرار ہے خود اصل حقیقی مقصد

(31)

سٹ وو سہیلی سگھڑ سیانڑیں

برہوں دے پندھڑے سخت بعید

نہ کل میکوں تیغ قضا دی نہ تقدیر دے تیر وغا دی

کیتم دوست دی دید شہید

جے ڈیہنہ بھلڑے متروی بھلڑے قسمت جوڑے جوڑ کللڑے

یار شدید تے بخت عنید

رووݨ پٹݨ کوں سمجھوں شادی سنج بر جھر جھنگ ڈسم آبادی

عشرہ محرم ساݙڑی عید

سو سو چھانگاں لکھ لکھ چھیڑو وٹھڑے دی ووہ ڈیون پندھیڑو

روہی تھئی آباد جدید

جند اسیرے جور و جفا دی دلڑی قیدی کرب و بلا دی

ڈسم رقیب یزید پلید

سٹ خرقہ بٹھ گھت سجادہ جامہ جاں شو پاک بہ بادہ

کردم پیر مغاں تاکید

سانول یار دے ناز نگہ دے مارو چال تے خال سیہ دے

تھیوسے مفت فرید خرید

(32)

یار کوں کر مسجود چھڈ ڈے بیو معبود

ہر صورت وچ یار کوں جانڑیں غیر نہیں موجود

سبھ اعداد کوں سمجھیں واحد کثرت ہے مفقود

فخرالدین مٹھل دے شوقوں　　دم دم نکلن دود
وصل فرید کوں حاصل ہویا　　جب ہو گیا نابود

(33)

اساں کنوں دل چایو وے یار
چاپے کتھاں ونج لایو
یار ہروچل کیچ دا والی　　کیتو حال کنوں بے حالی
پربت روہ رلایو وے یار
ملک ملہیر لتونی جھوکاں　　میں کلڑی وچ اوپریاں لوکاں
ہک تل ترس نہ آیو وے یار
میں کملی کیا چاتاں نینہہ کوں　　ظلمی نہر تے قہری شینہہ کوں
آپے دید اڑایو وے یار
آپے اپنا سوہناں کیتو　　کرہوں قطاریو نال نہ نیتو
کیں دھوتی برمایو وے یار
یار مٹھی کوں ڈتڑو رولا　　ساڑیو کیتو کیری کولا
تتڑی کوں کیوں تایو وے یار
آپے شہر بھنبھور ڈو آیوں　　یاری لا کر چھوڑ سدھایوں
مفتا کوڑ کمایو وے یار
یار فرید کڈاں سنبھلیسی　　سبھوں سڈ کر کول ہلیسی
جے وت بخت بھڑایو وے یار

(34)

پردیس ڈہوں دیداں اڑیاں وے یار
ساڈیاں وطن کنوں دلیں سڑیاں وے یار

خبر نہیں انہاں کملیاں لوکاں تیغاں تیز برہوں دیاں نوکاں
درد منداں سر کھڑیاں وے یار
جے تیں موت کریسم ٹالا ڈیکھاں نال اکھیں دے شالا
شہر ارم شہ پریاں وے یار
ڈیکھ کے چالیں یار سجڑ دیاں ناز خراماں من موہن دیاں
کبکاں روہیں وڑیاں وے یار
میں جیہاں تیڈیاں سو سٹھ سہیلیاں ناز نپنیاں راج گہیلیاں
تھیاں دیوانیاں چریاں وے یار
کسنی چایم نیٹرا لایم جندڑی مفت فرید گنوایم
نبھ گیاں سکھ دیاں گھڑیاں وے یار

(35)

بن دلبر آہیں کر کر کئی راتیں ڈتم سحر کر
روہ روہی راوے رلدی نت قدم قدم تے بھلدی
کڈیں تھک بہندی کڈیں چلدی ہن سانول یار وہر کر
ڈکھی ڈکھڑے سنج صباحیں ڈونگھے ڈونگر کوجھیاں جاہیں
جتھ ممیاں غول بلائیں رچھ راخس بھجدے ڈر کر
بن عاشق اہل وفا دے بن شائق ذوق لقا دے
بن صاحب صدق و صفا دے اتھ آوے کون گذر کر
لڈ نیتو جھوک پریرے دل درداں لایم ڈیرے
ڈے روٹی ہاں دے ہیرے پیواں پانی خون جگر کر
تھئے کنڈڑے تول نہالی گھر ڈیوم ڈیݨ ڈکھالی
ول ہوت دلیں دا والی آ سینے ساڈے گھر کر

ہیوں ویری کیچ سفر کر — جی جالیو ظلم قہر کر
جلکھ جلکھدیں ویساں مر کر — تھل مارو گور قبر کر
سوہنا یار فرید ڈوں آوے — گل لاوے سیجھ سہاوے
آ اجڑی جھوک وساوے — ہے! ٹھڈڑی آہ اثر کر

(36)

پنل چھڈ کے کیچ سدھایوں — دلڑی نمانڑی ہے زار نزار
یاس پیاس نصیب اساڈے — نہ کوئی ٹوبھے نہ کوئی تاڑے
نہ راہ ڈسدم کرہوں قطار
درد گھنیرے ڈکھ ہزاراں — سول تتی کوں تار متاراں
برہوں بچھیندا روز آزار
سٹ کر شاہی تھیساں باندی — ٹھیک سوہیساں ریت غماں دی
کیجو کرسم لوک دیار
سیجھ نہ بھاوم پئی تڑپھاواں — تارے گِنڑ گِنڑ رات نبھاواں
نہ کوئی ساتھی نہ غم خوار
ما پیو ویڑھے مول نہ بھاندے — میہنڑیں ڈیوم بردے باندے
سینگیاں سرتیاں کردیاں عار
جئیں تن لگڑی سوئی تن جانڑے — غیر فرید نہ رمز پچھانڑے
جانڑم سوہنا دلبر یار

(37)

بولا بینسر کس نوں پانواں
ڈھولنڑ کیتم نامنظور
کتھ نوں بیتاں مانگھ بنڑاواں — کجلا پاواں سرخی لانواں

یار تتی دا وسدا دور

پیت پرائی کملا کیتا عشق اولڑا لوں لوں سیتا

پوون کللڑے پل پل پور

طرز نیاز اساڈی موڑی قبلہ قدمیں یار دی دھوڑی

حسن ازل دی چال غرور

سینگیاں سرتیاں سجھ وچھاون پانہہ چوڑیلی ور گل لانون

ہک میں مفت رہی مہجور

وادی ایمن تھل دے چارے جتھاں ہر وچل کربوں قطارے

ککرے ٹپڑے ہن کوہ طور

ملاں مارن سخت ستاون گجھڑے راز دا بھیت نہ پاون

بے وس شودے ہن معذور

ملوانڑے دے وعظ نہ بھانڑے بے شک ساڈا دین ایمانے

ابن العربی دا دستور

عاشق مست مدام ملامی کہہ سبحانی بنڑ بسطامی

آکھ اناالحق تھی منصور

حسن پرستی عین عبادت شاہد مستی صرف سعادت

غیبت غفلت محض حضور

ریت فرید دی پٹھڑی ساری رہندا صوم صلواتوں عاری

رندی مشرب ہے مشہور

(38)

پئے ڈکھ گل وچ جندے یار نہ رہ گیوسے کہیں کم دے یار

باغ بہار اجاڑ کیتوسے ہار سنگار وسار ڈتوسے

دولت دنیا دار تھیوے نوکر تیڈڑے دم دے یار
شرم شعور اساں توں رٹھڑے ننگ نموز دے سانگے ترٹڑے
گھولے صدقے کیتے مٹھڑے آسرے بھیم بھرم دے یار
ہک ویلھے احرام حرم دے ہک ویلھے زنار دھرم دے
نہ پابند ہوں دین جرم دے بندڑے عشق دے غم دے یار
ڈیکھو چال انوکھی پٹھڑی کئی ونج پہنتی کئی مر ہتڑی
ناز تیڈڑے دی راند نہ کھتڑی گذرے وہ آدم دے یار
لانڑے پھوگ اساڈے مانڑے ٹٹڑے بھتڑے ڈیہر لکانڑے
ڈسدے سکڑے کھیتر کمانڑے ساگی باغ ارم دے یار
یار فرید ملم گھر اندر پانواں بھاگ سہاگوں زیور
کھاون سجوں بولے بینسر لچکے گل سر سمدے یار

(39)

پیڑ پرانڑی بیشم کیتا
نال نہ نبتم سانول یار
پنل یار کوں چا بھرمیونے زورا زوری پکڑ نیتونے
پوونے شالا رب دی مار
پیر ہواڑاں کھوج نہ پاواں رو رو کرڑ کنڈا گل لانواں
نین سکیتے زار نزار
تھی راہی تھل مارو جلساں لانڈھی تے لس بیلہ رلساں
سنج بر بار ، کیتم گھر بار
پانڑی مول نہ مٹھڑے کھارے نہ کجھ پلڑے نہ کوئی چارے
نہ رہ ڈسدم شتر اسوار

وسریاں رنگ رنگیلیاں جائیں　　باغ بغوچڑے ٹھڈڑیاں چھائیں
سہرے گانے گھنڈ ہار
نازک شوخ مزاج انوہاں　　یاری لا کر تھیوں انڑ سونہاں
کیڑے گل گئے قول قرار
کرم تتی دے نہ ڈکھ متڑے　　کرم نہ کیتم مارو مٹھڑے
جتڑی بازی ڈیتڑس ہار
کیچ ڈو تنساں جے تیں جیساں　　جے ول ولساں کافر تھیساں
گل وچ پایم پریت مہار
اوکھیاں گھاٹیاں گاٹیاں چاٹیاں　　لاہیاں چاڑھیاں سبھ اٹھ کاٹھیاں
سچڑوں کھیڑوں سو سو غار
بٹھ پیا بھتڑے واہنڑ دا جماں　　شہر بھنبھور وی کوڑ نکماں
کیچ ہئی وطن حقیقی وار
یار فرید نہ کیتم گولی　　سرخی ڈسم بندوق دی گولی
دھار کجل دی تھئی تلوار

(40)

بے شک جاناں بے شک جاناں
سوہنڑیاں کوں ہے سخت غرور
مونہہ سر خاک سنگار اساڈے　　ہنجروں ہارن ہار اساڈے
ہوت ہے کیچ تے کیچ ہے دور
یار نویں نت یاری لاوے　　کیویں ساڑے سول سہاوے
دلڑی نازک نرم کرور
ڈینہہ تتی ہڈ ماس کوں چردی　　رات نجردی آہیں کردی

سڑ سڑ مردی صبح سحور
پڑھ بسم اللہ ڈکھڑے چیساں   خوشیاں کر کر جھولی پیساں
جے وت تیکوں ہے منظور
دور وسے منظور دلیں دا   آوے موت نہ میلا تھیندا
فجریں پیشیں قہر کلور
اٹھدیں بہندیں ویڻ ولاواں   رواں کھانواں گاوݨ گانواں
ہر ہر رگ ہے تار تنبور
جیں ڈینہہ دیاں ول لگڑیاں تانگھاں   اُجڑیاں سرخیاں میندھیاں مانگھاں
بولے بینے بینسر چور
یار فرید نوں ڈترے رودھے   سچ آکھیا ہا قمرو شودے
بیدرداں نال نینہہ لانوݨ کوڑ

(41)

توں باجھ تھئے سنج ویڑھے وویار
ول وس وو سجݨ آ نیڑے وو یار
قدسی گھر وچ کولھ بلھا کے   اپݨا محرم راز بݨا کے
کیتو سخت پریرے وو یار
توں بن سارا ملک اندھارا   سینے تے چڑھ لیٹ پیارا
اکھیاں تے کر دیرے وویار
یار چھیندا چاک مہیں دا   باعث ساڈے درد دلیں دا
نہ کر کوڑے جھیڑے وو یار
زیور ، نیور ، باہیں ، تریور   کرساں ٹوٹے پرزے بیور
پٹ پٹ سٹساں سہرے وو یار

آپ سنبھالیں پیتاں پالیں سو سو نظر کرم دی بھالیں
کردیں آپ بکھیڑے وو یار
عشق اولڑا درد کللڑا بخت نہ بھلڑا سول سولڑا
یار فرید آ ویڑھے وو یار

(42)

جتھ تھلڑا ، جتھ دریوں ہے یار اتھ ہر ویلے لدیوں ہے یار
تڈرے چیکن گیرے گھوکن جرکھاں ترکھاں لونبڑ کوکن
گوہیں شوکن سانپے پھوکن نانگیں دی شوں شوں ہے یار
سوہنٹیاں ٹھیڑیاں ٹپڑے بھنڑے نازو والے ککڑے وٹڑے
باہیں ٹوبھے پاڑے گھنڑے ڈٹھڑیں ڈکھڑا ووں ہے یار
کنڈڑیں کاٹھیں نشتر ماری سمجھوں یاری تے غمخواری
الڑیں پھٹریں توں رت جاری خاص سہاگ دی پوں ہے یار
ہن کھل ہاسے ساڈے پیشے سول سڑاپے درد اندیشے
زیرے زخم تے زخمیں ریشے سب ڈکھ ڈترا توں ہے یار
روہی محض بشارت درسوں مرسوں بھرسوں مول نہ ڈرسوں
بیدرداں دی دلڑی ترسوں ڈینہہ راتیں گھوں موں ہے یار
جیں ڈینہہ ہوت نیتے پٹ دیرے شہر بھنبھوروں سخت پریرے
دل دیاں پوٹیاں ہاں دے ہیرے سی دی موں موں ہے یار
توں بن یار فرید دا جیونڑ جینڈیں جگ وچ ڈکھڑا تھیونڑ
زہر ڈسیوے کھاونڑ پیونڑ تیڈے سر دی سوں ہے یار

(43)

چوریوں جاریوں استغفار بخشم شالا رب غفار

گندڑی عادت گندڑے فعلوں   توبہ! توبہ! لکھ لکھ وار
کر کر سخت گناہ پرتاپیم   توں ہیں خاوند بخشݨ ہار
پیر پیغمبر تیڈے ہانہیں   توں مالک توں کل مختار
میں بدعملی تے کر رحمت   جیں ݙینہہ یار وی یار نہ یار
اوگݨ ہاری نہ کہیں کم دی   کوجھی کملی بد کردار
تیڈا شان ہے فضل کرم دا   میں وچ ڈوہ تے عیب ہزار
آون یاد گناہ پرانے   پٹ پٹ روواں زاروزار
رات قبر دی ݙینہہ حشر دا   سر تے کڑکم بارے بار
میں مسکین فرید ہاں تیڈا   توں بن کون اتارم پار

(44)

جیوݨ ݙینہہ اڈھائی وو یار
سٹ گھت فخر وڈائی وو یار
کتھ او پینگھ پپل ملکانے   ناز حسن کتھ راج ببانے
کتھ ما بھینیں بھائی وو یار
کتھ رانجھݨ کتھ کھیڑے بھیڑے   کتھ رہ گئے او جھگڑے جھیڑے
کتھ چوچک دی جائی وو یار
کتھ او مکر فریب دا چالا   کتھ وت جوگی مندراں والا
پرم جڑی جیں لائی وو یار
ماہی ، منجھیاں ، ہیر سلہیٹی   عطروں بھنڑی مشک لپیٹی
گئے سب جھوک لڈائی وویار
جوبن ساتھی چار ݙینہاں دا   جھٹ پٹ ضعف بڈھیپا آندا
کوڑی آس پرائی وو یار

ہے ہے ڈٹھڑی کہیں نہ ویندی   کجل مساگ تے سرخی میندی
سرمہ سیندھ سلائی وو یار
موسم رل پھر ول گھر آئی   ونجن نہ وقت نراس اجائی
آنونڑ دی کر کائی وو یار
کوڑی صحبت کوڑی سنگت   کوڑے نخرے کوڑی رنگت
لب دھوڑی ہک چھائی وو یار
مچھلیں پینگیں لاسوں تاریں   چُنکیں گھنڈڑیں ہونگ تواریں
سمجوں راند رسائی وو یار
تھیاں سرسبز فرید دیاں جھوکاں   مہروں سبز تھیاں ول سوکاں
بختیں واگ ولائی وو یار

(45)

دل درددں ہنڑ ہاری وو یار
ول کریں ہا کاری وو یار
زلف سیہ تھی نانگ ورادھے   ڈنگ مریندے کاری وو یار
لوں لوں سیڑھاں جاری وو یار
سانول آویں نہ ترسانویں   موسم چیتر بہاری وو یار
گھر گھر تھئی گلزاری وو یار
یاری لا کر یاد نہ کیتو   جندڑی مفت ازاری وو یار
ڈٹھڑی تیڈڑی یاری وو یار
سٹ کر کلڑی تے بے واہی   کیتو کیچ تیاری وو یار
ہے ہے بے نرواری وو یار
شاہ برہوں دے ڈتڑم عہدہ   گالھیں دی سرداری وو یار

خلعت شہر خواری وو یار
سک مہینوال دی لوڑھ لڑھایم　میں مٹھڑی من تاری وو یار
کوجھی رات اندھاری وو یار
ڈے کر دلبے کوڑ دلاسے　لٹ نیتو دل ساری وو یار
میں واری لکھ واری وو یار
تھل بر روہی روہیں راویں　رلدی ڈکھڑیں ماری وو یار
بار برہوں سر باری وو یار
یار فرید نہ آیم ویڑھے　ہر دم مونجھ منجھاری وو یار
روندیں عمر گذاری وو یار

(46)

ڈکھ تھئے بانھ ہیلی وو یار
ہتھیں آیم اکیلی وو یار
توں بن ڈیوم کون دلاسے　تھی نہ سانول آسے پاسے
ماتیں انگڑ حویلی وو یار
عالی ، ادنی جو جگ جیوے　میں وانگڑ ہئی کئی نہ تھیوے
ڈکھڑی وانڈھی ویلھی وو یار
نہ ماہی نہ منجھیاں ڈسدیاں　اکھیاں وسدیاں دلڑیاں پھسدیاں
جندڑی تھئی بھاں ہیلی وو یار
سوں ہے ناز نگہ دی میکوں　جے تیں ول نہ ڈیکھاں تیکوں
رہساں میل کچیلی وو یار
کتھ او آساں کتھ او مانے　نہ ماہی نہ راج بپانے
جیساں ڈکھ ڈوہیلی وو یار

بھاگ سہاگ سنجیں توں رٹھڑے ہار ، حمیلاں ، گانے ترٹڑے
ٹوٹے بانھ چوڑیلی وو یار
ہک میں درد اندوہ وچالے بئی سبھ ناز نوازیں جالے
ترے سو سٹھ سہیلی وو یار
باجھوں یار فرید دا حیلہ کپڑا ، کوجھا ، تے رنگ پیلا
سیندھ دھڑی تھئی میلی وو یار

(47)

رتھ دھیمیں دھیمیں ٹور

میڈا دستہ نرم کرور دا متاں ونگیں لگم ٹکور
رتھ تے پہندی دڑک نہ سہندی ہم طبع کمزور
روز ازل دی پاتم گل وچ برہوں تیڈے دی ڈور
شالا مولھ سلامت نیواں رہ وچ لڑدن چور
جیکر رتھ بیٹھیں تھک پوساں گھوڑا گھنساں بور
سوکھا، تیز، لغام دا کولا نہ اوکھا سرزور
رانجھن تے میں جوڑ کوں جوڑوں جوڑ جڑیندا جوڑ
سک تے طلب ملن دی سینے روز نواں ہم شور
پندھ اڑانگے دلڑی تانگھے جلد پچاویں توڑ
میں تے یار فرید منیوں رل مل شہر بھنبھور

(48)

سپاہیڑا نہ مار نیناں دے تیر

پلپل پھلڑے چبھن کللڑے تن من سیں سریر
گوڑھیاں اکھیاں رت دیاں بکھیاں زلف سیہ بے پیر

کجلہ جنگی ظالم زنگی   کوہندا بے تقصیر
نیش ڈھیندے ریش ڈکھی دے   رگ رگ لکھ لکھ سیڑھ
سینگیاں سرتیاں کھیڑے ورتیاں   ویری ما پیو ویر
لگڑیاں تانگھاں اجڑیاں مانگھاں   مارو وسم ملھیر
یار کراڑا دھوتا پاڑا   کیا کیجے تدبیر
جندڑی چبھدی نوک غضب دی   دل غم دی جاگیر
عمر فرید نبھایم روندیں   متھڑے دی تحریر

(49)

سدا جی پچلے دل جلے وو یار
لگیاں دلاں کوں کون جھلے وو یار

ڈسم نہ راول رانجھن سائیں   رنگ پور سارا اجڑیاں جائیں
کوجھے قہر کلے وو یار

درد اندوہ تے سول ہزاراں   سے سے سول کلور دیاں ماراں
جند جاھ جاھ پئی گلے وو یار

راتیں ڈینہاں مونجھ منجھاری   چھنڑ گیا ڈھولا یار آزاری
نہ گئے سکھ دے رلے وو یار

رل مل سینگیاں ماروں ڈھالا   منگوں دعائیں میں ول شالا
بوت پنل ول ولے وو یار

یار نہ آوے سیج نہ بھاوے   ویڑھا کھاوے گھر اگ لاوے
گذرے وقت سولے وو یار

رانجھن ماہی مرلی واہی   پریم جڑی جڑ لائیس جاہی
ڈاھ ڈکھڑے پئے پلے وو یار

آتش عشق رنجھیٹے والی ہوش فکر دی پاڑ پچالی
ڈھانڈھ اندر وچ بلّے وو یار
آتڑ انگڑ حویلیاں جاہیں خواجہ جا نہ ڈیوم کتھائیں
کوئی جا میکوں نہ جھلّے وو یار
کھیڑتڑ کڈرتڑ فرید گیوسے پنڈ ملامت مفت چتوسے
ڈھڑے عشق دے بھلّے وو یار

(50)

سمجھ سنجاتیں غیر نہ جاتیں
سبھ صورت ہے عین ظہور
رکھ تصدیق نہ تھی آوارہ کعبہ ، قبلہ ، دیر ، دوارہ
مسجد ، مندر ، ہکڑو نور
حسن ازل تھیا فاش مبیّن ہر ہر گھاٹی وادی ایمن
ہر ہر پتھر ہے کوہ طور
تھئے ظاہر اسرار قدیمی ہر ہر شاخ ہے نخل کلیمی
زیر ، زبر ، چپ ، راست حضور
ویرانہ آباد ڈیسیجے جنگل بیلہ شاد ڈیسیجے
دوزخ نظرم حور قصور
عاری پھردے حج زکوتوں صوم صلوتوں ذات صفاتوں
رند الستوں ہن مخمور
کشف حقائق محض محالے جے تئیں مرشد نظر نہ بھالے
ہیو کل ، کوڑ ، فریب تے زوُر
فقہ ، اصول ، کلام ، معانی منطق ، نحو تے صرف مبانی

ٹھپ رکھ ہے توحید غیور

ملا پٹھڑے معنی کردے آیت درس حدیث خبر دے

صرف صدا تے تھئے مغرور

ملا ویری سخت ڈسیندے بے شک ہن استاد دلیں دے

ابن العربی تے منصور

شاہد ، واحد اصل فرع وچ راز طریقت رسم شرع وچ

ہے مشہود نہیں مستور

بٹھ گھت ریت روش تقلیدی رہ تحقیقی ، سلک فریدی

کر منظور تے تھی مسرور

(51)

سمجھ فریدا برہوں بہوں سر زور

اکھیاں ابلیاں دلڑیاں اکلیاں سینے پئے شر شور

غمزے رہزن ملک مریلے ناز نگاہ ہے چور

لور سراں وچ ڈور کناں وچ روندیں اکھیاں کور

لا کر یاری کرن نہ کاری محض نہ چاڑھن توڑ

ناز نہورے دلیاں لٹ کر الٹا تھیندے تور

سکڑے چھتڑے ساگے ترٹڑے عشق پیا گل ڈور

میں اڑ چکڑی پیچ ڈکھاں وچ شالا نہ پھاسن ہور

(52)

سوہنے یار پنل دا ہر جا عین حضور

اول آخر ظاہر باطن اس دا جانڑ ظہور

آپ بنڑے سلطان جہاں دا آپ بنڑے مزدور

تھی مشتاق، پھرے وچ غم دے | واصل تھی مہجور
تھی معشوق دلیں لٹ نیوے | جان کرے رنجور
گل لانوݨ ول مار ترٹھاوݨ | ایہو نہیں دستور
چشماں فخرالدین مٹھل دیاں | تن من کیتا چور
گھول گھتاں میں فخر جہاں توں | جنت حور قصور
یار فرید کوں اینویں ساڑیو | جیویں جلیا کوہ طور

(53)

کہاں پاؤں کہاں پاؤں یار

جن انسان ملائک سارے | کیا سگلا سنسار
حیرت دے قلزم وچ کل تھئے | مستغرق سرشار
صوفی شاغل گیانی دھیانی | گئے اوڑک سبھ ہار
عرشی تے بسطامی ہِل لگ | رووِن زار و زار
بطلیموس تے فیثاغورس | کر کر سوچ بچار
کھوج سراغ نہ پایا پتا | تھک بیٹھے تݨ مار
بدھ مجوس یہود نصارا | ہندو تے دیندار
آکھن پاک منزہ ہے | بے انت الکھ اپار
پیر پیغمبر غوث قطب | کیا مرسل کیا اوتار
کرن منادی رو رو کے | لایدرکہ الابصار
عالم فاضل عارف کامل | عجز کیتا اقرار
آکھ فرید نماݨاں بھولا | توں وچ کون قطار

(54)

متاں من ماندہ تھیوے | پنل نہ تھی دھار

سانوݨ ڈینہہ سہاگ دے　　ہر دم مینگھ ملہار
رل کر ساتھ گذاروں　　جوبھن دے دن چار
موت سٹیندی سولی　　ونجٹاں وارو وار
چیتر بہار سہاوݨ　　کر کے ہار سنگار
پلہر پاݨی پیووں　　تھیا تھل باغ بہار
خوش تھی نینہہ نبھاوں　　رس نہ سانول یار
توں بن جیوݨ اوکھا　　ڈکھڑے تاروتار
یار فرید نہ وسرے　　دل کیتم لاچار

(55)

نہ کر بے پرواہی وو یار
مل سانول ماہی وو یار
بٹھ پیا رنگپور دا پرنیوݨ　　توں بن جیون ڈکھڑا تھیوݨ
سمجھاں موت وساہی وو یار
پاجھوں تیڈے پاجھ اجائی　　اڑی بابل بھینڑیں بھائی
پھردی دل توں لاہی وو یار
کینویں پیکیں پٹیں ولدی　　توڑ اصل دی روز ازل دی
ہیر رانجھݨ دی آہی وو یار
چائی چائی عشق دھنوائی　　پیت سوائی ریت نہ کائی
بے واہی بے کٹھائی وو یار
وسریا رنگ محل چچکانہ　　جھنگ سیالیں تے نگھیانہ
لایو کیبر جاہی وو یار
دھوڑ مہیں دی نور اکھیں دا　　پاہ ہنباہ ہے مان مہیندا

ڈیوم حال گواہی وو یار

سبھوں سرخی میندی لیساں کجلہ پیساں مانگھ بٹیساں

جے تھیوں میں ڈو راہی وو یار

آپے تخت ہزاروں آیا ہیرے کارنڑ چاک سڈایا

سٹ کر شوکت شاہی وو یار

برہوں فرید تھیوسے ساتھی جیں ڈینہہ راول پا کر جھاتی

جادو مرلی واہی وو یار

(56)

نہ کر کیچ ونجنڑ دی ره وو بروچل یار

عشق لیوسے پٹھڑا بھل ہگیا کل کم کار

جان جگر وچ ڈکھڑے سینے سول ہزار

باجھوں مارو مٹھڑے پار ڈسے گھر بار

توں بن ہوت پیارا سم تھئی کل خار

چیتر بہار

زار و زار

عمر گذار

ہزاراں

دل دا ڈھولا چھڈ ہگیا دور
پٹڑیاں کھپڑیاں عمر نبھاوے سوہنے باجھ آرام نہ آوے
درد وسایا قہر کلور
گمراہی سبھ زہد عبادت شاہد مستی عین ہدایت
جس جا کیتا عشق ظہور
نور حقیقی گھونگھٹ کھولے اٹھ گئے اولے ہچ پئے بھولے
ہر جا ایمن ہر جا طور
فخر جہاں ہک ریت تھائی ارضی تھیا یک بار سمائی
ظلمت بڻ گئی نور و نور
نیت فرید نماز شہودی ہر شے میں ہے رمز وجودی
سٹ ملوانڑے جو مذکور

(58)

دل کہیں ڈکھڑے وے ڈیندیں سانول دلڑی برما ہگیوں سوہنا یار
کنے کنے بندے ہگل جھپ مالاں انہد بین بجا ہگیوں سوہنا یار
راول جوگی شاہ حسن دا پرم جڑی جڑ لا ہگیوں سوہنا یار
اکھیاں سحری سحر کماون جادو چوٹ چلا ہگیوں سوہنا یار
سوز تپش موجود ہمیشہ بھا برہوں بھڑکا ہگیوں سوہنا یار
لا کر یاری یار وساریو کھوٹ فریب کما ہگیوں سوہنا یار
کلھڑی چھڈ کے کیچ سدھایوں پر بھت روہ رلا ہگیوں سوہنا یار
توں بن یار فرید ڈکھاں وچ سولیں جان اڑا ہگیوں سوہنا یار

(59)

وے توں سانولا نہ مار نیناں دے تیر

اکھیاں شر کارݨ نت بکھیاں ہن پاپی بے پیر
زلفاں مشکیں ہنھ ہنھ ڈیون دلڑی کوں تعزیر
تیڈے نال ہے سانول سوہݨا دل لانوݨ تقصیر
ناز نہورے غمزے تیڈے مصحف دی تفسیر
کاکل پیٹاں نانگ ورادھا ڈھٹریں چڑھم سریر
جھوکاں آن سولڑیاں سینگا نین لڑھیندے نیر
پاہ ہنباہ اوگار ہیئیں دی میں لیکھے اکسیر
ووٹھ کنوں تھئی دھرتی تھلڑی ساگی ملک ملہیر
رلڑے سجݨ سہاوں تھلڑے کارو ، ککی ، کیڑ
جیسلمیر ، نرہائی مانوں تھی ڈوہیں کھنڈ کھیر
تھل چترانگ اندر میں سی بیلیں ہیٹیں ہیر
روز ازل دا تیڈا ساڈا مال مویشی سیر
جانوݨ لا دا ملک تساڈا تن من سیں سریر
کوجھی کملی تیڈے ناں دی نہ کر یار کریر
مونجھاں دوست تے خوشیاں دشمن سکھ ویری ڈکھ ویر
جانی جوڑ چلایو کانی سندھ سندھ دے وچ پیڑ
بٹھ چوچک بٹھ کھیڑے بھیڑے توں نہ تھی دلگیر
ڈیہنو ڈیہنہ کراڑا تھیوے واہ سک دی تاثیر
رو رو تنلیں پیاں ناسوراں دل وچ سو سو چیر
عریانی دی خلعت ملڑی سنج بر دی جاگیر

ہو ہو پھکڑی شہر خواری　　ساڈی ہے توقیر
غوث قطب سب توں توں صدقے　　کون فرید فقیر

(60)

ہر صورت وچ آوے یار　　کر کے ناز ادا لکھ وار
حسن ملاحت برہوں بچھائے　　رمز نزاکت بھا بھڑکائے
عشوہ غمزہ تیر چلائے　　بیدل پھردے زارنزار
سوہنیاں طرزاں موہنیاں گالھیں　　دلڑی خوب اجاڑن چالیں
ہوش قرار بھلاون بھالیں　　پلکاں کردیاں خون ہزار
ہک جا روپ سنگار ڈکھاوے　　ہک جا عاشق بݨ بݨ آوے
ہر مظہر وچ آپ سماوے　　اپݨاں آپ کرے دیدار
کڈہیں شہانہ حکم چلاوے　　کڈہیں گدا مسکین سڈاوے
اُسدا بھیت کوئی نہ پاوے　　سب بدمست پھرن سرشار
فخر جہان قبول کِتوسے　　واقف کل اسرار تھیوسے
ہر جا نور جمال ڈِٹھوسے　　مخفی راز تھئے اظہار
یار فرید عیان بیانے　　نحن اقرب وچ فرقانے
ایہو عقیدہ دین ایمانے　　توڑے پکڑ چڑھاون دار

(61)

وطن بیگانے ول نہیں آوݨا　　یاد کیتم دلدار
کولے رہساں مول نہ سہساں　　ہجر دا بھاری بار
وسریا سارا راج ہبانڑ　　وسر گیا گھر بار
بھاݨ منٹیساں ماݨ نبھیساں　　گھولے عار ویار
سرخی کجل مساگ گیوسے　　بٹھ پیا ہار سنگار

پاروں ڈِسدی جھوک سجݨ دی کیوں رہساں اروار
میں من تاری تے نیں باری قادر نیم پار
بٹھ پئی سندھڑی کیتم مولیٰ ملک ملہیر ملہار
دیس عرب دا ملک طرب دا سارا باغ بہار
روہی راوے روہیں رولیس نس گیا کرہوں قطار
ڈیہنہ ڈکھاں دا ڈونگر ڈسدا رات غماں دی غار
سانوݨ آیا روہی وٹھڑی یار تھئی گلزار
دارمدار فرید ہے دل نوں ڈکھڑے تاروتار

(62)

عشق اسانجی جا آہے انصاف
ظلم نبھائیندس ، تاں بھی تہنجا تھورا پائیندس
سجدہ جانب تہنجی ، تہنجے گرد طواف
قدم قدم تے سیس نوائیندس
توہنجی سیرت صورت سوہݨی ، کیویں کیاں اوصاف
جندڑی توں ٹوں گھول گھمائیندس
تن من سوہݨاں ملک ہے توہنجا ، سچ آہے ناہے لاف
قسم اوانجھے سر جی کھائیندس
ذکر اوں فکر ہے تہنجا دم دم ، چوئیندس صاف جا صاف
عبد معبود میں توکھے پائیندس
باندی گولی یار دی آھیاں ، ناہے فرید خلاف
انہیں کھے بھائیندس خواہ نہ بھائیندس

(63)

لچ لوئی کین اوتاریندس
تھنجا بخمل بھا میں ہاریندس
تھنجا زور زلل اوں مکرودغا   تھنجے ظلم جیاں ہگارھیوں عمر ادا
ونجیں وہیڑیچن ساں ہگاریندس
تھر پنھوارن جا ڈیس وطن   تھر آہے سنھجا ملک وطن
خوش سینگیں ساں گذاریندس
ہن قید میں کیڑھو کام کیاں   شالا مارن وارے وہن ویاں
جاتھی وار اوہگار پوہاریندس
ہوجے ہر دم ڈیہہ ابانے مینہہ   آہےسک ساڑیہ جےراتیں ڈینہہ
ویٹھی دہانہہ کندس ہنجوں ہاریندس
بٹھ ماڑیوں اوں محلات جا گھر   آہے مرک فرید جا مارو تھر
وہنڑ ساگے اڑن جے چاریندس

(64)

آہن قلندر روز شب   پہنجی خودی میں خود غرق
حاجت نہ صوم صلوٰت دی   خواہش نہ حج زکوٰت دی
چاہت نہ ذات صفات دی   ہک شان وحدت جی مرک
نہ طلب ملک تے مال دی   نہ غرض جاہ و جلال دی
مستی خدائی خیال دی   پونیں نہ آدم جیئے تے تک
توڑے جو دریا نوش ہن   پر جوش تھی خاموش ہن
اسرار دے سرپوش ہن   صامت رہن مارن نہ بک
عاشق اتے معشوق ہن   سابق اتے مسبوق ہن

خود دُر اتے صندوق ہن — ہرطور وچ رہندے اچھک
مسکین اتے مظلوم ہن — محزون اتے مغموم ہن
ہر وقت کالمعدوم ہن — رکھدے نہ دل وچ کئی امک
جو کجھ ہے ظاہر برملا — جاݨاں میں کیویں ماسوا
مرشد محقق وچ وچا — ہمہ اوست دا ݙٖتڑا سبق
ایہو فکر ہے ایہا گالھ ہے — ایہو وجد ہے ایہو حال ہے
ایہو ذوق دم دم نال ہے — ایہو سچ ہے بیا سبھ ہے نحق
بٹھ وہم خطرے دی ادا — ݙٖوجھا نوہی ہے ہک خدا
اندر تے باہر ہے سدا — موجود حق موجود حق
توں بن فقط بیا کو نہیں — منڈھوں غیر دی اتھ بو نہیں
ہے ہک سدا اتے دو نہیں — ہک نال تھی ہک سٹ فرق
اپݨی حقیقت گول توں — بے کوں نہ اصلوں پھول توں
رکھ یاد اساݙٖا بول توں — آنیں نہ شک ہے محض پک
پی کر فریدی جام توں — تھی رند مست مدام توں
ݙٖیہوں ݙٖینہہ ودھا رکھ گام توں — واہ واہ کرے ساری خلق

(65)

اسانوں رہݨ نہ ݙٖیندی — لگی پنل دی تانگ
کنڑیں ولدی روز ازل دی — برہوں سٹائی بانگ
کٹھڑی مٹھڑی چاوݨ لا دی — ݙٖنگرڑی نینہہ دے نانگ
دلڑی دشمن سخت ستائے — سینے چبھڑی سانگ
یار ہروچل کیچ سدھایا — جالاں کیندے سانگ
مارو تھل دی پٹڑی لمبڑی — ݙٖسم فرید نہ ٹانگ

(66)

ماڑی دلڑی اڑی ہوت پنل دے سانگ
سٹ کر خویش قبیلڑے سک سانول دے سانگ
رگ رگ زلف دے پیچڑے نانگ اجل دے سانگ
وسرے عشق مجازڑے حسن ازل دے سانگ
تانگھ فرید کوں رولدی مارو تھل دے سانگ

(67)

ماڑی دلڑی اڑی یار سجن دے سانگ
جیندیں میلا رب کرم جوہ جتن دے سانگ
نازو ڈھول دے ناز وے ہر ہر ون دے سانگ
بھلڑے سکڑے سورہڑے من موہن دے سانگ
لانئیں پھوگ پھلاری سب پن پن دے سانگ
وقت ضعیف پڈھیپڑے سن جوبھن دے سانگ
تانگھ فرید کوں آکھدی بیت حزن دے سانگ

(68)

میکوں کلہڑا چھوڑ تے ویندیں کیندے سانگ
قطرہ محض ککیس نہ آیو لایو ہجر دی سانگ
تھل مارو دا پینڈا سارا تھیسم ہک پلہانگ
جے تئیں ناسیں دے وچ ساہم رہسم تیڈڑی تانگ
چاوݨ لا دی برہوں سنایم کنیں ڈکھاں دی بانگ
صدقے کیتے ہیں نینہہ کولھوں کھاوم کالڑا نانگ
چھوٹے وقت کنوارے ویلے لگڑم تیڈڑا دانگ

میں ہاں کیڑھے باغ دی مولی کئی رل موئے میں وانگ
گھمر گھیر فرید کپر دے نہ تڑ ڈسم نہ ٹانگ

(69)

آنوٹ دی کر کئی سانول مفت نہ جانوم جوبھن ڈھل
سانوٹ وقت سہاگ دے رم جھم برسن بادل
بٹھ پئے ہجر دے ڈیہڑے عمر گذاروں رل رل
ناہیں پیت لجاونی آویں راٹا اچکل
پرسوں ترسوں مر ستی ول کتھ لبھسیا موہل
یار لٹڑ آویں آ وسیں بٹھ گھت راہجڑ دا تھل
گھولاں راج خراج کوں واراں سادھاں سوہل
جی کوں چاہ ملاپ دی دل کوں تانگھ اتاول
نین سکیتے ورس دے لانون سخت اپاہل
مارو اکھیاں جادڑو نازو چالیں چینچل
شوخ نگاہ مریلڑی ظلمیں زلف ولوول
کرک نہ پاپٹ کونجڑی ڈال نہ ہاں کوں پل پل
کوئل ساڑ پچالیا کر کر کوکاں ول ول
واہ واہ یار دی یارڑی بھل بھل برہوں دی البھل
جیڑا بے کل اکھڑیاں ہل ہل دلڑی حرل
نینہہ نبھایا کھوٹڑا نظریم سوکھا اول
آخر اوڑک تھکڑی محض معما لاحل
مارو تھل دے پینڈڑے پیچ کللڑے ول چھل
تھک تھک ہٹ ہٹ ہارڑی ہتھڑیں پیرڑیں کرٹول

کھتھڑے کھتھڑے پریت دے ساڈے ڈوریے ململ
اونی لوئی لاج دی اطلس مشروع مخمل
توں بن کون فرید دی جانی لیسم آ کل
جیجھی تیجھی تیڈیاں گال نہ ماہی لا ہگل

(70)

بندرابن میں کھیلے ہوری شام دوارے میرو لال
ادھر مدھر موں بنسی باجے چوراسی لکھ ساج آواجے
بھولی کایہ مایہ موڑی سن کے گیان انوکھے خیال
ترکھٹ جمنا ترپھٹ ناوٗں درمت دوبیت پاپ مٹاوٗں
پی کے پے سنگ پریم کٹوری ناچت گاوت رنگ رس تال
انہد گھور گگن موں گاجے چنگ مردنگ لکھو لکھ باجے
لاگی جوری سبد نکورے برست گر پرتیت ڈال
برج موں دھوم پری دھن لاگے ابھماں ٹوٹے کبدھیا بھاگے
بانہہ مروڑے بنگری توڑے کنور کنہئی چنچل چال
داس فرید آکاس ہمارا دیس ایہو ابناس ہمارا
آتم سوں کی لاگے چوری ہوں میں سنسار رہت پتال

(71)

ڈیس سہا سانول اج کل نہ تاں ویسائیں مرجل ہگل
وہٹ میں وسدا میندھرا شہر لودروے مول
برہوں ڈتی ست سیجڑے عیش کوں ستڑی لا ہگل
کنڑیں کھاون سینگیاں کر کر کوڑی کل کل
توں بن نظرم اوپریاں توٹیں سادھاں سول

سڑ گئی سیجھ سہاگڑی　　پھاٹے ڈوریے مل مل
سرخی لہہ گئی ویہہ گیٔے　　رو رو سرمے کاجل
سک سر مارم سانگراں　　تانگھاں تانوم ول ول
سول اندوہ اندیشڑے　　مل مل آون پل پل
بھیݨیں دایاں ڈرانٹیاں　　اڑی ویرݨ بابل
کون ہے درد فرید دا　　توں بن دارو درمل

(72)

ذاتاً فعلاً کل شے باطل　　حق ہے فاعل بیو سبھ عاطل
ذوق ورائیں طور عقل دے　　بٹھ گھت کوڑی بحث دلائل
اٹھدیں بہندیں ٹردیں پھردیں　　نہ ہو ذاہل نہ تھی غافل
غیر محالے ویر خیالے　　ہر ہک ڈوں رکھ رافت شامل
ساڈا ہے محبوب دلیں دا　　جو کوئی ہے توحید دا قائل
علم حقائق دا ہے لائق　　نفس مزکّٰی مادہ قابل
باجھ محبت جاݨ برابر　　کیا ناطق کیا ناہق صاہل
ابن العربی دی رکھ ملت　　ٹھپ رکھ فقہ اصول مسائل
بہہ کر کلہڑیں رمز سمجھائی　　پیر مکمل عارف کامل
وجہہ اللہ فرید ہے باقی　　باقی ہالک زاہق زائل

(73)

سٹ سک غیر خدا دی　　سب شے وہم خیال
کتھ لیلیٰ کتھ مجنوں　　کتھ سوہݨی مہینوال
کتھ رانجھݨ کتھ کھیڑے　　کتھ ہے ہیر سیال
کتھ سسی کتھ پنوں　　کتھ او درد کشال

کتھ سیفل کتھ پریاں کتھ او ہجر وصال
باجھوں احد حقیقی کل شے عین زوال
چار ڈیہاڑے چیتر دے کڈہے ہکر وال
ما خلااللہ باطل بے شک کوڑ پیال
یار فرید نہ وسرم مشکل محض محال

(74)

سن یار پرانڑں پیڑ وو تھیاں اکھیاں چھل گئی دلڑی جل
کانہہ کمانڑے اجڑیاں جھوکاں سخت سیالیں کردیاں ٹوکاں
رہندی دل دلگیر وو سر درد اٹل پئے روگ اچھل
لگڑا نینہہ رنجھیٹے والا وسریا فہم فکر دا چالا
ہیر گئی جھنگ چیر وو سٹ سیجھ پلنگ تے رنگ محل
بھوگے مول نہ دشمن چائی جو جو سختی میں سر آئی
مارم ما پیو ویر وو ول سینگیاں سرتیاں لہم نہ کل
چاک مہیں دا آ وڑ ویڑھے کھیڑے بھیڑے رکھن بکھیڑے
کپڑے لیر کتیر وو گیا ہار سنگار مساگ کجل
نازک ناز نگاہ سجنڑ دے عشوے غمزے من موہن دے
لگڑے کاری تیر وو سے سینے پل پل چبھدے پھل
اوکھے لانگھے روہ جبل دے چھل چھل چھالے پیر پچلدے
رلدی راہ ملہیر وو جتھ راخس ڈیٹیں پوون دہل۔
سی شودی پیر پیادی نہ تر تاڑے جھوک آبادی
مٹھڑی بے تقصیر وو نہ خرچ پلے نہ گنڈھ سمل
ماہی باجھوں سول قہر دے ڈیہناں رات فرید نجردے

نیناں نیر وہیر وو — جھر جنگل بیلے چھلو چھل

(75)

کیچ گیوں یار ہروچل — کل نہ لدھرو سانول ول
مصری کھنڈ نباتڑیں — ڈسدیاں زہر ہلاہل
گھولے زیور بھا لگے — بٹھ پئے ڈورے مل مل
جوبھن جوش جوانڑی — ناز نہورے گئے گل
کپڑے لیر کتیرڑے — لنگرڑیں چائی ململ
اکھیاں کجلوں کالیاں — پیچی زلف ولو ول
او دل چوٹ چلاندیاں — اے تھی پھائی پئے گل
ڈھم ملک ملہیر ڈوں — کالے کالے بادل
سندھڑے رہن نہ ڈیندیاں — لگھڑیاں تانگھاں پل پل
روہی مینگھ ملہارڑاں — کھمدیاں کھمنیاں اج کل
دلڑی سکدی دیس ڈوں — اکھڑیں ہنجوں ہل ہل
ڈیکھاں باغ بغوچڑے — جیڑا جانوم جل بل
لانے پھوگ فرید دے — درد دلیں دے درمل

(76)

کیوں توں فرد تے جز سڈاویں — توں کلی توں کل
باغ بہشت دا توں ہیں مالک — خود بلبل خود گل
عرش وی تیڈا فرش وی تیڈا — توں عالی انڑ مل
چڑھ داریں منصور دے بھائی — کرن عجب غل غل
روح مثال شہادت توں ہیں — سمجھ سنجانڑ نہ بھل
دنیا عقبیٰ برزخ اندر — ناہیں تیڈڑا تل

یار فریدا کول ہے تیڈے   نہ بے ہودہ رل

(77)

مل مہینوالا مل مہینوال
ہر دل میں ہے تیڈڑی بھال
روز ازل دی سختی ماری   ڈِتڑی مول نہ قسمت واری
ما پیو ویر نہ لہم سنبھال
فکر فراق تے مونجھ منجھاری   یاری لا کر مُٹھڑی ہاری
ڈِسدم وصل وصال محال
روندی رڑدی کوکاں کردی   آہیں بھردی جکھ جکھ مردی
عشق اولڑا جی جنجال
زورے تورے حسن دے مانڑے   سارے ہار سنگار وہانڑے
آئی اوڑک سولاں جال
ناز نزاکت نوکاں نخرے   سبھوں سکھ سہاگ دے بخرے
ساڈِے پکھڑے کوجھڑا حال
خویش قبیلہ دشمن سارا   ہر کوئی مارم چانڑ وچارا
برہوں اویڑا الٹی چال
ویڑھے یار فرید نہ آیا   ہگل گیا جوبھن مفت اجایا
ڈُٹھڑے ڈِند تے چٹڑے وال

(78)

میں تاں تیکوں منتاں کردی
سانول اساں ول بھال
واہ غمزے واہ ناز چھولے   وہ نخرے وہ تلک تلولے

وہ زلفاں وہ خال
تھی کر دام دلیں نوں وگن　　تھی کر ناگ جگر نوں ڈنگن
عطروں بھنڑے وال
جیں ڈینہہ یار اساں توں رٹھڑے　　بٹھ پئے ڈوڑئے ململ پٹھڑے
چر چر چر پوگھ تے آل
بھاون مول نہ پاجھ سجڻ دے　　کپڑے نازک وٹو وٹ دے
زیور آلو آل
درد فراق دی چال اساڈی　　سنجڑیں ٹھڑیں جال اساڈی
بے واہی دا حال
اتنا ظلم مناسب ناہیں　　رورو پٹ پٹ کر کر دھائیں
گذر گئے سئے سال
یار فرید نہ رولا ڈیسیم　　اوڑک سڈ کر کول بلھیسیم
ہے سوہنا لج پال

(79)

یار سپاہیڑا آ وس ماڑڑے کول
ہک لکھ ڈیندیں ڈو لکھ ڈیساں　　ہک واری چا بول
پہلوں ڈے کر بانہہ سراندی　　سانول یار نہ رول
نیں سانوڻ دی میں من تاری　　سے چھولیاں لکھ جھول
یار چھیندا ماڻ مہیندا　　آ وس ماڑڑے کول
سانولیاں دے نین سلونے　　کجلے دے ٹک ٹول
پاپڻ چکوی کر کر چیکاں　　الٹڑے زخم نہ چول
مر مر جاندی رشک نہ سہندی　　دلڑی سخت سڑول

بینے بولے بینسر وسرے   گئے نورے رمجھول
نخرے ناز نہورے ہر دم   ہیا ہیا کرن الول
اوگن ہاری ناکس کم دی   سوہنا عیب نہ پھول
سمجھ فرید نہ تھی غم واسو   اللہ ملیم ڈھول

(80)

دستوں پیر مغاں دے   پیتم عشق دا جام
وحدت کیتا غلبہ   بھل گیا کفر اسلام
گذرے فرض فریضے   سنت کو بھی سلام
کشف حقیقی آئے   گئے اضغاث احلام
وحدت ذاتی سبھ دا   ہے آغاز انجام
تکھڑی تیغ نفی دی   غیر کیتا قتلام
باجھوں شغل حقیقی   ہیو کل کوڑ قمام
کر توبہ اغیاروں   پٹھڑے برہوں پیام
ترت فرید فریدوں   تھی آزاد تمام

(81)

ڈکھڑیں کارن جائی ہم   سولیں سانگ سمائی ہم
درد اندیشے سکڑے سوڑے   ہیا نہ بھینڑ تے بھائی ہم
ہکلی کملی سنجڑی دھر دی   ہک غم دی سدھرائی ہم
چاونڑ لا دی پنڈ بلا دی   چم سر اکھیاں چائی ہم
راحت ویندیں وداع نہ کیتم   مئی ہم پر مترائی ہم
پیڑ پرانی اٹری سکڑی   مونجھ منجھاری دائی ہم
سختی تے بد بختی تتڑی   حال ونڈاؤ ہمسائی ہم

بے ٹھائیَ دی چولی چنڑی　　پائیَ ہم پا ٹھمکائیَ ہم
سرتے چھتڑے چوٹیاں متھڑے　　تیں سنگ دلڑی لائیَ ہم
ہو ہو پھکڑی شہر خواری　　چائی فخر وڈائیَ ہم
کینویں یار فرید وساراں　　جیں کیتے اتھ آئیَ ہم

(82)

ے ے سول سیاپے
ڈکھڑا نیہڑا لایم

توں بن گھر ور وے　　ہاں دا ساڑا وے
سینے لکھ لکھ کاپے　　ویڑھا کھاونڑ آیم
پل پل دل نوں وے　　پور پنل دے وے
ول آوے تاں جاپے　　دردیں مار منجھایم
یار دلیں دے وے　　پیت نہ پالی وے
کینوں ڈیواں ڈوڑاپے　　یاری تروڑ سدھایم
کینویں دل دا وے　　حال سناواں وے
لوک سبھے ڈوچاپے　　سختی سخت ستایم
یار اویڑے وے　　توڑ نہ نیتی وے
جی جکھ جکھ پرتاپے　　مفتی جان گنوایم
سک ساجن دی وے　　رہنڑ نہ ڈیندی وے
جیں سنگ دلڑی اڑاپے　　جیندے ناز مسایم
انگھڑ فرید دے وے　　سانول اوسی وے
کرم کریسم آپے　　تانگھیں آس ودھایم

(83)

نینہہ اولڑا اوکھا لایم   سک پل پل دی مار منجھایم
پچھدی ملا بھمݨ جوسی   کیڑھا وقت ملݨ دا ہوسی
ڈھول اساڈے ویڑھے اوسی   رنج ہجر دے سخت ستایم
روہی وٹھڑی مینگھ ملہاراں   پوٹے پوٹے تھیاں گلزاراں
شالا موڑم دوست مہاراں   بھاگ سہاگ دی موسم آیم
اکھیاں روون دل کرلاوے   دلڑی جلکھدی تن تڑپھاوے
رات ڈینہاں آرام نہ آوے   ڈکھ ڈوہاگ دے بار اٹھایم
عشق اویڑا پیش پیوسے   درد کشالے سیجھ ڈھیوسے
مونجھ منجھاری ہار پتوسے   سبھوں ڈکھ ڈوہاگ سہایم
حسن پرستی گھات اساڈی   راز حقائق بات اساڈی
رمز حقیقی جہات اساڈی   فخر جہاں ایہا ریت سکھایم
ملسم یار فرید کڈاہیں   دود دکھاواں کڈھ کڈھ آہیں
جان جگر تن بھڑکن بھاہیں   سوز پنل دے صاف جلایم

(84)

ہر صورت وچ دیدار ڈٹھم   کل یار اغیار کوں یار ڈٹھم
کتھ جوہر تے کتھ عرض ڈٹھم   کتھ سنت نفل تے فرض ڈٹھم
کتھ صحت ڈٹھم کتھ مرض ڈٹھم   کتھ چست اتے بیمار ڈٹھم
کتھ بطن بطون ظہور ڈٹھم   کتھ زاہد تے مخمور ڈٹھم
کتھ ملاں تے منصور ڈٹھم   کتھ چوب رسن تے دار ڈٹھم
اے مذہب پاک نبیاں دا   اے مشرب صاف صفیاں دا
اے رشد ارشاد ولیاں دا   آیات ڈٹھم اخبار ڈٹھم

کتھ پھل گل باغ بہار ڈٹھم　　کتھ بلبل زارنزار ڈٹھم
کتھ خس خاشاک تے خار ڈٹھم　　ہک نور دے سبھ اطوار ڈٹھم
کتھ برم نارائن نرنجن ہے　　کتھ رام کنیا لچھمن ہے
کتھ بید بیاس برہمن ہے　　کتھ راچس تے اوتار ڈٹھم
ارواح نفوس عقول ڈٹھم　　انسان ظلوم جہول ڈٹھم
معقول ڈٹھم منقول ڈٹھم　　اقرار ڈٹھم انکار ڈٹھم
کتھ منطق نحو تے صرف ڈٹھم　　کتھ اسم تے فعل تے حرف ڈٹھم
ہک معنے ہر ہر طرف ڈٹھم　　چو گوٹھ ڈٹھم چودھار ڈٹھم
سب اعلیٰ اعلیٰ شان ڈٹھم　　حسنین تے شاہ مردان ڈٹھم
بوبکرؓ عمرؓ عثمانؓ ڈٹھم　　وہ پاک نبیؐ مختار ڈٹھم
کتھ شاہ نظام الدین ڈٹھم　　کتھ فرد فریدالدین ڈٹھم
کتھ قطب معین الدین ڈٹھم　　کتھ فخر جہاں دلدار ڈٹھم

(85)

اپرم بید بتاؤں　　میں اگیانی کو گیان سناؤں
سرت سرندھ ہاتھ موں لیکر　　پریم کی تار بجاؤں
پانچ سکھی مل رام دوارے　　ست گر کی جس گاؤں
کونج گلی میں شام سندر سنگ　　ہوری دھوم مچاؤں
میت چیت پچکاری ماروں　　پریت گلال اڈاؤں
کہاں اجودھیا سنبل متھرہ　　کہاں گوردھن جاؤں
لچھمن رام کنیا کلگی　　اپنے آپ موں پاؤں
دیسوں کہاں بدیس کو دوڑوں　　جوگ براگ کماؤں
سورج چاند کو سنمکھ راکھوں　　سن سمادھ لگاؤں

پیپل تلسی کاہے کو پوجوں　　کاہے کو تیرتھ ناوں
اور سے کام فرید نہ میرو　　آتم دیو مناوں

(86)

اج زیور پئے لُٹھندے ہن
متاں ڈینہہ سہاگ دے آندے ہن

کجلہ مارو دیداں بھالے　　سرخی مُسک مُسک غم ٹالے
بولے بینے تے کٹمالے　　سبھوں لچکے کھاندے ہن
باد شمالی لرکے لرکے　　بارش رم جھم بُرکے بُرکے
اکھیاں پھرکن لوں لوں مرکے　　ٹھر گئے گوشے ہاں دے ہن
جیندیں عرب شریف ڈٖٹھوسے　　نُہندیں سکدیں نہ مرگیوسے
سوہنے سانول یاد کیتوسے　　ہار سنگھار سہاندے ہن
صدقے صدقے واری واری　　اولے گھولے لکھ لکھ واری
سر قربان تے جان نثاری　　ملک مٹھے متراں دے ہن
وادیاں راہ مدینے والیاں　　ساگی باغ بہشتی چالیاں
ہر ہر آن سدا خوش حالیاں　　سکھ سہرے ڈٖکھ ماندے ہن
عرب شریف دی سوہنی ریتے　　لاوے دل نوں پرم پلیتے
وسرے چاچڑ صدقے کیتے　　اصلوں محض نہ بھاندے ہن
حسن جمال دی دھرتی آئی　　سبھ شے چاہری طرز ڈٖکھائی
فرحت روز فرید سوائی　　ڈٖکھڑے ماندے ساندے ہن

(87)

اج شبریاں شغدف بھاندے ہن
متاں دیس پنل دے آندے ہن

ناز و جمل جمیل وطن دے   راہی راہندے راہ سجن دے
ہر دم ہوون نال امن دے   ساتھی درد منداں دے ہن
لب مسکاون اکھیاں پھرکن   رگ رگ پلکے دلڑیاں سرکن
غم غم کھاون ڈکھڑے کرکن   سول سروں نس جاندے ہن
سوہنے جمل جمیل بداوی   شمس وقمر دے نال مساوی
سارے حسن جمال دے حاوی   ساڈے گوشے ہاں دے ہن
بدلیں جڑ گنگھور مچائی   پھوہگیں لائیں خنکی چائی
ناز کریندی لائی لائی   عارف عبرت کھاندے ہن
آئے بھاگ سبھاگ سدھائے   بھاگے بھاگ ڈوہاگ سدھائے
تن من ڈکھڑے جھاگ سدھائے   جو چاہندے سو لہندے ہن
بینسر بولے بینے ٹھمکن   والیاں والے جھمکے جھمکن
کڑیاں نورے پیریں گھمکن   زیور تریور ٹھہندے ہن
زلفاں سجھوں سو ول پاون   تلک تلولے لٹکے لاون
سرخیاں کجل مساگ سہاون   ہار سنگار سہاندے ہن
طالع بھلے بخت سولّے   آئے محض فرید دے ولّے
پل پل یار سنیہڑے گھلّے   ڈینہہ ڈکھاں توں واندے ہن

(88)

اساں سو بدمست قلندر ہوں   کڈیں مسجد ہوں کڈیں مندر ہوں
کڈیں چور بنوں کڈیں چار بنوں   کڈیں توبہ استغفار بنوں
کڈیں زہد عبادت کار بنوں   کڈیں فسق فجوریں اندر ہوں
کتھاں درد کتھاں درمان بنوں   کتھاں مصر کتھاں کنعان بنوں
کتھاں کیچ بھنبھور دا شان بنوں   کتھاں واسی شہر جلندر ہوں

کتھاں صومعہ دیر کنشت کتھاں
کتھے دوزخ باغ بہشت کتھاں
کتھے عاصی نیک سرشت کتھاں
کتھے گمرہ ہوں کتھے رہبر ہوں
ہوں او قلاش تے رند اساں
پئی نوڈی ہے ہند سندھ اساں
ہوں بے شک عارف چند اساں
کل راز رموز دے دفتر ہوں
ہن ناز نواز دے ٹول کڈیں
ہے مونجھ منجھاری کول کڈیں
رلے ڈھول کڈیں، گیا رول کڈیں
کڈیں بر در ہوں کڈیں در بر ہوں
ول واتوں سمجھ فرید الا
کر محض نہ شعر جدید ولا
ہے چالوں حال پدید بھلا
توڑے کیجو سارے ابتر ہوں

(89)

آمل اج کل سوہنا سائیں
نہ تاں مفتی خون تھیسائیں
توں بن مول نہ سہندیاں واہیں
سن دل نال تاں گالھ اکھائیں
پر بھت دھاراں روہ گھنیرے
جتھ لانگھے جتھ تھیم وہیرے
بیشک دردمنداں دے ڈیرے
جتھ تھلڑا جتھ سنجڑیاں جاہیں
ہک پل عیش نہ پایم گھر وچ
گذری ساری عمر سفر وچ
پوندے سو سو پور اندر وچ
یارب یار دے دیس وسائیں
جاں ڈیکھاں جھر مینہہ کن مڻ کوں
رووان کر کر یاد سجن کوں
اکھیاں ہلکن منہ ڈیکھن کوں
گل لانوڻ کوں پھتکن باہیں
واٹ نہاراں کانگ اڈاواں
پنڈت جوسی دے کن کھانواں
سو پونج ہاراں فالاں پاواں
اوسی میڈا یار کڈاہیں
میں بد نہ کہیں بھیم بھرم دا
تو ہیں صاحب لاج شرم دا
زور فرید کوں تیڈڑے دم دا
لگڑی سانول توڑ نبھائیں

(90)

آ مل مارو مارڑو   تھل وچ کردیاں دھاہاں
ماراں ہکلاں کوکڑیاں   کر کر لمبڑیاں بانہاں
بھل ہگیاں رسماں ریتاں   جیں ڈینہہ لگڑیاں پیتاں
بٹھ پئے خویش قبیلڑے   پر ہک تینوں چاہاں
کینویں جیوے جالڑے   سنجڑی ہیر سلیٹی
رانجھن تخت ہزارڑے   سکیاں لایاں کاہاں
ما پیو ویر وساریم   راول ڈترڑم رولا
پاواں لیرے میلڑے   چولی چنڑی لاہاں
جاہی چوٹ فرید نوں   لایو لا ڈکھلایو
مول نہ وسرم تیڈڑیاں   سانول ناز نگاہاں

(91)

اے حسن حقیقی نور ازل   تینوں واجب تے امکان کہوں
تینوں خالق ذات قدیم کہوں   تینوں حادث خلق جہان کہوں
تینوں مطلق محض وجود کہوں   تینوں علمیہ اعیان کہوں
ارواح نفوس عقول مثال   اشباح عیان نہان کہوں
تینوں عین حقیقت ماہیت   تینوں عرض صفت تے شان کہوں
انواع کہوں اوضاع کہوں   اطوار کہوں اوزان کہوں
تینوں عرش کہوں افلاک کہوں   تینوں ناز نعیم جنان کہوں
تینوں تت جماد نبات کہوں   حیوان کہوں انسان کہوں
تینوں مسجد مندر دیر کہوں   تینوں پوتھی تے قرآن کہوں
تسبیح کہوں زنار کہوں   تینوں کفر کہوں ایمان کہوں

تینوں بادل برکھا گاج کہوں تینوں بجلی تے باران کہوں
تینوں آب کہوں تے خاک کہوں تینوں باد کہوں نیران کہوں
تینوں دسرت لچھمن رام کہوں تینوں سیتاجی جانان کہوں
بلدیو جسودا نند کہوں تینوں کشن کنیہا کان کہوں
تینوں برما بشن گنیش کہوں مہا دیو کہوں بھگوان کہوں
تینوں گیت گرنتھ تے بید کہوں تینوں گیان کہوں اگیان کہوں
تینوں آدمؑ حواؑ شیثؑ کہوں تینوں نوحؑ کہوں طوفان کہوں
تینوں ابراہیمؑ خلیل کہوں تینوں موسیٰؑ بن عمران کہوں
تینوں ہر دل دا دلدار کہوں تینوں احمدؐ عالی شان کہوں
تینوں شاہد ملک حجاز کہوں تینوں باعث کون مکان کہوں
تینوں ناز کہوں انداز کہوں تینوں حور پری غلمان کہوں
تینوں نوک کہوں تینوں ٹوک کہوں تینوں سرخی بیڑا پان کہوں
تینوں طبلہ تے تنبور کہوں تینوں ڈھولک تے سرہان کہوں
تینوں حسن تے ہار سنگار کہوں تینوں عشوہ غمزہ آن کہوں
تینوں عشق کہوں تینوں علم کہوں تینوں وہم یقین گمان کہوں
تینوں حسن قوی ادراک کہوں تینوں ذوق کہوں وجدان کہوں
تینوں سکر کہوں سکران کہوں تینوں حیرت تے حیران کہوں
تسلیم کہوں تلوین کہوں تمکین کہوں عرفان کہوں
تینوں سنبل سوسن سرو کہوں تینوں نرگس نافرمان کہوں
تینوں لالہ داغ تے باغ کہوں گلزار کہوں بستان کہوں
تینوں خنجر تیر تفنگ کہوں تینوں برچھا بانک سنان کہوں
تینوں تیر خدنگ کمان کہوں سوفار کہوں پیکان کہوں

بے رنگ کہوں بے مثل کہوں　　بے صورت ہر ہر آن کہوں
سبوح کہوں قدوس کہوں　　رحمان کہوں سبحان کہوں
کر توبہ ترت فرید سدا　　ہر شے نوں پر نقصان کہوں
اسے پاک الکھ بے عیب کہوں　　اسے حق بے نام نشان کہوں

(92)

اے ریت سکھی ہئ کیں کنوں　　ڈھولا لک چھپ بہندیں میں کنوں
جڑ تیغ برہوں دی مار گیوں　　کھس صبر آرام قرار گیوں
کیوں جھوک لڈا لنگھ پار گیوں　　کوئی پچھڑ والا ہم تیں کنوں
ڈینہاں ڈوڑے ڈکھڑے پانودیاں　　رت رو رو رات نبھانودیاں
کر وینڑ ڈوہاگ سہانودیاں　　ونج حال گھنو ہمسائیں کنوں
جیندے نال محبت جکڑی ہے　　لگی شہر ملامت پھکڑی ہے
دل منہڑوں سٹھڑوں تکڑی ہے　　نسے ڈردے مہٹیں کنوں
اے روہی یار ملاوڑی وے　　شالا ہووے ہر دم ساوڑی وے
ونج پیسوں لسڑی گاوڑی وے　　گھن اپنے سوہنے سئیں کنوں
غم درد فراق دی رولڑیاں　　گیاں ناز نواز دیاں ٹولڑیاں
تھئ گیلی کملی بھولڑیاں　　دھک مار جھلاں جیں تیں کنوں
دل جھر جنگل دی باندی ہے　　جتھاں جھوک میڈے متراں دی ہے
بو صدق وفا دی آندی ہے　　انہیں ساوئیں سڑئیں لئیں کنوں
کجھ یاد نہالی تول نہیں　　کوئی سنگتی باجھوں سول نہیں
تڑ پار ونجڑ دا مول نہیں　　ہیں نینہہ دی باری نیں کنوں
بن یار فرید نہ جیواں میں　　کیوں ایجھیں اوکھی تھیواں میں
لو زہر پیالہ پیواں میں　　چھٹ پوساں سولیں سئیں کنوں

(93)

بری بیزار ہن ذاتوں صفاتوں مست جانانوں
محض آزاد ہن ناموں نشانوں دین ایمانوں
چھٹے اکروں لگے پھکروں عباداتوں اتے فکروں
گذر کر ذاکروں ذکروں نکل گئے کون امکانوں
تھئی دل دور اغیاروں بھری معمور دلداروں
پیوسے خبر آثاروں تے اخباروں تے قرانوں
جڈاں ڈو تریں توں غافل ہے تڈاں ہک نال واصل ہے
لدھا قرب النوافل ہے دل ایقانوں تے احسانوں
ڈتیاں استاد استادیاں ہمیشہ رات ڈینہہ شادیاں
تھیاں سنج بر تے آبادیاں شہودوں ذوق وجدانوں
جتھاں خود قرب ہے دوری اتھاں کیا وصل مہجوری
اناتیت تھئی پوری ہے انسانوں تے رحمانوں
عجب مشرب تے ملت ہے سبھو وسعت نہ قلت ہے
نہ انیت دی علت ہے نہ حسناتوں نہ عصیانوں
فرید آئی ہے ہشیاری نچت گئی چت اندر ساری
پئی بدھ سدھ سجی ساری جگائی جوت تن جانوں

(94)

بن یار سانول ہیو کو نہیں هذا جنون العاشقین
بے او نہ آنست و نہ ایں هذا جنون العاشقیں
تھل بر تتی رلدی ہے کیوں سدھ واٹ توں بھلدی ہے کیوں
یار است ہمدم ہمنشیں هذا جنون العاشقیں

کیا نار کیا گلزار وے — کیا یار کیا اغیار وے
او را بداں او را بہ بیں — ھذا جنون العاشقیں
مذہب وجودی فرض ہے — ہیو کل اجائی غرض ہے
دیدیم با چشم یقیں — ھذا جنون العاشقیں
ڈینہہ ہجر دے مکلا گیئے — ویلھے وصال دے آ گیئے
جانم بجاناں شد قریں — ھذا جنون العاشقیں
نہیں قال بے شک حال ہے — پل پل اساڈے نال ہے
نازک مزاج نازنیں — ھذا جنون العاشقیں
واہ عشق ڈِتڑی ڈات ہے — تھئی رات سبھ پربھات ہے
شد فرش دل عرش بریں — ھذا جنون العاشقیں
خلقت کوں جیندی گول ہے — ہر دم فرید دے کول ہے
سو گند پیر فخر دیں — ھذا جنون العاشقیں

(95)

بیٹھی رو رو عمر نبھایاں — سبھے خوشیاں عشق ونجایاں
واہ سانول دی دھار کجل دی — بے شک تیغ اجل دی
دیداں تیر چلائن کاری — پلکاں کرن لڑائیاں
عشوے غمزے ناز نہورے — نخرے نوکاں ٹوکاں
حسن ملاحت شکل شباہت — ساریاں طرحیں سدھائیاں
ہنجڑوں جاری تنلے رتڑے — پیلیاں اجڑیاں پچڑیاں
لوکاں لیکھے اکھیں آیاں — ظالم برہوں چونبھائیاں
میہنڑیں سٹھنڑیں درد اندیشے — ڈکھڑے پکھڑے آیم
دلڑی سختی ملڑی سنجڑی — اوکھیاں یاریاں لایاں

مفت ملامت سخت ندامت   شہر شکایت چایم
ویڑھے یار فرید نہ آیم   مستک لکھیاں پایاں

(96)

بے رنگ راول دے کیتے   روندی وتاں رڑدی وتاں
دل سنگ سانول دے سوا   سو سول لکھ سٹھنیں سہاں
سک سکھ سبھو سہی سچ کھسے   ڈکھ رنج ویڑھے وچ وسے
دشمن سجن ہر ہک ہسے   ٹوکاں کرم سارا جہاں
کیتو پنل واہ ویر وے   ونج کیچ لایو دیر وے
ڈکھڑے ڈتونی ڈھیر وے   سنج بر پھراں ہر بھر ڈہاں
دلڑی غماں دی بھینڑ ہے   سولاں ڈکھاں دا وینڑ ہے
پربھت جبل چٹ ڈینڑ ہے   چاڑھیاں چڑھاں لاہیاں لہاں.
سب آس ہو گئی یاس ہے   ہر دم اداس ہراس ہے
مونس نہیں کوئی پاس ہے   ہے دل کہاں دلبر کہاں
آرد فرید ایں التجا   رحمے بحال بے نوا
دارد گدا امید ہا   صد گونہ زالطافِ شہاں

(97)

تتی رو رو واٹ نہاراں   کڈیں سانول موڑ مہاراں
جیں کارنڑ سو سختی جھاگی   پھراں ڈوہاگی دیس براگی
جیندیں ڈیکھاں سانول ساگی   تھیواں باغ بہاراں
یار پروچل وسم سولڑا   جیندے ساگے ماٹیم تھلڑا
خان پنلڑا نہ کر کلہڑا   توں سنگ چانگے چاراں
جیں ڈینہہ یار اساں توں نکھڑے   میندھی روپ ڈکھائے پھکڑے

ڈِسدے سرخی دے رنگ بکھڑے   وگھریاں کجل دیاں دھاراں
من من مٹناں پیر مناواں   ملاں ہگول تعویذ لکھانواں
سڑ سڑ جوسی پھالاں پاواں   کردی سوݨ ہزاراں
خواجے پیر دے ڈِیساں چھنّے   ایہے ڈِینہہ اتھائیں بھنّے
جیندیاں سبھ دل کیتیاں منّے   وسم سدا گھر باراں
بندڑے نال نہ کریں مندڑا   توڑیں کوجھا کملا گندڑا
لٹک سہائیں صحن سوہندڑا   پوں پوں توں جند واراں
چھوڑ فرید نہ یار دا دامن   جئیں جی کیتا جڑ کر کامن
ڈوہاں جہاناں ساڈا مامن   کینویں دلوں وساراں

(98)

تتی نینہہ دے پندھ اڑانگے نیں
ڈکھے ڈونگر اوکھے لانگھے نیں

ڈِنگے راہ اولڑے ولڑے دے   پیا پندھڑے روہ جبلڑے دے
متاں سمجھیں مفت سہانگے نیں

رکھ طرح طریق توکل نوں   کر حوصلہ صبر تحمل نوں
ول وصل وصال مہانگے نیں

سے دھکڑے دھوڑے سول ہوں   لکھ خار آزار ببول ہوں
سبھ سہندے یار دے لانگھے نیں

بن مارو اے تھل مارو ہے   نہ جھوک نہ کوئی چارو ہے
نہ بھیڈاں بکریاں چانگے نیں

سنج بر ہے ڈر ہے دڑبڑ ہے   رچھ راخس مم دی گڑبڑ ہے
کئی سجھم نہ اصلوں ٹانگے نیں

سر بھوندے تے روح پھردے ہن　　دل ڈکھدے تے ہاں گھردے ہن
چم لیراں ماس وی کھاگئے نیں
غم محنت دی دل جوئی ہے　　سر گٹھڑی مونڈھے لوئی ہے
گئے چولے بوچھن لانگھے نیں
گھر باروں برہوں بعید کیتا　　کم کاروں فرد فرید کیتا
دل پرم نگر ڈوں تانگھے نیں

(99)

جند سولاں دے وات نیں　　ڈتری برہوں برات نیں
کڈیں ڈینہہ ڈکھاں دا سر تے　　کڈیں غماں دی رات نیں
تول تلیندی سیج سڑیندی　　جلدیں تھئی پربھات نیں
روندیں عمر وہائی ساری　　یار نہ پایم جھات نیں
پنل ہے مسجود دلیں دا　　دین ایمان دی بات نیں
احد تے احمدؐ فرق نہ کوئی　　واحد ذات صفات نیں
حسن پرستی تے میخواری　　ساڈی صوم صلوٰۃ نیں
فقر فنا دا راہ اڑانگا　　ہن لکھ لکھ آفات نیں
ٹھڈڑے ساہ تے ہار ہنجوں دے　　مُتڑی عشق سوغات نیں
ساڑے، سول فریدی سنگت　　درد کشالے سات نیں

(100)

جیں رمز راول جی بجھی　　تن کھے مشاہدہ رات دن
نہیں جاہ اتھاں افیون دی　　نہ بھنگ نہ معجون دی
جنہاں سدھ لکھی بے چون دی　　نت مست رے پیتیں وتن
رل وسدے لوکاں نال ہن　　پر اصل فارغ بال ہن

ہر آن غرق خیال ہن — شاغل سمہن شاغل اٹھن
خود توں خودی توں دور ہن — سر مست جام طہور ہن
حق دے ہمیش حضور ہن — اولیں وچوں بھولے بھنن
نہیں مِلک مُلک تے مال دے — نہیں زال دے نہیں ہال دے
ہن ذوق وجد تے حال دے — گم کر گماں یک رو رہن
سر ڈِے لہن سر دا لقا — گیٔے محض مرنوں سر لکا
ہو کر فنا پاون بقا — سو سود نقصانوں کرن
ونج وٹھڑے دیس سہاگ دے — سکھ روپ مانْن بھاگ دے
بارہ مہینے پھاگ دے — پا چین چڑھ سیجیں بہن
جیں من مندر پایا پیا — ڈکھ پاپ سارا مٹ گیا
تھی محو اثباتی تھیا — رہندا فرید فرید بن

(101)

درسن بن اکھیاں ترس رہیاں

سے سول سہاں سک سانگ سوا — سکھ سڑ گیٔے خوشیاں راکھ تھیاں
جی جلدا سینے اگ لگی — دل بیکل ہنجڑوں ڈھلک پیاں
بٹھ سیج سڑی بٹھ تول تتی — گیاں سینگیاں سرتیاں وسر سیاں
گِل کوجھے کانٹے خار چبھن — تھیٔ چولی سالھوں سہنس دھیاں
کئی لہر لڑھے کئی روہ رلے — کئی پھردے پوٹے ہیٹ لیاں
دن بیت گیٔے سدھ بسر گئی — ساجن نے برائیاں جوڑ کیاں
ہے ناز نہیں اعراض منڈھوں — رکھ آس نہ تھی غم واس میاں
بن یار فرید نہ عید ڈٹھم — کھل کھیڈاں ساریاں وسر گیاں

(102)

دل عشق مچائی اگ سائیں　　ڈکھ سوز رچیا رگ رگ سائیں
گھر گھر مل گیئے ہوکے　　قبلہ یار دی جھوکے
این جگ تے اون جگ سائیں
دلبر دور سدھاناں　　ساڑاں تول وہاناں
جیواں کیندے لگ سائیں
ہور نہیں کوئی باقی　　ایہا ذات صفاتی
ہاں دلدار دا سگ سائیں
من مونجھا تن ٹونڈے　　لنگ میلے سر بھونڈے
سول آون کر وگ سائیں
برہوں روح حیاتی　　غم ہے بیلی ساتھی
درداں دی ہم تگ سائیں
حال فرید خوارے　　دلڑی زار نزارے
کیتم ہجر الگ سائیں

(103)

دل مست محو خیال ہے　　سرمو تفاوت نہ سہوں
اے خیال عین وصال ہے　　تے کمال ہے نہ کہ ہے جنوں
اصل الاصول شھدتہ　　ہمہ سو بسو ہمہ کوبکو
چہ شہود عین بعینہ　　نہیں فرصت اتنی کہ دم بھروں
جو مکاں تھا بن گیا لامکاں　　جو نشاں تھا ہو گیا بے نشاں
شدہ اسم ورسم زمن دواں　　اللہ اپنے آپ کو کیا کہوں
نہ عیاں ہے نہ نہاں ہے　　نہ بیان ہے نہ دھیان ہے

نہ رہا ایہہ جسم نہ جان ہے　　کیہاں ڈِوس ہوش حواس کوں
شد عکس در عکس ایں بنا　　کہ فنا بقا ہے بقا فنا
باقی نماند بجز انا　　کتھ اوتے توں کتھ ہاں تے ہوں
کڈہیں شور دے سطوات ہن　　کڈہیں زور دے شطحات ہن
کئی قسم دے بکوات ہن　　ستوں دے،بتوں،بتوں دے ستوں
اٹھ گئی فرید ہوس منڈھوں　　نہ رہا ہئی وس ہک خس منڈھوں
کسے کس ہو کس نا کس منڈھوں　　چپ چاپ فیل فساد توں

(104)

ڈِکھاں سولاں کیتم کک سائیں
ہݨ موت بھلی بے شک سائیں
پنل کیچ سدھایم　　ولدی خبر نہ آیم
رہیاں راہیں تک سائیں
گھولاں بھیڑی گھل کوں　　پوون تتی دے دل کوں
سو سو پور تے جک سائیں
آئے سخت کروپ کشالے　　کون بندی دے ٹالے
جو لکھیا مستک سائیں
ڈِکھڑے درد ڈِکھیندے　　جان جگر وچ پیندے
سو چونڈھی لکھ چک سائیں
بھاگ سہاگ ہگیوسے　　یار دلوں وسریوسے
پک سائیں ہم پک سائیں
ہجر فریدا اجاڑیم　　سوز اندر دے ساڑیم
دلڑی ہم چک مک سائیں

(105)

ڈکھ ڈھیر سکھ دا ویر ہے — ریڑاں گھنڑیاں پیڑاں بھوں
رت رو ہنجوں نیراں وہن — نک سیڑھ تے سیڑھاں بھوں
جکھ جکھ کراں دھاہیں بھوں — ڈکھ ڈکھ کڈھاں آہیں بھوں
دکھ دکھ اٹھن بھاہیں بھوں — اک چک پیاں دھیراں بھوں
سر بھونڈ اجڑیا خاک ہے — منہ دھوڑ سینہ چاک ہے
چوچک تھیا ہنڑ چاک ہے — مٹھی جھوک دل ویراں بھوں
سبھ لوک کردا ٹوک ہم — لگی دل نیارڑی نوک ہم
ڈتی برہوں ڈاڈھی چوک ہم — چٹی درد دے تیراں بھوں
بے پیر دل دیاں چالیاں — سبھ ہن اپٹھیاں گالھیاں
پنتم نہ پیتاں پالیاں — رو رو کرے ریڑاں بھوں
کلھی میں نمھی ایہیں چول دی — پھرے لکھ فریدا ایہیں تول دی
دل پوڑدی دل رولدی — سوہنڑیاں سسیاں ہیراں بھوں

(106)

ڈکھڑے پکھڑے آیم — خوشیاں بھاوٹوں رہیاں
چاندنیاں راتیں برہوں براتیں — سیاں کھیڈنڑ گیاں
رت ساونڑ دی مینہ برساتیں — رل مل دھانون پیاں
صدقے کیتا نال نہ نیتا — پکڑ نہ کھیڑا بیاں
روز ازل دا وارث ساڈا — توں ہیں رانجھنڑ سئیاں
وسریم سارا راج پیانڑہ — وسریاں سینگیاں سیاں
سکڑے سوڑے خویش قبیلے — سٹ کر تیڈڑی تھیاں

سینگیاں سرتیاں شہر سہاون   میں وت پوٹے لیاں
عشق فرید کوں خلعت ڈتڑی   منہہ سر بھسّڑ چھیاں

(107)

ڈکھے ڈینہہ فرقت دے نبھن
منٹھے نین رو رو رت تھیون

ساتھی پنل گیا دور ہے   سر درد قہر کلور ہے
تن چور من رنجور ہے   شالا سجنڑ کولے وسن
ماہی منٹھل گیوں رول وے   واہ ڈھول تیڈڑے پول وے
ڈیکھاں ہیں کیندے کول وے   دل ڈھانڈھ درداں دے بلن
دلڑی تپے سینہ جلے   جیڑا ڈکھے جندڑی گلے
ہڈ چم سڑے لوں لوں تلے   اکھیاں ڈکھن دیداں سکن
مونس تے نہ غمخوار ہے   چو گوٹھ سخت اجاڑ ہے
پل پل غماں دی دھاڑ ہے   مشکل نبھاواں رات دن
ڈکھڑے سوا کیکر رہوں   سنج بر پھروں ڈکھڑے سہوں
جتھ رچھ گھنٹے راخس بہوں   باندر بلائیں بھوت جن
سید فرید سہسی سبھے   ماہی پچھے راہی تھئے
یا ونج ملے یا رل موئے   گئے ہن ڈکھاں نوں ساتھ گھن

(108)

ڈکھے عشق دے ڈکھڑے گھاٹے نیں
سر پھترا ترٹڑے گاٹے نیں

میں جاتا سوہنا یار پنل   رہسی کول نہ ویسی کیچ ڈو ول
ہنڑ ول ول پور پون پل پل   اکھیں نیر ہنجوں فرڑاٹے نیں

سنج سیجھ اتے گل خار تھئے   دھیاں ہار حمیلاں مار تھئے
جند جوکھوں تاروتار تھئے   مٹھی دلڑی کرم گگھاٹے نیں
برا برہوں بری بیماری ہے   ڈکھ پیڑ تے نالہ زاری ہے
ڈھولے باجھ نہ ہر گز کاری ہے   کوڑے شربت گھوٹے چاٹے نیں
بدوں باندر بوز ادائیں ہن   گڈ گینڈے گرگ بلائیں ہن
تھل مارو اوکھیاں جاہیں ہن   سرڑاٹے سخت چکاٹے نیں
بٹھ والی والیاں بول تتے   آئے پیش تتی دے سول تتے
پیریں چبھن ہزار ببول تتے   ہک ریت تتی پیا بھاٹے نیں
آئی روہاں جبلاں جال میری   ممیں ڈینیں لہن سنبھال میری
رچھ راخس رکھدے بھال میری   ڈینہہ رات فرید گپاٹے نیں

(109)

ڈھولن تیڈی سک ڈھیر ہم   تانگھاں گھنڈیاں چاہیں ہہوں
کھپ کھپ کراں آہیں ہہوں   تپ تپ اٹھن بھاہیں ہہوں
کھسی دل مہیں دے چاک ہے   جیڑا سدا غمناک ہے
تن چور سینہ چاک ہے   سر دھوڑ منہہ پاہیں ہہوں
لگا سخت ڈکھڑا روگ ہے   بے پیر دل نوں جوگ ہے
تتی پئی بھگیندی بھوگ ہے   رو رو کرے دھانہیں ہہوں
ماہی پنل دلڑی لٹی   دل لٹ کے تھیا راہی پٹھی
دُل دُل تھکی پھر پھر ہٹی   پوٹے لیاں کانہیں ہہوں
جڈاں دل نوں تیڈی چاہ تھئی   سٹ سیجھ تھل دے راہ تھئی
سنج بر کلھی بے واہ تھئی   چھڈ آسرے واہیں ہہوں
گذری فرید آخر عمر   آئی نہ دلبر دی خبر

ڈھونڈھاں جنگل جھر بر بحر　　تک تک رہاں راہیں بھوں

(110)

ڈینہاں راتیں سنجھ صباحیں
کنڑیں کانڑ بجاوم بین
قدسی بنسی انہد ازلوں　　رانجھنڑ پھوک سناوم فضلوں
رکھ رکھ وحدت دی آئین
اثنینیت دی گئی علت　　عوج تھئی سبھ حنفی ملت
سین بلالؓ دا بیشک شین
جو ہے مرد محقق موقن　　اس دا تھیا شیطان بھی مومن
ملل نحل کل قیم دین
دلڑی غیروں ویروں خالی　　صدر صدور ولایت والی
راسخ مالک ملک یقین
میثاقوں تا روز حشر دے　　جود وجود نثار فقر دے
دولت صحبت فخرالدین
ظلم جہالت تھیم پریرے　　کیتے عدل عدالت دیرے
آئی تمکین تے گئی تلوین
بٹھ گھت اے تلبیس ابلیسی　　اے دل سکھ تدریس ادریسی
تھی وارث فاران تے سین
سو سو حمد تے لکھ شکرانے　　یار فرید لدھوسے خانے
گئی تشویش تے آئی تسکین

(111)

ڈینہہ رات ڈکھاں وچ جالاں　　ونجیاں خوشیاں غم بیٹھی پالاں

یار پنل گیا کیچ شہر ڈوں   تھی راہی روہی تھل بر ڈوں
بے واہی کیوں آ کر گھر ڈوں   جکھ جکھ عمراں گالاں
ڈیون ڈوڑے سول سہیلیاں   بد طینت پٹھڑیاں تے دل میلیاں
سنج بر سارے صحن حویلیاں   سر ساڑاں جی جالاں
پیت پریں دی روز سوائی   وسرے خویش قبیلے بھائی
سٹ کر ویرݨ بھینڑیں مائی   سانول تینوں بھالاں
یار نہ پانواں پئی کرلانواں   سوہے سیجھ نوں بھا بھڑکاواں
پٹ پٹ رو رو بار اٹھانواں   ویݨ کراں روہ ڈالاں
لگڑی جڑ کر چوٹ اندر وچ   آیم ڈوڑے ظلم قہر وچ
چھڈ کر کلڑی روہ ڈونگر وچ   ہوت نہ لہم سنبھالاں
یار فرید نہ لہندا ساراں   سہندی ساڑے سول ہزاراں
رت رو رو کر رات گذاراں   ڈکھ ڈکھدیں ڈینہہ ڈھالاں

(112)

رت رو سر پاہ رنگانودیاں
برے برہوں دے سگن سہانودیاں

سبھ سینگیاں سرتیاں بھاگ لدھا   سر گوڈڑے کنتھ سہاگ لدھا
میں مٹھڑی مفت ڈہاگ لدھا   ڈکھے ڈکھڑے بار اٹھانودیاں
کہیں سرخی کجلہ دھار لٹھے   کہیں چوڑا ہار سنگار لٹھے
کہیں نوریں دا ٹھمکار لٹھے   میں کجڑے سانگ رسانودیاں
کہیں جوبن جوش بہار سوہے   کہیں ٹول خوشی دے تار سوہے
کہیں بانہہ سراندی یار سوہے   ہک میں روندی غم کھانودیاں
ہکو جیڈیاں بینسر بول چھکے   سبھوں سیجھ نہالی تول چھکے

میں موئیَ نوں کوجھا سول چھکے　　منہہ پلڑو گھر گھر پانودیاں
سوہݨے یار فرید نہ بھانودیاں　　سوہیں سیجھ سنجی اگ لانودیاں
تڑپھاندی رات نبھانودیاں　　رو بوچھݨ پاند پُسانودیاں

(113)

رت روندیں عمر نبھیساں　　ایہو داغ قبر وچ نیساں
لگا تیر جگر وچ کاری　　تھیا خون اکھیں توں جاری
میں مٹھڑی ڈکھڑیں ماری　　ہے کیندے سانگ جلیساں
اتھ رہݨ نہ ڈیندیاں پیڑاں　　تھئے نیر ہنجوں تک سیڑھاں
ڈینہہ رات ڈکھاں دیاں بھیڑاں　　ہݨ موت دا ملک وسیساں
سڑ سونٹیں دی گئی میندی　　تھئی کنڈڑے سیجھ پھلیں دی
تتی قسمت رودھے ڈیندی　　میں مٹھڑی کیڑہے ویساں
کھل کھیڈݨ دے وقت وہانے　　بٹھ پھلوں تول وہانے
بھن ہار حمیلاں گاہنے　　بھن چوڑا اگ اڑیساں
ہڈ جالے تتڑیں آہیں　　تن گالے ٹھڈڑیں ساہیں
میں ویساں یار دے راہیں　　ونج کیچ فرید منیساں

(114)

روندی سنج صباحیں

پنل آوم آ گل لاوم　　پووم قبول دعائیں
یار ہروچل پھیر نہ آیا　　اجڑیاں جھوکاں جاہیں
مارو تھل دے ڈکھڑے پینڈے　　سہنس ہزار بلائیں
باجھ مٹھل دے باجھ نہ کائیَ　　سجھم نہ ہر گز واہیں
روزازل دی ایں جگ اوں جگ　　میں باندی توں سائیں

ساڑاں ہیور زیور تریور   بیناں بینسر پاہیں
کیچی پیچی دے ہتھ وچی   جندڑی سترے پائیں
عمر وہائی کانگ اڈیندیں   تھکڑی تک تک راہیں
کر کر یاد سجن دے رلڑے   نکلن لکھ لکھ آہیں
ڈھولن کارن چاون لا دیاں   لگڑیاں دل نوں چاہیں
انگن فرید دے آ البیلا   کر کر ناز ادائیں

(115)

روہی لگڑی ہے سانونڑی   ترت ولا ہوت مہاراں
کھمنڑیاں کھمن رنگیلڑیاں   رم جھم بارش باراں
سارے سگن سہاگڑے   یار ملم آ یاراں
بدلے گوڑھے سانورے   وچ برسات دیاں دھاراں
کر دھدکارے گاجڑاں   گاون برہوں دیاں واراں
مارو والیاں کھارڑے   سنجڑے تھلڑے باراں
کارن مٹھڑی ماروی   گل گلزار بہاراں
(کارن مٹھڑے یار دے   گل گلزار بہاراں)
سختیاں سول سڑاپڑے   سہندڑی ساریاں ماراں
شالا بھنڑیں ریخڑیں   توں سنگ ڈاگاں چاراں
سجن سنجی دا کوئی نہیں   دشمن سہنس ہزاراں
ڈوڑے ڈوہ ڈوراپڑے   گلڑے کرن پچاراں
اٹھی اٹھی نندروں روندڑی   سے سے سفنے گاہاں
سن سن ہس ہس سینگیاں   الٹا کرن ویاراں
ٹبڑے ڈہر سلابڑے   ٹوبھے تار متاراں

چھیڑن چھیڑو چھانگڑاں نازو کرن تواراں
مکل وادھ سواد ڈو رو رو واٹ نہاراں
ڈسدا یار پرو بھرا بیٹھی کانگ اڈاراں
ککڑے مکڑے ڈھانڈلے کڑ منڑ مینہہ پھنگاراں
طرفاں مرخاں پھوگڑے لانڑی لایاں کھاراں
پورب ہیلاں بھانوٹیاں ٹھڈڑیاں مینگھ ملھاراں
کوئل اغن پپیہڑے درددوں کڈھن پکاراں
سوہنا عربیؐ سانورا آ لہو ساڈیاں ساراں
تیڈے باجھ فرید نوں ڈکھڑے تاروتاراں

(116)

ساری عمر گذاریم گڈ سائیں
ہن ہوت پنل گیم لڈ سائیں
نہ کل یار سجن دی نہ رہ گئی جوہ جتن دی
نہ ترٹ تاڑے مڈ سائیں
تھل مارو دیاں پٹیاں ڈونگر اوکھیاں گھٹیاں
اپڑم توڑ نہ سڈ سائیں
سخت اویڑے پینڈے رڑدے رچھ تے گینڈے
اٹھ گئی آس تے تڈ سائیں
باندر راحس گھاٹے کھڑپنڑ کھوپ گپاٹے
قدم قدم تے کھڈ سائیں
درد فرید ستاوے اگ لاوے بھن کھاوے
پٹ پٹ ماس تے ہڈ سائیں

(117)

سانوݨ مینگھ ملہاراں ترس پووی پنل آموڑ مہاراں
ہنجروں ہاراں واٹ نہاراں بیٹھی کانگ اݙاراں
ہجریاں راتیں پاواں فالاں ݙینہاں ڈھالے ماراں
توں بن کیچ شہر دا والی اوکھی عمر گذاراں
روز ازل دیاں لدھیم لانواں ہن کیوں کردیں عاراں
سنجریں ٹہڑیں دلڑی موہی وسرے شہر بازاراں
ملک ملہیر وسایم مولا تھیاں چوگوٹھ بہاراں
تھل چترانگ ݙیجن ندیاں رم جھم لاسوں تاراں
نیلیاں پیلیاں رتیاں پینگھاں مجھلی سہنس ہزاراں
سرخ کریہنہ تے چنڑیاں پوئیاں ساویاں لاٹیاں کھاراں
جھوپڑ جھوپڑ گھیکن مٹیاں سہندیاں گھنڈ تواراں
گائیں بکریاں بھیڈاں چاگے چردے جوڑ قطاراں
یار فرید ملم دل بھاندا میلے ویس اتاراں

(118)

سجن توں بن نہ تھیساں میں گھڑی کیا پل نہ جیساں میں
گیا سولاں اندر سر گل سبھو مشکل تھیوسے حل
سی سوہنی اتے مول انہاں وچ پئی گنیساں میں
نتونت ٹیک ݙکھلاوے کرے وعدے تے نہ آوے
جے آئے آئےنہ تاں کھٹ کھاوے نہ ول سستی منیساں میں
نہ سڈوینڈے نہ آندا ہے ݙینہو ݙینہہ روح ماندا ہے
تتا جیوݨ نہ بھاندا ہے ہلاہل جھول پیساں میں

کئی ڈکھڑیں توں بچ بچ گیاں   کئی ور نال رچ رچ گیاں
کئی سک سانگ مچ مچ گیاں   کراں کیں نال ریساں میں
فرید آیا نہ ماہی ول   ڈتی سولاں نہ ساہی ول
پیا ڈکھ ڈور پھاہی ول   اجھو اج کل ہریساں میں

(119)

سکھ ریت روش منصوری نوں   ہن ٹھپ رکھ کنز قدوری نوں
جو کوئی عشق مدرسے آیا   فقہ اصول دا فکر اٹھایا
بے شک عارف ہو کر پایا   رمز حقیقت پوری نوں
جو کوئی چاہے علم حقائق   راز لدنی کشف دقائق
تھیوے اپنے آپ دا شائق   سٹ نزدیکی دوری نوں
ہمہ اوست دے بھید نیارے   جانن وحدت دے ونجارے
ہر ہر شے وچ کرن نظارے   اصل تجلی طوری نوں
بید انوکھے پنتھ اویڑے   ویڑھے وسدے رکھن بکھیڑے
ہور نہ کوئی آپ نبیڑے   اپنی اکی پوری نوں
لطف ازل دا ویلھا آیا   فخر جہاں گر گیان سنایا
طبع سلیم فرید دی پایا   فہم لغات طیوری نوں

(120)

ستریں ہوت سدھانے   ناہیں ہک تل ترس جتن میں
گئے کرہوں قطاری بر ڈو   تھئے پاندھی کیچ شہر ڈو
کر زورازور دھنگانے   خوش وٹھڑے دیس وطن میں
تتی کلھڑی تے تندرائی   بے واہی مونجھ منجھائی
منہہ بسرا نین کمانے   ہوش نہ سر میں سرت نہ تن میں

بُٹھ بے درداں دی یاری میں مٹھڑی لاکر ہاری
نت جھردی جھور جھرانے رہندی درد اندوہ محن میں
آ آپے یاری لائیس دل ویندیں نہ مکلائیس
سبھ رہ گئے حال پرانے دل دی دل میں من دی من میں
ڈے ویرنڑ ڈوہ ڈوراپے رکھ آس ملنڑ دی آپے
موئیں جیندیں تھلڑے مانے نیتس پوری گور کفن میں
گئے جوبھن جوش بہاری گئی ہار سنگار دی واری
تھئے کجل مساگ نمانے والی وٹڑی سوہم نہ کن میں
ٹھگ باز بہوں دل کالے سے پیچ کرن لکھ چالے
کر کوڑ فریب اگھانے ڈسدے پورب وسن دکھن میں
سبھ سینگیاں ملک امن وچ اے چھوری بیت حزن وچ
کر بیٹھم جاہ ٹکانے سوز بدن میں دود دہن میں
تھیاں خوشیاں آسے پاسے گئے وسر مزاخاں ہاسے
کیا حسن جمال دے مانے پڈھڑی تھیم نویڑے سن میں
اے غمزے ناز نہورے اے خوشیاں زورے تورے
ہن ڈاڈھے سخت سیانے ہر علم تے ہر ہر فن میں
لا نینہہ فرید نہ پھرساں ایہو گھیر کلڑا گھرساں
او جانے خواہ نہ جانے رہسوں ہر دم ہکڑے ون میں

(121)

سوہنیاں رمزاں تیریاں بھانودیاں سانوں گجھڑی چوٹک لانودیاں
چشماں جادو قہر قیامت ہوش حواس بھلانودیاں
ابرو قوس تے مژگاں کیبر ظلمیں چوٹ چلانودیاں

چڑھن شکار نہ ٹردیاں ہر گز   زلفاں صید پھہانودیاں
چالیں نازدیاں دل نوں موہندیاں   حکمیں برہوں بجھانودیاں
تیغاں تیز نگاہ دیاں ہر دم   لال لہو وچ دھانودیاں
عشق فرید کئی گھر گالے   سہنس پیاں تڑپھانودیاں

(122)

سینہ محض لویراں
دلڑی دھیاں دھیاں
رورو اجڑیاں اکھیاں بجڑیاں   چولی چنڑی لیراں
کھلدیاں سینگیاں سیاں
عشق برائی جوڑ کرائی   لوں لوں لکھ لکھ پیڑاں
وس سولیں دے پیاں
درد اندر وچ سوز جگر وچ   اکھیاں نیر وہیراں
منہ سر بھُرڑ چھیاں
نیڑے ویڑھم سخت نہیڑم   چٹڑی ہجر دے تیراں
او خوشیاں کن گیاں
کھوٹ کماون کوڑ الاون   کوڑیاں ڈیوم دھیراں
چھڈ دے سانول بیاں
برہوں بھنوالی ڈیکھ فریدا   ہے سسیاں لکھ ہیراں
رلدیاں پوٹے لیاں

(123)

عشق اولڑی چال بھلا یار وے   یاریاں لانوٹ سر منگدیاں
زلفاں دل نوں پاون جالی   اکھیاں کردیاں مست موالی

ناز نگاہاں دے نال بھلا یار وے   برہوں بھیندیاں نہیں سنگدیاں
چشماں قہری رمزاں ویری   اکھیاں ظالم دید لٹیری
ڈیون جندڑی گال بھلا یار وے   سرہوں بہادر ہن جنگدیاں
نازک چالیں یار سجݨ دیاں   موہݨیاں گالہیں من موہن دیاں
کرن دلیں پامال بھلا یار وے   ہر ہر آن کھڑیاں تنگدیاں
چہری طرز ڈکھاون اکھیاں   زلفاں تیل پھلیل دیاں مکھیاں
گھتدیاں جی جنجال بھلا یار وے   زورے رگ رگ نوں ڈنگدیاں
عشق فرید کشالے گھلے   آس امید تسلے بھلے
کوڑا وہم خیال بھلا یار وے   ڈھٹریاں پیتاں دل سنگدیاں

(124)

عشق بھلایاں کل طاعاتاں

اے گھر میرا سکھ مندر   معمور خفی دے اندر
جتھ بحر محیط دا بندر   اتھ ہر جنسوں ملن سوغاتاں
آئی حال مقام دی واری   تھئی رفع حجب یکباری
گئی زہد عبادت ساری   حج زکواتاں صوم صلواتاں
تھئی نصرت فتح فتوحی   سب سری قلبی روحی
گئی ظلمت نور صبوحی   کیتیاں جسم عجب پربھاتاں
سر انہد طبل شہانہ   خوش مطرب تان ترانہ
گیا نفل نماز دوگانہ   وسریاں ڈو ترے چار رکعتاں
گر بات بتائی پوری   طیفوری تے منصوری
تھئی فاش تجلی طوری   ہر جا ایمن تے میقاتاں
اے وجدانی شطحاتاں   ہن وحدت دیاں آیاتاں

کر طمس دلیں سطواتاں — کردا ظاہر اے کلماتاں
کل اٹھ گئے فتن زلازل — بھج پئے اغلال سلاسل
دل ہک پاسے تھئی شاغل — بٹھ درکاتاں تے درجاتاں
تھئے بھاگ فرید بھلیرے — دل دلبر لائے دیرے
آ کاڑھ دوارے میرے — بنسی جوڑ سٹایاں گھاتاں

(125)

گذریا وقت گندھاوݨ دھڑیاں — وسریا ہار سنگار اساہاں
روگ کروپ کشالے ہر دم — درددوں نالہ زار اساہاں
سرمہ پاوݨ سرخی لاوݨ — بینسر بول تے مانگھ بݨاوݨ
سہجوں پھلوں سہرے پاوݨ — سبھ کجھ تھیا بیکار اساہاں
تن من چھبڑی سانگ غماں دی — جان جگر وچ چوک ڈکھاں دی
دلڑی سولیں کیتی ماندی — سینے سو سو خار اساہاں
ہسݨ کھلݨ کجھ یاد نہ آوے — روندیں کھپدیں عمر نبھاوے
جند جکھ جکھ لکھ رنج اٹھاوے — ڈکھڑے تاروتار اساہاں
پیت پنل دی رگ رگ گھیریم — یار اغیار کنوں منہ پھیریم
جھور جھرانے جڑ جڑ ویڑھیم — چھٹ ہگیا کل کم کار اساہاں
یار فرید نہ آیم ویڑھے — ٹوکاں کردے کھیڑے بھیڑے
سوہݨے کیتے سخت نکھیڑے — تول تتی تھئی دار اساہاں

(126)

کلہڑی رول ملہیر ہگیوں — یار ولا ہݨے ہݨے واگاں
روہ جبلڑے اوکھڑے — ڈکھڑے تھلڑے جھاگاں
قدم قدم تے ڈھے پوواں — دلڑی لگڑیاں لاگاں

روہی وٹھڑی گھا تھئے مٹریں لگڑیاں جاگاں
گائیں سہنس سوائیاں سے سے چرن کراگاں
سندھڑی ڈکھڑے گھاٹڑے روہی ملڑے بھاگاں
لانڑے پھوگ پھلاریئے رل مل چاروں ڈاگاں
ڈینہاں ڈوڑے ڈوراپڑے راتیں روندیں جاگاں
سینگیاں سرتیاں مل ملا سرخیاں کجل مساگاں
میلے ویس سہانودے پھیری کنڈھ سہاگاں
درد فرید اجاڑیا ڈکھڑے ڈتم ڈہاگاں

(127)

بگوڑھیاں اکھیاں سدا متوالیاں
رت پیونڑ کانڑ اپاہلیاں
تن من بنھ بنھ قید کریندیاں رگ رگ وگ وگ پیچ اڑیندیاں
ایہے زلفاں دلڑی کالیاں
جان جگر وچ پاون داماں عشوے غمزے ناز خراماں
واہ نازک ریتاں چالیاں
کرن نہ ٹالے موہن مالے بینسر بول اتے کٹمالے
کیا پھلوالے کیا والیاں
ساڑم دلڑی ڈکھڑیں کٹھڑی جندڑی لنڑی سکھڑیں کھٹڑی
بیاں اکھیاں دردوں آلیاں
گھولے کوچے شہر بزاراں سوہنڑ فرید نوں اجڑیاں باراں
ڈتیاں برہوں ملک نکالیاں

(128)

کون کرم نروار تیغ برہوں دی کُٹھیاں کُٹھیاں

انہد بین بجا من موہیس راول جوگی لٹیاں لٹیاں

راز حقیقی فاش ݙٹھوسے علم و عمل توں چھٹیاں چھٹیاں

عشق نہیں ہے آگ غضب دی دھانہہ کریندی ہٹیاں ہٹیاں

کلڑی چھڈ کے کیچ سدھایوں اکھیں ملیندی اٹھیاں اٹھیاں

جام زہر دے ظلم قہر دے درد پلیندا گھٹیاں گھٹیاں

عشق فرید نہیں اج کل دا روز ازل دی مٹھیاں مٹھیاں

(129)

گھاٹے عشق دے گھاٹے جاتے میں تاں بھی چم سر اکھیاں چاتے میں

کھوٹا نینہہ انوکھا ویری ہے منہہ دھوڑ مٹی سر کیری ہے

ݙکھاں سولاں دلڑی گھیری ہے پلو سول کپڑے پاتے میں

سڄی رات سنڄی تڑپھاندی ہے تتی تول ستیں اگ لاندی ہے

ݙکھی ݙسک ݙسک کرلاندی ہے برے برہوں دے ساہ سنجاتے میں

بے واہی وہ وہ واہ میری ہے ہوہو عزت جاہ میری

سنج واہ ہے تکیہ گاہ میری پاتی پیت توں ایہا براتے میں

ڳلی تانگ پنل دی سانگ جڈاں بھنا چوڑا اجڑی مانگھ تڈاں

اللہ تھیسم وصل دا سانگ کڈاں سہرے ساڑ سٹے گہنے لاتھے میں

نہ ہاجھ ہے ہاجھ خواری دے ایہے حال تساݙڑی یاری دے

ݙکھے گذرن ݙینہہ ازاری دے مٹھے نین کللڑے لاتے میں

ڳل زلف پنل دا پیچ پیم ہتھ ہوت دے دلڑی وتج ݙتم

سٹ سیجھ فرید بعید تھیم ویساں کیچ نہ رہساں جاتے میں

(130)

ماہی باجھ کللیاں دلدار بغیر اولیاں
ماہی جھوک لڈائی ویندا سانگ ہجر دے رلیاں
ترس نہ آوے ہک تل تینوں سخت غماں وچ ہلیاں
ویڑھا کھاوے انگݨ نہ بھاوے اگ فراق دی جلیاں
شرم ونجایم بھرم گنوایم رلدی کوچے ہلیاں
عشق فرید بہوں ڈکھ ڈیسم اج کل موئی موئی بھلیاں

(131)

آل ماہی میں ماندی ہاں بے وس برہوں دی باندی ہاں
عشق اویڑے دشمن ویڑھے سس نناݨاں کرم بکھیڑے
اڑی جڑ جڑ لاوم جھیڑے بابل ویر نہ بھاندی ہاں
کھیڑے بھیڑے سخت ستاون نیڑے وسدے مارݨ آون
سینگیاں سرتیاں تہمت لاون کلہڑی پئی کرلاندی ہاں
سیجھ سڑیندی لنبے لیندی گانے گہݨے پھل نہ پیندی
تول تلیندی چوڑ جلیندی روندی تے غم کھاندی ہاں
ڈکھڑے پاواں نینہہ نبھاواں توں بن کینوں کوک سݨاواں
تیڈیں کھپدیں وقت ونجاواں ول ول جھوکاں جاندی ہاں
مولی جھوکاں پھیر وسیسی سارا روگ اندر دا ویسی
یار فرید انگݨ پوں پیسی ڈیسم بانہہ سراندیاں

(132)

میڈا عشق وی توں میڈا یار وی توں میڈا دین وی توں ایمان وی توں
میڈا جسم وی توں میڈا روح وی توں میڈا قلب وی توں جند جان وی توں

میڈا کعبہ قبلہ مسجد منبر　مصحف تے قرآن وی توں
میڈے فرض فریضے حج زکواتاں　صوم صلوات اذان وی توں
میڈی زہد عبادت طاعت تقوی　علم وی توں عرفان وی توں
میڈا ذکر وی توں میڈا فکر وی توں　میڈا ذوق وی توں وجدان وی توں
میڈا سانول مٹھڑا شام سلونا　من موہن جانان وی توں
میڈا مرشد ہادی پیر طریقت　شیخ حقائق دان وی توں
میڈا آس امید تے کھٹیا وٹیا　تکیہ مانڑ تے تانڑ وی توں
میڈا دھرم وی توں میڈا بھرم وی توں　میڈا شرم وی توں میڈا شان وی توں
میڈا ڈکھ سکھ رووݨ کھلݨ وی توں　میڈا درد وی توں درمان وی توں
میڈا خوشیاں دا اسباب وی توں　میڈے سولاں دا سامان وی توں
میڈا حسن تے بھاگ سہاگ وی توں　میڈا بخت تے نام ونشان وی توں
میڈا ڈیکھݨ بھالݨ جاچݨ جوچݨ　سمجھݨ جانݨ سنجانݨ وی توں
میڈے ٹھڈڑے ساہ تے مونجھ منجھاری　ہنجٹوں دے طوفان وی توں
میڈے تلک تلولے سیندھاں مانگھاں　ناز نہورے تان وی توں
میڈی مہندی کجل مساگ وی توں　میڈی سرخی بیڑا پان وی توں
میڈی وحشت جوش جنون وی توں　میڈا گریہ آہ و فغان وی توں
میڈا شعر عروض قوافی توں　میڈا بحر وی توں اوزان وی توں
میڈا اول آخر اندر باہر　ظاہر تے پنہان وی توں
میڈا فردا تے دیروز وی توں　الیوم وی توں الآن وی توں
میڈا بادل برکھا کھمنڈیاں گاجاں　بارش تے باران وی توں
میڈا ملک ملہیر تے مارو تھلڑا　روہی چولستان وی توں

جے یار فرید قبول کرے　　سرکار وی توں سلطان وی توں
نہ تاں کہتر کمتر احقر ادنیٰ　　لا شے لا امکان وی توں

(133)

میڈا یار گیا پردیس ڈوں وے میاں　　گانے گہنڑے کینویں پانواں ڑی پانواں
ساڑاں سیندھ تے مانگھ اجاڑاں　　بوڈی نوں اگ لانواں ڑی لانواں
بٹھ کجلا بٹھ سرخیاں میندیاں　　سولیں سانگ نبھاواں ڑی نبھاواں
سجڑی رات کراں فریاداں　　ڈینہاں ویٹ ولاواں ڑی ولاواں
ککڑے کنڈڑے فرش وچھا کر　　ڈکھ دی سیجھ سہاواں ڑی سہاواں
ملک ملہیر نہ وٹھڑم ہے ہے　　رو رو سندھ ڈوں آواں ڑی آواں
بھینٹیں ویر تھئے سبھ ویری　　اٹری مول نہ بھانواں ڑی بھانواں
باجھوں یار فرید ہمیشہ　　رت رواں غم کھاواں ڑی کھاواں

(134)

ناصح ناہی نہ تھی مانع　　عشق اساڈا دین ایمان
کُنت کنزاً عشق گواہی　　پہلوں حب خودذات کوں آہی
جیں سانگے تھیا جمل جہان
عشق ہے ہادی پرم نگر دا　　عشق ہے رہبر راہ فقر دا
عشقوں حاصل ہے عرفان
مال عیال دی بٹھ گھت یاری　　دنیا عقبیٰ توں تھی عاری
بے سامانی ہے سامان
مذہب مشرب لا مذہب دا　　لب ہے سارے ارث عرب دا
شاہد درس حدیث قرآن
سکھ خلت سٹ غیر دی علت　　ابن العربی دی رکھ ملت

آکھیم سوہݨے فخر جہان

غافل شاغل ناسی ذاکر　　صالح طالح مومن کافر

سب ہے نور قدیم دا شان

احد اوہی ہے احمدؐ او ہے　　میم دے اولے دلڑی موہے

دھیان فرید رکھیں ہر آن

(135)

نینہہ لایم کارݨ سکھ وے میاں

پئے پلڑے ڈوڑے ڈکھ وے میاں

نہ خواہش دنیا دولت دی　　نہ شاہی شوکت صولت دی

ہے ہک دیدار دی بکھ وے میاں

نہ قاصد نہ پیغام آیا　　نہ خشک جواب سلام آیا

گئی گذر عمر جکھ جکھ وے میاں

وچ دلڑی درد اندوہ بھری　　پئی روڑی وانگے چنگ ذری

نت سڑم تتی دکھ دکھ وے میاں

کہیں خبر ڈساں میں ڈھا لا دی　　دل سنجڑی منبڑی منڈھ لا دی

تھولی گالھوں ویندی ڈکھ وے میاں

ہیوں عشق دے ملک دے میراساں　　پوشاک ہے سو سٹھ لیر اساں

ہے بستر کھتری نکھ وے میاں

ایہو کھٹیا علم ہنر دا ہے　　کیوں وسرے نقش پتھر دا ہے

سوہݨے خان پنل دا مکھ وے میاں

ہے چھوٹیں لا دی دل کٹھڑی　　ہتھوں ناز بروچل دی مٹھڑی

اجاں ڈیتے نہ ہامس سکھ وے میاں

تھل مارو دے وچ رول گیا   آیا سخت ڈُکھاں دے وات جیا
تلے ریت تتی اتوں لکھ وے میاں
جیں ڈینہہ فرید توں یار رٹھن   پٹ رورو کٹ کٹ پیٹ منٹھن
ماری مک سینے گگ ککھ وے میاں

(136)

وچ روہی دے رہندیاں   نازک نازو جٹیاں
راتیں کرن شکار دلیں دے   ڈینہاں ولوڑن مٹیاں
گجھڑے تیر چلاون کاری   سے سے دلڑیاں پھٹیاں
کر کر درد منداں کوں زخمی   ہے ہے بدھن نہ پٹیاں
چھیڑن بھیڈاں بکریاں گائیں   لیلے گابے کٹیاں
کئی مسکین مسافر پھاتھے   چوڑ کیتونے ترٹیاں
دھوئیں دار فقیر تھیوسے   فخر وڈائیاں سٹیاں
ہیوں دلبر دے کتڑے درد ے   برہوں پیاں گل ہٹیاں
مونجھ فرید مزید ہمیشہ   اج کلھ خوشیاں گھٹیاں

(137)

ویسوں سنجھ صباحیں   خالی رہسن جائیں
پکھی پردیسی ابھے سر دے   دو دن دے خلقائیں
ملک بیگانہ دیس پرایا   کوجھیاں کوڑ بنائیں
نہ کوئی ساتھی نہ کوئی سنگتی   کینوں درد سنائیں
قسمت سانگے ڈُکھم اے دھرتی   آندا کون اتھائیں
حسن نگر ڈوں تھیم روانہ   یارب توڑ پچائیں
منگاں دعائیں اللہ سائیں   وچھڑیا ڈھول ملائیں

عشق فرید بہوں ڈکھ ڈتڑے بچھیاں برہوں بلائیں

(138)

ویندیں دل کیچ ڈو پنل کیندے کانڑ
جیندیں سانول رل مل مانوں شہر بھنبھور سیوہانڑ
توں ہیں جیونڑ جوگا ساڈی ڈکھڑی دل دا مانڑ
نازوادا دی جانی لایو جان جگر وچ کانڑ
ڈتڑی جمدیں اٹری کھتری غم گھتڑی ڈکھ ڈانڑ
ایں جگ اوں جگ موئیں جیندیں ہاں تیڈڑی جانڑ نہ جانڑ
توں بن گانونڑ یار مٹھی دے ویڑ تتی دے وانڑ
جے ڈیہنہ بھلڑے متروی بھلڑے ہے مشہور اکھان
درد مٹھا چک چونڈھیاں پاوے مارم سول وڈانڑ
لیلیٰ مجنوں ہیر زلیخا سے لڑھ گئے ہیں گھانڑ
باجھوں یار فرید نہ بھایا جیوے کیندے ترانڑ

(139)

ہر جا ذات پنل ہے صوفی سمجھ سنجانڑ
لَیس کَمِثلہ شیئی سب شے اس نوں جانڑ
یبقٰی وَجہُ ربِک باقی کل شے فان
لاَ یَحتاجُ سوِیَ اللہ ہے فقر دا شان
لاَ مَوجُودَ سوِی اللہ ساڈا دین ایمان
حق باجھوں ہیو باطل دھیان رکھیں ہر آن
علم فرید ہے حاجب بے شک بے عرفان

(140)

ہر جا ذات پنل جی — عاشق جاݨ یقین
ہر صورت وچ یار دا جلوہ — کیا اسمان زمین
احد آہا بݨ احمد آیا — موہیں چین مچین
حاکم ہو کر حکم چلاوے — آپ بݨے مسکین
آپ کرے بہہ وعظ نصیحت — آپ بجائے بین
جے چاہیں توں یار دا میلا — سٹ کاوڑ بٹھ کین
زاہد کوں جا خبر سݨاؤ — عشق اساڈا دین
پیر مغاں ہک رمز سمجھائی — ساجن سمجھ قرین
غافل نہ تھی یار تھوں ہک دم — ہر جاگہ ہر حین
دل فرید دی لٹڑ کیتے — بݨیا فخرالدین

(141)

ہکو راز ڈٹھم ہر گال کنوں — ہکا رمز لدھم ہر چال کنوں
ہر صورت من نوں موہندی ہے — ہر مورت دل نوں کوہندی ہے
سب نسبت یار نوں سوہندی ہے — ہر حال کنوں ہر قال کنوں
کتھے دلبر تھی من موہندا ہے — کتھے عاشق ہو کر روندا ہے
کتھے ربطوں فارغ ہوندا ہے — غم ناز دی قید وبال کنوں
بدنامی میڈا نام ہویا — غم کھاوݨ شرب مدام ہویا
رت پیوݨ کام دوام ہویا — چھٹ پیوسے شرم دی جال کنوں
ڈیکھو حسن حقیقی ظاہر ہے — کیا اندر ہے کیا باہر ہے
کتھے ناسی ہے کتھے ماہر ہے — سوہنا اپݨے وصل وصال کنوں
جڈاں عشق فرید استاد تھیا — سب علم و عمل برباد تھیا

پر حضرت دل آباد تھیا سو وجد کنوں لکھ حال کنوں

(142)

ہݨ دل بدلایم سُر سائیں گیا درددوں جیڑا جھر سائیں
درد دے کنڈڑے سینے لگڑے ہن دیرینے
پئے نکلن بھر بھر سائیں
ݙکھڑے روز سوائے جیں ݙینہہ سڄݨ سدھائے
شہر بھنبھوروں ٹر سائیں
ݙینہاں راتیں ماتم ݙکھ آیا سکھ واٹم
خوشیاں دے تھئے پُرسائیں
یار نہ آوے ، اکھیاں رو رو ہٹیاں تھکیاں
ݙینہہ راتیں دی پھرپھر سائیں
چمڑا ماس لویراں کپڑے لیر کتیراں
برہوں ݙتوسے ہر سائیں
صبر فرید نہ آوے گھر کھاوے تے جھر تاوے
دلڑی کیتم لر سائیں

(143)

ہݨ عشق ونڄایم چس سائیں لکھ وار اساݙی بس سائیں
رات ݙینہاں تڑپھاواں اتے رو رو حال ونڄاواں
رحم نہ کیتو خس سائیں
کلھڑی پئی کرلاواں کھپدیں عمر نبھاواں
دھاں کراں بے وس سائیں
چاک مہیں من بھانے مہݨیں ݙیوم ننانے

طعنے مارم سس سائیں
نندر سبھو ڈکھ لایم ستڑیں ساتھ لڈایم
نہ کئی خبر نہ ڈس سائیں
عشقوں سود نہ پایم سارا بھرم ونجایم
جو لگڑی سو کس سائیں
ڈکھے پینڈے تھل دے پور پوون پل پل دے
دردیں دی ہتھ رس سائیں
درد اندوہ گھنیرے کردے سول وہیرے
نس گیوں دل کھس سائیں
غم فرید ستایم ڈکھڑا نیڑا لایم
منہہ سر پایم بھس سائیں

(144)

ہن کیتم برہوں تنگ سائیں دل نال اساڈی جنگ سائیں
غمزے سخت اویڑے جھیڑے کرن بکھیڑے
نہ کجھ ترس نہ سنگ سائیں
عشق مریلے لٹیاں ہٹیاں مٹھیاں کٹھیاں
تن من چور چورنگ سائیں
گذرے ویلھے سکھ دے جی جکھدے پیا ڈکھدے
رگ رگ تے انگ انگ سائیں
درد اندوہ پرانے جھردی جھور جھرانے
یار ملم دل سنگ سائیں
عشق علامت ظاہر سول گھٹے تے لاغر

ساوا پیلا رنگ سائیں
نینہہ نرالی ڈِاتے ملی فرید براتے
گیا ناموس تے ننگ سائیں

(145)

ہݨ وطن بیگانے ول نہیں آنوݨاں | یاد کیتم دلدار نیں
کولے رہساں مول نہ سہساں | ہجر دا باری بار نیں
وسریا سارا راج پباݨاں | وسر گیا گھر پار نیں
بھاݨ منٹیساں ماݨ نبھیساں | گھولے عار ویار نیں
سرخی کجل مساگ ہیوسے | بٹھ پیا ہار سنگار نیں
پاروں ڈِسدی جھوک سڄݨ دی | کیوں رہساں اروار نیں
میں من تاری تے نیں باری | قادر نیسم پار نیں
بٹھ پئی سندھڑی کیتم مولی | ملک ملہیر ملہار نیں
دیس عرب دا ملک طرب دا | سارا باغ بہار نیں
روہی راویں روہیں رولیس | نس گیا کرہوں قطار نیں
ڈِینہہ ڈُکھاں دا ڈُونگر ڈِسدا | رات غماں دی غار نیں
سانول آیا روہی وٹھڑی | ہار تھئی گلزار نیں
وار مدار فرید ہے دل نوں | ڈُکھڑے تاروتار نیں

(146)

ہے صدقے گھولے یار توں | ایہو جیڑا نینہہ نبھاں
شالا حسن جوانی ماݨے | مٹھڑی دل دا وناں
تھل تیڈِے چتر انگ وی تیڈِے | ملک ملہیر دا بناں
ڈُکھ دا حال نہ تھیوم پورا | چتراں سو سو پناں

جے توں آویں تن من ڈیساں — پیر پرم دا چھناں
بیعت کر کے عشق کڈھایم — علم و عمل توں پناں
سوہنے دے وچ وصف وفا دی — میں اے گالھ نہ مناں
برہوں فرید تھیوے ساتھی — سب شے توں جی بھناں

(147)

تم بے شک اصل جہان کے ہو

نہ تم فرشی نہ تم عرشی — نہ فلکی نہ ارضی ہو
ذات مقدس نور معلے — آئے وچ انسان کے ہو
روتے ہو کبھی ہنستے ہو — کتھے عاشق تے معشوق بنو
اپٹاں بھیت بتاؤ رے — تم کون ہو بھلا کہاں کے ہو
روپ انوکھے طور اویڑے — نازک چالیں من موہنیاں
ناز نزاکت حسن ملاحت — صاحب سب سامان کے ہو
کتھے جاہل کتھ فاسق فاجر — اپنا آپ گماتے ہو
کتھ عارف کتھ اہل حقائق — واقف سر نہاں کے ہو
قبلہ کعبہ مسجد مندر — دیر گنش سب تجھ میں ہے
صوم و صلوۃ کے خود ہو والی — کیوں پابند گمان کے ہو
غیر تمہارا محض محالے — اس جگ میں اور اس جگ میں
دنیا تم ہو عقبیٰ تم ہو — مالک کون ومکان کے ہو
وعظ نصیحت رمز فریدی — سوچ سنجانو دم دم سے
اپنی عظمت یاد کرو — کیوں تھئے یوسف زندان کے ہو

(148)

ڈٹھڑی یار بھلائی — ہک تل ترس نہ آیو

پا گلواڑی سٹروں   ویندیں نہ مکلایو
سہجوں کول ہلہا کے   کیوں جانی دل چایو
ہے ہے یار ہروچل   کیں میں توں بھرمایو
جے ہاوی اے نیت   کیوں وت یاری لایو
جان فرید نکھڑی   مفت ڈکھاں وچ پایو

(149)

کر یار اساں ول آوݨ دی   اج سبھ کنوں اکھ پھرکے وو
گذری ڈکھ ڈوہاگ دی واری   روہی گل پھل نال سنگاری
مد مستانی ڈینہہ ملہاری   باد شمالی لرکے وو
کیتی بھاگ سہاگ اتاول   رت آئی کر ترت اہاہل
کݨ مݨ کنڈیاں رم جھم بادل   بارش ہرکے ہرکے وو
سدھڑی تھئی ول قسمت پٹھڑی   آپے منڑی راحت رٹھڑی
سوہݨی موسم روہی وٹھڑی   وحشت ڈوں دل سرکے وو
ٹھڈڑیاں ہیلاں پورب والیاں   کھلے بادل لسڑیاں کالیاں
سینگیاں سرتیاں نوں خوشحالیاں   ہک ویرݨ ہئی کرکے وو
آپے یار فرید سنبھالیم   سوہݨے سانول پیتاں پالیم
بختیں سنجڑی سختی ٹالیم   جی مسکے دل مرکے وو

(150)

کیں پایا باجھ فقیراں   جذبہ عشق کی لذت کو
کل شے وچ کل شے ڈٹھوسے   ہمہ اوست دا درس کیتوسے
برکت صحبت پیراں   پی کر بادہ وحدت کو
جب مدہوشی ناز ڈکھایا   عریانی نے رنگ جمایا

خرقہ پاڑ لویراں پہنیم رندی خلعت کو
درد منداں کوں درد سلامت بار محبت پنڈ ملامت
دکھ دکھ اٹھدیاں پیڑاں گھول گھتاں سب راحت کو
حسن فرید کئی گھر لوٹے رلدیاں پھردیاں جنگل پوٹے
سے سسیاں لکھ ہیراں ڈیکھو عشق دی شدت کو

(151)

نینہ نبھایا سخت برا ہے بار اجل سر باری بھلو
مارو محب ملہیر سدھایا ولدا کوئی پیغام نہ آیا
پھردی شہر آواری بھلو
کیچ گیاں دی خبر نہ آئی روندیں ڳل ڳئی عمر اجائی
یار نہ کیتم کاری بھلو
ڈکھڑے ڈکھڑے آیم پکھڑے تاڑے ڈُٹھڑے ٹوبھے سکڑے
دلڑی دردیں ماری بھلو
ککرے کنڈڑے راہ جبل دے اوکھے پینڈے مارو تھل دے
سولیں ساڑی ہاری بھلو
ریت تھلاں دی پیر پچالے جھلکن چھلکن لکھ لکھ چھالے
پلڑے پیم خواری بھلو
روہ ڈونگر دیاں اوکھیاں گھٹیاں مارو تھل دیاں ڈکھڑیاں پٹیاں
وہ وہ یار دی یاری بھلو
عشق فرید نہ کیتم بھلا ہے ہے بخت نہ تھیم سولا
ویندم ہوت وساری بھلو

(152)

ہر دل جو دلدار یار مہنجو　　سوہنیاں جو سردار یار مہنجو
کتھ ملا کتھ آمر ناہی　　کتھ منصور تے دار یار مہنجو
آپ چھپائے راز حقیقی　　آپ کرے اظہار یار مہنجو
کتھ بلبل کتھ گل جی صورت　　برگ کتھاں کتھ خار یار مہنجو
کتھ سرخی کتھ ناز نزاکت　　کتھ کجلہ کتھ دھار یار مہنجو
کتھ ڈھولک تے کتھ تان ترانہ　　کتھ صوفی کتھ سرشار یار مہنجو
کتھ عابد تے کتھ نفل دوگانہ　　کتھ کیفی میخوار یار مہنجو
کتھ عاشق کتھ درد کشالے　　کتھ دلبر غم خوار یار مہنجو
یار فرید نہیں وچ پردے　　خود پردہ ہے یار ! یار مہنجو

(153)

پریں اج نہ ہیوسے کل ہی سہی　　ایہو وطن بیگانہ کوڑا کوڑ ٹکانہ
رنگ گل پھل ڈیکھ کے بھل نہ ہیں　　سدھے راہوں سالک رل نہ ہیں
ایں جگ دی جگمگ سمجھ بہانہ
اے نگری ملک پرایا ہے　　اتھ آسرا رکھݨ اجایا ہے
منڈھوں رہݨ نہ ڈیندے کرن روانہ
تھی غافل اصلوں ہک نہ گھڑی　　ہن ہتھ مل مل پرتاب ذری
اجھو موت نے بھیجیا لکھ پروانہ
بٹھ دنیا فانی دیس ایہو　　سب مکروفریب دا ویس ایہو
کیا ناز نہورے تان ترانہ
کر توبہ استغفار سدا　　رکھ بدعت شرکوں عار سدا
تھی محض موحد صاف یگانہ

رب باجھ فرید نوں آس نہیں ایہا عمر سبھو ہک پاس نہیں
کہیں نال نہ چاڑھے توڑ زمانہ

(154)

تھیواں صدقے صدقے آیا شہر مدینہ
سکھ دی سیجھ سہایم گیا ڈکھڑا دیرینہ
نہ رو دلڑی لٹڑی نہ ڈکھ سنجڑا سینہ
سجھ سونے دا ابھریا ڈٹھڑا نیک مہینہ
حرم معلّے روشن ہے نوری آئینہ
عرب دی ساری دھرتی سوہنی صاف نگینہ
ملسی جیڑھا رکھسی صدق ثبوت یقینہ
تھیا شیطان پسیلہ مر گیا نفس کمینہ
خبر فرید سنیوسے ملسوں شب آدینہ

(155)

ہے عشق دا جلوہ ہر ہر جا سبحان اللہ سبحان اللہ
خود عاشق خود معشوق بنیا سبحان اللہ سبحان اللہ
خود بلبل تے پروانہ ہے گل شمع اتے دیوانہ ہے
تھی چاند چکور نوں موہ لیا سبحان اللہ سبحان اللہ
کڈیں موسیٰؑ تھی میقات چڑھے ول وعظ کرے توریت پڑھے
کڈیں عیسیٰؑ یحییٰؑ ذکریاؑ سبحان اللہ سبحان اللہ
کتھے شاد کتھے دل تنگ ڈسے کتھے صلح ڈسے کتھے جنگ ڈسے
تھیا شان جلال جمال ادا سبحان اللہ سبحان اللہ
کتھے راز اناالحق فاش تھیا کتھے سبحانی دا ورد پڑھیا

کتھے انی عبد رسول کہیا   سبحان اللہ سبحان اللہ
ہن ہستی دے نیرنگ عجب   ہن حسن ازل دے ڈھنگ عجب
بے رنگ بہ ہر ہر رنگ رچیا   سبحان اللہ سبحان اللہ
ہے محض مقام تحیر دا   بٹھ حیلہ درک و تفکر دا
ہیں ڈونگھرے ڈیہہ ڈوں ہتھ نہ پا   سبحان اللہ سبحان اللہ
تقدیس کتھاں تنزیہہ کتھاں   تقیید اتے تشبیہہ کتھاں
ہے حیرت سکھ تسلیم و رضا   سبحان اللہ سبحان اللہ
تھئی عمر تلف برباد سبھو   ہیہات سبھو فریاد سبھو
مر مردے تیں نہ پیم سما   سبحان اللہ سبحان اللہ
ہے پیت فرید دی ریت عجب   ہے درد تے سوز دی گیت عجب
سن سمجھو سارے اہل صفا   سبحان اللہ سبحان اللہ

(156)

آ پہنتم جیندیں مکّے   ایہیں شہر مبارک بکّے
واہ دیس عرب دیاں چالیں   خوش طرحیں خوب خصالیں
گیاں وسر وطن دیاں گالہیں   کیا خویش قبیلے سکے
ہے لذت وادھو وادھی   ہے ہر دم ڈوڑی شادی
ہر ویلھے تانگھ زیادی   کئی ہارے تے کئی تھکے
ہن پتھر سیجھ پھلاں دی   ہے دھوڑی تول گلاں دی
شب باد صبا من بھاندی   تا صبح جھلیندی پکھے
انگور ہزار متیرن   خربوزے پنڈ کثیرن
رمّان صغیر کبیرن   چرّن داتے ماروں پھکے
ہے ملک مقدس نوری   ہے جنت حور قصوری

بن عاشق پاک حضوری ہیا کون قدم اتھ رکھے
ونج ڈُٹھم مدینہ عالی جتھ کون و مکان دا والی
ہے دھرتی عیبوں خالی پیا نور رسالت چھکے
کیوں وسرن یار دے دیرے تھیاں اکھیاں رو رو ہیرے
دم جیندیں کرسوں پھیرے یا لڑ بھسوں آ پکے
توڑے لگدے دھکے دھکے اکھ ول ول یار ڈُوں تکے
تن آگ محبت بکھے دل درددوں لذت چکھے
ہے سخت شدید آزاری کرے کون فرید دی کاری
تھئے تنلے نالے جاری دل سوزوں بھج بھج پکے

(157)

آپے بار محبت چایم ڑی ونج آپ کوں آپ اڑایم ڑی
سب ڈکھاں سولاں دی تات ملیم غم درد اندوہ برات ملیم
بھیڑے ڈکھڑیں مار منجھایم ڑی
سوہناں ہوت پنل چھڈ کیچ گیا گل سوز فراق دا پیچ پیا
جو لکھیا پلڑے پایم ڑی
ڈکھا تھل مارو آ پیش گیا دل جان جگر تن ریش تھیا
تتی عشق اولڑا لایم ڑی
مہنجا یار پنل گیا کیچ رٹھا سر ظلمی نینہہ جو مینہہ وٹھا
رب ایڑھے بار سہایم ڑی
ہک وار فرید نوں یار ملے سروں پنڈ ہجر دا بار ٹلے
جیندے کارن عمر گنوایم ڑی

(158)

آپے کیتوئی یار وے   کیوں تھی کھڑیوں اوازار وے
اینویں نہ ہا لائق پنل   کلڑی دی ول لدھڑو نہ کل
ونج کیچ لایو عیش ہگل   میں ہگل موئی وچ ہار وے
دلڑوں نہ سنجڑی کوں چھیں   شرموں کشرموں آ بھیں
شالا سدا توں خوش رہیں   اصلوں نہیں اے کار وے
جڑ جڑ لگی آ سانوݨی   مد مست مینہہ وساوݨی
موسم سہاگ سہاوݨی   میں سر ڈوہاگ دا بار وے
گئی مفت چیتر بہار وی   سرخی تے کجلہ دھار وی
مینڈی تے ہار سنگار وی   کر یاد قول قرار وے
ما پیو تنی توں دور ہے   ڈکھ درد قہر کلور ہے
سانول سبھو منظور ہے   ہک توں نہ تھی بیزار وے
آیاں رتاں من بھانوݨیاں   لالیاں لون تے کاوݨیاں
دل تانگھ چاوے چاوݨیاں   ول رس وسوں ہک وار وے
گیوں رول مٹھڑا ڈھول وے   سارے بھلے ٹک ٹول وے
وسرے الول مخول وے   ڈکھ سول ناسیں تار وے
دل شینہہ نینہہ دے وات ہے   ہیہات ڈینہاں رات ہے
اے منہ نہ ماندی بات ہے   دل ہک تے لکھ آزار وے
قسمت پٹھی دیاں گالیاں   مارو نہ پیتاں پالیاں
ڈے گیوم ملک نکالیاں   گھر بار بر، گھر ہار وے
ڈکھ پیا پٹی دے پیش ہے   غم صبح شام ہمیش ہے
دل زخم زخمی ریش ہے   توں بن تھیم لاچار وے

بابل دی شفقت کھٹ گئی   ما مارمار تے ہٹ گئی
بھیٹیں دی سنگت ترٹ گئی   ویرݨ دا نت تکرار وے
جے تیں نہ ڈیکھاں ول تیکوں   اصلوں نہ ٹک رہساں منڈھوں
رکھسیں جے اتنی تانگھ توں   ہݨ پار نیلا پار وے
ہݨ ہٹ دی کوڑی پچ گئی   نیڑے کنوں دل رج گئی
ڈکھڑیں توں دلڑی بھج گئی   بس یار گیوسے ہار وے
آ آپ کیتو پیار وے   چا سر تے ڈوہ ہزار وے
گلڑے، پچار، ویار وے   ٹھنڈی نہیں ہݨ عار وے
سٹری کوں کلھڑا چھوڑ گیوں   واگاں وطن تے موڑ گیوں
سنج بر دی چھل وچ بوڑ گیوں   لٹ دھاڑ ظلم اندھار وے
ہیں ظلم توں کر بس کڈیں   رلڑے فرید دے وس کڈیں
وس رس اتے کھل ہس کڈیں   جیوݨ دے ڈینہہ ہن چار وے

(159)

اج بن موں برج راج بنسری بجائی
بنسری بجائی اگم گیت گائی
رت سہاگ بھاگ پھاگ راگ رنگ پیا سنگ
بھیو آنند انگ انگ ہرموں ہریائی
کونج موں بھلی کرشن سے کھیلوں ہوری
پریم نیم کی گلال کو اڑائی
عین بین چین میں بین بھیو نہیں بین
انہد گھن گھور شور جور سے مچائی
سن مینہ سمادھ سدھ دا لکھ لاگ رہو

مہاں گھٹ وہٹ پٹ جوت ہیں جگائی
کہاں گنگ گومتی جمنا ار رام گنگ
دل جل موں ٹوب ٹوب تیرتھ پرسائی
کاشی متھرا پراگ برما بشن مہیش
سب ہی اپنے بھیس کیوں پدیس جائی
برم کی فرید کھیل بسری جگت موں بیل
درمٹ کے پھول کو پھلا کے پھل کھائی

(160)

اج پھلوں سیج سڑیندی ہے   تتی تول سڑی چک پیندی ہے
ڈینہہ فراق اساں سر کرڑکے   دلڑی پھڑکے چھاتی تھڑکے
سول نویں نت ڈیون دھڑکے   سختی سخت ستیندی ہے
آئے وقت وداع سجڻ دے   سوہݨے سانول من موہن دے
سنجڑے سینے بیت حزن دے   دلڑی جھوک ڈکھیں دی ہے
اجڑی رنگت پھٹڑے پھٹڑے   ہار جمیلاں سہرے ترٹڑے
اے ڈکھ کٹھڑے سکھڑیں کھٹڑے   پل پل پیڑ منجھیندی ہے
وطن پیاساں چایاں خنکیاں   خوشیاں ڈسکیاں مونجھاں مسکیاں
سانوں ڈوڑیاں ڈوڑیاں خشکیاں   قسمت رخ بدلیندی ہے
پاس نہ کیتی آس دلیں دے   یاری تروڑی یار چھیندے
ماڻ ونجایم ماڻ مہیں دے   جندڑی کھتر کریندی ہے
مستک لکھڑی پیش پیوسے   یار فرید نہ کھڑ مکلیوسے
بیدرداں دے ساتھ رلیوسے   سب کئی مہڻیں ڈیندی ہے

(161)

اج ڈوڑی سک دیدار دی ہے — متاں آئی نگری دلدار دی ہے
ارض مقدس ملک عرب دی — ہر ہر وادی فرح طرب دی
منزل منزل طرح عجب دی — ساری وضع سنگار دی ہے
ہر ہر قطرہ آب ہے کوثر — گردوغبار ہے مشک تے عنبر
کرڑ کنڈا شمشاد صنوبر — خار وی شکل بہار دی ہے
عرب شریف ہے سوہنی ساری — نازک نازو تے متواری
تھیواں واری لکھ لکھ واری — دار نبی مختار دی ہے
آئے حج عمرے دے وارے — سبھ رل مل لبیک پکارے
جیندیں ڈیکھاں رب نہ مارے — وسری حب گھر بار دی ہے
انگھن نہ بھاوے تے گھر کھاوے — ساڑے تول نہالی تاوے
کئی شے اصلوں محض نہ بھاوے — سک ہک سانول یار دی ہے
عشق فرید خرید کیتو سے — کل کاروں آزاد تھیوسے
سرخی سیندھ مساگ گیو سے — نہ کل کجلے دھار دی ہے

(162)

اج رنگ رخ تے ولیا ہے — متاں ماہی ماڈھوں گھلیا ہے
جنگل بیلے سبزی چائی — رونق روز بروز سوائی
رل مل سیاں ڈیون ودھائی — رانجھن لوں لوں رلیا ہے
کانہہ کھیلے خنکی چائی — چائی لیاں دے بور للائی
گل پھل کردے حسن نمائی — سکھ ملیا ڈکھ ٹلیا ہے
رانجھن جوگی میڈا ماہی — میں بے واہی دا ہے واہی
روز ازل توں اس دی آہی — جیں دلڑی نوں ملیا ہے

ڈھولن ڈتی بانہہ سراندی　　سس نناݨ تھئی درماندی
کھیڑیں بھیڑیں حسرت آندی　　کوئی ہگلیا تے کوئی جلیا ہے
ماہی کیتے جھوکیں ڈیرے　　تھئےہن میرے بھاگ بھلیرے
ہتھ گانے سر سوہندے سہرے　　باغ خوشی دا پھلیا ہے
تھیوسے سول کنوں جی واندا　　گذریا ویلھا وقت ڈکھاں دا
یار فرید ملیم دل بھاندا　　بخت اساں ول ڈھلیا ہے

(163)

اج فال فراق ڈسیندی ہے　　متاں یار کنوں نکھڑیندی ہے
سختیاں ودھیاں سکھ تھئے تھولے　　رنج والم غم سوز سمولے
چرکھا ڈکھڑی روں روں بولے　　تند ڈنگی ول پیندی ہے
سیندھاں کچریاں میندیاں پھکڑیاں　　کجلے اجڑے سرخیاں بکھریاں
یاساں ملیاں آساں نکھڑیاں　　لوں لوں ویڑھ ولیندی ہے
تول نہالیاں دار ڈسیجن　　ہار پھلاں دے خار ڈسیجن
صحن حویلیاں بار ڈسیجن　　سب شے مونجھ ودھیندی ہے
بھاگ گیا بد بختی جاگی　　بانہہ چوڑیلی تھیم ڈوہاگی
جیندیں ڈیکھاں سانول ساگی　　جندڑی مرمر ویندی ہے
ٹوٹے کنگݨ کڑیاں نیور　　ٹکڑے بینے بولے بینسر
کٹمالے تھئے ناگ برابر　　چوہنب کلی چک پیندی ہے
نظر نہ آوے رانجھݨ ماہی　　کیتس بے کس تے بے واہی
مونجھ منجھاری ہگل دی پھاہی　　صبر آرام ونجیندی ہے
درد کنوں منہہ ساوا پیلا　　چولا کالا بوچھݨ نیلا
توں بن ساڈا کوجھا حیلہ　　ہر کئی سخت الیندی ہے

سونڑ شگون سبھے تھئے پٹھڑے   وصل وصال دے ساگے ترٹڑے
نین نہ بھائے رو رو ہٹڑے   دلڑی کیس کریندی ہے
چیتر بہار خزان ڈیسیجے   جھوک سبھو ویران ڈیسیجے
نہ کوئی علم نہ ہان ڈیسیجے   روہی ڈیݨ ڈریندی ہے
یار فرید نہ کھڑ مکلایا   باری بار ہجر سر آیا
سک ساڑیا تے تانگھاں تایا   قسمت رودھے ڈیندی ہے

(164)

اج کل اکھ پھرکاندی ہے   کئی خبر وصال دی آندی ہے
وقت ملݨ دی موسم آئی   لذت روز بروز سوائی
خوشیاں کردی ما پیو جائی   کیا بردی کیا باندی ہے
درد و الم برباد تھیوسے   جنگل بیلہ شاد تھیوسے
ویرانہ آباد تھیوسے   فرحت مول نہ جاندی ہے
ہر ویلھے ہر آن ہے شادی   ڈیون لوک مبارک بادی
ہر آزاروں تھئی آزادی   سول کنوں دل واندی ہے
رانجھݨ جوگی آیم ویڑھے   سڑدے مردے کھیڑے بھیڑے
ہن وت سانوں کون نکھیڑے   پل پل پانہہ سراندی ہے
تھیا فرید سہاگ سوایا   مولی جھوک نوں آن وسایا
رانجھݨ میڈا میں گھر آیا   جیں کارݨ دل ماندی ہے

(165)

اج مانگھ مہینے دی ناویں وے   ول آویں آ گل لانویں وے
رت رنگیلی تے ساعت سوہݨی   موسم گل ، گل دی من موہݨی
مد مستانی ڈکھڑیں کوہݨی   سانول صحن سہانویں وے

سیاں ناز نواز کریندیاں   کجلہ سرخی مانگ بٹیندیاں
چیتر سہیندیاں ور ڳل لیندیاں   میں گھر وی پوں پاویں وے
مٹھڑی روپ انوپ وسارے   ݙکھڑی روندیں عمر گذارے
سوہنا ݙے کر کوڑے لارے   آندیں نہ مڑ جاویں وے
کھیڑے بھیڑے رکھن بکھیڑے   سس ننانٹاں لانوم جھیڑے
چاک مہیں دا آ وڑ ویڑھے   تتڑی نوں نہ تاویں وے
سیاں جگیتاں نوکاں کردیاں   مہنڑے ہاپ کریندیاں بردیاں
مل ماہی ہنڑ بٹھ گھت سردیاں   نہ دھوتیں لاج لجاویں وے
توں بن میرا ہور نہ کوئی   طعنے مارم خلق سبھوئی
روز ازل دی تیری ہوئی   لگڑی توڑ نبھاویں وے
سالھوں بھنڑا اکھیاں نیرے   چولی چنڑی لیر کتیرے
لوں لوں سیڑھاں لکھ لکھ چیرے   الڑے زخم مٹانویں وے
نینہہ فرید فقر دی موڑی   ہاجھ برہوں دے کل گل کوڑی
مردیں جیندیں نبھیں پوری   دل نوں داغ نہ لانویں وے

(166)

اج ماگھ مہینے دی یارہی وے   کیوں بیٹھیں یار وساری وے
آئی موسم چیتر بہاراں   سینگیاں سرتیاں ملیاں یاراں
جوبھن لہریں تار متاراں   ہک میں مفت ازاری وے
سیاں دھانون گانون ڳاون   سبھوں ہار سنگار سہاون
مانگ بٹاون دھڑیاں گندھانون   میں سر ݙکھڑے باری وے
سرخی کجلہ میندی سہندی   ہر ہک اپنڑے ڈھول نوں مہندی
میں مٹھڑی غم لٹڑی لہندی   کردی لکھ لکھ زاری وے

زیور پانون بیڑے لانون کنتھ رجھاون سیجھ سہاون
بانہہ سراندی ور گل لانون میں ہک سولاں ماری وے
رت سوہنی تے وقت سکھیلے انگڑ سہیلے گھر البیلے
میکوں وی رب رانجھن میلے قسمت ڈیوم واری وے
گل پھل دھجراں جوڑ ڈکھاوم بلبل بھونرے خوشیاں پانوم
ول ول حسرت ساڑے آنوم پل پل چبھم کٹاری وے
اجڑے سہرے ہار کمانٹے ناز نواز دے ٹول وہانٹے
گذرے سارے مانٹے ترانٹے لگڑی شہر خواری وے
راتیں نندر نہ ڈیہنہ قرارے ہر ہر ویلھے دارمدارے
تول نہالی ڈسدی دارے تتڑی اوڑک ہاری وے
بانہہ چوڑیلی سک سک ہٹری گل نہ لاوے ڈیندا پٹھڑی
پیت کلڑی ریت اپٹھڑی ڈٹھڑی یار دی یاری وے
ماہی مٹھڑا گل نہ لاوم گانے گہنٹے کھاونٹ آوم
باس گلاں دی ساہ منجھاوم ساڑے باد بہاری وے
درد اندوہ تے روگ کشالے سوز پچالے اکھیاں نالے
شالا یار فرید سنبھالے ٹالم مونجھ منجھاری وے

(167)

آ چنوں رل یار پیلوں پکیاں نی وے
کئی بگڑیاں کئی ساویاں پیلیاں کئی بھوریاں کئی پھکڑیاں نیلیاں
کئی اودیاں گلنار کٹویاں رتیاں نی وے
بار تھئی ہے رشک ارم دی سک سڑ گئی جڑھ ڈکھ تے غم دی
ہر جا باغ بہار ساکھاں چکھیاں نی وے

پیلوں ڈیلھیاں دیاں گلزاراں کہیں ہگل ٹوریاں کہیں سر کھاریاں
کئی لا بیٹھیاں بھر بھر پچھیاں نی وے
چال چلوٹیں تھئی آبادی پل پل خوشیاں دم دم شادی
لوکی ہنس ہزار کل نے پھکیاں نی وے
حوراں پریاں ٹولے ٹولے حسن دیاں ہیلاں برہوں دے جھولے
راتیں ٹھڈیاں ٹھار ہگوئلیں تتیاں نی وے
رکھدے ناز حسن پروردے ابرو تیغ تے تیر نظر دے
تیز تکھے ہتھیار دلیاں پھٹیاں نی وے
کئی ڈیون ان نال برابر کئی گھن آون ڈیڈھے کر کر
کئی ویچن بازار تلیاں تکیاں نی وے
کئی دھپ وچ وی چنڈیاں رہندیاں کئی گھن چھان چھنویرے بہندیاں
کئی چنڑ چنڑ پیاں ہار ہٹیاں تھکیاں نی وے
ایڈوں عشوے غمزے نخرے اوڈوں یار خرایتی بکرے
کسنڑ کانڑ تیار رانداں رسیاں نی وے
پیلوں چنڈیں بوچھنڑ لیراں چولا وی تھیا لیر کتیراں
گلڑے کرن پچار سینگیاں سکیاں نی وے
آیاں پیلوں چننڑ دے سانگے اوڑک تھیاں فریدنڑ وانگے
چھوڑ آرام قرار ہکیاں ہکیاں نی وے

(168)

اج ویڑھا پیا بھاندا ہے کوئی وصل سنیہڑا آندا ہے
مل مل آئے بادر کارے بجلی چمکے مینہ پھنگارے
گج گج گاج کرے دھدکارے جھوک سہاگ سہاندا ہے

ٹوبھے اچھلن مال نہ ماوے — راتیں یار اساں ہگل لاوے
ہر کوئی فرحت نال نبھاوے — ہک ڈکھ ڈکھ پیا کھاندا ہے
کوئل کوکے مور چنگھاڑے — اغن پپیہے کرن بلارے
ہر ہر وحشی کر للکارے — گیت خوشی دے گاندا ہے
دشت بیاباں ڈسن بہاراں — بوٹے بوٹے سہنس تنواراں
راحت ہوئی ہے تارمتاراں — چولے انگ نہ ماندا ہے
چٹکے کردے چٹک سہیلی — ویلھے آن سنبھالیم بیلی
سیندھ فرید رکھاں کیوں میلی — ناز نواز سبھاندا ہے

(169)

اجھو مارو ملیو — دل نہ ماندی تھی
سوہے سیج کوں ساڑ تے — ونج متراں دی تھی
باندی بردی یار دی — بر دی باندی تھی
غیروں الفت یار دے — دلڑی واندی تھی
نینہہ نبھیندیں مر ہگیم — پنل کاندھی تھی
تانگھ فرید نوں آکھدی — بر ڈوں پاندھی تھی

(170)

الف ہکو ہم بس وے میاں جی
ہور کہانی مول نہ بھائی — الف ہیم دل کھس وے میاں جی
بے تے دی ہئی کل نہ کائی — الف کیتم بے وس وے میاں جی
ٹھپ رکھ فقہ اصول دے مسلے — باب برہوں دا ڈس وے میاں جی
جے کر لگڑو چاٹ برہوں دی — جایاں کوں ڈیسیں ڈس وے میاں جی
جے ناں سبق برہوں دا ڈترڑو — اج کل ویساں نس وے میاں جی

برہوں سکھیں تے برہوں سکھائیں   ہئی شابس شابس وے میاں جی
جیندیں موئیں ہک یار دے رہسوں   وسری ہور ہوس وے میاں جی
منتر پریت دا پھوک شکاریں   ننگٹیں ہم آلس وے میاں جی
الفت زر دی گھر دی ور دی   نہ رہ گئی ہک خس وے میاں جی
رانجھن میڈا میں رانجھن دی   کھیڑیاں دے منہ بھس وے میاں جی
سٹ گھر بار تے بار وسیساں   بدلیں کیتی تس وے میاں جی
علم عمل بھل ویسی جے کر   عشق پیو کن رس وے میاں جی
اوڑک عشق اندر جند ڈیسوں   نہ سمجھیں کھل ہس وے میاں جی
نینہہ کڈوکناں پیوسے پکھڑے   نہ ہئی قلم تے مس وے میاں جی
نہ اج کل دی یار دے ول دی   روز ازل دی ہس وے میاں جی
عشقوں مول فرید نہ پھرسوں   روز نویں ہم چس وے میاں جی

(171)

اللہ میلے ول سنگ یارا   بردی توں دلبر دی
ناز نزاکت حسن ملاحت   کیا چالیں کیا ڈھنگ یارا
سوہنی طرح نظر دی
عشوے غمزے کرن لڑائی   چشماں کردیاں جنگ یارا
ڈاڈھے ظلم قہر دی
ہر ہر کاکل ناگ ورادھا   زلف مریندی ڈنگ یارا
لڑوی مول نہ اڑدی
قامت یار قیامت ساری   سہنس فریب فرنگ یارا
کردی جو جو سردی
تیر نگہ دا رگ رگ رچیا   سارا بدن چورنگ یارا

نگڑی نوک ہنر دی

عشق فرید رلایم بر وچ ہڈ ہڈ تے انگ انگ یارا

نکھریم کونج ولہر دی

(172)

الیوم بصر حدید وے ہر وقت یار تے دید وے

کھولی عشق قلب کلید وے تھئے گجھڑے راز پدید وے

ڈینہہ رات ساڈڑی عید وے تھیا بُعد سخت بعید وے

غیروں ہے قطع برید وے ہُٹ کھٹ گئی تقلید وے

دل مل گھدی توحید وے ہے حال روز مزید وے

ہر لحظہ شوق شدید وے ہر آن ذوق جدید وے

امارہ نفس عنید وے کر صلح تھیم مرید وے

وہ جذب دی تائید وے وہ فقر دی تمہید وے

تھی محو گفت و شنید وے گئے وسر وعد وعید وے

ٹھندی نہیں تشدید وے کاوڑ اتے تہدید وے

ایہو ادنیٰ عبد فرید وے ازلوں ہے دید خرید وے

(173)

اتھ دردمنداں دے دیرے جتھ کرڑ کنڈا پوئی ڈھیرے

اے اپے ٹبڑے عالی اے سوہٹی ککری والی

ہن مشتاقاں دے والی ہیا کون قدم اتھ پھیرے

کھپ کھاراں تے لئی لانڑے سٹھ پھوگ بھوں من بھانڑے

تھل ٹبے ڈہر ٹکانڑے ہر بھٹ بھٹ نال بسیرے

ٹڈ جھوکاں تے ترڑ تاڑے رس چھٹرے کھیلاں کھاڑے

واہ تکیہ گاہ اساڑے ہنڑ ہووے کون نکھیڑے
ٹپ ٹوبھے پاہیں سوہندے وچ چشکے دل نوں موہندے
جی ہر ویلھے پیا لوہندے ہے ہر دم ہوون نیڑے
جھڑ گاجاں بجلیاں بادل کیا چنڑے گورے سانول
سک سانول کرے اپاہل لڈ ہوت وسم آ ویڑھے
ولھ ککڑیاں ریبھڑ کچریاں کئی سبز متیرے کھکڑیاں
کئی گدریاں پیلیاں ککڑیاں سر روہی سوہندے سہرے
خوش قطرنڑ عطروں بھنڑی گز لائی ساوی سنڑی
کھا ساگ پوسی دی پھنڑی نبھ ویندے وقت سکھیرے
دل ہر ویلھے پئی تانگھے ونج ڈیکھاں مال دے لانگھے
ہگئیں بکریاں بھیڈاں چانگھے لنگھ پوندم قدم اگیرے
سنج واہ اساڑیاں جھوکاں سنڑ کملے کردے ٹوکاں
کجھ خبر نہیں انہاں لوکاں دل پٹھڑے سخت اویڑے
بٹھ شہر بزار عمارت بے واہی برہوں بشارت
پر بے شک عشق اشارت چھڈ جھگڑے کوڑے جھیڑے
تھیاں روہی مینگھ ملہاراں کل گل گلزار بہاراں
وچ سوہندیاں گھنڈ تواراں ہر ٹوبھے چھانگاں چھیڑے
سو ککرے کنڈڑے کاٹھیاں لکھ ڈونگر اوکھیاں گھاٹیاں
سب ڈنگڑے وٹڑے چاٹیاں جتھ تھیوم فرید وہیرے

(174)

اے عشق نہیں سر روہے ڈکھیں سولیں دا انبوہے
نہ تولہا ٹانگ سنداری میں من تاری تے نیں باری

مینہ پوری رات اندھاری　　پیا خاص مینہ پوہے
تھی یار رکھے ہم رازی　　ہے کوڑی حیلہ سازی
ہے پیچ اتے ٹھگ بازی　　اے لطف نہیں کوئی دروہے
پیاں کھوج پنل دیاں خبراں　　گیاں روگ اندر دیاں ڈبھراں
جڈاں عاشقاں بدھیاں کمراں　　تھئی دلی ڈھائی کوہے
رو رنگ رنگ کہم کریہل　　بٹھ ڈکھ سکھ رج بکھ دی گل
دم جیندیں توڑیں گیہل　　جتھ جوہ جتن دی تھوہے
نہ یار فرید ملیوسے　　نہ دردیں واند ڈتوسے
پندھ کر کر ہٹ پیوسے　　سندھ سندھ دی نکھتی موہے

(175)

آئے مست ڈہاڑے ساوݨ دے　　وہ ساوݨ دے من بھاوݨ دے
بدلے پورب مار ڈکھݨ دے　　کھلے بھورے سو سو وݨ دے
چارے طرفوں زور پوݨ دے　　سارے جوڑ وساوݨ دے
چکویاں چکوے اغن پپیہے　　کوئل مور چچونے چیہے
سہنس چکور چنڈور پپیہے　　شاغل گیت سناوݨ دے
ڈینہاں پینگھاں ساویاں پیلیاں　　راتیں کھمݨیاں کھمن رنگیلیاں
گج گج گاجاں گجن رسیلیاں　　وقت سنگار سہاوݨ دے
روہی راوے تھیاں گلزاراں　　تھل چترانگ وی باغ بہاراں
گھنڈ تنواراں بارش باراں　　چرچے دھانوݨ گانوݨ دے
چاندنی رات ملہاری ڈینہہ ہے　　ٹھڈڑیاں ہیلاں رم جھم مینہ ہے
سوہݨی موسم لگڑا نینہہ ہے　　گئے ویلھے غم کھانوݨ دے
مد مستانی تے خوش دݨڑے　　سالھوں سوہے کیسر بھݨڑے

سہجوں مینہ برساتوں سنڑے　　جھڑ گے لانگھے لانوݨ دے
وینہہ فرید آباد تھیوسے　　مال مویشی شاد تھیوسے
دل درداں آزاد تھیوسے　　چولے انگ نہ ماوݨ دے

(176)

ایہے ناز ادا سانولڑے دے　　ہن باعث عشق اولڑے دے
گئے ویلھے بھاگ سولڑے دے　　آئے دورے درد کللڑے دے
ڈتے پیش فراق پنلڑے دے　　ڈکھے پینڈے مارو تھلڑے دے
گئے گذر ڈہاڑے رلڑے دے　　ترسلڑے عیش سکھلڑے دے
ہݨ پربھت روہ جبلڑے دے　　سکھ پال تھئے دل جلڑے دے
جڑ کیتی برہوں چھول مٹھی　　گیا ہار سنگار دا تول اٹھی
لگی پھکڑی ہوہو دول پٹھی　　واہ بھلڑے بھاگاں بھلڑے دے
سب مصری کھنڈ نبات بھلیم　　اعجاز مسیح دی بات بھلیم
مے کوثر آب حیات بھلیم　　سݨ شوخ سخن راولڑے دے
لگا نینہہ نیارڑی پیڑ اساں　　دل چبھڑے برچھے تیر اساں
سو نشتر لکھ لکھ سیڑھ اساں　　نبھ وقت چکے درملڑے دے
لگی نوک نظر گیا ہوش ہنر　　رہے درد اندر سدا سول جگر
ڈوڑے ظلم قہر ڈہاں منہہ دے بھر　　ڈکھے روہ ڈونگر راہ ولڑے دے
سٹ بخمل ململ رنگ محل　　گئے سانگ بدل کوئی لہم نہ کل
رچھ راخس گھل ممیں ڈینیں دل　　آئے پیش سنبھل سرکلڑے دے
ول ول پیا زلف پنل دا گل　　پئے سوز اچھل پئے روگ اٹل
گئے سکھڑے ڈھل گیاں خوشیاں جل　　دل چلڑے نیش اجلڑے دے
کل کاروں عشق فرید کیتا　　گھر باروں برہوں بعید کیتا

ہر پل پل شوق جدید کیتا　　منہ نور بھرے نرملڑے دے

(177)

بٹھ مگھیانڑ راج پبانڑ　　واہ بھانڑے من بھانڑے اساڑے
ستر دھوئیں کانہہ کھیلے　　بے شک مانڑے ترانڑے اساڑے
سٹو سہیلیاں سینگیاں سیاں　　برہوں ڈیتیاں ڈکھڑیں ہتھ ہیاں
چولا بوچھنڑ دھیاں دھیاں　　خون جگر تھئے کھانڑے اساڑے
ہار ہنجوں دا گل وچ پانواں　　سولاں دی نت سیجھ سہانواں
ما پیو بھاواں مول نہ بھاواں　　ویری دوست پرانڑے اساڑے
ضعف بدن وچ سرت نہ تن وچ　　بھا جگر وچ دود دہن وچ
دلڑی غرق اندوہ محن وچ　　رو رو نین کمانڑے اساڑے
چھڈ گیا کیچ شہر دا والی　　تھل مارو دی ککڑی والی
ککرے کنڈڑے تل نہالی　　ڈھ سلھ پتھر وہانڑے اساڑے
پینگھ پیپل ملکانڑے بھل گئے　　سہرے گانے گہنڑے پھل گئے
گھر در جاہ ٹکانڑے رل گئے　　پڑ پئے یار ایانڑے اساڑے
مفت فرید ندامت چایم　　سمجھ سنبھل کر نینہہ نہ لایم
ساری پت پرتیت ونجایم　　تھڑ گئے عقل سیانڑے اساڑے

(178)

برہوں پیوسے پکھڑے　　بے کل دھندڑے چکڑے
پیت پرم دی چاشنی چکھڑیم　　وسرے ڈکھڑے پکھڑے
عشق دی بات نہ سمجھن اصلوں　　اے ملوانڑے رکھڑے
ادنّی ربّی جب ہویا　　شرع مسائل مکڑے
ہمہ اوست دا سبق گدھوسے　　فاش تھئے گجھ لکڑے

ہیں راہوں نہ پھرساں توڑیں — سر تھیسم سو ٹکڑے
محض فرید نہیں کئی حاجت — ہوں ہک نینہ دے بکھڑے

(179)

بن یار مٹھل میں ویساں مر — جیں باجھوں ہک پل کونہ سرے
چھڈ ہوت اکلڑی کیچ گیا — سو پیٹر اٹھی لکھ پور پیا
پٹی پٹ پٹ ہٹری شام سحر — پٹی پیت دے ڈسدے پندھ پرے
مٹھا مارو محب ملھیر وسے — رت روواں سارا لوک ہسے
تھیساں بر ڈو راہی سٹ گھر در — توڑیں یار قبول کرے نہ کرے
کٹھی ناز نگاہ اویڑے دی — مٹھی لذت عشق بکھیڑے دی
موئیں جیندیں تا دم روز حشر — اللہ دل توں مول نہیں وسرے
واہ دلبر تیڈڑی یاری ہے — لگی پھکڑی شہر خواری ہے
دل سڑدی جلدے جان جگر — سر ٹوٹے پرزے سہنس ذرے
شالا تھیوم وصل دا سانگ کڈیں — مٹے لنڑی دل دی تانگ کڈیں
ٹلے سخت پہر کرے بخت وہر — سوہنا صحن سنجیں دے پیر دھرے
آ انگنڑ فرید دے یار مٹھل — ساری عمر گئی جکھ جکھدیں ڈھل
کر لطف مہر بٹھ ظلم قہر — دل ڈکھڑی ٹھڈڑے ساہ بھرے

(180)

بھانڑ وسایا یار چھیندے — ہیٹ سہایا مانڑ مہیندے
اصلوں مول نہ ویساں روہی — کانہہ کھیلے دلڑی موہی
رانجھنڑ دی سر چیساں ڈوہی — تن من ملک تہیندے
گائیں وچھ تے منجھیاں لیساں — نیں چندن تے جھوک بنیساں
بیلا بیلی نال سوہیساں — جیڑھا چاک سڈیندے

ماراں ڈھالے پاواں فالاں　　ساری عمر تیڈے سنگ جالاں
رنگ پور ساڑاں ساڑ پچالاں　　بٹھ کھیڑے موئے جیندے
جاں جاں کنڑین رنگ سٹیندی　　جندڑی صدقے گھولے تھیندی
پاہ ہنباہ تے دھوڑ مہیں دی　　ڈسدا نور اکھیں دے
ہر دم یار دے نام سڈیواں　　شالا نہ بے واہی تھیواں
باجھ تیڈی دے باجھ نہ جیواں　　پیا کوئی کون کہیندے
ہیر سلیٹی چوچک بیٹی　　ناز نینی مشک لپیٹی
آ تقدیروں چاک چکیٹی　　ہڻ ڈیکھو کیا تھیندے
چاکی الڑے چاک چکائے　　وسریا ما پیو ما پیو جائے
مامے چاچے تے ہمسائے　　اڻ سونہیں نظریندے
پار چناہوں رانجھڻ آیا　　جھنگ سیالیں پھیرا پایا
ہیرے نوں جڑ جادو لایا　　کینویں چھپ چھپیندے
گھٹڑے وکڑے ٹوبھے تاڑے　　سب وسرائے نیڑے تاڑے
آوس سانول کولے ساڑے　　بٹھ گھت دروہ دلیں دے
موسم مست ڈیہاڑے بھلڑے　　ڈاگاں ملڑے ساوے تلڑے
بھاگ سہاگ فرید سولڑے　　اکھیاں نال ڈسیندے

(181)

بے صورت صورت اولے　　کر ناز ادا گھنڈ کھولے
ہر ہر جا وچ رانجھڻ ماہی　　آیا نال صفات کماہی
سب سر انہد مرلی واہی　　رمز حقائق چولے
وفی انفسکم بھیت بتاوے　　نحن اقرب بین بجاوے
لو دلیتم گیت سناوے　　لفظ اناالحق بولے

جو کوئی دل ڈوں دھیان رکھیسی　　سارے گجھڑے راز نوں پیسی
اٹھینیت کل اٹھ ویسی　　بجھ پوسن سبھ بھولے
ہک جا ہن احکام شریعت　　ہک جا ہن اسرار طریقت
تھیوے کیا دریافت حقیقت　　کون اے پھولے پھولے
نہ رل ڈکھڑی روہ جبل وچ　　نہ تھی اوکھی مارو تھل وچ
پہلو دوش کنار بغل وچ　　یار پنل ہے کولے
فخر جہاں ہک ریت سکھائی　　اصلوں حاجت رہی نہ کائی
دل جڑ جڑ دھم دھام مچائی　　تھئے گن گیان سمولے
رنگپور دے ہن پنتھ نیارے　　ہک نوں پوڑے ہک نوں تارے
ہک پیا جیتے ہک پیا ہارے　　تلدے ماسے تولے
فاش فرید اے وعظ سنا توں　　عالم جاہل شاہ گدا کوں
جے کوئی چاہے فقر فنا کوں　　اپنے آپ کوں گولے

(182)

پٹی پیت دے پندھ پریرے　　برے برہوں دے بار بریرے
جاݨے مول نہ جاݨے　　بھاݨے یار دے من نوں بھاݨے
گانے گہنے میوے کھاݨے　　وسرے تول وہاݨے
راج بہاݨے حسن دے ماݨے　　گذرے بھاگ بھلیرے
ٹول خوشی دے رول ڈتے　　وہ سولاں لائی کانی
ڈھول نہ تھیتم کول مٹھی　　گیا جوبن جوش جوانی
ہار سنگار نہ کھٹر مکلایا　　ترٹڑے پھلوں سہرے
بادل کالے پورب والے　　نالے باد شمالے
بارش نالے وقت سکھالے　　موسم روپ ڈکھالے

سوز اگالے پون اپالے　　یار نہیں ہے ویڑھے
چیتر بہاراں کھیتر ہزاراں　　ٹوبھے تار متاراں
گل گلزاراں لکھ للھکاراں　　کنڑیں پون تواراں
جھوپڑ ساڑاں جھوک اجاڑاں　　دوست نہ وسدا نیڑے
تانگھاں یار دیاں سانگاں　　کنڑیں برہوں سٹایاں بانگاں
کھڑے وال تے اجڑیاں مانگھاں　　لکھدی ہجر دے کانگاں
کردی چانگاں بجھن نہ تانگاں　　سکھ دے بڈ گئے بیڑے
راہ جبل دے مارو تھل دے　　سانگ کسانگ اجل دے
آون یاد پنل دے رلڑے　　پور پون پلپل دے
ڈکھڑے ول ول پکھڑے ڈھلدے　　درد اندوہ گھنیڑے
ویس وٹیساں دیس چھڑیساں　　جوگنڑ تھی گدڑیساں
خاک رمیساں دھونی لیساں　　نازک نینہہ نبھیساں
شرم لڑھیساں بھرم بڑیساں　　کیجو کھلسن کھیڑے
نوک غماں دی چوک ڈکھاں دی　　دم دم دل درماندی
رات ڈینہاں تڑپھاندی　　کٹھڑی مہنیں سٹھنیں کھاندی
سیجھ نہ بھاندی پئی کرلاندی　　مٹھڑی عشق اویڑے
دلڑی حرمل اکھیاں ہل ہل　　پیریں چھل چھل چھالے
نرمل درد اندر دے درمل　　ڈترڑے روگ کشالے
جل بل تے ہتھ مل مل کوکاں　　زخم پئے وچ زیرے
لالی لوے تے کانگا بولے　　تھیواں اولے گھولے
مرغ مولے کرن چہولے　　نہ ڈے راول رولے

سارے سوہݨ شگون سمولے   وڑ ویڑھے بٹھ جھیڑے
کیا دوری مجبوری اوڑک   ونجݨاں جھوک ضروری
پوری نیساں سک سانول دی   ہم ایمان دی موڑی
پورے جھورے خاک پٹی دی   کرسم کیچ وہیڑے
اگ لائی بھڑکائی رنگت   چشماں چوٹ چلائی
دیداں کرن لڑائی   رمزاں جڑ کر چاٹ چکھائی
بے واہی دے نال اجائی   غمزے رکھن بکھیڑے
اللہ راسی ما نہ ماسی   شہر بھنبھور دی واسی
طرح اداسی سخت پیاسی   بدن بھبھوت سناسی
کھوساں پھاسی تھی بے آسی   پل پل موت کہیڑے
جنگل بیلے شینہہ مریلے   ڈوڑے ڈکھ ڈوہیلے
کپڑے میل کچیلے   نبھ گئے ہسݨ کھلݨ دے ویلھے
ویلھے میلے کر ایلیلے   آ وس ہوت اریرے
پندھ اڑانگے دلڑی تانگھے   اوکھے وصل دے سانگھے
ملݨ مہانگے کوجھے لانگھے   چولا بوچھݨ گھانگھے
جوہ جتن دے ڈسم نہ چانگے   نہ کھارے نہ چھیڑے
تیر جگر وچ پیڑ اندر وچ   نیراں نیر وہیراں
پیر مناواں دھیر نہ پاواں   دل دلگیر لویراں
مارو چھوڑ ملہیر سدھایا   پئے تقدیر نکھیڑے
سٹیاں مٹیاں بٹھیاں کٹیاں   وٹیاں پٹیاں پیتاں
گھٹیاں خوشیاں پاڑوں پٹیاں   ہٹیاں سکھ دیاں رتیاں

مٹھیاں تیغ برہوں دیاں کٹھیاں　　لٹیاں ناز نویرے
درد جدید مزید ہمیشہ　　ریت پریت سوائی
پیت پرم دے گیت سکھایم　　نیت اساں سر چائی
عید فرید بعید سنڈیوسے　　غم کیتے دل ڈیرے

(183)

پردیسی یارا وا پورب دی گھلے

ساونڑ مینہ برسات دی واری　　پھوگ پھلی کھپ پھلے
گاجاں گجکن بجلیاں لسکن　　ذوقوں دلڑی چلے
دھامنڑ کترانڑ سنڈھ تے سبھوں　　چتر سہاگ دا جھلے
جے تئیں پانی پلہر نہ کھٹسی　　کون بھلا سندھ چلے
روز بروز فرید ہے لذت　　طبع ڈینہو ڈینہہ کھلے

(184)

پر وحشت سنجڑی روہی　　اے دل دیوانی موہی
واہ یار پنل من بھاندا　　واہ داروں درد دلاں دا
ہاں بردا تیڈڑے ناں دا　　چم چاتم تیڈڑی ڈوہی
ونج آکھیں قاصد بھلڑا　　ہے ساونڑ سخت اولڑا
مل یار تھلاں وچ کلہڑا　　ہئی قسم خدا دی دروہی
تھی راہی بر ڈوں چلساں　　ول راہوں مول نہ ولساں
ونج ساتھ پریں دے رلساں　　وچ روہی کرسوں پوہی
بٹھ توں بن چیتر بہاراں　　سر سول آون کر واراں
دل ڈکھڑے درد ہزاراں　　اندوہ کرن انبوہی
کیا زیور ہار چنبیلی　　کیا پھلوں سیج سہیلی

تھیا عشق فرید آ ہیلی   سبھ بھل گیئے ایہی اوہی

(185)

پل پل سول سوایا ہے   جی مفت ڈکھاں وچ آیا ہے
دور گیا منظور دلیں دا   تن من دھن ہے مال جہیں دا
شالا ڈھولݨ ملم چھیندا   درداں سخت ستایا ہے
دشت بیاباں جال اساڈی   سوز اندوہ دی چال اساڈی
ماتم حال تے قال اساڈی   عشق بہوں ڈکھ لایا ہے
چاک کیتے دل چاک مہیں دے   کون کلکڑے زخم کوں سیندے
مرہم وصل وصال تہیں دے   کھیڑا کوڑ اجایا ہے
رانجھݨ جوگی میں جگیانڑی   بے زر اس دے راہ وکانڑی
مٹھڑی ماری پھراں نمانڑی   نام نشان گنوایا ہے
برہوں النبی جڑ کر لائی   سڑدیں بلدیں پھراں لکائی
لوک کیا جانڑے پیڑ پرائی   جو لکھیا سو پایا ہے
چھڈ گیا رانجھݨ سر دا والی   کیتس حال کنوں بے حالی
ساڑاں سیجھ تے تول نہالی   سب کجھ ہجر بھلایا ہے
دل نوں نیٹیا عشق مریلے   پھردی شہر تے جنگل بیلے
متاں فرید کرے رب میلے   تانگھ آرام ونجایا ہے

(186)

پرانڑی پیڑ پئی گل دی   نہ گلدی دال درمل دی
سدا جلدی تے ہت ملدی   اجل دی تانگ پل پل دی
وتاں رلدی پٹی تھل دی   نہ ٹلدی سک ہروچل دی
سڑیندی سیجھ بخمل دی   تلیندی تول نرمل دی

سنجی نوں سانگ سانول دی ازل دی ہے نہ اجکل دی
ڈکھاں ڈکھڑے ڈتے ڈاڈھے ہڈاں دا ماس غم کھادھے
ہمیشہ درد ہن وادھے پنل ولدیں کریں جلدی
اویڑا عشق پیا جھولی لویراں ہے چنی چولی
نہ جمدیں وقت ما گھولی ڈتی گولی ہلاہل دی
سجݨ رٹھڑا تے مکھ مٹھڑا خوشی دا سانگ سبھ ترٹڑا
نہ ڈکھ کھڑا نہ جی چھڑا اپٹھڑی مونجھ ول ول دی
سڑیندا سوز چھاتی ہے مریندا روگ کاتی ہے
نہ پیندا یار جھاتی ہے کراں کیا کجھ نہیں چلدی
ڈکھی دا درد ویری ہے مٹھی دی ما اویڑی ہے
تتی دا ویر ویری ہے سروں سختی نہیں ڈھلدی
فرید آیا نہ ماہی ہے ڈتی سولاں نہ ساہی ہے
جگر وچ جرح جاہی ہے لگی جڑ نوک راول دی

(187)

پورب للہاوے تے پتالوں پانی آوے

پینگھاں وݨوں وݨ دیاں مچھلے پیلے گوڑھے ساوے
بدلے درداں رووݨ بجلی اکھ مارے مسکاوے
روہی رنگ رنگیلی چک کھپ ہار حمیلاں پاوے
پوٹے پوٹے گھنڈ سہاگوں گیت پرم دے گاوے
کیسر بھنڑی چولی چنڑی ول ول مینہ پساوے
پورب ماڑ ڈکھݨ دے بادل کوئی آوے کوئی جاوے
سانوݨ مینگھ ملہاراں سبھوں تھلڑیں مال نہ ماوے

پیسوں پانڑی دھارو دھاری ڈیسوں جھوک تراوے
وٹھڑے پالے تھئے خوشحالے مال مویشی گاوے
سبھ کئی پا کر چوڑے بیڑے بہہ مٹیاں گھبکاوے
سوہنڑی کوجھی گہنڑے گھٹڑے پاوے پا ٹھمکاوے
سیندھاں مانگھاں تلک تلولے کجل مساگ سہاوے
رشک خوئید ڈسے سنھ دھامنڑ تھئے چو گوٹھ پلاوے
تند نہ ماون کھیر ہگئیں دے پر تھئے جھاپ ڈوہاوے
کونجاں کرکن مور چنگھارے کوئل کوک سنڑاوے
آون رلڑے یاد سجنڑ دے ظلمیں برہوں ستاوے
سوہنڑی موسم سوہنڑیاں مدتاں سوہنڑا آن ملہاوے
باقی عمر فرید دی شالا سانول سانگ وہاوے

(188)

تانگھ پنل دل تیندی ہے سانون ہک پل رہنڑ نہ ڈیندی ہے
عشق اجاڑی جھوک امن دی پاڑوں بیخ پٹیس ہڈ تن دی
ہک سک رہ گئی یار سجنڑ دی جو سب بار سہیندی ہے
مونجھ منجھاری درد وچھوڑا لکھیا باب تتی دے ڈوڑا
اے غم مول نہ تھیوم تھوڑا جند جکھ جکھ مکلیندی ہے
تیغ طمانچہ بانک کٹاری خنجر پلکاں تیر شکاری
پھٹ کیتے تن من وچ کاری پیڑ قرار ونجیندی ہے
درد اندوہ ہزاراں دل نوں ڈکھ ڈیون لکھ ماراں دل نوں
سولاں دیاں تلواراں دل نوں حسرت برچھی لیندی ہے
منہہ نہ لینڑے سکے بھائی مہنڑیں ڈیوے ما پیو جائی

خویش قبیلے کرن لڑائی　　سس نناݨ مریندی ہے
شوق فرید شعور لڑھایم　　حال ونجایم قال گنوایم
دھوڑی پایم خاک رمایم　　دل سبھ کیس کریندی ہے

(189)

تتا عشق ہوں گذریوسے　　ایہو قہر نہ پیش ایوسے
بھاہ برہوں دی ساڑ پچالیا　　ہڈ تن کیتس کیری
یار لدھوسے جانی ویری　　لکھیا واہ ملیوسے
جان جگر تن پارے پارے　　سینہ محض لویراں
لوں لوں رگ رگ وچ سو پیڑاں　　ہجر برات ڈتھیوسے
ہنجروں ہاراں واٹ نہاراں　　بیٹھی کانگ اڈاراں
جان جگر ہے جیندا دیرا　　تنہا چھوڑ گہیوسے
پیت پرانی من نوں بھانی　　لذت بہت ڈکھالی
مثل سمندر آتش اندر　　سو سو عیش لدھیوسے
سڑ گیم جل گیم مر گیم گل گیم　　یار فرید نہ آیا
سکدیں تپدیں مردیں کھپدیں　　نازک نینہہ نبھیوسے

(190)

تتے نینہہ تتڑی دے اتے　　حیران سارا لوک ہے
اے دل نہیں کچڑی گدھی　　ماہی وچائی ٹھوک ہے
چٹ تھئی جوبن دی تار وے　　گئے کم بھلے کل کار وے
توں بن تتی دا یار وے　　جیوݨ نہ جیوݨ بھوگ ہے
او اپڑی جاتے خوش وسن　　اتھ نین تھی بے وس وسن
کیوں لوک نہ میں تے ہسن　　مٹھڑی کوں چاتا پوک ہے

روپٹ اساڈی کار ہے ڈکھ سول گاہناں ہار ہے
بر بار چٹ گھر بار ہے مارو تھلاں وچ جھوک ہے
تھیا بخت میں تے تنگ ہے سکھ دی ہمیشہ جنگ ہے
بکھڑا مساگ دا رنگ ہے اجڑی سہاگ دی نوک ہے
بچھڑا فرید دا حال ہے سانول نہ نیتم نال ہے
نظرم وصال محال ہے ڈکھ دی نویں نت چوک ہے

(191)

توں بن حضرت یار ہر دم پھراں حیرانی
ماہی باجھوں سول گھنیڑے جیوݨ ہے بیکار
چاٹم دل دا جانی
دلبر جیہاں ہور نہ کوئی خوبی دا سردار
صورت وچ لاثانی
پنل چھوڑ کے کیچ سدھایا کیتس زار نزار
رو رو تھیم دیوانی
عشق اویڑا پیش پیوسے دل نوں دار مدار
تن من سو سو کانی
درد فرید ہے چیز مہانگی تھیندے ونج وپار
جندڑی کر قربانی

(192)

توں بن موت بھلی ویندم شالا مری
ٹکساں ہک نہ ذری جیساں پل نہ گھڑی
پورب طرف ڈہوں مینگھ ملہار ڈھم

بجلی لسک ڈِتی گج گج گاج سنْیم
رہساں اتھ نہ اڑی ویساں وطن وری
کنڑیں ووڑ پیم روہی وٹھڑی دی
ڈھولا کل نہ لدھو ڈکھڑیں کٹھڑی دی
پھاڑیم چولی چنی رو رو تھیم چری
اپنْے دیس ونجاں دل نوں تانگھ تھئی
ڈیکھاں تاڑے ٹوبھے لانْے کھار بوئی
بر ڈوں راہی تھیواں ساڑیں سول سڑی
اونگاں پونگ اٹھن بدلیں کیتی لس
گھن گھن نام تیڈا روندی تھئی بے وس
سانول تینوں ملاں یا سر پووم مری
سرخی میندی مٹھی کجلہ دھار گیم
ناز نواز بھلیا ہار سنگار گیم
بینسر بول بھناں اجڑی مانگھ دھڑی
کھیڈنْ کڈنْ گیا سکھ دا ٹول گیم
ڈکھڑے پکھڑے پئے خوشیاں رول گیم
جڑ کر راول جوگی لائی پرم جڑی
کھمدی کھمنْ فرید جھوکاں یاد پوون
اکھیاں نیر ہنجوں کر برسات وسن
لکھ لکھ دھانہہ اٹھم جاں جاں ڈسم جھڑی

(193)

توں بن میں دا چاک وے — دلڑی غماں دی جھوک ہے

جوجو خوشی سر سبز تھئی　　صرصر ڈکھاں توں سوک ہے
گئی ریت بھت وٹ گھت منڈھوں　　اصلوں نہ تکساں اتھ منڈھوں
ساڑے نہ سہساں نت منڈھوں　　اے گال روک دی روک ہے
رل مل تتی نوں تیندیاں　　رکھ ویر ویڑ الیندیاں
ہکڑیاں الانبھے ڈیندیاں　　ہکڑیاں دی نوک تے ٹوک ہے
رو رو اکھیں وچ پیاں چراں　　کل مردی شالا اج مراں
یا ونج پڈھاں یا بھوئیں وڑاں　　گیا یار تروڑ سنجوک ہے
ڈکھ سول ہار ہنڈ پیڑے　　آئے سر تے سخت رنڈپیڑے
بدبخت ضعف پڈھیپڑے　　کیا ملیا تھوک کوں تھوک ہے
قسمت فرید دی تھئی پٹھی　　گیا رول سانول ڈے پٹھی
چیڑے پدھر تے میں لٹی　　خوش وسدا سارا لوک ہے

(194)

تیرا نینہہ نبھیساں زورے　　سانوں جھلکے کون تے ہوڑے
جان جلیساں سیس سڑیساں　　سبھوں سوز سہیساں
سارا شرم لڑھیساں　　ساری عار ویار اٹھیساں
تن من دھن سبھ ملک سجنڑ دے　　توڑے کیجو کرم وچھوڑے
عشق اجاڑیم سولاں ساڑیم　　درداں لائے دیرے
روگ کروپ کشالے ہر دم　　گانڑے گہنڑے سہرے
راج پیانڑے تول وہانڑے　　وسرے زورے تورے
پیکے ٹوکاں کرم، سوریجے　　مارم جگیتاں نوکاں
مٹھڑی دلڑی لتری دا　　ہے قبلہ یار دیاں جھوکاں
ما پیو خویش قبیلہ مل مل　　ڈیندے دھکڑے دھوڑے

چشماں جادو جوڑ جگائے ہوش قرار بھلایا
ڈکھڑے پکھڑے آئے غم ہم دم دم نال سوایا
غمزے خوب دھموڑے ڈیون رمزاں گھتدیاں گھوڑے
یار فرید نہ وسرم ہر گز رو رو دھانہیں کرساں
جیندیں مردیں او کھیں سوکھیں ساہ محبت بھرساں
دوہری سک دی سانگ جگر وچ جے ڈکھ ڈیوم ڈوڑے

(195)

تیرے بناں سانول ہوں دلڑی الگ بے آس ہے
جندڑی جلے سینہ سڑے سر چور ہے تن ناس ہے
جیڑا غماں دے وات ہے ہیہات ہے ہیہات ہے
ہک ڈکھ تتی دے ساتھ ہے سکھ دی نہ بو نہ باس ہے
جیں ڈینہہ پنل گیا کیچ ول سٹ سیجھ کھٹ رنگیں محل
جھاگاں جبل گھاٹیاں تے تھل ہک مونجھ ہے ہئی پیاس ہے
وسرے نہالی تول سب پوپا تے بینسر بول سب
ہن سوز ہے یا سول سب یا درد ہے یا یاس ہے
کیڑے فرید اج بھج نسوں جتھ رچھ تے باندر دی وسوں
ڈیہیں ممیں راخس ہوں سو غول لکھ نسناس ہے

(196)

ٹوبھا بٹوا ڈے پکا تڑ تاڑ تے سندھڑوں دور اتاڑ تے
صبح سوریں گھبکن مٹیاں جھوپڑ دے اگواڑ تے
روہی راوے روہیں دھماں ہوک پووے ونج ماڑ تے
اچڑے ٹہڑے سکھ ساگھر دے چڑھنا پووم پہاڑ تے

چو طرفوں ویہہ پانڑیں آوے — سوہنے صاف جھکاڑ تے
پاک ڈِہر وچ ٹوبھا ماروں — نہ جھت جھاڑ کچاڑ تے
روہی واس سبھے لڈ اون — اپنیاں جھوکاں ساڑ تے
پھلو ڈہے تے منت لیسوں — تھورا چڑھیسوں دینے لاڑ تے
آن فرید سوہیساں چتورے — شہر بزار اجاڑ تے

(197)

ٹوبھا کھٹا ڈِے سوہنی جا تاڑ تے — اوجھا نہ ہووے ساری ماڑ تے
ٹوبھے باجھوں مول نہ ٹھسّاں — نہ گٹھ تے نہ پاڑ تے
ڈینہاں پیسوں لسیاں گاویاں — راتیں کھیر کوں کاڑھ تے
توں بن ساول اگ اڑیساں — چولا بوچھڻ پاڑ تے
جے نہ اوسیں توں ول جھوکاں — لڈسوں جھوپڑ ساڑ تے
جھوپڑ جوڑ بنیسوں کھپ دے — تھل دے صاف پسارٹ تے
گائیں سہنس سوائیاں سوہنیاں — ڈبھسن آن اکاڑ تے
ٹوبھا بنڑیسوں دل دے سانگے — منت چڑھیسوں لعلو لاڑ تے
آوم راحت ڈوڑی چوڑی — لائے پھوگ دے وار تے
فرح فرید نوں روز سوائی — سنج بر سخت اجاڑ تے

(198)

ٹوبھا کھٹا ڈِے ملک ملہیر تے — پتھر پہاڑ کوں چیر تے
ملک ملہیر دی نازو چالی — ہوئی لائی دا رتبہ عالی
ٹوکاں کردی دھوڑی والی — کیسر مشک عنبیر تے
منجھیاں رنگسن گائیں ڈھکسن — بھیڈاں بکریاں چانگے ٹکسن
اکھیاں اڑسن دلڑیاں ہکسن — دھرتی دی تاثیر تے

برہوں دے ٹھوہ تے جوہ بنیسوں　　جھوکاں جوڑ سنجوک چھکیسوں
سی تے سے تھورے لیسوں　　منت چڑھیسوں مائی ہیر تے
بیعت کریسوں کل تھل بر کوں　　ساگھر پریم تے سکھ ساگر کوں
بُجھڑے رچھنے جودھاسر کوں　　رکھ تکیہ گر پیر تے
جاں جاں ووٹھ دی ووہ سنیوے　　سندھڑوں روح اچاک ڈسیوے
ڈینہاں لسڑی تے دل تھیوے　　راتیں گاوے کھیر تے
ٹوبھے باجھوں مول نہ ٹھہساں　　نہ وکڑے نہ بند تے بہساں
نہ گٹھ تے نہ پاڑ تے رہساں　　نہ وت کھوہ وہیر تے
آپے آ کر دلڑی لاتو　　حال میڈا سبھ سمجھیو چاتو
ہن کیوں مٹھڑی توں دل چاتو　　دھوتیں دی تقریر تے
عشق فرید لکھیا پروانہ　　گھر باروں تھی یار روانہ
کر سر صدقے پڑھ شکرانہ　　رہیں مٹھڑی تحریر تے

(199)

جڈاں چایم پا کر جھولی
کر ویں ڈتی ما لولی

پہلوں پیت نہ پئی پیو ما دی　　وت ہوت بلوچ نہ رادھی
میں مٹھڑی چاوݨ لا دی　　ہم بخت سڑی ڈکھ رولی
گھر فخر پیا پوں پاوے　　آ اجڑی جھوک وساوے
رل چیتر بہار سہاوے　　وس ہس رس کھیڈوں ہولی
توڑیں درشن مول نہ پیساں　　تاں وی نازک نینہہ نبھیساں
وچ کوٹ شہر مر ویساں　　تھی در دلبر دی گولی
سارا چولا بوچھݨ گھانگھے　　گئے زیور تریور لانگھے

سر مانگ مریندی سانگے
تھئی سرخی زہر دی گولی
بن یار نہ سج سہیساں
پھل سہرے تروڑ سٹیساں
بھن بینسر بول سٹریساں
بٹھ چندن ہار نبولی
سیاں رل مل مہنڑیں ڈیندیاں
کھل ہاسے کیس کریندیاں
ما بھیٹیں ویٹ الیندیاں
سس مارم سو سو بولی
جند جلڑی جندڑی جھولی
جتھ کرڑ کنڈا سبھ سولی
ڈسے ککرے ریتڑ کولی
دل درد چلائی گولی
ہر پل پل پیت پنل دی
سک سانول پاروچل دی
ہے تیڈی روز ازل دی
ایہا کوجھی کملی بھولی
ول یار فرید نہ آیا
سر سولیں سانگ رسایا
سب ہار سنگار وہایا
گئی ناز نواز دی ٹولی

(200)

جگ وہم خیال تے خوابے
سب صورت نقش بر آبے
جے پچھدیں حال حقیقت
سن سمجھ اتے رکھ عبرت
جیویں بحر محیط ہے وحدت
کل کثرت شکل حبابے
نہیں اصلوں اصل دوئی دا
خود جانڑ ہے نسل دوئی دا
گیا پھوکا نکل دوئی دا
ول اوہی آب دا آبے
نہ کافی جانڑ کفایہ
نہ ہادی سمجھ ہدایہ
کر پرزے جلد وقایہ
ایہا دل قرآن کتابے
ہے پرم گیان وی دلڑی
ہے بید پران وی دلڑی
ہے جان جہان وی دلڑی
دل بطن بطون دا بابے
دل لب ہے کون مکاں دا
دل غایت اصل جہاں دا

دل مرکز زمین زماں دا — ہیا کوڑ پلال حجابے
وچ صورت دے ناسوتی — وچ معنے دے ملکوتی
جبروت اتے لاہوتی — دل اندر سب اسبابے
رکھ انتر دھیان فریدی — سٹ سکھنڑیں پیر مریدی
ہے دوری سخت بعیدی — جی سکھڑیں کانڑ عذابے

(201)

جندڑی اچاکے جیڑا اداسے — جاپے تتی کوں کیندی پیاسے
پیکیں سوریجھیں گڑے وکھوہے — ڈیندی مٹھی نوں ما بھینڑ ڈوہے
قسمت دیاں گالھیں دلبروی دروہے — ایڈوں گیوسے اوڈوں گیاسے
تھئی آس پاسے آئی یاس پاسے — زر بفت ڈورئے ململ تے خاصے
کھنڈڑیاں نباتاں مصریاں تپاسے — کپڑے اوڑاہے کوڑے دلاسے
لکھڑی متھے دی پلڑے پیاسے — وہ واہ خدا دے کم بے قیاسے
جیڑھیئں کوں منہ وی لیندے نہ ہاسے — مل مل کریندیاں کھل ٹوک ہاسے
منہ ویڑھ کھڈھڑے پئی ساہ بھردی — ویندی نبھائی ڈینہو ڈینہہ نجردی
چس رس نہ ماتیم گھردی نہ وردی — ہک پل نہ ڈترم سکھ سیج پاسے
برہوں بجھیندا لکھ لکھ بلائیں — تھی تھی ڈکھاری منگدی دعائیں
شالا کہیں دیاں یارب کڑاہیں — دیداں نہ اٹکن دلڑی نہ پھاسے
سانول سلوٹا مارو مریلا — نکھڑیا نہ ڈھٹڑس کوئی وقت ویلھا
سرخی ڈوہاگنڑ کجلہ ڈوہیلا — گل گیا فریدا جوبن نراسے

(202)

جھوپڑ جوڑوں چک کھپ تھڈڑتے — ایجھاں نہ ہووے سارے مڈتے
نہ وکڑے نہ بند تے ہساں — نہ گٹھ پاڑ دی کھڈ تے

سانوݨ آن سوہیساں روہی   سندھڑوں سگھری لݙ تے
جے پاݨی کھٹ ویسی ہسوں   ڈھائے تے کل اݙ تے
شہر بھنبھور دی کھاوݨ اوسم   ہوت نہ جاویں چھڈ تے
تیغ فرید برہوں دی ویہہ گئی   چم چم تے ہڈ ہڈ تے

(203)

جو سی توں پوتھی پھول وے   وسی کڈاں سوہݨا کول وے
رو رو تھکی پٹ پٹ ہٹی   کیڈے ویساں ݙکھڑیں کٹھی
سولاں لٹی درداں مٹھی   ماہی پنل گیم رول وے
پاندھی پچھاں واٹیں تکاں   سڑ سڑ بھجاں بھج بھج پکاں
ٹر ٹر بھجاں بھج بھج تھکاں   سنج بر رلایم ڈھول وے
جیڑا غماں وچ وڑ گیا   ݙکھ اڑ گیا سکھ لڑ گیا
دریا غضب دا چڑھ گیا   سو جھول لکھ لکھ چھول وے
سک ساتھ سانول دی سدا   درروں نہ تھیوم دل جدا
شالا پنل میلم خدا   جندڑی گھتاں میں گھول وے
زاہد وٹا ہݨ چول وے   برہوں چپولا پول وے
پتری پرم دی کھول وے   دلڑی اساݙڑی چول وے
ݙکھا نینہہ انوکھا راز وے   تتا سوز دے ہتھ ساز وے
مٹھی دھانہہ فرید آواز وے   ہو ہو ملامت دول وے

(204)

چوڑے ہیڑے کینویں پانواں ڑی پانواں   میڈا یار گیا ملہیر تے
ݙے کر کوڑیاں آس امیداں   تھورے چاڑھ ݙکھانواں ڑی ݙکھانواں
ہیں ݙکھڑے دل دلگیر تے

گئے برباد لکھو لکھ وعدے ہݨ کیوں پھٹکی کھانواں ڑی کھانواں
کھوٹے توں ویری بے پیر تے
رات ہجر دی رتڑوں روواں رتڑیاں مرچاں لانواں ڑی لانواں
تتی سو مݨ ہک ہک چیر تے
صدقے صدقے اولے گھولے واری واری جانواں ڑی جانواں
مِٹھی قاصد دی تقریر تے
یار نہ آوے کجھ نہ بھاوے بھینڈیں نوں نت تانواں ڑی تانواں
تھیواں کاوڑ ما پیو ویر تے
کھیڑیں بھیڑیں دے ہتھ آئی جیں ڈینہہ لدھیاں لانواں ڑی لانواں
ڈوڑی تریوڑی سختی ہیر تے
اوکھیں سوکھیں مول نہ پھرساں کیوں نینہہ فرید لچاواں ڑی لچاواں
مُٹھی کل کم رکھ تقدیر تے

(205)

درد پئے ول پیٹے ڈتڑے یار رنجھیٹے
میں بیٹھیں گئی عمر، نہ آئے لانویں لہݨ دے نیٹے
ہتھڑیں پیریں غم دے گانے سر سولاں دے ریٹے
سینگیں سرتیں لگڑے جھیڑے سکڑیں سورہیں پھیٹے
سانول آوے آ گل لاوے سبجوں سیجھیں لیٹے
دلڑے سو سو زخم کلکڑے سینے سخت چپیٹے
یار فرید سنبھالم جیندیں رب ڈکھ ڈکھڑے میٹے

(206)

دلڑی درددوں ٹوٹے ٹوٹے پرزے پرزے ذرے وو ذرے

عشوے غمزے ناز نہورے نخرے ٹخرے زورے تورے
خون کریندے ذرے وو ذرے
آپے اپنا سونہاں کیتو آپے اپٹی جاہ تے نیتو
ہن کیوں تھیندیں پرے وو پرے
گوڑھے نین تے زلفاں کالیاں سوہنیاں رمزاں موہنیاں چالیاں
جیں بن مول نہ سرے وو سرے
پل پل تیر نگہ دے پھلڑے ول ول پیچ زلف دے ولڑے
بیوس کینویں کرے وو کرے
مونجھ منجھاری درد اندیشے ڈینہاں رات فرید دے پیشے
ہجروں جندڑی ڈرے وو ڈرے

(207)

دلڑی نمانی کوں روز منجھاری چھڈ گیا ڈھولا یار ازاری
عشق نہیں کئی بھاہ غضب دی سڑدی جلدی جان وچاری
عاشق پھردے مست موالی سر قربان کرن لکھ واری
درد اندوہ تے سول ہزاراں لا کر یاری یار وساری
صید کریندے مرغ دلیں دے ناز و ادا ہن باز شکاری
چشماں شوخ بہادر جنگی پلکاں دھردیاں دست کٹاری
جند فرید بچے ہن کینویں نیناں خدنگ چلائی کاری

(208)

دلیاں تے دیداں سوہناں تیڈڑے دیرے ہر دم وسیں پیا توں ساڈڑے نیڑے
سینگیاں سرتیاں حق ہمسائے گلڑے کرن وکھوئے
ما پیو ویرن بھیݨ بھنیجیاں جڑ جڑ لانوݨ جھیڑے

جگتاں مارن پیکے پتنے ہاسے کرن سوریجے
اٹھدیں بھندیں ٹردیں پھردیں سس نناݨ کھیڑے
چوچک چاک تیڈا توں مالک سر سرواہ دا وارث
منجھیاں تیڈیاں جھوکاں تیڈیاں کوڑے چھوڑ بکھیڑے
کون ہے قاضی رشوت راضی کون سیال تے کھیڑے
باجھ خدا دے جھگڑے جھیڑے ساڈے کون نبیڑے
ڈوہن ڈینہیں دے ناحق دعوے اوڑک ناحق تھیندے
رانجھݨ تے میں ہس رس وسوں سڑ سڑ مرن کھیڑے
جو جو لیکھ متھے دے آہے آخر وہ ملیوسے
جندڑی چھٹݨ فرید ہے مشکل ویڑھیا عشق اویڑے

(209)

دلے دارم بے آوارہ طبعے وحشت آرائے
برہوں بارے ہروچل دے بیاباں دشت رلوائے
کیہاں غم دیاں کیہاں باتیں ڈکھی ہے دل ڈینہاں راتیں
خدارا حال زارم بیں کہ بے دستیم و بے پائے
بما طالع شدہ پر کیں نزارم بے دل و غمگیں
نہ پیندا یار ہے جھاتی اجݨ ڈکھڑے نہ پاندائے
سجݨ وس رس ڈکھایم چس سور تجیں پیکڑیں بس بس
دل دیوانہ با ہرکس ندارد ہیچ پروائے
ہمیشہ مونجھ وادھی ہے سنجی سختی زیادی ہے
سدا سولاندی شادی ہے میں اپنے بخت ازمائے
ڈیہاں ڈوڑی خرابی ہے قلق ہے اضطرابی ہے

نماشاں جی عذابی ہے نہ آپ آئے نہ بلوائے
زعشق عارض رنگیں چو لالہ داغ ہا دیریں
کیتیاں ہن دل اندر جاہیں کڈہیں رب یار ملوائے
بغیر از من کرا شاید فرید ایں مرمرا باید
ڈکھے پینڈے تے ڈکھ بیحد ممیں راحس تے رچھ سائے

(210)

دل دم دم دردوں ماندی ہے — سک ڈھڑیں باجھ نہ لہندی ہے
ہجر دیاں گذریاں ڈکھیاں راتیں — ما پیو خویش نہ پچھدے باتیں
سینگیاں سرتیاں لہن نہ تاتیں — مٹھڑی پئی تڑپھاندی ہے
چاک ممیں دا من نوں بھاناں — بھل گیا سارا راج پیاناں
گھولاں سیج تے تول وہاناں — بیٹ دی ریت سوہاندی ہے
رانجھن جوگی میرا میتا — دل نوں جس نے جادو کیتا
عشق تہیں دا لوں لوں سیتا — رگ رگ مول نہ واندی ہے
بھانڈ یار دا من نوں بھاناں — ساڑاں جھنگ تے شہر مگھیاناں
پا مسکینی سٹساں ماناں — جندڑی جھوک غماں دی ہے
گذریا ویلھا ہسن کھلن دا — آیا وقت فرید چلن دا
اوکھا پینڈا دوست ملن دا — جاں لباں تے آندی ہے

(211)

دم مست قلندر مست قلندر — مست و مست الستی
نفس مقدس اہل سعادت — علم عمل وچ رکھن سیادت
چھڈ کر ورد تے زہد عبادت — نت کردے درد پرستی
صاف مبرا غیر خیالوں — پاک عیالوں آلوں مالوں

راسخ وجدوں ذوقوں حالوں　　وہ وہ مستیں دی مستی
ازل ابد تک جانڑ واقف　　لعنت رحمت سمجھن عارف
بجھن مکاشف محض مرادف　　کیا بالائی کیا پستی
جے توں چاہیں قرب حقیقی　　ورثہ علوی تے صدیقی
ریت جنیدی رسم شقیقی　　بٹھ ہستی وٹ ہستی
سٹ صحبت رکھ خلوت عزلت　　موت ارادی توں پا نزہت
جے سر ڈیسیں ہئی بے شبہت　　اتھ سودا دست بدستی
سوز پریتا حال فریدی　　مذہب ملت ہس توحیدی
میل کچیلا شکل جریدی　　خوش وسدا پرم دی وستی

(212)

دن رین دل حیران ہے　　آسائش نہ پایم ہک گھڑی
سر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا　　تن من جلیا لوں لوں سڑی
دریا برہوں دا تار ہے　　ہر موج آدم خوار ہے
نہ پار نہ اروار ہے　　اوکھی اڑاہیں آ اڑی
ایہا ہے حقیقت حال دی　　ساری عمر رہی بھالدی
کئی کل نہ پئی مہینوال دی　　بے وس تتی لہریں لڑھی
ساتھی پنل چھڈ گیو پرے　　جیں باجھ ہک پل نہ سرے
پھر پھر ڈونگر گھاٹیاں درے　　سک ساتھ ورنج بھوئیں وچ وڑی
ہنڑ عشق آ دل موں پیا　　ہوش وہنر ضائع تھیا
سب محو من سے ہو گیا　　جو کچھ سکھی جو کچھ پڑھی
تھئی دل فرید آگاہ ہے　　ہر جا جلوس شاہ ہے
بادل موں ظاہر ماہ ہے　　جب جھڑ گئی من کی جھڑی

(213)

دل نوں مار منجھایم   نت دے درد اندیشے
وس نیڑے چاک مہیں دا   توں باجھ اے حال سنجیں دا
زخمیں سینے چکدے ریشے
ڈکھ ڈوہیلیاں ڈوڑ ڈوڑاپے   سے ساڑے لکھ سول سڑاپے
ویݨ سیاپے ساڑے پیشے
اے غمزے ناز نہورے   اے عشوے زورے تورے
سر سانگاں تن من تیشے
بٹھ برہوں برابر ویری   چا کیتس کولے کیری
ظلمیں مذہب کافر کیشے
کیا دھانہہ فرید سناواں   کیا رو رو جگت رواواں
مستک لکھڑی آئی پیشے

(214)

ڈٹھا عشق عیاں تا بازار گلی   سبھو رمز خفی ہن تھیم جلی
سبھ جلوہ نور ظہور ڈسے   یا ایمن تے یا طور ڈسے
گئی غیبت عین حضور ڈسے   دل ونج دلبر دے ساتھ رلی
ہے کشف کمال دی بات عجب   ہے وجد تے حال دی گھات عجب
ہے وصل وصال دی رات عجب   مٹھی غیر دی ذات صفات جلی
کڈیں طیر عروج دا حال بݨے   کڈیں سیر نزول دی چال بݨے
جو ہجر ہے عین وصال بݨے   سارے سول سڑے ساری مونجھ ٹلی
جل خاک تے کھوٹ کھپوٹ گماں   گم ہو گیا غیر دا نام نشاں
تھیا نور وجود شہود عیاں   گھر بار گلی بازار ملی

جتھاں بھال ڈیکھاں تتھے راز ڈِسے   سبھ حسن تے ناز نواز ڈِسے
سبھ سوز فرید نوں ساز ڈِسے   ہمہ اوست سجھائی ریت بھلی

(215)

ڈُکھ سینے تے منگ ڈالے   سک تڈی تڈی تیل ڈکھالے
غم درد الم بد نیتے   پئے ساڑن سوز پلیتے
تھئے میں مٹھڑی دے کیتے   سب رانی خاں دے سالے
کئی ڈینہہ نہ رل گذریونے   ساری آس امید ونجیونے
ہے خبر نہیں کیا تھیونے   تھئے پیچی کیچ اپالے
ہم سنگتی سارے کھوٹے   نچ باز اپٹھڑے ڈوٹے
رل مل بے درد کلھوٹے   پئے کرن کھلاں ہاں کالے
تتی سوز اندوہ وچالے   سے واقعے فاقے گھالے
نت روہ پتھر پڑتالے   ہتھیں لپھاں پیریں چھالے
کر صبر فرید نبھیساں   پئی سولیں سانگ جلیساں
دم جیندیں تئیں پکریساں   متاں قادر سختی ٹالے

(216)

ڈکھی دلڑی دردیں ماری   ہے ہر ویلھے آزاری
سوز اندر وچ سول جگر وچ   آیم بر وچ روہ ڈونگر وچ
سخت سفر وچ ظلم قہر وچ   ہوت نہ کیتم کاری
دارمداراں سنجڑیاں باراں   پربت دھاراں غم دیاں ماراں
پرم پکاراں جندڑی واراں   یار وساری یاری
شان شرم گیا بھیم بھرم گیا   دین جرم گیا دیر دھرم گیا
لطف کرم گیا نیک رحم گیا   لگڑی شہر خواری

اوکھیاں گھاٹیاں لکھ لکھ گھاٹے کھڑپڑ بھاٹے سہنس گپاٹے
تتڑی والی ڈکھڑے گھاٹے کر کر پیت پیاری
نینہہ نبھایا روز سوایا پور پرایا مفت اجایا
دید مسایا زلف اڑایا گھت گھت پیچ دی گاری
ساڑن چھاتی مارن کاتی سوز ہے ساتھی روگ ہے بھاتی
ہجر دی جھاتی کھسم حیاتی پل پل موت تیاری
درد فرید جدید جدیدے عید بعیدے بخت عنیدے
شوق شدیدے مونجھ مزیدے بار برہوں سر باری

(217)

ڈینہیں راتیں عشق ستاوے زر گھر ور روگ ودھاوے
تھل ریتاں جھر بر دیرے ہر بھٹ بھٹ نال بسیرے
سر سولاں چھکدے سہرے گل ہجر دا ہار سہاوے
دل لٹ گیا جوگی راول سے پور ڈکھاں دے پل پل
ہر وقت کہاں ہتھ مل مل مٹھا نیڑا کوئی نہ لاوے
روہ کوجھے کالیاں دھاراں پوں چبھن بول ہزاراں
سر قہر کلور دیاں ماراں ڈکھ ہر ویلھے تن تاوے
دل دود غماں دے دکھدے جی ہر ویلھے پیا جکھدے
گئے گذر ڈہاڑے سکھ دے موئی جندڑی سوز نبھاوے
ہے درد اولڑا پٹھڑا کیوں پیش پیم اے کٹھڑا
کجھ گھٹے نہ گاٹے ترٹڑا ہتھوں مرہم زخم پھٹاوے
جن راکس سنجریاں جاہیں رچھ باندر بوز بلائیں
تھئے ساتھی سنج صباحیں منہی اوکھی عمر وہاوے

آئے پیش فرید گپاٹے　　اگ ترٹن تے سر پھاٹے
لکھ روڑاں سہنس چکاٹے　　تتی بے وس تھی کرلاوے

(218)

رانجھن اَنگ لگایا ہے　　سب غیر دا وہم بھلایا ہے
رانجھن میرا نور الٰہی　　مظہر ذات صفات کماہی
سر لولاک کلنگی پائی　　طٰہٰ چتر جھلایا ہے
رانجھن میڈے ویڑھے آیا　　کھیڑیں بھیڑیں شور مچایا
آیا ولدا نہیں ولایا　　بے شک بخت بھڑایا ہے
ماہی میں ول پائی جھاتی　　پا کر جھاتی لائیس چھاتی
ہر ویلھے ہر جا ہے ساتھی　　لوں لوں وچ سمایا ہے
حسن رانجھن دیاں دھماں پیاں　　ڈیکھن آیاں سینگیاں سیاں
ہیر دا بوچھن دھیاں دھیاں　　ڈیکھو کیا رنگ لایا ہے
فخر پیا توں بل بل جاواں　　جیندے نال میں لدھیاں لانواں
اس دی ہو کر کیوں غم کھاواں　　سب کجھ یار سمجھایا ہے
یار فرید نہیں مستورے　　ہر جا اس دا عین ظہورے
ظلمت بھی سب نور حضورے　　اسم فقط بیا آیا ہے

(219)

رانجھن ماہی تخت ہزاروں　　میں کارن اتھ آئے
سوہی سیجھ تے سانول سہجوں　　سکدی کوں گل لائے
ڈکھڑے کھا کھا یار لدھوسے　　ڈکھڑے تھیم سجائے
ایں جہیں ہک ہک ڈکھ توں سے سے　　سکھڑے گھول گھمائے
بختیں بھاگ سہاگیں سگھریں　　میں ول منہہ ولائے

راتوں رات نسو کرڑ ڈکھرے　　کالے روہ سدھائے
سیندھاں مانگھاں سر چڑھ بولن　　والیں سو ول پائے
گانے ناز نواز دے گاہنے　　پائے پا ٹھمکائے
ہجر فراق نساہا تھی ، ہک　　چائے سہنس لرھائے
پا کجلا لا سرخی دلڑی　　ڈیکھے تے مسکائے
مدتاں پچھے شام سلونے　　جھوک نوں آن وسائے
سوسو حمد تے لکھ شکرانے　　مولیٰ ماڑ وسائے
سانول سوہنا سانوڑ بدرہ　　ساڈے آن ملہائے
ڈیون ودھایاں سینگیاں سیاں　　رل وسدے ہمسائے
گجھڑے راز فقر دے سارے　　فخرالدین سمجھائے
حال مقام دی رتق فتق　　سب شرحیں کر فرمائے
یاریاں باشیاں رلڑے واریاں　　وس وسیب وہائے
پیم فرید برہوں دے پندھڑے　　ہئے دھندڑے مکلائے

(220)

روندیں عمر گذار ڈتوسے　　یار پنل دی کل نہ پیوسے
لائی دلڑی چوٹ اندر دی　　وسری سیجھ رنگیلی گھر دی
رلدی ریت تتی تھل بر دی　　اوڑک موت نصیب تھیوسے
پیچ پیا ول کیچ شہر دا　　مشکل پینڈا روہ ڈونگر دا
آیا پہرہ سخت پہر دا　　رلدے پھردے مر بھر گیوسے
رل مل ڈکھڑے آئے پکھڑے　　اجڑیاں خوشیاں نبھ گئے سکھڑے
گانے گہنے سہرے سگڑے　　سنجڑے غم دے سانگ رلیوسے
اوکھیاں گھاٹیاں ڈونگر کالے　　تتڑے ٹبڑیں پیر پچھالے

ڈکھ کھا کھا سنج واہ وچالے   تھی بے واہ ڈوہاگ چھکیوسے
رکھساں دم دم نال سنبھالے   سہساں روگ کروپ کشالے
بھالے یار فرید نہ بھالے   جیں زورے جند جان لٹیوسے

(221)

روندیں عمر نبھائی   یار دی خبر نہ کائی
بھاگ سہاگ سنگار ونجایم   دلوں وساریا ماہی
دور گیا ول آیا ناہیں   مرساں کھا کر پھائی
عشق نہیں ہے نار غضب دی   چُڑنگ چوانتی لائی
جوبن سارا روپ گنوایم   دردیں مار مُسائی
فخرالدین مٹھل دے عشقوں   دم دم پیڑ سوائی
یار فرید نہ پایم پھیرا   گل گیم مفت اجائی

(222)

روہی وٹھڑی ٹوبھا تار وے   آ مل تو سینگا یار وے
تھئے تھلڑے باغ بہار وے   چودھار گل گلزار وے
کتھے چنکیں دے چھٹکار وے   کتھے مٹیاں دے گھمکار وے
ڈینہہ رات مینگھ ملہار وے   وچ پکھیاں دے چُہنکار وے
کتھے گاج دے دھدکار وے   کتھے کھمݨ دے لسکار وے
پئے لٹھندے ہار سنگار وے   سرخی تے کجلہ دھار وے
آئے سکھ سہاگ دے وار وے   گئے ڈکھ وی آر دے پار وے
سینگیاں وسن گھر بار وے   لا گل سمݨ دلدار وے
ہک میں رلی اوّاسار وے   ڈکھ سول نال وپار وے
توں بن فرید خوار وے   رت ہنجڑوں رووݨ کار وے

ول جلد موڑ مہار ے نہ تاں مر ویساں وارو وار وے

(223)

ساڈڑی دل پھیر ڈے جیویں کھس نیتی کیوں چا قابو کیتئی
ڈوہ ورائیں ویڑ الیندیں ڈیکھڑ سیتی تریڑھی پیندیں
ڈے دڑکے رت پیتئی
ویر نہ لہٹاں ہاوی ماہی کھس کر زورے دل بے واہی
سانگ ڈکھاں دے سیتئی
توڑے لگڑی ہوہو پھکڑی دلڑی تکڑی دردیں پکڑی
توڑ پچا جو نیتئی
ناہیں ھڑڑ مناسب ٹھک ٹھک جے سر ڈیسیں ہے پک بیشک
برہوں دی بازی جیتئی
آیا وقت فرید ملڑ دا بھورل جانی یار سجڑ دا
رین غماں دی بیتئی

(224)

ساوڑ بوندڑیاں جھر لاوے
کوک کوک پاپی ڑے پپیہا پھوک پھوک تن آگ جگاوے
کوئل کونج مُہروا بولے دل دکھیاری نوں ڈکھ تاوے
نین چین سے جھگرٹت جھگرٹت ترڑپھت ترڑپھت رین بہاوے
چھتیاں دھڑکت جیاڑا لرجت تج بن کاری گھٹن ڈراوے
روم جھوم رت برکھا سوہے انگ ڈھنگ رس راند رچاوے
بیت گئے دن رین ڈکھاں دے کھو ری پیا کو سیجھ سہاوے
پیتم پیت فرید نہ پالی انگن انگن برہن مرجھاوے

(225)

سب سِر اسرار قدم دا ہے — اتھ دخل نہ محض عدم دا ہے
دلڑی سگھڑ سچاݨ سیاݨی — آکھے ہر دم سمجھ بلیانی
مظہر ذات حمد دا جانی — تونڑے روپ صنم دا ہے
جو ہے نفس مقدس طاہر — علوی سفلی دا ہے ماہر
کل دا مظہر کل دا ظاہر — والی عرب عجم دا ہے
جس نوں ذوق خیال مہیا — اس نوں قال تے حال مہیا
گلشن جشن جمال مہیا — وارث باغ ارم دا ہے
ہیو لایعنی تے نادانی — دل دلدار تے دل دلجانی
دل اخلاص تے سبع مثانی — مبدا دم قدم دا ہے
ڈیکھو شوکت شان پسارا — محور گردش سبع سیارا
مرکز دور محیط دا سارا — نقطہ دل آدم دا ہے
سینہ صاف صفا بے کینہ — نور حقیقی دا آئینہ
دلڑی خالص پاک نگینہ — نقشہ بیت حرم دا ہے
خاص فرید غلام فخر دا — باندا بردا اس دے در دا
بڈھ پیا آسرا علم و ہنر دا — تکیہ دوست دے دم دا ہے

(226)

سب صورت وچ ذات سنڄاݨی — حق باجھوں ہیو غیر نہ ڄاݨی
نہ کوئی آدم نہ کوئی شیطاں — بݨ گئی اے کل کوڑ کہاݨی
باجھ خدا دے محض خیالے — دل نہ کر غیریت ہاݨی
مطلب وحدت ہے ہر چالوں — سک نہ رکھ ہئے پاسے تاݨی
ڄانوݨ لا دی دل دانا نوں — اثنینیت مول نہ بھاݨی

سوہنا کوجھا صرف بہانہ ہکڑو ہئی ول سمجھ سنجانی
روز ازل دی یار پنل دی پئی گل ساڈے پیت پرانی
یار فرید ملیوسے جیندیں سوہنی ساری عمر وہانی

(227)

سب صورت وچ وسدا ڈھولا ماہی
دل اساڈی کھسدا ڈھولا ماہی
رنگ برنگی اس دے دیرے آپے رانجھا ہیر تے کھیڑے
لک چھپ بھید نہ ڈسدا ڈھولا ماہی
آپ ہے ہجر تے آپ ہے میلا آپ ہے قیس تے آپ ہے لیلا
آپ آواز جرس دا ڈھولا ماہی
آپ ہے مطرب مجلس کافی آپ موحد صوفی صافی
منکر ہو کر ہسدا ڈھولا ماہی
راول یار ہروچل سانول آ کر ہر ہر آن اساں ول
دل کھس کھس ول نسدا ڈھولا ماہی
بطن بطون توں ظاہر ہویا عربی تھی کر ملک نوں موہیا
رسم رسالت رسدا ڈھولا ماہی
دل نوں تانگھاں لکھ لکھ چاہیں نکلن آہیں سجھن نہ واہیں
ہنجڑوں مینہ برسدا ڈھولا ماہی
یار فرید نہ وسرم شالا اوڑک لہسی آپ سنبھالا
میں بے وس بے کس دا ڈھولا ماہی

(228)

سجن سدھائے وے میاں ساتھ وسن شالا جیون محب مٹھل متوارے

سنج بر رلدی ول ول بھلدی　　ڈسم نہ چانگے چارے
جلدی بلدی ہتھڑے ملدی　　چھڑ گئے ہوت پیارے
ڈکھدی جکھدی ماری لُکھ دی　　تھی ککڑاند انگارے
منگاں دعائیں سنج صباحیں　　آوم وصل دے وارے
سٹ بے واہی تھی گیا راہی　　دلڑی پارے پارے
چھندی جھوکاں سھندی ٹوکاں　　کنڑیں پووم توارے
یار پنل دی سک پل پل دی　　روز ازل دی کارے
برہوں بھنوالی الٹی چالی　　سکھ پوڑے ڈکھ تارے
سوز فرید نوں روز سوایا　　لوں لوں لکھ چنگارے

(229)

سسی کرہوں قطار
کیچ ڈہوں ہٹ ہٹ وے
جھاگ جبل تھل ہار
نال پنل بڻ تڻ وے
پلڑے ڈوہ گناہ نہ میڈے وے
ہے وے ہروچل یار مفت کیتو اٹ بٹ وے
ہک کلہڑی ہئی پیت کلڑی وے
رووان زاروزار لا ہگڑے وٹ وٹ وے
نیں باری تے ٹانگ ابھاری وے
رات اندھار غبار جھڑ مینہ دی کڻ کڻ وے
کیڈے کجل مساگ گہوسے وے
کیڈے ہار سنگار گہنے دی گھڻ گھڻ وے

دلڑی چست نہ تھیویں پھلڑی وے
مطلب ہئی دیدار موئیں جیندیں تن تن وے
رہبر شوق شفیق سنجیں دا وے
جلدی موڑ مہار پریں ڈوں کھڑ کھڑ وے
برہوں فرید ہے بوجھا کوجھا وے
بیشک باری بار رتی منڑ منڑ وے

(230)

سک ساڑے دل تانگ پچالے — وطن نہ وسرم رانجھن والے
ہجر فراق دا کوجھا قصہ — ساہ منجھائے تے ہاں ڈالے
راہ اولڑے لکھ لکھ ولڑے — ڈونگر کالے پیریں چھالے
دلڑی جڑی ڈکھریں لڑی — کینویں ہوش حواس سنبھالے
جیندیں ڈیکھاں جھوک سجن دی — قادر بار غماں دے ٹالے
عشق سوغاتاں میں ول بھیجیاں — درد اندیشے روگ کشالے
ہے سوہنیاں دی عادت اصلوں — کوڑے پیچ فریبی چالے
یار فرید نہ اترم دل توں — لطفوں بھالے خواہ نہ بھالے

(231)

سک سولیں ساڑیں ساری — وہ عشق دی اوّا واڑی
دل جل بل کیری کولے — ڈکھ رگ رگ سوز سمولے
ہک سینہ سو سو شعلے — ہن برہوں تے دوزخ ہاڑی
جیں ڈینہہ اکھیں میں لاتیاں — کل آس امیداں لاتھیاں
کیا کھٹکن جیڑھیاں پھاتھیاں — ہیا ہر کوئی مارے تاڑی
میں کراں تتی کیا کاری — ہن زخم پٹھے پھٹ کاری

ہِگل کاتی پیٹ کٹاری سر برچھی تبر کٹاری
تھیا وس ہس کولے اولے ہنڑ پھول نہ دل دے پھولے
اتھ پئے جو لہندے بھولے گِٹھ سیواں ڈِوں ہت پاڑی
مل مونجھیں ڈِولیاں وٹیاں گِئی فرحت شادیاں ہٹیاں
غم خوشیاں پاڑوں پٹیاں ڈِکھ سکھ دی بیخ اکھاڑی
آئے لوکاں ہتھ بہانے کئی ڈِیوم مہنْیں طعنے
کئی مارن کاٹھیاں کانے ہے ہیا ہیا ظلم ڈِہاڑی
سڻ یار فرید دیاں دھائیں کر نازو شوخ نگاہیں
ول آکھے سانول سائیں ہے راڑا کون پھیھاڑی

(232)

سکھی کر لیو ہار سنگار سبھی سیاں رل مل دھوم مچائی
گرجت بدرہ لسکت بجلی رت ساونڑ ٹھیک سہائی
اغن پپیہے کرن بلارے رس کوئل کوک سنائی
ملک ملہیر وسایم مولیٰ سب گل پھل خنکی چھائی
رلمل سیاں ڈِیوِن مبارک مُد بھاگ سہاگ دی آئی
مدتاں پچھے رانجھنڑ ملیا رب اجڑی جھوک وسائی
آ کر کانڑ دوارے دل دے سدھ بنسی پرم بجائی
سمنج فرید نہ کر دل موجھی کل لاج پئے ہِگل پائی

(233)

سکھ سمھنڑ سدھایم یار نہ نیتم سنگ وے
سیجھ رنگیلی سٹیم پسیلی دھانہہ کرم انگ انگ وے
نکلن آہیں سنج صباحیں ڈِکھڑیں کیتم تنگ وے

سجݨ سدھائے ول نہ آئے وہ قادر دا رنگ وے
کول نہ نیتم ڈھول دلیں دے روہی رلیم کرنگ وے
ٹلیم نہ سختی تے بدبختی گیا ناموس تے ننگ وے
درد اولڑے سول کلکڑے تن من چور چرنگ وے
رلدی تھل وچ یار نہ ول وچ ولڑی لگڑی جنگ وے
عشق فرید چھکا موئیں جیندیں ڈے سر مول نہ سنگ وے

(234)

سوݨ سگون سہاندا ہے متاں سانول اساں ول آندا ہے
فال وصال دی کرے چہولے لالی لوے تے کانگا بولے
سہجوں انگ نہ مانوم چولے سیجھ ہسے گھر بھاندا ہے
سوز اندوہ تھئے آزاری سول کریندے نالہ زاری
ہجر ڈوہاگ نوں مونجھ منجھاری درد الم غم کھاندا ہے
آس امید نوید ہے شادی عید سعید مبارک بادی
راحت ہر دم وادھو وادھی سکھ سکھڑا ڈکھ ماندا ہے
لاٹے پھوگ پھلارے وہ وہ کنڈڑے کرڑ سنگارے وہ وہ
چٹکے گھنڈ توانرے وہ وہ جھوکاں مال نہ ماندا ہے
گیا فرید ڈوہاگ دا ویلھا صحن سوہیلا گھر البیلا
آپے دلبر کیتم میلا جیں بن جی تڑپھاندا ہے

(235)

سوہݨا نحن اقرب ڈسدا ڑی ساڈے نال نہ ہس رس وسدا ڑی
کینوں ڈکھ دی گالھ سݨاواں کلہڑی سیجھ ستی تڑپھاواں
تارے گݨ گݨ رات نبھاواں ہے جی اوکھا بے وس دا ڑی

یار پنل ڈوں دلڑی تانگے　اوکھے لانگھے راہ اڑانگے
مشکل پینڈا ملنڑ مہانگے　کنیں پووم آواز جرس دا ڑی
کولے وسدا بھیت نہ ڈسدا　دلڑی کھسدا ول ول نسدا
ڈیکھ کے حال ایہیں بیکس دا　کر ٹھہ ٹھہ دردوں ہسدا ڑی
نازک ڈھنگ عجائب ونڑ دا　سانول ڈھولے من موہن دا
ماݨ کراں کیا یار سجنڑ دا　او دلبر ہے ہر کس دا ڑی
اے بیکار فرید نبھایا　لوہے وانگ ہوں بے مایا
فخر پئے دی صحبت آیا　تھیا ہمسایہ پارس دا ڑی

(236)

سوہنے یار باجھوں میڈی نہیں سردی
تانگھ آوے ودھدی سک آوے چڑھدی
کیتا ہجر تیڈے میکوں زارو زارے
دل پارے پارے سر دھارو دھارے
مونجھ وادھو وادھے ڈکھ تارو تارے
رب میلے ماہی بیٹھی دھانہہ کردی
سوہنا یار ماہی کڈیں پاوے پھیرا
شالا پا کے پھیرا پچھے حال او میرا
دل درداں ماری ڈکھاں لایا ڈیرا
راتیں آہیں بھردی ڈینہاں سولاں سڑدی
پنوں خان میرے کیتی کیچ تیاری
میں مٹھاں کردی تروڑی وینداں یاری
کئی نہیں چلدی کیا کیجئے کاری

سٹ باندی بردی تھیساں باندی بر دی
رو رو فریدا فریاد کرساں
غم پاجھ اس دے پیا ساہ نہ بھرساں
جا تھیسم میلا جا رلدی مرساں
کہیں لا ڈکھائی دل چوٹ اندر دی

(237)

سیجھ سہاوم بیلی سکدی بانہہ چوڑیلی
یار نہ ملدا عالم کھلدا حال اولڑا اوکھڑے دل دا
سنج بر صحن حویلی
بلبل بھنورے خوشیاں پاون رل مل دوست بسنت سہاون
آئی رت البیلی
کھڑکے سی سیالے بیتے سینگیں زیور تریور کیتے
ہک میں محض ڈوہیلی
پیت پریں دی سک متراں دی سینے سو سو سانگ ڈکھاں دی
سیندھ دھڑی تھئی میلی
کجلے بادل مینہ برساتیں گاجاں کھمنڑیاں کالیاں راتیں
رلدی روہ اکیلی
نازنواز دے وقت وہانڑے پھل گل ہار سنگار کمانڑے
بٹھ رابیل چنبیلی
یار فرید نہ آیم ویڑھے اجڑے ہگانے گہنڑے سہرے
پھردی میل کچیلی

(238)

شہ رانجھا البیلا جوگی جادوگر وے
راول بنسی جوڑ سنائیٓ وسر ہیم گھر ور وے
یار رنجھیٹے مرلی واہی کر کر پیچ ہنر وے
انہد بین بجا من موہیں رُلدی پوٹے جھر وے
کنے کنے بُندے گل جھپ مالھاں رہندے حسن نگر وے
تخت ہزاروں رانجھݨ آیا ہیر تتی دے گھر وے
جوگݨ تھیساں خاک رمیساں رلساں شہر بحر وے
ما پیو چھوڑ لگی لڑ تیڈے سانول کاری کر وے
باجھ پریں دے باجھ نہ کائیٓ بٹھ زیور بٹھ زر وے
اتنا ظلم مناسب ناہیں رب کولوں کجھ ڈر وے
رانجھا جوگی میں جگیانی ڈتڑی عشق خبر وے
یار فرید نہ وسرم ہر گز سکدی ویساں مر وے

(239)

شہ رانجھا البیلا ہیں دلیں دا ٹھگ وے
تیڈے طعنے مہنڑیں سٹھنیں ڈیوم سارا جگ وے
جھوک نہ آواں کیں ول جاواں ہیر تتی دی تگ وے
کیڈے ہار سنگار ہیوسے کیڈے گئےٓ جھگ مگ وے
نیڑے جیڑا جوڑ نہیڑیم دھانہہ کرم رگ رگ وے
سول اولڑے مول مٹھی دے ڈکھ آون کر وگ وے
برہوں لنبی جڑ کر لائیٓ لوں لوں دکھدی اگ وے
روندیں کھپدیں آتݨ بہندیں تھئیٓ بیمار الگ وے

یار فرید نہ کیتم کاری جیواں کیندے لگ وے

(240)

صبح صادق خاں صاحبی مانڑے پا سہرے گانے گھنڑے
سہجوں پھلوں سیجھ سہا توں بخت تے تخت کوں جوڑ چھکا توں
اپنڑے ملک کوں آپ وسا توں پٹ انگریزی تھانڑے
سڑ اقبال تیڈا پے ڈِروے راجے دہشت کھا کر مردے
میر نواب تھئے آ بردے بے زر مفت وکانڑے
پیر فقیر تیکوں سب چھندے صوبیدار ملازم رہندے
گردا گرد کچہری بہندے افلاطون سیانڑے
فیض تیڈے دے جگ وچ قصے زالاں مرد بُئے گھن حصے
نینگر تکڑے بڈھڑے لسے نڈھڑے بال ایانڑے
خوب ہنڈائیں جند جوانی ہر دم کول وسیں دل جانی
یار پیارا یوسف ثانی ناز تیڈے من بھانڑے
کرے فرید ہمیش دعائیں سانول جیویں چر جگ تائیں
تیڈے ساڈے سوہنا سائیں لگڑے نینہہ پرانڑے

(241)

عشق انوکھڑی پیڑ سو سو سول اندر دے
نین وہاوم نیر الڑے زخم جگر دے
برہوں بکھیڑا سخت اویڑا خویش قبیلہ لاوم جھیڑا
مارم ما پیو ویر دشمن لوک شہر دے
تانگ اولڑی سانگ کلڑی جندڑی جلڑی دلڑی بگڑی
تن من دے وچ تیر مارے یار ہنر دے

غمزے سحری رمزاں ویری آکھیاں جادو دید لٹیری
ظلمیں زلف زنجیر پیچی پیچ قہر دے
پیت پنل دی سک پل پل دی مارو تھل دی ریت اجل دی
ڈکھ لاون تڑ بھیڑ جو سردے سو کردے
تول نہالی ڈیٹ ڈِکھالی صبر آرام دی وسرم چالی
لوں لوں لکھ لکھ چیر کاری تیغ تبر دے
یار فرید نہ پایم پھیرا لایا درداں دل وچ ڈیرا
سڑ بگیم سیں سریر نیساں داغ قبر دے

(242)

عشق اولڑی پیڑ وو لوکاں خبر نہ کائی
زلف ڈنگیندیں مول نہ سنگی چشماں سرہوں بہادر جنگی
ناز نگاہ دے تیر وو نت کرن لڑائی
شالا نیڑا کوئی نہ لائے درد اندیشے سوز سوائے
دم دم دل دلگیر وو سر تے سختی آئی
ہک بے واہی بیا پھٹ جاہی مونجھ منجھاری ہُل دی پھائی
تک تک راہ ملہیر وو روندیں مویم اجائی
سیج بر چنڑے شینہہ مریلے بشیر بد بگھیار بگھیلے
ڈکھ ڈکھڑے تھئے ویر وو غم سکڑے بھائی
سیئیں بھینڑیں ویڑ الاوم ویرنڑ ویری سخت ستاوم
مارم بے تقصیر وو اے بیدرد کسائی
سولیں مول نہ ڈترم ساہی قادر اینویں قلم وہائی
کیتم اے تقدیر وو سوہنڑے نال جدائی

جندڑی جکھدی جیڑا دکھدا ویلھا وقت نبھایا سکھدا
رنج و الم دی بھیڑ وو آفت پیم سمائی
مژگیں نشتر ہاں دی ماری پلکیں لائی کیبر کاری
زخم کلکڑے چیر وو ویندیں چوٹ چلائی
لوں لوں سڑدی ہڈ چم گلدا دلڑی جلدی سینہ بلدا
رگ رگ چھٹری سیڑھ وو تیڈے برہوں چھڑائی
صبر قرار آرام گیوسے بار ملامت مفت چتوسے
کانی بے تدبیر وو جانی لا ڈکھلائی
یار فرید نہ کھڑ مکلایا کیچ گیا ول گھر نہ آیا
ڈترس جڑ تعزیر وو کیتس خوب بھلائی

(243)

عشق چلائے تیر ڈاڈھے ظلم قہر دے
یار ملیا بے پیر لوں لوں وچ سو دردے
عشق اجاڑی جھوک امن دی نظر نہ آنوم جوہ جتن دی
سوز ڈتس جاگیر جیڑا سولاں سڑدے
تول ڈکھاندی سیجھ نہ بھاندی سول سراندی درد پواندی
رگ رگ وچ ہے پیڑ ڈسدا روگ اندر دے
رہن نہ ڈیندی پیڑ پرائی سک مہینوال دی روز سوائی
کیجو لوڑھیم سیڑھ پوڑم کن کپر دے
سکھ سمھن دا وقت وہایا بار برہوں دا سر تے آیا
گذر گئی تدبیر نبھ گئے وقت ہنر دے
سبھ فرید اے ڈکھ ڈوہیلے شالا نال وصال سہیلے

ہوواں شکر شیر گذرن ڈینہہ سفر دے

(244)

غمزے کردے جنگ لڑدے مول نہ اڑدے
نیزے تیر تفنگ قہری ناز نظر دے
زلف ہے بشیر ابرو بچھوے مارن ڈنگ نسنگ
چکدے زخم جگر دے
سانول دی ہے طرز انوکھی تن نازک دل سنگ
ذرہ مہر نہ کردے
برہوں اساں ول خلعت بھیجی ساوا پیلا رنگ
سو سو سول اندر دے
عشق ونجایم شرم بھرم کوں گیا ناموس تے ننگ
گذرے وقت صبر دے
حال فرید دا ڈکھ ڈوہیلا دلڑی کیتس تنگ
نہ جیندے نہ مردے

(245)

کاں کوکو کر کر لوندا ہے کوئی قاصد یار دا اوندا ہے
رت ساونڑ دی ڈینہہ ملہاری بادشمالی کنڑ منڑ جاری
پوئی لانڑی کھپ خوب پھلاری کرڑ کنڈا سب بھوندا ہے
آس آئی تے یاس سدھائی جھڑ بادل آ جھر مر لائی
اجڑیاں جھوکاں خنکی چائی غم ڈرڈر لک پوندا ہے
مینہہ برسات خوشی دے ویلھے چھیڑن چھیڑو چھانگ سویلے
آپے دلبر کیتے میلے جیں بن جی تڑپھوندا ہے

ٹبے ریتاں تھل تے ڈہر — کل گل ڈسدے احمر اصفر
ڈکھ کشالے گذرے یکسر — سکھ رگ رگ وچ دھوندا ہے
ڈکھ ڈوہاگ دا وقت وہایا — بھاگ سہاگ دا ویلھا آیا
یار فرید انگݨ پوں پایا — ہار سنگار سھوندا ہے

(246)

گذر گئی گذران غم دے سانگ رلیوسے
ڈکھڑا جمل جہان نہ کجھ پلڑے پیوسے

ویندیں یار نہ کھڑ مکلایا — کیچوں کوئی پیغام نہ آیا
جندڑی دا جنجان — ہُل دا ہیڑ تھیوسے
نہ ماہی نہ رنگ مییں دی — جھوک اجاڑ ڈسم تہیں ڈینہہ دی
بیلا تھیا ویران — تھی بے آس رُلیوسے
لانویں لہندیں پیم وچھوڑا — کھارے چڑھدیں آیم دھوڑا
مہندی سرخی پان — نیلا رنگ وٹیوسے
وین سیاپے ماتم گاہنے — ڈکھ ڈوہاگ دے تول وہانے
سولاں دا سامان — ازلوں ڈاج ڈھیوسے
چھوٹی عمر رنڈیپا آیم — کھوٹی قسمت کھوٹ کمایم
ڈوجھا اے ارمان — ویندیں نہ مکلیوسے
جیندیں تئیں اے درد نبھیساں — مردیں داغ قبر وچ نیساں
پٹ پٹ تھیا خفقان — رو رو خلق روویوسے
جیں بن ہک پل مول نہ وِسّے — باقی کرنے آئے قصے
وہ تقدیر دا شان — کیا ہا کیا تھی ہُیوسے
کرکر یاد فرید سجݨ کوں — لا ہُل رواں ہک ہک وݨ کوں

جان جگر وچ کانڑ جانی جوڑ مریوسے

(247)

کرن نظارے تیز نظر شالا جیویں نور وجود عیانے
سر سبحانی راز اناالحق رندی ورد لسانے
ورد مبانی کشف معانی اہل دلیں دا شانے
سمجھ سنجانی غیر نہ جانی سب صورت سبحانے
اول آخر ظاہر باطن یار عیان بیانے
کتھ منصوری تے طیفوری کتھ سرمد صنعانے
حسن پرستی شاہد مستی ساڈا دین ایمانے
رہ توحیدی ریت فریدی اپنڑے آپ دا دھیانے

(248)

کس دھرتی سے آئے ہو تم کس نگری کے باسی رے
پرم نگر ہے دیس تمہارا پھرتے کہاں اداسی رے
کیوں ہوتے ہو جوگی بھوگی روگی طرح براگی رے
انگ بھبھوت رما کے کیونکر رکھتے بدن سنیاسی رے
اپنا آپ سنبھال کے دیکھو کر کے نظر حقیقت کی
فکر نہ کیجو یارو ہرگز آسی یا نہ آسی رے
تم ہو ساگی تم ہو ساہگی واگی ذرہ نہ واہگی رے
اپنی ذات صفات کو سمجھو اپنی کرو شناسی رے
بات فریدی سوچ کے سنیو لا کر دل کے کانوں کو
دونوں جگ کے مالک تم ہو بھولے اللہ راسی رے

(249)

کل غیر کنوں جی واندے　　مٹھی ریت انوکھی راندے
سٹ کر خویش قبیلہ تھیوسے　　بردے تیڈڑے ناں دے
سب صورت وچ ڈھول سنجانڑو　　تھیوو نہ درماندے
سینے جھوکاں دیدیں دیرے　　سوہنڑے دوست دلاں دے
ہر پل پل وچ کول بغل وچ　　یار مٹھے من بھاندے
اکھیاں دے وچ قطر نہ ماوے　　سارے سجنڑ سماندے
شالا ونج کر حضرت روہی　　ڈیکھوں گھر متراں دے
سٹ کر ورد فرید ہمیشہ　　گیت پرم دے گاندے

(250)

کہیں ڈکھڑی لایم یاری　　روندیں عمر گزاریم ساری
سوہنڑے ہوت بلوچ اویڑے　　ڈاڈھے کیتے سخت نکھیڑے
نہ سدھ سلام سنیہڑے　　کیڈہے ویساں سولاں ماری
ایہو راول رانجھنڑ ماہی　　کھس دلڑی تھیندا راہی
ول کردا بے پرواہی　　وہ ظلم تے بے نرواری
مہینوال نہال نہ کیتم　　چھڑ کلھڑی نال نہ نیتم
بھر جام ڈکھاں دا پیتم　　پیش آئی شہر خواری
سر آیا برہوں بکھیڑا　　ڈینہہ رات ہمیشہ جھیڑا
پیا کھاونڑ آوم ویڑھا　　ڈھولے اصلوں محض وساری
جی جانی کارنڑ لوہندا　　غم درد الم نت کوہندا
گل ہار غماں دا سوہندا　　سر سہرے مونجھ منجھاری
ماہی آن وساوے جھوکاں　　کیوں کرن سیالیں ٹوکاں

میڈیاں سبز تھیون ول سوکاں   ونجاں واری لکھ لکھ واری
سے روگ ہزار کشالے   تیڈے کارݨ جندڑی جالے
تھل مارو پربت کالے   لاچار تتی ہݨ ہاری
جیں دلبر دی دل بردی   تہیں باجھ فرید نہ سردی
جڑ لائیس چوٹ اندر دی   وہ زخم کللڑا کاری

(251)

کیا تھیا جو تیڈی نہ بݨی   تھیسی اوہا جو رب بھݨی
دولت کوں چوچی لا اڑا   ٹھگ باز دا ڈھکو نہ کھا
آزاد تھی صفاً صفا   چݨ گھن سنجائی دی اݨی
دنیا دا نہ تھی آشنا   ہے اے مکارہ بے وفا
کھاویں نہ موذݨ دا دغا   ہے پنج کٹی تیکوں گھݨی
درہج وچ دی جھگ مگ تروڑ وے   ڈورے تے ململ چھوڑ وے
ہے ڈھلہ پتھر دی بھور وے   تیں کاٹ ہیرے دی کݨی
ملاں نہیں کہیں کار دے   شیوے نہ جاݨن یار دے
سمجھن نہ بھیت اسرار دے   وچ کنڈ دے بھرݨے تھئے دݨی
ایں راہ ڈو آنویں نہ ہا   جے آئیں قدم ڈیہنو ڈیہنہ ودھا
پچھوں تے نہ ڈیکھیں منہہ ولا   حیلہ کریں سر تئیں تݨی
نوہی ترس ہاروچل رتی   روہیں پہاڑیں وچ تتی
شودی سی رلدی وتی   نینہیں اکلھڑی ہک جݨی
ہے دل قہر دی مبتلا   ہے او غضب دا بے وفا
من چھڑ اتے من ڈے وی آ   آپت دے وچ کھڑ بڑ بنی
سݨ بے وفا دی گالھ وے   پچھدے نہ ہرگز حال وے

اصلوں نہ لہم سنبھال وے ڈیوے نہ چولی دی تنی
تھی خوش فرید تے شاد ول ڈکھڑیں کوں نہ کر یاد ول
اجھو تھیم جھوک آباد ول ایہا نیں نہ وہسی ہک منی

(252)

کیا ڈکھڑا نینہہ لیوسے ڈکھ پاجھ پلے نہ پیوسے
عشق نہیں ہے نار غضب دی تن من کیتس کولے
سولاں سڑدیں آہیں بھردیں ساری عمر نبھیوسے
نہ غمخوار نہ کوئی ساتھی نہ کوئی حال ونڈاوے
عشق جیہاں ڈکھ ہور نہ کوئی ما پیو ویری تھیوسے
خویش قبیلہ ہر کوئی جانڑے منزل یار دیاں جھوکاں
سینگیاں سرتیاں کردیاں ٹوکاں سارا بھرم لوڑھیوسے
گلیاں کوچے شہر بزاراں لوگ مریندا کانے
نندھڑے وڈڑے ڈیون طعنے شرم شعور ونجیوسے
گالھ نہیں اج کل دی سنجڑی روز ازل دی مٹھڑی
بے نشان سجنڑ دے کیتے نام نشان گنویوسے
ہار ہنجوں دا گل وچ پانواں بیٹھی رو رو حال ونجاواں
پیت سوا ئی ریت نہ کائی ڈے سر مفت گدھیوسے
مونجھ منجھاری درد وچھوڑا لکھیا باب تتی دے ڈوڑا
یار فرید خرید نہ کیتا رو رو خلق رودیوسے

(253)

گیا رول راول وچ روہ راوے نہ یار ملدا نہ موت آوے
آتش کتیندیں سینگیاں ستاون جگتاں مریندیاں بولیاں سناون

کئی کیس کردیاں کئی نوک لاون　　جیڑا ہمیشہ صدمے اٹھاوے
بھینٹیں نہ بھاواں اٹری الاوے　　پیکے سورہیجے ہر کوئی ڈکھاوے
جانی اویڑا پھیرا نہ پاوے　　ہک سیجھ ساڑے بیا تول تاوے
ڈکھڑے سی نوں ڈینھوڈینہہ سوائے　　جیں ڈینہہ بروچل گھر ڈو سدھائے
مونجھیں منجھائے سولیں ستائے　　قادر کڈاہیں وچھڑے ملاوے
مٹھڑی اکیلی سانول نہ بیلی　　البھل نہ کردی سر تے سہیلی
نظرے حویلی سنجڑی ڈوہیلی　　مارو تھلاں دی والی سہاوے
قسمت فریدا ڈتڑی نہ واری　　اصلوں پنل ول کیتم نہ کاری
کیڑے وٹے دل درداں دی ماری　　رو رو نبھائی جگ نوں رُواوے

(254)

کیا ریت پریت سکھائی ہے　　سب ڈسدا حسن خدائی ہے
ڈسدی یار مٹھل دی صورت　　کل تصویر اتے کل مورت
ہر ویلھے ہے شگن مہورت　　غیر دی خبر نہ کائی ہے
ناز نہورے یار سجن دے　　عشوے غمزے من موہن دے
ہر ہر آن انوکھڑے ونڑ دے　　وہ زینت, زیبائی ہے
نخرے ٹخرے نوکاں ٹوکاں　　دلڑی جوڑ چھبیندیاں چوکاں
سوکاں سبز تھیاں ول جھوکاں　　خوبی خنکی چائی ہے
نازک چالیں نور نول دی　　رمزاں بانکی طرز جدل دی
دھار کجل دی دھاڑ اجل دی　　سرخی بھا بھڑکائی ہے
ڈکھ ڈوہاگ تے درد جدائی　　رل مل ویندے ساتھ لڈائی
عشق فرید تھیوسے بھائی　　عشرت روز سوائی ہے

(255)

کیا عشق اڑاہ مچایا ہے ہر روز ایہہ سوز سوایا ہے
سر تن من پھوک جلایا ہے مٹھا جوبن مفت گنوایا ہے
بھیڑی دلڑی مار منجھایا ہے دم دم وچ درد سوایا ہے
سٹ سیجھ اکیلی ہوت نسے غم پا کر جھولی عیش کھسے
گل ہار پھلاں دا ناگ ڈسے ڈکھی قسمت سب ڈکھ لایا ہے
سوہنا سانگ ہجر دی مار گیا یکباری یار وسار گیا
کر زار نزار خوار گیا تتی بے وس بار سہایا ہے
ایہا دلڑی عشق دی کٹھڑی ہے غماں مٹھڑی تے ڈکھاں گھتڑی ہے
ما ڈتڑی شوق دی گھتڑی ہے جیں صبر آرام ونجایا ہے
دل لاوݨ حال ونجاوݨ ہے سکھ ڈیوݨ تے ڈکھ پاوݨ ہے
غم کھاوݨ درد نبھاوݨ ہے نیڑا بے شک کوڑ اجایا ہے
سوہݨے باجھ فرید قرار گیا کم کار سبھو گھر بار گیا
سب ناز نواز ستگار گیا سر بار ڈوہاگ سہایا ہے

(256)

گیوں لوڑھ کلھڑی وچ کن کپر دے روڑھے ڈتونی پچھلی عمر دے
تیں باجھ جیویں اصلوں نہ جیواں تیڈے اکھیں دے ساہمے پوریواں
مارو مریلا توں بن نہ تھیواں بٹھ ڈینہہ ہجر دے اوکھے گذردے
ماراں مروڑاں دھکڑے تے دھوڑے بھیجیاں سوغاتاں تیڈے وچھوڑے
ڈکھڑے ڈینہو ڈینہہ ڈیڈھے تے ڈوڑے ہے ہے نہ جیندے جیڑا نہ مردے
گئے وقت ویلھے یارو بھلیرے ڈکھڑے ڈکھی تے کیتے وہیرے
شالا ڈیہاڑے تھیوم تھلیرے پاڑے گزاروں سجنیں دے گھر دے

گھولی تسیڈڑی گولی تسیڈڑی
ڈڑے کن تے سنسیں ڈکھ پیڑ میڈڑی
پانڑی اساڈڑا تھئی رت اسیڈڑی
روٹی ہے ٹکڑے ہاں دے جگر دے
منڈھ لادی جندڑی ڈکھڑیں دی ڈوڈھری
دردیں دی پدھری سوزیں دی ردھری
ہک توں تتی دی ول کل نہ لدھری
پئے سول صدمے چوتھے پہر دے
رہ گیم خوشیاں وسرے تنڈھیپے
دھانہہ دھانہہ کریندے آئے پڈھیپے
پئے بے نوائی ڈتڑے رنڈیپے
آئے بار سر تے باری قہر دے
جوگی براگی تھی کر ڈھونڈیساں
کفنی ڈکھاں دی پا گل سوہیساں
اینویں فریدا عمراں نبھیساں
جے تئیں نہ تھیساں داخل قبر دے

(257)

مٹھڑی دلڑی ڈکھڑیں کٹھڑی
ہے ناز ادا دی لٹڑی
ہن زخم جگر دے آلے
دل پرزے اکھیاں نالے
سے سینے پون اپالے
جند ہار ہٹی میں مٹھڑی
تتے درد اندوہ اویڑے
لائے دلڑی جھوکاں ڈیرے
ہنڑ حضرت عشق نویڑے
ڈتی پیڑ پرانی پٹھڑی
سر چھتڑے نینہہ لیوسے
سب شرم شعور گنویوسے
دل ڈھولے یار لیوسے
سس مارم اٹری رٹھڑی
مل ماہی عار ویاروں
تھی فارغ کل کم کاروں
رل راول ڈاگاں چاروں
ہے اج کل روہی وٹھڑی
تھی کھیر و کھیر چریساں
اکھیں نال اگاڑ بنیساں
پاہ پلکاں نال پوریساں
گھر باروں سنگت ترٹڑی
تھیاں سنج بر صحن حویلیاں
گیاں سینگیاں وسر سہیلیاں
البیلیاں بانہہ چوڑیلیاں
ما بھینڑ کنوں دل چھتڑی

ہگیا چیتر فرید اجایا گھر سانول یار نہ آیا
سر سولیں سخت ستایا تھئی دشمن قسمت کھڑی

(258)

نیڑا لاونڑ حال ونجاونڑ مفتے پور پرائے
مہنیں کھاندی سٹھنیں سہندی دلڑی چا برمائے
کرن شکایت سینگیاں سیاں گگڑے حق ہمسائے
عار ویار پچار کریندے سکڑے ما پیو جائے
ویر نہیڑے اڑی جھیڑے بابل نت دڑکائے
سس نناناں کرم بکھیڑے روز بروز سوائے
باندیاں بردیاں محض نہ ڈردیاں دائی وینڑ الائے
اصلوں سدھڑا منہہ نہ ڈیندے مامے چاچے تائے
کانگا قاصد پٹھ پٹھ ہٹڑی یار نہ واگ ولائے
ناز نواز نمانڑے شودے ہار سنگار اجائے
مارو چھوڑ ملہیر ملہاراں آپے آ ہلوائے
رل مل ٹوبھے تے تڑ تاڑے ساڈے نال وسائے
قسمت جاگے بخت بھڑائے قادر دوست ملائے
سہجوں لیٹے تول نہالیں سوہی سیجھ سہائے
بھاہم سختی تے بد بختی بھاگ سہاگ ملہائے
سانول بانہہ سراندی ڈے کر ساری رات نبھائے
چھوڑ ونجنڑ دی دور رہنڑ دی نہ رکھ رانجھنڑ رائے
توں بن راول جوگی دل دے ڈکھڑے کون مٹائے
نہ کوئی سنگتی نہ کوئی ساتھی نہ کوئی حال ونڈائے

سچ ہے کون پرائے ڈکھڑے اپنْے ہُگڑے پائے
جس تن لگڑی سوئی تن جانْے ہوراں کیا پروائے
اپنْے بارے آپ اٹھیساں دلڑی نت فرمائے
کر بے واہی سٹ تندرائی پیچی کیچ سدھائے
سنجڑی دے سنجریپے کیا کیا پیش تتی دے آئے
سر خییں میندییں تلک تلولیں پھکڑے رنگ ڈکھائے
ہک ڈکھ سے سے سانگ خوشی دے سارے صاف ونجائے
چولی چتڑی سوزوں بھنڑی آس نہ پنڑی ہائے
عشقوں مول فرید نہ پھرساں توڑیں منہہ نہ لائے

(259)

نیناں نہیں رہندے ہٹکے

نین نیناں ساں اڑدے لڑدے لا کر ناز دے لٹکے
ہُگڑیں کوچیں شہر بزاراں لگڑے نینہہ دے چٹکے
ناز نہورے نوکاں نخرے لانون برہوں دے کٹکے
مہنْیں سٹھنْیں طعنے تبرے گھتڑے لوکاں ہٹکے
سہساں ٹوکاں ویساں جھوکاں خویش قبیلے سٹ کے
یار بناں پھوک اگ اڑیساں ہار حمیلاں پٹکے
ڈکھڑے سہندے نین نہ رہندے بے وس تھی کر اٹکے
نیڑے پاجھ فرید نہ بھاوے بٹھ گھت کوڑے کھٹکے

(260)

نین نرالے نیر نکھڑے نور نظر دے
ساڑن سول سریر ساگی سوز سقر دے

کھتڑے برہوں کٹاری کُٹھڑے ناز نہورے نخرے مُٹھڑے
چوچک چک مک ویر ویری ول ول گھر دے
سیجھ سہاگ دی سڑ گئی ساری ڈوڑے ڈکھ ڈوہاگ ڈیہاڑی
تک تک مارن تیر زہری زور زبر دے
پور پنلڑے دے پل پل دے جندڑی جکھدی جیڑا جلدے
پیت پرائی پیڑ ویری درد اندر دے
سٹ کر سجݨ سدھایوں سوہݨا ملک ملہیر ملیو من موہݨا
چڑھ چڑھ چکدے چیر جاری جرح جگر دے
سانگ سنجی نوں سک سانول دی مونجھ مٹھی نوں مونہہ مٹھل دی
ہار ہٹی ہݨ ہیر ہس گئے ہوش ہنر دے
نینہہ نواں نت نالہ زاری فکر فراق فرید دی یاری
رگ رگ روگ دی ریر روندیں روح اپردے

(261)

وسو وی اکھیاں گھن گھوراں لا کے

سانوݨ آیا یار نہ آیا تھئے بادل طوفان بلا کے
آنوݨ کہہ گئے ول نہ آئے دل نوں مفتی چوٹ چلا کے
دل برمائے راول جوگی دھن سݨ بنسی پھوک بجا کے
اتنا ظلم مناسب ناہیں پہلوں اپݨا یار بݨا کے
روہ جبل وچ مارو تھل وچ مارو گیا پردیس رلا کے
مارو ملک ملہیر دا مالک لڑ نہ جاویں جھوک وسا کے
جو گݨ تھیساں ملک ڈھونڈیساں ویساں انگ بھبوت رما کے
الڑے زخم نہ چول پپیہا ساڑ نہ کوئل کوک سݨا کے

کروٹیاں لے ہٹ ہٹ جاندی — بے وس ڈکھڑے سول سہا کے
تم بچھڑت موہے چین نہ آوے — پاپ مٹاؤ انگن سُہا کے
گرجت بدرہ لسکت بجلی — رم جھم بارش زور گھٹا کے
ساجن باجھ فرید ہے جینا — مشکل ایسے بار اٹھا کے

(262)

وصل ہجر یکسان
وسدا دوست قریب دلیں دے

علوی سفلی یار دیاں جھوکاں — خبر نہیں انہاں کملیاں لوکاں
اے دل چاݨ پچھاݨ — ہر جا دیرے چاک مہیں دے
ڈکھ ڈوہاگ تے بیت حزن میں — سکھ سہاگ تے ملک امن میں
عاشق سمجھ سنجاݨ — سبھ مظہر میں یار چھیندے
چاک ہیاݨہ من نوں بھاݨا — تن من اس دے راہ وکاݨا
کیا وت دین ایمان — شرم بھرم سب مِلک تہیں دے
عشق فرید تصرف کیتا — لاایس جڑ کر پرم پلیتا
سب صورت سبحان — ظاہر اکھیاں نال ڈسیندے

(263)

ول وس وسا اوہے ٹول وے — کر لاڈ مٹھڑا بول وے
ہر وقت سانول ڈھول وے — پیا ہو اساڈڑے کول وے
اݨ سونہیں دی گھنڈڑی کھول وے — اݨ سنگ میں سنگ بول وے
اتھوں ناز دے ٹک ٹول وے — لکھ لکھ الول مخول وے
اتھاں مٹھڑی جان سڑول وے — تھئی ڈکھڑیں دی کچکول وے
کیا ڈکھڑیں لدھرم گول وے — تھئے چُور زرہ تے خول وے

ماریا ہے کیا جڑ تول وے　　ابرو غلیل غلول وے
پے ہوش دے وچ بھول وے　　زیرے اندر سو پول وے
تھیا جسم چیچی ٹھول وے　　دل ڈِتڑے کئی گھر رول وے
جے اے فرید دا ڈول وے　　ایہا ٹور تے ایہا چول وے
کئی ڈینہہ نہ پھولا پھول وے　　اجھو شہریں وِسن دول وے

(264)

وہ حضرت عشق مجازی　　سب راز رموز دی بازی
سبھو شاہد اصلی جاݨیں　　ہے واحد پرم کہاݨی
ہے وحدت سمجھ سنجاݨی　　وچ پردے کثرت سازی
کر رفع ملال کدورت　　ٹک سمجھ سجݨ بے صورت
تھیا ظاہر وچ ہر مورت　　چھپ اولے نور حجازی
سن حسن ازل دی چالی　　سب ناز نہورے والی
کتھ خالق خلق دا والی　　کتھ عابد ریت نیازی
کتھ عاشق درد کشالے　　کتھ حسن ملاحت چالے
تھی ہار سنگار ڈکھالے　　خوش سیرت ناز نوازی
کتھ مطرب تے میخانے　　کتھ رندی رسم یگانے
کتھ صوم صلوات اذانے　　کتھ زاہد نیک نمازی
ہے غیریت زندیقی　　پا ورثہ رکھ صدیقی
کر جہد جہاد حقیقی　　بݨ مرد معلی غازی
ٹھپ فقہ اصول مسائل　　سٹ نحوی فعل تے فاعل
بٹھ علمی بحث دلائل　　ہے فقر فقط جانبازی
اے سلک سلوک فریدی　　ہے ریت عجب توحیدی

پر ذوق لذیذ جدیدی چھڑ لمبڑ دور درازی

(265)

وہ وہ دلبر دی یاری لا یاری کرم نہ کاری
تھی رکھڑا رکھم بریّت نہ پچھدا حال حقیقت
نہ سنڈا ویدن ساری
میں مٹھڑی ڈکھڑیں کٹھڑی سے تیریں غم دیں چٹڑی
دل لٹڑی سولاں ماری
نہ ڈٹھڑم مٹھڑا مکھڑا گیا ساونڑ صاف سلکھڑا
گئی موسم چیتر بہاری
نہ کھوج نہ کھوپ اٹھاں دے سب پر بھت پندھ تھلاں دے
دل رل رل رو رو ہاری
میں سندھڑی کیویں جالاں پردیس بیٹھی تن گالاں
تھئے روہی ڈینہہ ملہاری
دل کھسدا بھیت نہ ڈسدا تھی اوپرا دوروں ہسدا
لا ہو ہو شہر خواری
ہک یار فرید اویڑا ہیا سس ننانڑ دا جھیڑا
پئی پلڑے مونجھ منجھاری

(266)

ہک دم ہجر نہ سہندی ہے دل دلبر کارنڑ ماندی ہے
سوز گداز دی تول وچھاواں ڈکھ ڈوہاگ دی سیجھ سہاواں
ہار غماں دا گل وچ پانواں درد دی بانہہ سراندی ہے
ماہی بے پرواہ ملیوسے پلڑے سوز فراق پیوسے

حال کنوں بے حال تھیوسے — جندڑی جھوک غماں دی ہے
ڈینہہ نبھانواں سڑدیں جلدیں — رات ونجانواں جلدیں ہلدیں
ساری عمر گئی ہتھ ملدیں — ہے ہے موت نہ آندی ہے
سوہنے کیتی کیچ تیاری — آیا بار برہوں سر باری
سینگیاں سرتیاں کرن نہ کاری — بے وس پئی کرلاندی ہے
یاد کریساں یار دیاں گالہیں — سوہنیاں رمزاں موہنیاں چالیں
تونیں مٹھیں ڈیوم سیالیں — تانگ فرید نہ جاندی ہے

(267)

ہکو الف میڈوں برمانوم ڑی — تتی بے تے مول نہ بھاوم ڑی
سوہنی وحدت پرم پریتاں نیں — ذوقی گھاتاں عشقی گیتاں نیں
کوجھی کثرت کوجھیاں ریتاں نیں — دل غیروں غیرت کھاوم ڑی
ہر چالوں ناز نواز ڈسے — سب حسن ازل دا راز ڈسے
کل عالم عالم ساز ڈسے — ہکو نور نظر وچ آوم ڑی
غیریت محض محال ڈسے — چو طرفوں حسن جمال ڈسے
ہر ویلھے وصل وصال ڈسے — ڈینہہ رات پنل گل لاوم ڑی
کیوں کردی ہار سنگار مٹھی — کیوں سرخی کجلہ دھار مٹھی
جے جاتاں سانول یار مٹھی — ول ملک ملہیر سدھاوم ڑی
تتا درد جدید شدید تھیا — ہر روز اے سوز مزید تھیا
ہکے دید فرید خرید تھیا — بن ڈھولن گھر در تاوم ڑی

(268)

ہک ہے ہک ہے ہک ہے — ہک دی دم دم سک ہے
ہک دے ہر ہر جا وچ ڈیرے — کیا اُچ ہے کیا جھک ہے

ہک ہے ظاہر ہک ہے باطن   پیا سب کجھ ہالک ہے
مقناطیس تے لوہے وانگݨ   ہوں ڈُو دل دی چھک ہے
جیڑھا ہک کوں ڈُو کر جاݨے   او کافر مشرک ہے
مطلب ڈاڈھا سخت نزیکی   پر رہ تے چل چک ہے
ساڈے سر سرواہ دا سارا   فخر پیا مالک ہے
درد دا بار اٹھا نہ سگدی   دل شودی نِک ترک ہے
روز ازل دی دلڑی میڈی   راہ حق دی سالک ہے
جند دے نال خیال خدائی   کیا پورا گیا یک ہے
یار فرید سنجاݨ کیتے   اے نسخہ ہک ٹک ہے

(269)

ہن میں رانجھݨ ہوئی   رہیا فرق نہ کوئی
جیں سنگ دلڑی پیت لگائی   آخر بݨ گئی سوئی
ہیر سلیٹی چوچک بیٹی   ونج کس جا کھڑوئی
ہیروں ہیرا تھیسی جیکر   سر ہیں راہ ڈتوئی
پہلے کھا کر درد کشالے   اوڑک تھئی دل جوئی
شابس اصلوں محض نہ ہاریوں   جتنا بار چتوئی
جو کوئی سلک محبت دے وچ   مرݨ توں اگے موئی
سیجھ سہاگ سہایس تھی خوش   شام سندر سنگ سوئی
نال خیال انا دے جیں نے   میل دوئی دی دھوئی
سارے جگ وچ ہک میں رہ گئی   نہ توئی نہ اوئی
تھیا منصور فرید ہمیشہ   جیں اے راز لدھوئی

(270)

ہے عرب شریف سدھائیَ   یو سندھ پنجاب دی آئیَ
بن عرب اے اکھیاں روون   رو ہار ہنجوں دے پوون
کر نیرے مکھڑا دھوون   دل دردیں چوٹ چکھائیَ
اے پہلی منزل حدے   ہئی شہر مبارک جدے
کلہ بحر دی شدے مدے   اج عدن ویندی مکلائیَ
کر سعی طواف زیارت   لہہ لطفوں عفو اشارت
گھن عشقوں ذوق بشارت   ول وطنیں واگ ولائیَ
کیوں ہگانے گاہنے پاواں   کیوں سرخیاں میندیاں لاواں
کیوں کجلہ دھار بناواں   ہے تھیم نصیب جدائیَ
گل سہرے ہار کمانڑے   گل ناز نواز وہانڑے
گئے جوش جوانی مانڑے   گیا دھج وچ فخر وڈائیَ
توں باجھوں سانول گھر وچ   ہاں بے شک سخت سفر وچ
تھل مارو سنجڑے بر وچ   ہم سختی روز سوائیَ
گئی آس فرید نہ پنڑی   جی جلیا دلڑی بھنڑی
سر سوز فراق دی چنڑی   گل دردوں چولی پائیَ

(271)

یاد آنون یار دے رلڑے   نت پوون کروپ کللڑے
کیوں چڑھدی چندری کھارے   کیوں کردی زیور بارے
جے جانڑے ہجر دے وارے   ائے نیڑے سخت سولڑے
ڈکھ یار، سکھاں دے ویرن   لئے سولاں سینے دیرن
منہ کالا نیلے پیرن   وہ ہوت پنل دے بھلڑے

کیوں ڈکھڑی عمر نبھاواں　　ہݨ موت دا ملک وساواں
ونج گورستان سُہاواں　　بُٹھ جیوݨ کوڑ تسلڑے
گل پیچ ہجر دے ولڑے　　دل زخم اولڑے الڑے
ایہہ نینہہ لاوݨ دے بھلڑے　　پئے میں مٹھڑی دے پلڑے
سب زور ہوس وس لایم　　پر یار فرید نہ آیم
غم درد اندر سر پایم　　کر آپے گِرڑے گلڑے

(272)

یار کراڑا حال وے　　سانوں مار نہ طعنے
سانگ سنجوک رلائے قسمت　　سانگے دوست یگانے
جاں جاں سوہنہ بݨاواں　　تاں تاں ڈِسدے دور ٹکانے
آنوݨ کاݨ نہ منگنیں دلڑی　　کوڑے کرن بہانے
بے درداں دی پریت نہ بھلی　　مولیٰ موت کوں آنے
رووّاں رو رو لوک ستاواں　　جی نہ آوم خانے
کوئی آکھے من مچلّ کوڑی　　کوئی آکھے دیوانے
سولیں نال سنجیں دی جالے　　سنج صباح گذرانے
آنویں دیر نہ لانویں ماہی　　جند ڈیوں ڈینہہ دی مہمانے
عشوے غمزے ناز نہورے　　کیا کیا حسن دا شانے
جو ہے شان فرید دی ساری　　ماݨ دا سامانے

دیوان فرید میں کتابت اور املا کی غلطیاں

مولوی عزیز الرحمٰن کے متن میں کتابت اور املا کی جو غلطیاں مسلسل چوتھے ایڈیشن تک چلی آ رہی ہیں ، ان کی تفصیل اگلے صفحات میں دی جا رہی ہے ۔ آبلیک (Oblique) کی دائیں جانب " دیوان فرید " مولانا عزیز الرحمٰن کا لفظ یا عبارت ہے اور بائیں جانب ہماری مجوزہ درستی ہے ۔ اس سلسلے میں " دیوان فرید " کا کوئی بھی اصل ایڈیشن سامنے رکھا جا سکتا ہے ۔

5.13.2 اپنا / اپنا
5.14.1 اپنا / اپنا
11.2.3 ڈھول / ڈھول
12.6.5 ڈورا / ڈوڑا
29.6.1 شی / شے
29.10.2 رہو / رہ
30.7.3 تسکیں / تسکین
37.2.1 بناواں / بناواں
39.4.2 لانڈی / لانڈھی
42.2.1 تنڈرے / تنڈڑے
42.4.1 کنڈریں / کنڈڑیں

اس لفظ میں درآمدی (Implosive) / ڈ / نہیں بلکہ / ڈ / ہے دوسری اہم بات جمع کی املا کرنے کی ہے۔ " دیوان فرید " میں عام طور پر جمع کی غلط املا برتی گئی ہے۔ مثلاً اسی بند کو لیجیے:

کنڈڑیں کاٹھیں نشتر ماری
سجھوں یاری تے غمخواری
الڑیں پھٹریں توں رت جاری
خاص سہاگ دی پوں ہے یار

یہاں اصل میں املا کنڈڑیں ، کاٹھیں ، الڑیں تے پھٹریں (یا پھر کنڈڑیں ، کاٹھیں ، الڑیں اور پھٹریں ہونی چاہیے)۔

اسرار فریدی میں جمع کے صیغوں کی املا بہت حد تک درست برتی گئی ہے۔

44.8.2 ونجنڑ / ونجن
45.6.1 ڈترم / ڈترم
49.4.2 " چھڈ گیا ڈھولا یار آزاری "
(نشان لگا کر حاشیہ نہیں لکھا)
ڈھولا / ڈھولا
49.9.1 انگن / انگنڑ
56.1.2 رہو بروچل یار / رہ دو پروچل یار
61.7.1 نینہ / نیں (یا " نیں ہے " ؟)
62.1.1 اسانجی / اسانجے یا اسانجے
62.2.1 تہنجی / تہنجے
62.4.1 سوہنٹاں / سہنٹا
62.4.2 اوانجھے / اوحانجے > (اوانجے).
62.5.1 تہنجا / تہنجو
(کافی نمبر 62 کے بارے میں تفصیلی بحث " خواجہ فرید کی سندھی شاعری " کے موضوع میں دیکھئے)
63.2.3 وہیڑ یچن / وہڑ یچن > ویڑ ھیچن
63.3.1 جا / جو
(کافی نمبر 63 کے بارے میں تفصیلی بحث " خواجہ فرید کی سندھی شاعری " کے موضوع میں دیکھئے)
کافی نمبر 66 میں تیسرے شعر کے علاوہ باقی

پوری کافی کی ردیف " دے " کی بجائے
" دی " لکھی گئی ہے جو کہ غلط ہے -
68.7.2 لگرم / لگرم
69.6.2 راجر / راجڑ
ترجمہ : " ... راجڑ کے چٹیل میدانوں کو
چھوڑ دو - "
69.9.2 لانوٹ / لانون
69.20.1 کھتھڑے کھتھڑے / کھتھڑے
کھتھڑے
69.20.2 ڈوڑے / ڈوڑیے (71.6.2)
70.2.1 موں / موں
70.3.3 پے سنگ / پی (پیے ؟) سنگ
71.2.1 مینڈھڑا / مینڈھرا
71.3.2 عیش کو / عیش کوں
71.6.2 ڈوڑے / ڈوڑیے (دیکھیں
201.3.2 اور 251.4.2 ڈوڑے)
71.10.1 بھشیں / بھیٹیں
72.2.2 بھٹ / بٹھ [بٹھ 264.8.3]
75.3.2 ڈوڑے (دیکھیں 71.6.2)
71.1.2 تیڈری / تیڈڑی
78.4.2 ڈوڑے (دیکھیں 71.6.2)
78.6.2 سونجریں / سنجڑیں
79.4.1 نینہ / نیں (دیکھیں 61.7.1)
81.2.1 سکڑے سورے / سکڑے سوڑے

لغات : " سوڑے : قریبی عزیز - سورے :
تابع مہمل سکڑے ، سسرال "
82.4.3 ڈوڑاپے / ڈوراپے (120.6.1)
لغات : " ڈوراپے : گلے شکوے "
83.3.1 ملاران / ملاراں
84.2 اس بند کے حل لغات میں جوہر ،
عرض ، ست ، نفل ، فرض وغیرہ الفاظ تو
لکھے ہیں مگر ان کی معنیٰ یا وضاحت لکھنا بھول
گئے ہیں -
86.1.1 ٹھندے / ٹھنڈے (87.7.4)
87.3.2 دلراں / دلڑیاں
87.2.2 تجں / تجن
87.7.4 ٹھندے / ٹھنڈے (86.1.1)
89.1.2 تا / تاں
89.2.2 لانگے / لانگھے
لغات : " لانگھے : جائے عبور ، راہ ، گزر گاہ "
89.6.3 تیڈرے / تیڈڑے
90.1.1 ماڑرو / مارڑو
لغات : " مارڑو : مارواڑ کے رہنے والے "
90.4.2 ڈترم / ڈترم
90.5.3 تیڈریاں / تیڈڑیاں
91.2.2 جاں / جاں
92.8.4 نین / نیں (دیکھیں 79.4.1)
95.3.4 سدھائیاں / سدھائیاں

97.3.2 جیندیں سانگے / جیندے سانگے
مولانا عزیزالرحمن نے لغات میں لکھا ہے کہ:
" جیندیں سانگے : جس کے واسطے " اس معنی کے لحاظ سے لفظ " جیندیں " نہیں بلکہ " جیندے " ہونا چاہئے۔
97.4.2 میہندی / مہندی > میندی
97.8.3 جہانیاں / یہ لفظ " جہاناں " بھی ہو سکتا ہے۔
99.7.2 صوم صلوت / صوم صلوات
107.2.4 سجن / سجݨ
108.4.2 ڈوکھ پیر / ڈکھ پیڑ
110.2.3 آئیں / آئین
110.8.1 بھٹ / بٹھ
116.5.2 گپاٹے / گپاٹے
لغات : " گپاٹے : گھنے دلدل ، کیچڑ "
117.10.1 چنڑیاں بوٹیاں / چنڑیاں بوئیاں
دیکھیں ترجمہ : " ... بوئی کے سفید سفید پھول ... "
117.11.1 جوہ کھڑ جوہ کھڑا / جھوپڑ جھوپڑ
118.1.1 سجن / سجݨ
120.3.4 میں / میں
120.6.1 ڈوراپے (دیکھیں 82.4.3)
ڈوراپڑے (126.8.1) ڈوڑاپے (213.3.1)
127.4.2 سکٹریں کھڑی / سکٹریں کھنڑی

133.5.1 کنڈرے / کنڈڑے
133.7.1 بھینٹیں / بھینٹیں
135.4.2 چنرنگ / چنگ (چنر گ)
135.5.1 ڈہالا / ڈھالا
137.6.2 پچائیں / پچائیں
138.2.2 سیوبان / سیوباݨ
140.10.1 دل فرید دے / دل فرید دی
مولانا ترجمے میں بھی سرائیکی حوالے سے دل کو مونث گردان کر لکھتے ہیں کہ : " ... میری دل کو لوٹنے کے لئے ... " حالانکہ دل اردو میں مذکر ہوتا ہے۔
140.10.2 بنیا / بٹیا
142.2.1 کنڈرے / کنڈڑے
148.4.1 ہے ہے / ہئے ہئے
149.1.1 آونڈی / آوݨ دی
149.6.3 سنجری / سنجڑی
150.2.1 شئی / شئے
150.2.1 شی / شئے
150.2.1 ڈیٹھوسے / ڈٹھوسے
150.5.2 رولدیا / رُلدیاں
151.4.2 ڈنٹرے / ڈنٹڑے
156.4.2 گلاندی / گلاں دی
156.5.3 رمّاں / رمّاں
157.2.1،2 ملیمّ / ملیم

160.1.1 آج / اج

161.6.1 آنگن / انگݨ

162.1.2 ماہٹوں / ماٹھوں

165.6.3 بھٹ / بٹھ

168.5.2 تواراں / تنواراں

174.1.2 انبہ ہے / انبوہے

177.2.1 سینکیاں / سینگیاں

182.6.5 جوہپڑ / جھوپڑ (202.1

182.11.6 وچ / ونج (یا) وچ

182.12.6 ور ویڑھے / اوڑ ویڑھے

182.20.1 بھٹیاں / بٹھیاں

184.4.4 پوہی / پوہی (؟)

مولانا عزیز الرحمن نے لغات میں لفظ " پوہی "
لکھا ہے جبکہ شعر میں " پوہی " ہے ۔

195.3.2 رنگین محل / رنگیں محل

196.1.1 ٹوبھ / ٹوبھا

196.1.2 اُتار / اُتاڑ

198.6.1 وہو / ووہ

دیکھیں کافی 31.5.2

198.9.4 رہیں / ہیں

211.2.4 وردپرستی / دردپرستی

212.5.3 منسی / من سے

214.1.1 بازار / بزار

مولانا عزیز الرحمن لغات میں لفظ " بزار :
بازار " لکھتے ہیں

215.1.1 سگڑیں / سگھریں > سگھڑیں

مولانا عزیز الرحمن نے لغات میں " سگھریں :
متعلقین کے ساتھ ۔ اہل و عیال کے ہمراہ "
لکھا ہے ۔

219.6.1 راتوں رات / راتو رات

221.4.2 چننگ / چٹنگ

221.3.1 چٹڑکیں / چٹکیں (یا) چنڑکیں

اسی مصرعے میں لفظ " چھٹکار " کی املا میں

انٹ / دیکھئے ۔

223.1.2 کیتی / کیتیئی

اس کافی کے تمام قوافی کی املا " پیتئی "
وغیرہ کی بجائے پیتیئی (پیتی) ہونی چاہیئے

229.8.1 سونجیدا / سنجیں دا > سنجی دا

229.8.2 دوں / ڈوں (یا) دو

231.7.1 ہت / ہتھ

241.7.3 سرگیوم / سٹرگیم

242.6.1 بہنٹیں / بھینٹیں

250.5.3 وھیڑا / ویڑھا

251.9.2 مال / حال

252.3.3 جہاں / جہاں (یا) جیساں

252.6.3 بے نشاں سجن / بے نشان سجݨ

252.7.4 گدھیوسے / گدھو سے

253.3.1 بنٹیں / بھینٹیں
156.3.4 ہے ہے / ہئے ہئے
256.4.1 بھلیڑے / بھلیرے
257.3.3 نویڑے / نویرے
دیکھیں لغات : " نویرے : نوخیز، جدید۔
نوین کی تصغیر ہے۔ "
257.6.3 پوڑھیساں / پوہرپساں (یا) پوربیساں
258.12.1 تر / تڑ
258.24.1 سچڑیندے / سچڑی دے
258.25.1 سرخیں / سرخیئیں (یا) سرخییں
میندیں / میندئیں (یا) میندییں
تلویں / تلوئیں (یا) تلوییں
262.1.1 یکساں / یکسان
264.3.3 سونچائی / سچائیں
265.3.3 لڑی / لٹڑی
265.6.1 سندھری / سندھڑی
266.4.4 ہے ہے / ہئے ہئے
266.6.4 تانگ / تانگھ
267.2.4 کہادم / کھاوم
269.1.2 رہا / رجیا (یا) ریہا

(2)

دیوانِ فرید اور اسرار فریدی

تقابلی مطالعہ : جاوید چانڈیو

علامات و اختصارات

- تمام چارٹس میں کافیوں کے نمبر بریکٹ میں لکھے گئے ہیں یعنی (18) سے مراد کافی نمبر 18 ہو گی۔

/ تقابلی چارٹس میں آبلیک (Oblique) کے دائیں جانب لکھے ہوئے الفاظ مصرعے اور کافیوں کے نمبر " دیوان فرید " مولانا عزیز الرحمن کے ہیں اور بائیں جانب لکھے ہوئے الفاظ ، مصرعے اور کافیوں کے نمبر اسرار فریدی کے ہیں ۔ مثلاً " نجرساں / نہ جرساں " سے مراد ہے کہ دیوان فرید میں لفظ " نجرساں " لکھا ہوا ہے اور اسرار فریدی میں " نہ جرساں " ۔

اسی طرح ضمیمے میں " مکمل دیوان " کے حوالے سے کیے گئے پانچ کافیوں کے تقابلی مطالعے میں آبلیک کے بائیں جانب لکھے ہوئے الفاظ ، مصرعے اور کافی نمبر " مکمل دیوان " کے ہیں ۔

حاشیہ : اس کا مطلب دیوان فرید میں مولانا عزیز الرحمٰن کا لکھا ہوا حاشیہ ہے ۔

لغات : اس سے مراد دیوان فرید میں مولانا عزیز الرحمٰن کی دی گئی لغات ہے ۔

ترجمہ : اس سے مراد دیوان فرید میں مولانا عزیز الرحمٰن کا کیا ہوا ترجمہ ہے ۔

کلام فرید کے مطبوعہ سرمائے پر ایک نظر

خواجہ فرید کی زندگی ہی میں ان کی کافیوں کے کم از کم چار مجموعے شائع ہوئے اور ان کی 271 کافیوں پر مشتمل مکمل دیوان ان کی وفات کے تقریباً ایک برس بعد 1902ء میں شائع ہوا۔ اس دستیاب ذخیرے کا ایک اجمالی جائزہ پیش خدمت ہے جس کے آخر میں ہم اپنے زیر مطالعہ دیوان "اسرار فریدی" کا "دیوان فرید" کے ساتھ تقابلی مطالعہ کریں گے۔

مجموعہ کافیاں حضرت خواجہ غلام فرید صاحب جیو

چھتیس صفحات پر مشتمل کافیوں کا یہ مجموعہ (1882ء/1299ھ) میں مطبع قادری لاہور سے شائع ہوا۔ یہ مجموعہ "جناب محمد عارف صاحب تاجر کتب دیرہ غازیخان بازار کلاں" کی فرمائش پر چھاپا گیا۔ مجموعے کے اختتام پر ایک نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ اس نسخے کی تصحیح "میاں محمد یار قوم دھریجہ سکنہ تحصیل ڈیرہ غازیخان از خادمانِ حضرت خواجہ غلام فرید صاحب جیو سجادہ نشین کوٹ مٹھن شریف و چاچڑاں شریف" نے کی۔ جناب حبیب فائق کے کتب خانے سے حاصل ہونے والے اس مجموعے میں دیوان فرید کی درج ذیل کافیاں شامل ہیں۔

2,3,7,11,12,16,21,23,24,37,44,45,48,50,60,72,84,88,93,
102,110,119,124,126,134,136,144,150,155,165,166,170,
175,176,177,181,182,184,192,193,196,198,203,209,211,
212,214,216,221,224,225,231,233,238,264,271.

مندرجہ بالا 56 سرائیکی کافیوں کے علاوہ درجن بھر اردو غزلیات بھی خواجہ فرید کی اس مجموعے میں شامل ہیں۔ درمیان میں ایک کافی مخدوم ولایت شاہ صاحب کی اور آخر میں مجموعے کے مرتب و مصحح میاں محمد یار دھریجہ کی درجن بھر سرائیکی کافیاں اور مولود بھی شامل ہیں اس مجموعے کو خواجہ فرید کے سرائیکی اور اردو کلام کا اولین مطبوعہ مجموعہ قرار دیا جا سکتا ہے۔ یا اگر "مثنوی معدن عشق" کو سامنے رکھا جائے تو بھی دونوں مجموعے ایک ہی سن میں شائع ہوئے مگر دونوں مجموعوں کی کافیوں کے انتخاب میں فرق ہے۔ اس موضوع کی تفصیل "مثنوی معدن عشق" کے ضمن میں ہو گی۔

مثنوی معدن عشق معروف بہ کافیاں

اس کا ایک نسخہ جناب سید امیں شاہ جیلانی (محمد آباد تحصیل صادق آباد) کی لائبریری سے حاصل ہوا ہے ۔ جس کے دو سرورق ہیں ۔ پہلے سرورق پر " نوی معدن عشق معروف بہ کافیاں " کے ساتھ ساتھ " 1301ھ " اور " 1884عیسوی " بھی لکھا ہوا ہے ۔ یہ مجموعہ " جناب مولوی خیر محمد صاحب تاجر کتب ساکن ملتان بوہڑ دروازہ " کی فرمائش پر " مطبع گلزار محمدی " میں طبع ہوا ۔ علاوہ ازیں اس سرورق پر حق تالیف کے سلسلے میں خاتمہ کتاب پر ایک اشتہار کا حوالہ بھی دیا گیا ہے ۔ یہ سرورق دوسری جانب سے خالی ہے (ممکن ہے یہ پہلا سرورق " معدن عشق " کے دوسرے ایڈیشن کا ہو جو مالک کتاب کی جلد میں شامل ہو گیا ہو) اور نئے صفحے پر دوبارہ سرورق چھپا ہوا ہے جس کا ڈیزائن یا گل کاری بھی مختلف ہے ۔ اس سرورق پر کتاب کے نام کے ساتھ " مثنوی " کا لفظ نہیں لکھا ہوا ۔ علاوہ ازیں پبلشر کا نام بھی " جناب مولوی محمد خیر احمد صاحب تاجر کتب ساکن ملتان " لکھا ہوا ہے ۔ صفحہ نمبر2،3،4 پر مجموعے کے مرتب

" مولوی محمد نجم الدین بن مولوی محمد نظام صاحب حکیم ، بن حضرت مولانا مولوی محمود بخش صاحب ، بن مولانا خواجہ مولوی گل محمد صاحب قبلہ معروفی کرخی سکنہ احمد پور شریف ، ریاست بہاولپو " کا لکھا ہوا فارسی دیباچہ ہے جس میں انہوں نے اپنا تعارف بھی کرایا ہے ۔ مرتب مولوی نجم الدین مولوی گل محمد صاحب احمد پوری کے پڑپوتے تھے مولوی گل محمد صاحب احمد پوری حضرت خواجہ فرید کے پرداوا حضرت قاضی محمد عاقلؒ کے مرید اور خلیفہ تھے ۔

مولوی نجم الدین ان کافیوں کے بارے میں کہتے ہیں کہ : " ان کافیوں کے مطالعہ سے سالک کے راستے کی مشکلات کم ہو جاتی ہیں بلکہ ان کے معائنہ سے حجاب کا بُعد زائل ہو جاتا ہے ۔ " مولوی نجم الدین صاحب کا کہنا ہے کہ : " یہ پر سوز کافیاں .... بفرمائش جناب عنایت مآب مخلص قدیم ، منبع الجود والاحسان ، برگزیدہ درگاہِ احد ، برادرم مولوی خیر محمد صاحب تاجر کتب سکنہ ملتان ، سلمہ الرحمٰن ، اکھٹی کی ہیں اور اسے " مثنوی معدن عشق " سے موسوم کیا ہے " ۔ یعنی ان کافیوں کے مجموعے کو " مثنوی معدن عشق " کا نام مرتب نے دیا ہے ۔

96 صفحات کی اس کتاب میں صفحہ نمبر 5 سے لے کر 91 تک خواجہ فرید کی سرائیکی کافیاں ردیف وار درج کی گئی ہیں ۔ یعنی یہ " دیوان " کی طرز پر طبع ہوئی ہیں مگر اسے دیوان کا نام نہیں دیا گیا ۔ صفحہ نمبر 91 سے 94 تک مرتب مولوی نجم الدین کی پانچ سرائیکی کافیاں بھی

دی گئی ہیں دیوان کے علاوہ ان کافیوں میں بھی کتابت کی غلطیاں موجود ہیں ۔ صفحہ نمبر 95 پر پبلشر کی جانب سے " اطلاع ضروری " کے عنوان سے کاپی رائٹ ایکٹ کے تحت کتاب کے حقوق " خواجہ غلام فرید صاحب سجادہ نشین سکنہ چاچڑاں شریف ریاست بہاولپور " کی جانب سے پبلشر کو دیئے جانے کا اعلان چھپا ہوا ہے ۔ صفحہ نمبر 96 پر خواجہ فرید کے اردو خط کا متن دیا گیا ہے ۔ جس میں انھوں نے " جملہ تالیفات اور تصنیفات اپنی کا کاپی رائٹ یعنی حق تصنیف " مولوی خیر محمد اور مولوی غوث بخش تاجر کتب ملتان کو " ملک " کر دیا ہے ۔ اس خط پر " المرقوم 8/ماہ ذیقعدہ 1299ھ " درج ہے ۔ اسی صفحے پر بائیں حاشیے کے ساتھ ماہ جون 1881ء آڑا کر کے لکھا گیا ہے اور اختتام خط پر دائیں کونے میں 13 اکتوبر 1882ء اور اس کے عین سامنے بائیں کونے میں "گلزار محمدی پریس لکھنؤ " لکھا ہوا ہے ۔ اس کے بعد " بیک ٹائیٹل " ہے جس کی اندرونی طرف کچھ چھپا ہوا نہیں اور بیرونی جانب " اعلان " کے عنوان سے کتاب کے حق تالیف یا کاپی رائٹ کا اعلان کیا گیا ہے ۔

اس مجموعے میں دیوان فرید کی مندرجہ ذیل کافیاں شامل ہیں ۔

3، 4، 10، 11، 12، 14، 16، 17، 18، 21، 29، 32، 33، 35، 36، 39، 41، 44، 46، 49، 51
، 55، 56، 57، 60، 66، 71، 73، 74، 75، 78، 80، 82، 86، 89، 94، 96، 98، 101، 102
، 106، 107، 109، 110، 111، 11 2، 113، 114، 115، 117، 122، 123، 125، 126
، 127، 128، 129، 130، 13 2، 133، 137، 141، 143، 144، 145، 149، 151، 156
، 156، 159، 160، 216، 163، 164، 165، 166، 168، 169، 172، 174، 176، 178
، 179، 180، 18 4، 185، 188، 191، 192 193، 194، 195، 197، 198، 201، 204
، 205، 207، 210، 213، 216، 217، 220، 221، 222، 225، 227، 228، 229، 231
، 233، 234، 235، 236، 237، 239، 243، 244، 245، 246، 247، 249، 255، 257
، 259، 260، 261، 262، 265، 266، 267، 270، 271.

مذکورہ بالا 133 کافیوں میں سے کل چوبیس کافیاں " مجموعہ کافیاں " کے ساتھ مشترک ہیں ۔ اس طرح 109 کافیاں " مثنوی معدن عشق " کی اور 32 کافیاں " مجموعہ کافیاں " کی غیر مشترک یا Exclusive ہیں ۔ اس لحاظ سے یہ دونوں مجموعے 1882ء میں اگر ایک ہی ساتھ چھپے ہیں تب بھی اپنے اپنے انتخاب کلام کے لحاظ سے منفرد ہیں ۔ دونوں مجموعوں کی کل 189 کافیوں میں سے 24 مشترک کافیوں کا حساب نکال لیا جائے تو 1882ء میں خواجہ فرید کی کل

165 کافیاں طبع ہو چکی تھیں۔

مطبوعہ اردو دیوان اور ایک قلمی سرائیکی دیوان

" مثنوی معدن عشق " کے مرتب مولوی نجم الدین ہی نے خواجہ فرید کے اردو دیوان کو بھی پہلی بار مرتب کر کے 1884ء میں ہی " معدن عشق " کے ساتھ طبع کرایا تھا اردو دیوان کے ناشرین بھی مولوی خیر محمد صاحب تاجر کتب ملتان ہی تھے۔

سید انیس شاہ جیلانی کی لائبریری میں مذکورہ بالا دونوں کتب کے علاوہ " دیوان اوحدی " مطبوعہ 1883ء با اہتمام مولوی خیر محمد صاحب تاجر کتب ملتان اور خواجہ فرید صاحب کا ایک قلمی دیوان (سرائیکی)ایک ہی جلد میں موجود ہیں ۔ ان کتابوں میں مختلف مقامات پر خواجہ فرید کے خاندان کے ایک عالم " محمد عبدالعزیز کوریجہ فیضی " کے دستخط اور نوٹس بھی لکھے ہوئے ہیں ۔

اس جلد میں موجود قلمی دیوان بھی کافی قدیم ہے اور علیحدہ مطالعے کا متقاضی ہے ۔ مثلاً اس دیوان کے صفحہ نمبر 66 پر کافی نمبر 51 " آ مل سانول سانورا دل وچ درد ہزاراں " کسی مطبوعہ دیوان میں موجود نہیں ہے ۔ اس کافی کا مقطع ہے

جاہی چوٹ فرید نوں کر کر ناز نہوڑئی
کیویں وسرم تیریاں موہٹیاں خوش گفتاراں

یہ کافی خواجہ فرید کی نہیں لگتی البتہ دیوان کے مختلف مصرعوں یا تراکیب کو ملا کر ہی لکھی گئی ہے ۔ اس دیوان کا مطالعہ کسی اور نشست میں ہو گا ۔

مختلف مجموعے

1882ء میں چھپنے والے " مجموعہ کافیاں " اور " معدن عشق " جیسے مطبوعہ دواوین کے بعد خواجہ فرید کا تیسرا دستیاب مطبوعہ دیوان " اسرار فریدی معروف بہ دیوان فریدی " ہے ۔ جو 1902ء (1320ھ) میں شائع ہوا ۔ ممکن ہے کہ 1882ء سے 1902ء کے درمیان کوئی اور دیوان یا مجموعہ کافیاں بھی چھپا ہو جو راقم کی نظر سے نہیں گذرا ۔ البتہ ڈاکٹر نصر اللہ خان ناصر نے ایک مجموعہ بنام " مجموعہ کافیاں مع غزلیات کلاں " راقم کو دیا تھا جس میں خواجہ فرید کا کلام بھی شامل تھا ۔ اس مجموعے کے سرورق پر " مصنفہ خواجہ غلام فرید صاحب و مخدوم ولایت شاہ صاحب و خلیفہ یار محمد صاحب باضافہ مولود شریف عظیم و بخشا و مولوی جامی صاحب ، اکبر شاہ و غزل شیخ سعدی " بھی لکھا ہوا ہے ۔ یہ نسخہ اسلامیہ سٹیم پریس لاہور سے " مولوی خدا یار صاحب و نور احمد صاحب تاجران کتب ملتان " کی فرمائش پر شائع ہوا ۔ نسخے پر کوئی سن

اشاعت نہیں دیا گیا۔ البتہ کافیوں پر تحقیق سے یہ عقدہ کھلا کہ یہ نسخہ 1882ء میں ڈیرہ غازیخان سے شائع ہونے والے " مجموعہ کافیاں " کا ہو بہو چربہ ہے جس میں مخدوم ولایت شاہ کی ایک کافی اور خلیفہ محمد یار کا وہی کلام بعینہ اسی ترتیب کے ساتھ شامل ہے جیسے 1882ء میں چھپا تھا البتہ اس نسخے کو کاپی رائٹ ایکٹ سے بچانے کے لیے شاید ناشرین نے اس میں مزید کچھ مولود اور غزلیات بھی شامل کر دیں اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ خواجہ فرید کے کلام کے مختلف ایڈیشن اصلی اور نقلی مسلسل چھپتے رہے ہوں گے۔ محمد اسلم میلا نے بھی اس نقل کے شائع ہونے کی تصدیق کی ہے۔ اسی طرح انھوں نے 1884ء میں ایک نسخے کے شائع ہونے کا ذکر بھی کیا ہے۔ روبینہ ترین کے حوالے سے 1884ء کے نسخے کا نام بتائے بغیر وہ اس کے شائع ہونے کی تردید کرتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ 1884ء میں صرف " اردو دیوان " شائع ہوا تھا۔

(انوار فرید، ص۔ 95)

اردو دیوان کی اشاعت کے بارے میں اسلم میلا کی تحقیق درست ہے اور یہ بھی درست ہے کہ خواجہ فرید کا دیوان تاحال دستیاب نسخوں کے مطابق پہلی بار 1882ء میں چھپا تھا مگر تین مختلف ایڈیشنوں / نسخوں کی صورت میں چھپا تھا۔ ایک لاہور سے، دوسرا لکھنو سے اور تیسرا بریلی (دیکھیں ضمیمہ) سے۔ ان میں سے " معدن عشق " کا ایک ایڈیشن 1884ء میں بھی چھپا تھا جس کا سرورق انیس شاہ جیلانی کے 1882ء والے نسخے کے ساتھ منسلک / مجلد ہے جسے غالباً کسی نے پہلا ہی ایڈیشن سمجھ لیا ہو گا

ضرورت اس امر کی ہے کہ مذکورہ تمام مجموعوں کو علیحدہ علیحدہ " دیوان فرید " کے ساتھ تقابلی مطالعے یا حواشی کے ساتھ شائع کیا جائے۔ یہ کام مختلف ادبی تنظیمیں اور ادارے ہر سال " فریدیات " کے حوالے سے کر سکتے ہیں۔ ان تمام مطبوعہ / قلمی نسخوں کا مطالعہ مکمل ہونے کے بعد ہم خواجہ فرید کے کلام کی صحیح روح تک پہنچنے کا دعویٰ کر سکیں گے۔

اسرار فریدی معروف بہ دیوان فریدی

1902ء میں خواجہ فرید کی کافیوں کا یہ پہلا مجموعہ شائع ہوا ۔ جسے " دیوان فرید " کہا گیا ۔ اس مجموعے کو " جلال پور پیر والہ ضلع ملتان " کے تاجران کتب مولوی خدا بخش اور غوث بخش صاحبان نے بہاول پریس لاہور سے طبع کرا کے شائع کیا ۔ اسرار فریدی کے سرورق پر کتاب کا نام " اسرار فریدی معروف بہ دیوان فریدی " اور سن اشاعت 1320ھ لکھا ہوا ہے ۔ سرورق کی اندرونی جانب " نقل اجازت نامہ دوامی عطیہ حضرت خواجہ محمد بخش صاحب سجادہ نشین چاچڑاں شریف ، ریاست بہاول پور " شائع کیا گیا ہے ۔ جس میں لکھا گیا ہے کہ : ... حق تالیف دیوان (فرید ؟) ... اسرار فریدی مصنفہ حضور پر نور حضرت صاحب خواجہ غریب نواز قبلہ و کعبہ ام قدس سرہ العزیز کا تمکو بخش دیا گیا ہے چاہئے کہ حسب ضابطہ بخط خوب و پنہ مرغوب ، طبع کرا کے فیض رسان پیر بھائیان کریں ۔ فقط والسلام مورخہ 9 ماہ جمادی الاول 1320 ہجری عالیہ مقدسہ ۔ الراقم فقیر محمد بخش سجادہ نشین سکنہ چاچڑاں شریف " ۔

حضرت خواجہ محمد بخش نازک کریمؒ، خواجہ فرید کے فرزند اور سجادہ نشین تھے ان کا سن پیدائش 1283ھ اور سن وصال 1329ھ ہے ۔ اگلا صفحہ بھی کتاب کے ٹائیٹل کے لیے ہی وقف کیا گیا ہے اس صفحے پر کتاب کا نام " اسرار فریدی یعنے دیوان مجموعہ کافیاں فریدی " لکھا گیا ہے ۔ سن ہجری 1320 'ور سن عیسوی 1902 چھپا ہوا ہے ۔ سائز عام کتابی ہے ۔

راقم کو یہ دیوان پرفیسر سجاد حیدر پرویز کی لائبریری سے فوٹو اسٹیٹ کی شکل میں حاصل ہوا جو 240 صفحات پر مشتمل ہے ۔ سیٹھ عبید الرحمن کی مرتبہ " سرائیکی کتابیں " کے حصہ " فریدیات " کی فہرست دیکھنے سے معلوم ہوا کہ ان کی لائبریری میں زیر مطالعہ دیوان کے دو ایڈیشن موجود ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے ۔

(1) اسرار فریدی معروف بہ دیوان فریدی ، خواجہ غلام فرید ، خدا بخش غوث بخش جلال پور پیر والہ ۔ بہاول پریس لاہور ، سن 1902، صفحات 244 ۔ سائز 18*23/8

(2) دیوان فریدی معروف بہ اسرار فریدی ، خواجہ غلام فرید ، مولوی فیض بخش محمد ذوالفقار ملتان ۔ اخلاق پرنٹنگ پریس ملتان ۔ سن ندارد ۔ صفحات 178 سائز 16*30*20

(سیٹھ عبید الرحمن : ص ص : 102،101)

سیٹھ عبید الرحمٰن نے ملتان سے شائع ہونے والے ایڈیشن کا سن اشاعت نہیں لکھا البتہ جلال پور پیر والہ کا ایڈیشن وہی ہے جس کی فوٹو اسٹیٹ راقم کے پاس ہے۔ لیکن میرے پاس موجود فوٹو اسٹیٹ 240 صفحات تک ہے۔ جس کے آخری صفحے پر کافی نمبر 268 کا آغاز ہو رہا ہے سیٹھ صاحب کی لکھی ہوئی تفصیلات کے مطابق اس دیوان کے کل 244 صفحات بنتے ہیں۔ باقی چار صفحات میں ممکن ہے کہ " دیوان فرید " مرتبہ مولانا عزیز الرحمٰن کی بقیہ چار کافیاں بھی موجود ہوں۔ باقی چار صفحات کی وجہ سے اس تقابلی مطالعے کے ادھورے رہ جانے کی خلش دل میں رہ جانے کے پیش نظر سیٹھ صاحب کے در دولت پر حاضری دی، ان کا تعلق " دیوان فرید " کے شارح اور مترجم مولانا عزیز الرحمٰن کے خاندان سے ہے۔ ان کی " علم دوستی " کے چرچے بھی عام ہیں۔ نایاب کتب کے ایک بڑے ذخیرے کے بھی وہ " وارث " ہیں۔ انہیں مدعا بیان کیا اور مذکورہ دیوان کے چار صفحات کی فوٹو کاپی کی استدعا کی انہوں نے اگلے روز کی پیشی دی اور اس کے بعد یہ پیشیاں کئی ماہ پر محیط ہو گئیں۔ سرائیکی کے نامور شاعر اور محقق ڈاکٹر نصر اللہ خان ناصر صاحب کو سفارش کے لیے ان کے در پر لے گیا مگر بہاول پور کی اس " علم دوست " شخصیت کی زبان سے واضح انکار کا لفظ سننے کو نہ ملا اور نہ ہی چار صفحات دیکھنا نصیب ہوئے۔ نہ ان کی زبان کی " شیرینی " کم ہوئی اور نہ ہی میری مشکل آسان ہوئی۔ ہر بار انہیں یہ بتانا پڑتا کہ ہم لوگ " اسرار فریدی " کے چار صفحات کی تلاش میں آئے ہیں اور اگلی بار وہ یہ بات بھول چکے ہوتے تھے۔ بعد میں انہوں نے بتایا کہ عمر کے تقاضے کے سبب انہیں آجکل بھول جانے کا مرض لاحق ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں شفا دے۔

مختصر احوال یہ کہ کہیں اور سے کسی مکمل نسخے کی دریافت تک " دیوان فرید " مرتبہ مولانا عزیز الرحمٰن اور " اسرار فریدی " کی 268 کافیوں ہی کا تقابلی مطالعہ پیش خدمت ہے۔

اسرار فریدی کا رسم الخط

سرائیکی زبان کی خاص آوازوں کے سلسلے میں انگریز مستشرق خصوصاً جیوکس کی " ڈکشنری آف جٹکی آر ویسٹرن پنجابی لینگویج " (مطبوعہ 1900ء) میں /ب/، /ج/، /گ/ اور /ڈ/ کی درآمدی (Implosive) آوازوں کی جو صورت قائم کی گئی تھی تقریباً وہی صورت مولانا عزیز الرحمٰن نے " دیوان فرید " مطبوعہ 1944ء میں اختیار کی۔ اسی طرح پانچویں انفی (Nasal) آواز /ݨ/ کی صورت جیوکس نے /نڑ/ اختیار کی تھی مولانا نے اسے بھی کہیں کہیں دیوان میں برتا ہے مگر اکثر مقامات پر انہوں نے /ݨ/ کی صورت خطی استعمال کی ہے۔ دیوان

فرید کے دیباچے میں انہوں نے اس کی تفصیل بیان کی ہے جس کا ذکر کتاب کے پہلے حصے میں آ چکا ہے۔

یہ محل سرائیکی صوتیات اور رسم الخط پر تفصیلی بحث کا نہیں البتہ مختصراً یہ کہ مولانا عزیز الرحمٰن کی اختیار کردہ صورت خطی یا لپی اتنی سائنٹیفک تھی کہ آج بھی استعمال ہو رہی ہے۔ مولانا نے سرائیکی کی دو انفی (Nasal) مخصوص آوازوں /گ/ اور /ج/ کو بھی اپنی طے کردہ لپی میں شامل کیا تھا مگر " دیوان فرید " میں صرف دو مقامات (دیکھیں کافی نمبر 179.6.4 اور 253.6.3) کے علاوہ انہیں کہیں استعمال نہیں کیا۔ حالانکہ تمام ماہرین صوتیات نے ہمیشہ ان آوازوں کو سرائیکی کے امتیازی صوتیوں میں شمار کیا ہے اس طرح سرائیکی زبان کے کل سات اضافی حروف کی صورت خطی " دیوان فرید " کے لیے نصف صدی قبل کے سرائیکی علماء نے مل جل کر ریاست بہاولپور کی سرپرستی میں طے کی تھی، یہ ایک طرح سے سرکاری فیصلہ تھا اور اس پر عمل بھی ہوا اور یہ آج بھی رائج ہے۔ سوائے آخر الذکر دو انفی صوتیوں کے جنہیں نون آمیختہ جیم /نج/ اور نون آمیختہ گاف /نگ/ کی صورت میں لکھا جا رہا ہے۔ حالانکہ سرائیکی صوتیات کے ساتھ مکمل ہم آہنگی رکھنے والی زبان سندھی میں ان ساتوں منفرد صوتیوں کے لیے علیحدہ علیحدہ حروف مقرر ہیں۔ نون آمیختہ گاف /نگ/ اور نون آمیختہ جیم /نج/ کے لیے اب بھی ہم عصر مستشرق ڈاکٹر شیکل کے علاوہ سرائیکی کے بہت سے لکھاری مولانا عزیز الرحمٰن کے رسم الخط کے مطابق علیحدہ علیحدہ حروف اپنی کتابوں میں استعمال کرتے ہیں البتہ اسے کچھ دانشور اختلافی مسئلہ سمجھتے ہیں اور " آمیختگی " پر ہی گذارہ کر لیتے ہیں جن میں " سرائیکی ادبی مجلس " کے کارپردازان بھی شامل ہیں۔

1902ء میں جب " اسرار فریدی " شائع ہوا تو اسے فارسی نستعلیق میں بڑے اہتمام سے چھاپا گیا اور غالباً سرائیکی زبان کے اضافی صوتیوں کے لیے بھی حروف مقرر کرنے کی کوشش کی گئی جو یقیناً اپنی نوعیت کی منفرد کوشش تھی۔ اسرار فریدی میں درج ذیل حروف اضافی علامات کے ساتھ استعمال ہوئے ہیں۔

ٹ - ڄ - ݨ

اسرار فریدی میں سرائیکی کی قدیم املا کے مطابق یائے معروف اور یائے مجہول کا فرق روا نہیں رکھا گیا جس کے اثرات ہمیں " دیوان فرید " پر بھی ملتے ہیں۔ (یائے معروف اور یائے مجہول کے فرق سے پیدا ہونے والی غلط فہمیاں " دیوان فرید " کی املا اور کتابت کی غلطیوں

کے ضمن میں بیان ہوئی ہیں) اسی طرح ر / ڑ ، ک / گ ، ج / چ ، ب / پ ، ت / ٹ اور د / ڈ وغیرہ میں بھی فرق روا نہیں رکھا گیا۔ مرکب آوازوں مثلاً بھ ، پھ ، تھ ، چھ ، گھ ، ڈھ ، ڑھ ، لھ ، نھ ، وغیرہ کی املا بھی اکثر ہائے ہوز کے ساتھ اور آگے پیچھے بمثل کاٹھیاں / کاہتیاں (28.6.2) ، بٹھ / بہٹ (29.1.1) ، کوجھا / کوجہ (30.4.4) ، بھنڑے / بتہرے (38.6.2) ، چھائی / چاہی (44.9.3) ، سیڑھاں / سہیڑاں (45.2.3) ، ترٹھاون / تہرانوں (52.6.1) مگھیانڈ / مگیانڈ (55.6.2) وغیرہ کی گئی ہے۔

قدیم املا کے موجب پیش کے لیے " واؤ " کا استعمال عام تھا جو کہ نہ صرف اسرار فریدی میں بھی عام ہے بلکہ دیوان فرید میں بھی جا بجا ملتا ہے اسی طرح زیر کے لیے یائے معروف کا استعمال بھی دونوں دواوین میں ملتا ہے۔

سرائیکی زبان کی انفی (Nasal) آوازوں کی املا دونوں دواوین میں ملتی ہے مگر اس معاملے میں اسرار فریدی میں کثرت سے نون غنہ کا استعمال کیا گیا ہے۔

سرائیکی محاورے میں عام طور پر " اور " کے لیے " واؤ " استعمال نہیں ہوتی (مثلاً درد و الم کو درد الم کہا جائے گا) جبکہ " دیوان فرید " میں " واؤ " کو التزام کے ساتھ برتا گیا ہے جبکہ " اسرار فریدی " میں " واؤ " کا یہ استعمال نہ ہونے کے برابر ہے۔ اکثر مقامات پر واؤ کا یہ استعمال اوزان شعر پر بھی اثر انداز ہوتا ہے مگر مولانا عزیز الرحمٰن نے معدودے چند مقامات کے سوا پورے دیوان میں واؤ کا اضافہ کیا ہے۔

اس کے علاوہ " الف " کی بجائے " ہائے ہوز " بھی اکثر مقامات پر استعمال کی گئی ہے۔ مثلاً سوہنٹا کو سونڑہ یا مانٹا ، بھانٹا ، ایانٹا وغیرہ کو مانڑہ ، بھانڑہ اور ایانڑہ لکھا گیا ہے۔ تفصیل کے لیے تقابلی چارٹس دیکھیے۔

تقابلی چارٹس کو ہم نے چار حصوں میں تقسیم کیا ہے۔

(الف) " دیوان فرید " اور " اسرار فریدی " کے ایسے اختلافی الفاظ / مصرعوں پر مشتمل ہے جن کی تصدیق مولوی عزیز الرحمٰن کے حواشی / لغات سے بھی ہوتی ہے۔ اور یہ واضح ہوتا ہے کہ " اسرار فریدی " بھی ان کے پیش نظر رہا ہے۔

(ب) ایسے الفاظ / مصرعوں پر مشتمل ہے جو دیوان فرید اور اسرار فریدی میں مشترک ہیں مگر مولانا عزیز الرحمٰن نے حواشی / لغات میں ان کے متبادل الفاظ مصرعوں کی نشاندہی بھی کی ہے۔ اس چارٹ سے اندازہ ہوتا ہے کہ مولانا عزیز الرحمٰن نے ان الفاظ / مصرعوں کے معاملے میں " اسرار

فریدی " کے متن کو ترجیح دی تھی یا دونوں کا ماخذ مشترک ہے۔

(ج) یہ چارٹ ان الفاظ / مصرعوں پر مشتمل ہے جو دیوان فرید اور اسرار فریدی میں مختلف ہیں ان میں اکثر مقامات پر اندازہ ہوتا ہے کہ " دیوان فرید " میں کتابت اور املا کی غلطیاں اختلاف پیدا کرنے کا سبب بنی ہیں جبکہ بعض مقامات پر یہ اختلاف واضح طور پر متن کا ہے۔ دیوان فرید کے صاحب ذوق قارئین خواجہ فرید کی شاعری کی تفہیم کے لیے اسرار فریدی کے متن کو اکثر مقامات پر قابل ترجیح بھی پائیں گے جبکہ بعض مقامات پر " دیوان فرید " کا متن ترجیح کا مستحق قرار پائے گا۔ اس تقابلی چارٹ میں محققین واضح طور پر محسوس کریں گے کہ سرائیکی الفاظ " کوں ، میڈا ، تیڈا " وغیرہ کی جگہ " اسرار فریدی " میں " نوں ، میرا ، تیرا " وغیرہ استعمال کیے گئے ہیں ۔ اسے التزام کے ساتھ خواجہ فرید کے سرائیکی محاورے کی پنجابی محاورے میں تبدیلی سرائیکی دانشوروں کے اس دعوے کے اثبات کی طرف لے جاتی ہے کہ قدیم سرائیکی مطبوعات کے متن میں پنجابی لہجے کے مطابق کاتبین ، ناقلین ، ناشرین یا طابع تبدیلیاں کرتے رہے تھے۔ سرائیکی ادبی مجلس کے بانی اور بہاولپور کے دانشور بریگیڈئیر سید نذیر علی شاہ (جن کی اپنی زبان پنجابی تھی) نے 1964ء میں مثنوی سیف الملوک کے پیش لفظ میں لکھا تھا کہ : " ... دور دوئم میں مولوی لطف علی بہاولپوری اور اس کے معاصرین مثلاً میاں علی حیدر ملتانی ، حافظ محمد جمال ملتانی ، مولوی نور محمد ملتانی اور مولوی عبدالحکیم اوچی وغیرہم شامل ہیں ۔ مولوی لطف علی کے کلام کے سوا باقی حضرات کی منظومات کی اشاعت پنجاب میں ہوئی ہے اور وہاں کے مطابع نے اس زبان کی عدم واقفیت کی وجہ سے کتابت اور تصحیح کے وقت انہیں پنجابی بنا دیا ہے اور خالصتاً بہاولپوری - ملتانی نہیں رہنے دیا " ۔ شاہ صاحب نے اس عمل کو " مہنجب " ہونے کا نام دیا ہے (نظامی ، مثنوی سیف الملوک ، دوسرا ایڈیشن ، 1994ء ، ص ۔ 4) ۔ اسرار فریدی بھی بہاول پریس لاہور سے طبع ہوئی اور اس میں خواجہ نور محمد مہاروی کے لیے لکھی گئی کافی نمبر 9 میں مصرعے " سندھ پنجاب دا راجہ " کو اسرار فریدی کے لاہوری کاتبین یا طابعین نے " ملک پنجاب دا راجہ " کر دیا ہے ۔ بہر حال اس تقابلی مطالعے میں یہی پہلو بنیادی اہمیت نہیں رکھتا بلکہ متن کے دیگر دلچسپ پہلو بھی موجود ہیں ۔

(د) چوتھا چارٹ کتابت اور املا کے اختلافات اور غلطیوں سے متعلق ہے ممکن ہے اس چارٹ میں چند ایسے الفاظ بھی رہ گئے ہوں جنہیں صاحب نظر افراد متن کے اختلاف سے تعبیر کریں ۔ اگر ایسے الفاظ کی نشاندہی ہوئی تو انہیں اگلے ایڈیشن میں متعلقہ چارٹ میں ڈال دیا جائے گا ۔ اس چارٹ کے ذریعے دیوان فرید اور اسرار فریدی کی کتابت ، املا اور رسم الخط کے فرق اور مماثلت کو سمجھنے کا بھی موقع ملے گا ۔

باجازت [redacted] بخش و غوث بخش تاجران کتب چاچڑاں و بہاولپور ... نے شائع کیا

... [redacted] الارادہ فی الاکتساب

[redacted] رار فریدی

معروف بہ

دیوان فریدی

تصنیف لطیف قطب سماء الشرف والکرم موشگاف سرائر طریقت بیضا سرمست بادۂ عرفان مستوفد انوار اسرار فرقان مدرس علوم ملکوتیہ مویدہ فوقہ ناسوتیہ سوخہ منہ جبروتیہ مدقق حقائق لاہوتیہ قطب الاقطاب قدوۃ الاولیاء ذو التصانیف والارشاد زبدۃ العاملین اسوۃ الکاملین ملک المشائخ قطب الاولیاء شمس العرفاء الحقانی حضرت خواجہ غلام فرید غفر لہم اللہ الحمید بعہد سعدات مہد حضرت نواب عالی آئین زینت بخش تاج و نگین رکن الدولہ حافظ الملک نصرت جنگ مخلص الدولہ نواب ابن نواب ابن نواب ابن نواب **نواب** محمد بہاول خان بہادر خامس عباسی خلد اللہ ملکہ و دام سلطنتہ

حسب اجازت مقتدای السالکین امام العارفین عارف باللہ فانی فی اللہ محبوب الٰہی ... امام الطالبین شیخ الشیوخ قطب العارفین جناب خواجہ محمد بخش صاحب سجادہ نشین چاچڑاں شریف بفرمائش مولوی حکیم خدا بخش و غوث بخش تاجران کتب بہاولپور باہتمام مولوی محمد عبدالرشید عبدالعزیز تاجر کتب لاہور و ... مطبع

در بہاول پریس لاہور طبع شد

سنہ ۱۳۲۰ھ

نقل اجازت نامہ دوامی عطیۂ حضرت خواجہ محمد بخش صاحب سجادہ نشین چاچران شریف ریاست بہاولپور

فضائل کمالات مرتبت نصاحت صاحب بجاحت میاں خدا بخش و میاں غوث بخش سلمہ

بعد از سلام خیریت انجام و دعوات وافیات آنکہ جو کہ حق تالیف دیوان اسرار فریدی تصنیفہ حضور پر نور حضرت صاحب خواجہ غریب نواز قبلہ و کعبہ ام قدس سرہ العزیز کا تمکو بخشدیا گیا ہے چاہیئے کہ حسب ضابطہ بخط خوب و پنہ مرغوب طبع کراکے فیض رسان عامہ برایا شان کریں فقط والسلام مورخہ ۶ ماہ جمادی الاول ۱۳۲۰ ہجری عالیہ مقدسہ

الراقم

فقیر محمد بخش سجادہ نشین سکنہ چاچران شریف

العشق نار تحرق ما سوی اللہ

رہ رو وے عشقا ماریائی ۔ کہہ کسنوں پار او تاریائی

الحمد للہ کہ کتاب مستطاب تصنیف لطیف قطب سما الشرف والکرم مو شگاف سرائر طریقت بیضا سرمست بادۂ عرفان رموز دان اسرار فرقان مدرس علماء ملکوتیہ معوذہ فرق ناسوتیہ مرشد رموز جبروتیہ مدقق دقائق لاہوتیہ قطب الاقطاب مقتدی الاوتاد مؤلف التصانیف المشہورہ ... اسوۃ الکاملین ملک المشائخ قطب الاولیا شمس الفقراء العشاق فی التوحید حضرت خواجہ غلام فرید قدس سرہ المجید

مسمی بہ

اسرار فریدی ۱۳۲۰ھ

یعنی

دیوان مجموعہ کافیاں فریدی ۱۹۰۲ء

حسب اجازت مقتدا اہل سالکین عارف باللہ فانی فی اللہ مجمع کمالات صوری و معنوی امام العاشقین شیخ الشیوخ قدوۃ الکاملین جناب خواجہ محمد بخش صاحب سلمہ اللہ الواہب سجادہ نشین چاچڑاں شریف کا روا حال مقیم ریاست بہاولپور صانہ اللہ عن شر الشرور الی یوم النشور

حسب فرمائش مولوی خدا بخش صاحب و غوث بخش صاحب تاجران کتب مقام جلال پور پیر والا ضلع ملتان

[illegible] پریس واقع انارکلی لاہور میں مولوی محمد عبد الرشید عبد العزیز صاحب کے اہتمام سے چھپا

٢

بسم اللہ الرحمن الرحیم

١ کافی نمبر ١

اج سانوں لڑی موکلا یا — سر بار ڈکھاں دا چا یا
اے قبلہ اقدس عالی — ہر عیب کنوں ہے خالی
اتہ عبد عبید سوالی — جین جو منگیا سو پایا
وہ امن اللہ معظم — وہ حرم اللہ محرم
وہ بیت اللہ مکرم — ہے رحمت دا سرمایا
اے نور سیاہ مجسم — ہے عین سواد الاعظم
تھیا بیشک آمن بیغم — جو حرم احاطہ آیا
کر یاد حریم حرم کوں — [illegible] ہیش پڑے غم کوں
دل آکھے کھانواں سم کوں — [illegible] ن کوڑا جایا
ہن واگاں وطن ولایاں — لکھ [illegible] بہ موں جھاریاں آیاں
دل بھڑیاں پتیاں لایاں — دل میڈیں یار خدایا
ول دلبر کیتی رنگی — گھر شہر بازار نہ نگی

چارٹ (الف)

مولانا عزیز الرحمٰن کے حاشیے اور اسرار فریدی - 1

" دیوان فرید " مرتبہ مولانا عزیز الرحمٰن میں کئی جگھوں پر اختلاف نسخ کے حوالے دیئے گئے ہیں ۔ اس چارٹ میں ایسے الفاظ شامل کئے جا رہے ہیں جو مولانا عزیز الرحمٰن نے اپنے متن میں شامل تو نہیں کیے البتہ ان الفاظ کے بارے میں حواشی لکھ کر اختلافی یا متبادل الفاظ کی نشاندہی کی ہے ۔ مولانا کے حواشی کے عین مطابق یہ الفاظ " اسرار فریدی " میں موجود ہیں ۔ اس سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ مطبوعہ دواوین میں سے اسرار فریدی بھی مولانا کے پیش نظر رہا ہو گا ۔

(37)

5.1 وچھاون / سہانون
مولانا عزیز الرحمن اس لفظ پر حاشیے میں لکھتے ہیں : " ایک نسخہ میں "سہاوں" لکھا ہوا ہے ۔ "

(41)

7.3 ویڑھے / اویڑے (یار فرید آ ویڑھے وو یار)
مولانا عزیز الرحمن نے حاشیے میں لکھا ہے کہ : " یہ لفظ "اویڑے" بھی سمجھا گیا ہے جس کے معنی بے ڈھنگے کے ہیں ۔ "

(48)

5.2 رگ رگ لکھ لکھ سیڑھ /
رگ رگ لکھ لکھ پیڑ
حاشیہ : " کئی ایک نسخہ میں " پیڑ " لکھا ہوا ہے "
شعر نمبر 9 اسرار فریدی میں موجود نہیں ۔
جندڑی چھدی نوک غضب دی
دل غم دی جاگیر
حاشیہ : " یہ شعر ایک قلمی نسخے میں پایا گیا ہے ۔ دوسرے قلمی اور مطبوعہ دیوانوں میں یہ شعر موجود نہیں ۔ "

(49)

بند نمبر 9 اسرار فریدی میں نہیں پایا گیا ۔
آتڑ ، انگنڑ ، حویلیاں ، جاہیں
خواجہ جانہ ڈیوم کھاہیں
کوئی جامیکوں نہ جھلے وو یار
حاشیہ : یہ بند صرف ایک قلمی دیوان میں ملتا ہے مگر جو متعدد دیوان میاں نباہو کاتب حضرت خواجہ کے لکھے ہوئے ہمارے زیر نظر ہیں یا مطبوعہ بہم پہنچائے گئے ہیں ، ان میں یہ بند موجود نہیں ، اس لیے اس بند کا حضرت خواجہ کے رشحات قلم ہونے میں شبہ ہے ۔

(57)

4.1 پٹدیاں کھپدیاں / تپدیں کھپدیں
حاشیہ : "ایک نسخہ مطبوعہ میں " تپدیاں سکدیاں " بھی ہے ۔ "

(85)

7.1 کنیا / کلینا
نوٹ : حل لغات میں مولانا عزیز الرحمن لکھتے ہیں کہ : " کلینا : اعلیٰ خاندان " ۔ لغات میں مولانا نے "کنیا" کا ذکر نہیں کیا ۔

(90)

2.4 پر ہک / ہک ہک
حاشیہ : " بعض نسخوں میں " پر ہک " کی بجائے " ہک ہک " بھی لکھا ہے ۔ مگر " پر ہک " (مگر ایک صرف تیری چاہ ہے) زیادہ صحیح اور موزوں ہے ۔ "

(104)

3.3 جک / چک
حاشیہ : ایک نسخہ میں بجائے جک کے " چک " لکھا ہے

(105)

6.1 چولڈی / جھولڈی

لغات : " چول یا جھول : جماعت یا فرقہ ، مجمع "

6.2 تولڈی / ٹولڈی

لغات : " تول : وزن ، مساوات ، برابر ۔ ٹول : فرقہ "

ترجمہ : " ... بلکہ لاکھوں اسی تول اور ٹول میں میرے ساتھ شامل ہیں ۔ "

(115)

5.2 دہاراں / واراں

لغات : " واراں : جمع وار کی ، راگنیاں (کافیاں ، غزلیں) "

ترجمہ : " ... عشق و محبت کی راگنیاں الاپ رہے ہیں ۔ "

(133)

3.1 بٹھ سرخیاں / بنڑ (بن) سرخیاں

حاشیہ : اکثر دیوانوں میں لفظ "بن سرخیاں" ہے جس کے معنے یہ ہوں گے کہ کاجل بھاڑ میں گیا اور بغیر سرخی مہندی کے ، میں تو درد و غم کے ساتھ نبھا رہی ہوں ۔ "

(143)

6.3 جو لگڑی سو کس سائیں / جو لگڑی سب کس سائیں

حاشیہ : "بعض نسخوں میں " سو " کی جگہ "سبھ " ہے ۔ "

(149/150)

3.2 عریانی نے رنگ جمایا / عریانی نے کیا رنگ لایا

لغات : " رنگ جمایا ، رنگ لایا : اپنا رنگ جمایا ، یقین دلایا اور مظاہرے دکھلائے "

حاشیہ : "کئی نسخوں میں " رنگ جمایا " کی جگہ "رنگ لایا" لکھا ہوا ہے ۔ "

(154/155)

8.2 تقیید / تنقید

حاشیہ : " ایک نسخہ میں یہ "تنقید" بھی پڑھا گیا ہے مگر صحیح لفظ " تقیید " ہے تنقید نہیں ۔ "

(170/171)

1.1 اللہ میلے ول سنگ یارا / اللہ میلے دل سنگ یارا

ترجمہ : بعض اس کو "دل سنگ" بھی پڑھتے ہیں ، جس کے معنی سنگدل محبوب کے ہو سکتے ہیں ، مگر یہ درست معلوم نہیں ہوتا ۔ "

(182/179)

7.2 ساری عمر گئی جوکھ جوکھدیں ڈھل / ساری عمر گئی جوکھ جوکھدیں گل

حاشیہ : " ایک نسخہ میں بجائے "ڈھل" کے "گل" ہے۔ "

(190/189)

2.4 واہ / وہیہ (ویہہ)

لغات : " واہ : ٹھیک ، درست ، پورا ۔ بعض نسخوں میں " ویہہ " بھی پڑھا جاتا ہے اس صورت میں " ویہہ " کے معنی بہہ کر ۔ جس طرح پانی بہہ کر مقررہ کھیت میں پہنچتا ہے ، اسی طرح نوشتہ تقدیر بھی بہہ کر عاشق کے اوپر پہنچا ۔ "

(192/197)

2.1 ٹوبھے باجھوں مول نہ ٹھسّاں / ٹوبھے باجھوں مول نہ بہساں .

حاشیہ : " یہ لفظ " بہساں " ہے یعنے نہ رہوں گی ۔ "

7.2 ڈوبھن / ڈوبھسن

حاشیہ : " یہ لفظ دراصل " ڈوبھسن " ہے یعنے دوہی جاویں گی ۔ "

(215/215)

4.1 ہم سنگتی سارے کھوٹے / ہم سنگت سارے کھوٹے (ہم سنگت ساری کھوٹی)

لغات : " ہم سنگتی : یہ لفظ بعض دیوانوں میں " ہم سنگت " بھی موجود ہے ، مل بیٹھنے والے ، اس کا ترجمہ ہوگا ۔ اور جو صورت ہم نے اختیار کی ہے وہ بلحاظ معانی اور مطلب کے زیادہ واضح معلوم ہوتی ہے ۔ یعنی میرے سنگتی ساتھی سارے کھوٹے (سیاہ دل عیار) ہیں ۔ "

(216/216)

5.1 اوکھیاں گھاٹیاں / اوکھے گھاٹے

لغات : "گھاٹے : گھاٹ ، راستے ۔ گھاٹے : نقصان ، خسارہ ۔ "

7.3 ہجر دی جھاتی کھسم حیاتی / ہجر دی جھاتی کڈم حیاتی

حاشیہ : " ایک نسخہ میں یہ لفظ "کڈہم " بھی لکھا ہوا ہے ۔ (انکالتی ہے) ۔ "

(222/222)

7.2 گیئے ڈوکھ وی آر دے پار وے / گیئے ڈوکھ دے آر تے پار وے

حاشیہ : ایک نسخہ میں " ڈوکھ آئے آر تے پار وے " یعنی دوکھ کے آر پار دونوں چلے گئے ۔ "

(231/231)

4.4 سر برچھی تبر کٹاری / سر برچھی تبر کوباڑی

ترجمہ : " ... سر میں برچھی ۔ تبر اور کلہاڑی ہے ۔ "

(236/236)

4.4 سٹ باندی بردی تھیساں باندی بردی / سٹ باندی بردی تھیساں پاندھی بردی

حاشیہ : ایک نسخہ میں " پاندھی بردی " بھی ہے ۔ اس صورت میں بادیہ پیما ہونگی ، جنگل کا سفر اختیار کرونگی ۔ "

5.3 جا تھیم میلا جارلدی مرساں / یا تھیم میلا یارلدی مرساں .

حاشیہ : کئی ایک نسخوں میں "جا" کی جگہ "یا" بھی پایا گیا ہے ۔ "

(265/265)

5.1 نا کھوج نا کھوپ اٹھاندے / نہ ہوت نہ کھوج اوٹھاندے

حاشیہ : " (ناہوت) ایک نسخہ میں اس طرح ہے "

چارٹ (ب)

2- مولانا عزیز الرحمن کے حاشیے اور " اسرار فریدی "

" دیوان فرید " میں مولانا عزیز الرحمن کے چند حواشی ایسے بھی ہیں جن میں ایسے متبادل یا اختلافی الفاظ کی نشاندہی کی گئی ہے جو کہ " اسرار فریدی " میں موجود نہیں ہیں بلکہ ان کا تعلق کسی اور نسخے سے ہے اور ان اختلافی مقامات پر " اسرار فریدی " اور " دیوان فرید " میں مطابقت پائی جاتی ہے ۔ اس سے ایک پہلو یہ بھی نکلتا ہے کہ مولانا نے ان الفاظ / مصرعوں کے معاملے میں اسرار فریدی کے متن کو ترجیح دی تھی یا دونوں دواوین کا ماخذ مشترک ہے ۔

(39)

7.1 مزاج / مزاج

مولانا عزیز الرحمن نے اس مصرعے میں " مزاج (نگاہ) " لکھا ہے ۔ بریکٹ میں لکھے ہوئے " نگاہ " کے بارے میں انہوں نے کوئی تفصیل بیان نہیں کی ۔

(48)

2.2 تن من سیں سرر / تن من سیں سرر

اس مصرعے کے بارے میں مولانا عزیز الرحمن کا حاشیہ ہے : " ایک نسخہ میں " سے سے چیر " بجائے " سیں سرر " لکھا ہوا دیکھا گیا ہے ... "

(57)

7.1 بک ریت / بکریت

حاشیہ: " ایک نسخہ میں " بکبات " بھی لکھا ہوا ہے ۔ "

(80)

7.2 کوڑ تمام / کوڑ تمام

شاید کسی نسخے میں یہ "تمام" لکھا ہوا ہے جس کے بارے میں مولانا عزیز الرحمن حاشیے میں لکھتے ہیں : " اگر " تمام " پڑھا جائے تو یہ جھوٹ کی صفت ہو گی ۔ "

(84)

5.4 اطوار / اطوار

حاشیہ : " بعض نسخوں میں "اطوار" کی بجائے "انوار" بھی دیکھا گیا ہے ۔ "

(100)

2.3 لکھی / لکھی

لغات : " لکھی : معلوم کر لی ۔ ایک نسخہ میں "رکھی" بھی ہے ، معنی ظاہر ہے ۔ "

6.1 لقا / لقا

لغات : " لقا : دیدار ، منظر ، تماشا (اگر یہ لفظ بہا پڑھا جائے تو "بہا" کے معنی مول ، قیمت ، بہائے سر۔ "

(مکمل دیوان میں لفظ "بہا" ہے)

(110)

3.2 حنفی / حنفی

لغات : " حنفی ملت : بعض نسخوں میں "مخفی ملت" بھی لکھا ہوا ہے ۔ "

(مکمل دیوان میں "مخفی" ہے)

(116)

4.2 رڑدے / رڑدے

حاشیہ : " ایک نسخہ میں " لڑدے " ہے ۔ "

(120)

6.1 ویرٹ / ڈیرن > ویرن

لغات : " ویرن : یہ لفظ دو طرح پر پڑھا جا

سکتا ہے ، وِیرٹ یعنی بھائی ، وَیرٹ یعنی بیر
رکھنے والی ، دشمن ۔ "
(مکمل دیوان میں " دیرن " ہے)

(138)

5.1 کھتری / کتری
حاشیہ : " مٹھڑی : ایک قلمی نسخہ میں یہ لفظ
مٹھڑی لکھا ہوا ہے ۔ برباد ، تباہ حال ۔ "

(143)

5.2 ساتھ لٹڑایم / ساتھ لٹڑایم
لغت : " ساتھ لٹڑایم : ساتھ لٹڑانا اور ساتھ
لٹانا محاورہ ہے ، قافلہ کا سفر پر چلے جانا ،
کارواں کا لٹ جانا ۔ "
حاشیہ : ایک نسخہ میں " لٹایم " کا لفظ ہے ۔

(154/155)

10.3 اہل صفا / اہل صفا
حاشیہ : " ایک نسخہ میں "اہل وفا" بھی
لکھا ہوا ہے ۔ "

(166/167)

6.4 گوئلیں / گوئیلیں
لغات : " گوئلیں : اگرچہ دیوان قلمی اور
مطبوعہ میں یہ لفظ گوئلیں ہے مگر اس کا کوئی
معنی نہیں ملا ہے ، اگر مل بھی جائے تو شاید
چسپاں نہ ہو ، اس لیے یہ لوئیں پڑھا جائے
تو زیادہ موزوں ہوگا ۔ لوئیں : لو کی جمع ،
گرم ہوا ۔ "

(170/171)

4.3 لڑدی مول نہ لڑدی / لڑدی مول نہ لڑدی
لغات : لڑدی : لڑائی کرتی ہے ۔ اگر اڑدی
پڑھا جائے تو معنی ہچکچاتی ، تامل کرتی ہوں
گے ۔ "
ترجمہ : (حاشیہ) : " لڑدی کی جگہ بعض
نسخوں میں اڑدی : ہچکچاتی ، تامل کرتی ۔ ایک
نسخہ میں ڈردی بھی ہے ، جسکے معنے ڈرنے کے
ہیں ۔ "
(مکمل دیوان میں " اڑدی " ہے)

(175/176)

4.2 تول اوٹھی / تول اوٹھی
لغات : " تول : وزن ، طریق ، عادت ۔
ٹول : ساتھ ۔ ہمجولی رخصت ہوگئے ۔ "
حاشیہ : " ٹول بھی ایک نسخہ میں لکھا ہوا
ہے ۔ "

(187/181)

6.3 پہلو / پہلو
حاشیہ : " ایک نسخہ میں بجائے "پہلو"
کے لفظ "پھولیں" یعنے جستجو کر ، تلاش
کر ۔ "

(191/190)

4.2 ڈوکھ سول گاہناں ہار ہے /

ڈوکھ سول گانڈھ بار ہے
حاشیہ : " ایک نسخہ میں دوسرا مصرعہ اس طرح ہے " ڈوکھ سول ناسیں تار ہے " یعنی دکھ درد نتھنوں تک پہنچ گیا ہے (ناک میں دم ہے) ۔ "

(196/193)

1.4 صرصر / صرصر
حاشیہ : " یہ لفظ " ٹرٹر بھی ہو سکتا ہے ، ایک نسخہ میں ٹرٹر ہے ۔ "

(198/195)

5.4 نسناس / نسناس
حاشیہ : " ایک نسخہ میں بجائے " نسناس " کے " خناس " ہے ۔ "

(216/216)

4.2 جرم / جرم
لغات : " جَرم : یہ لفظ جنم کا بگڑا ہوا ہے یعنی (استحقاق محبت) ۔ "
حاشیہ : " ایک قلمی نسخہ میں اس بند کا دوسرا مصرعہ یوں لکھا گیا ہے : " دین دھرم گیا ، دیر حرم گیا " ۔ "

(228/228)

1.1 سجن سدھائے وے میاں ساتھ وس / سجن سدھائے وے میاں ساتھ وس شالہ
1.2 شالہ جیون محب مٹھل متوارے / جینویں محب مٹھل متوارے
حاشیہ : " ایک دیوان میں پہلا شعر یوں ہے : " سجن سدا سیاں ساتھ وسن ۔ شالاجیون محب مٹھل متوارے " مطلب ہوگا کہ اے سہلیاں سجن (دوست) ساتھ آباد رہیں اور ہمیشہ محبوب مست ناز جیتے رہیں " ۔
(مکمل دیوان میں مصرعہ 1.2 یوں ہے : " شالہ جینویں محب مٹھل متوارے ")

(233/233)

1.1 سکھ سوہنڑ سدھایم / سکھ سوہنڑ سدھایم
حاشیہ : ایک نسخہ میں پہلا مصرعہ اس طرح ہے : " سوزڑیں ہوت سدہایم " مگر صحیح وہی ہے جو متن میں ہم نے اختیار کیا ہے ۔ "

(239/239)

5.1 جیڑا / جیڑا
نیڑے جیڑا جوڑ نہیڑیم / نیڑے جیڑا جوڑ نہیڑیم
حاشیہ : " ایک نسخہ میں پہلا مصرعہ اس طرح ہے ۔ " نیڑہا تاوم سوز ودھاوم ۔ "

(241/241)

5.2 ریت اجلدی / ریت اجلدی
لغات / حاشیہ : " پجلدی : سخت گرم ، سوختہ "
نوٹ : غالباً کسی نسخے میں " اجلدی " کی بجائے " پجلدی " کا لفظ استعمال ہوا ہے

جس کی وجہ سے مولانا عزیز الرحمٰن نے یہ حاشیہ لکھا ہے۔

(243/243)

6.3 ہوواں شکر شیر / ہوواں شکر شیر

حاشیہ : دوسرا اور تیسرا مصرع ایک منقول قلمی دیوان میں اس طرح بھی لکھا ہے۔

" شالا یار سجن رب میلے۔ تھیون کھنڈ تے کھیر " اس کے معنی ظاہر ہیں ، اور زیادہ چست معلوم ہوتے ہیں۔ مگر ہم نے متن میں وہی الفاظ استعمال کیے ہیں۔ جو متعدد قلمی دیوانوں میں پائے گئے ہیں۔ اور میاں نباہو کے قلمی دونوں دیوانوں میں موجود ہیں۔

(251/251)

10.3 تھیوم / تھیوم

حاشیہ : " تھیسم "

ترجمہ : " ...اور جھوک آباد ہوگی۔ "

(مکمل دیوان میں " تھیسم " ہے)

(257/257)

6.4 گھر باروں سنگت ترٹڑی / گھر باروں سنگت ترٹڑی

حاشیہ : " جناب علامہ فیض محمد صاحب پنشنر ڈسٹرکٹ جج کے نسخہ میں یہ لفظ " ترٹڑی " لکھا ہوا ہے جس میں ٹوٹنے کا مفہوم ہے ، سنگت ٹوٹنے کا مفہوم زیادہ صحیح اور درست معلوم ہوتا ہے اس لئے " پٹھڑی " اور " پھٹڑی " کو صحیح کر دیا گیا ہے۔ "

7.4 ما بھین کنوں دل چھٹڑی / ما بھین کنوں دل ترٹڑی

(مصرعہ 7.4 مکمل دیوان میں یوں ہے :

" ما بھیٹّین کنوں دل جرہٹڑی ")

چارٹ (ج)

دیوان فرید اور اسرار فریدی میں اختلافی الفاظ اور مصرعے

یہ چارٹ ان الفاظ اور مصرعوں پر مشتمل ہے جو دیوان فرید میں اسرار فریدی سے مختلف ہیں اور اشعار کے معانی کے ساتھ ساتھ اوزان پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں ۔ کچھ الفاظ کا اختلاف دیوان فرید کی املا اور کتابت کی غلطیوں کے سبب بھی ہے ۔ جبکہ اکثر مقامات پر یہ اختلاف واضح طور پر متن کا ہے ۔ صاحب ذوق قارئین کہیں اسرار فریدی کے متن کو قابل ترجیح پائیں گے اور کہیں دیوان فرید کا متن موزوں قرار پائے گا ۔ ممکن ہے اس چارٹ میں چند الفاظ کتابت اور املا کے اختلاف کی وجہ سے در آئے ہوں جنہیں حقیقت میں چارٹ (د) میں ہونا چاہیے تھا ۔ اگر ایسے الفاظ کی نشاندہی ہوئی تو وہ اگلے ایڈیشن میں متعلقہ چارٹ میں شامل کر دیئے جائیں گے ۔

دیوان فرید اور اسرار فریدی میں اختلافی الفاظ اور مصرعے

(1)

4.4 احاطے / احاطہ

6.3 سچڑیاں / سجڑیاں

8.1 نجرساں / نہ جرساں

(3)

10.1 کل وچ کل شے ظاہر ہے /
کل شے وچ کل شے ظاہر ہے

(4)

(نوٹ : اسرار فریدی میں چوتھے نمبر پر نچلا بند اضافی ہے جو دیوان فرید میں نہیں ہے)

زہد عبادت عادت تیڈی
پیا کتو کشف کسب
تا وی کیا کھی پیا

(اس بند کی وجہ سے دیوان فرید کا چوتھا بند اسرار فریدی میں پانچویں نمبر پر ہو گا اور دیوان فرید کا آخری اور 9 نمبر کا بند ، اسرار فریدی میں دسویں نمبر پر ہو گا)

3.2 پیا / بیا

5.1 پایو / پا تون

8.1 پاتو / پایو

(5)

1.1 تیڈے / تیرے

1.2 تیڈی / تیری

4.1 بچھے / بچھئے

7.1 کوں / نوں

8.1 وچ / میں

9.1 لہوایو / کھلایو

12.1 خسرو تے فرہاد دی خاطر /
خسرو تے فرہاد دے کارنْ

(7)

5.1 ترانے / ترانہ

5.2 دوگانے / دوگانہ

5.3 یگانے / یگانہ

6.3 سب / سبھ

(8)

1.1 ڈاڈھا / ڈاڈہی

4.4 جنھاں / جنہ

5.4 ویندا / واندہا

(9)

3.2 سندھ پنجاب دا راجہ / ملک پنجاب دا راجا

7.1 نوشہ / نونشہ - بنڑا / بنڑا

(10)

3.3 لٹ لیو / لت لتوا

(11)

2.3 سوڑے / سورہے

4.3 براتاں / لبساطاں

(12)

2.2 دی / دی (دے ؟)

سانگ ہجر دی رلہی (ے/ی)
4.2 کاری / مارے (مارے مونجھ منجھاری)
5.3 اکھاں / اکھیاں

(13)

3.1 سرخی / سرخیاں

(15)

5.3 بھید / بھیت

(16)

6.2 جوبن / جوبھن

(17)

1.2 اساڈے / ساڈے
3.1 پٹدیں / تپدیں
4.1 مینگھ / میگھ
5.1 دردوں ٹھڈڑیاں ساہیں کڈھدی /
دردون ٹھنڈڑیان آہیں کڈیدے
6.1 نال فرید دے پچ نہ کیتو /
نال آساڈے پچ نکیتو

(18)

4.1 بیلا / بیلے
6.2 اجارا / اجاڑا (ر / ڑ ؟)
ترتیب اشعار 5،4،7،6/4،5،6،7
7.1 رانجھن میڈا میں رانجھن دی رانجھن
میرا میں رانجھیدی (رانجھے دی)
7.2 گیوم / گیا

(19)

3.1 کنڈہ ڈے گیا ہیں / کنڈ دے گئوں (د/ڈ)

4.1 نیت مرادئی / نیت مرادی
7.1 ہی / آ
بیا ہے کون کہیں دا توں ہی ۔ ساڈے بار اٹھا
4.2 چالیں پیچ فریبیں والی / پیچ فریبین
چالیں والی
18.1 کن / کئی > کنیں
20.1 رہ / راہ

(20)

1.4 پئی جا / بیجا (پی جا / ء)
3.4 دل کوں / دل نوں
5.3 دا / دے
6.3 مچیا / مچا
8.1 جگرت سپنس سکوپت ٹریا /
جگرت سپن سکوپت تریا
9.1 توں ایہہ سمجھ سجاݨ نہ چھوڑیں /
توں ہیں سمجھہ نا چھوڑیں

(22)

1.1 جند جان بلب / نت جان بلب
2.3 ٹانگھ / ٹانگ (گ)
4.3 سب / سر
5.2 تیڈڑے نام توں / تیرے نام تے
5.3 تیڈڑی / تیری ۔ بلدڑی ہاں / بلدڑیاں

(23)

5.2 سبھ / سب
39.1 طبقات / طبیعات
47.2 ہے پاسوں / ہی طرفوں

49.2 وچ / وہ (وہ سوہنیاں دا بیداد عجب)

(24)

5.3 وسدم / ڈسدم

(25)

5.1 منہی گڑیں شہر وکھوییں دی /
موہٹیں گڑیں شہر ویکھویندی

6.3 ہٹ ہٹ / ہت

(26)

8.2 کر کئی ملنڑ دی بات / کر کے ملنڑ دی
بات (کے > کی > کئی)

(27)

1.3 وتاں / رہاں (ہر دم وتاں درملدی یارا)

3.3 ہوت تہیسم آکلدھی یارا /
ہوت تہیم آکاہندی یارا (کاتب)

(28)

2.2 کوں / نوں

2.3 میکوں / مینوں

4.2 کھڑبڑ کھوب گپاتے گھاتے /
کٹربڑ کھوٹ گباتے بھاتے

5.2 کھیڈے / کیلے

7.2 جمدے ویلے اٹری مٹڑی /
جٹڈیں ویلے امری مٹری

(29)

1.2 کوں / نوں

2.1 تھی کر / تھی

4.1 کوڑا / جھوٹھا

(30)

5.2 جیندا / جسدا

6.4 برزخ زیر زبر شد مد /
برزخ زیر زبر تے شد مد

(31)

2.1 میکوں / مینوں

4.1 کوں / نوں

6.1 اسیرے / اسیر ہے۔ جورو جفا / جور جفا

6.2 کرب وبلا / کربلا

7.1 سٹ / پن۔ بھٹ / بٹہ (بٹھ)

(33)

2.3 پربت / پرتہ (پربھت)

3.1 لتونی / ڈتونے (ڈتونی)

4.1 کوں / نوں

4.2 کوں / نوں

5.3 برمایو / بھرمایو

6.1 کوں / نوں

6.3 کوں / نوں

8.1 کنڑاں / کڈیں

8.2 کول / کولہ

(34)

2.3 کھڑیاں / کڑیاں (درد منداں سر کھڑیاں /
کڑیاں وے یار!)

5.1 جیھاں / جہاں۔ تیڑیاں / تیڑیاں (تیریاں)

(35)

2.1 راوے / راویں

3.1 سَج / سَجھ (سَجھ)
3.3 ممیاں / ممیں
4.3 صدق و صفا/صدق صفا

(36)

2.3 راہ / رہ
6.1 ویری / وہڑے (ماپیو ویری مول نہ بھاندے)
6.3 کر دے / کردیاں
7.1 جئیں / جس

(37)

6.2 جتھاں / جتہ
6.3 کوہ طور / کہطور
11.2 صوم و صلواتوں / صوم صلوتوں

(38)

1.1 پئے ڈکھ بَگل وچ جمدے یار /
پئے ڈکھ گل جئے جمدے یار
4.3 جرم / جرم

(39)

2.1 کوں / نوں
4.2 لس بیلہ / لس بیلے
6.1 جائیں / جاہیں
6.3 یار /ہار (ترجمے میں "ہار" کا ذکر ہے)
11.1 واہنڑ / واہن
11.3 کیچ ہئی وطن حقیقی وار /
کیچ وطن حقیقی وار

(40)

1.2 سونڑیاں کوں / سوہنی نوں (سوہنڑے نوں)

5.3 تیکوں / تینوں
8.2 مینہدیاں / مینڈیاں
9.3 بیدرداں نال / بیدرداں دے نال

(41)

4.2 باعث / وارث (باعث ساڈے درد دلیں دا)

(43)

6.1 ناں کہیں / ناکس
9.2 سرتے / سرپر
10.1 تیڈا / تیرا

(44)

1.2 سٹ گھت فخر وڈائی وو یار /
سٹ فخر وڈائی وو یار
5.1 سلیہٹی / سلیٹی
6.2 جھٹ پٹ / چٹ پٹ
10.1 پینگیں / پھینگیں
11.2 ول / دل

(45)

اس مثلث کافی کے ہر بند کے مصرعہ ثانی کا "وو یار" اسرار فریدی میں نہیں ہے۔
1.2 ول کریں ہا کاری وو یار /
ول کریں ہا کاری۔۔
2.1 ورادھے / ورہادے (دیکھیں 59.6.1)
2.2 ڈنگ مریندے کاری وو یار /
ڈنگ مریندے کاری
4.1 یاد / یار
4.3 تیڈڑی / تیڈی

7.1 لوڑھ / لہر
10.3 گذاری / گذری

(46)

1.2 ہتھیں آیم اکیلی وو یار /
ہتھیں آیم اکیلی
4.3 بھاں بیلی / بہانہ بھیلی > بانہہ بیلی ؟
5.1 میکوں / مینوں
5.2 تیکوں / تینوں

(47)

2.1 میڈا دستہ نرم کرور دا /
میڈا دستہ ہے نرم کرور دا
3.1 دڑگ / دڑک
4.1 گل وچ / گلدی
5.2 رہ / راہ
7.1 لغام / لگام
10.2 پجاویں / پجائیں
11.2 بھنبھور / بھنبور

(48)

6.1 کھیڑے / کھڑیں > کھیڑیں

(49)

1.2 کوں / نوں
2.2 جائیں / جاہیں

(50)

1.1 سمنجھ / سمجھ
3.3 پتھر / تھبڑے

(51)

1. سرزور / سردور

(52)

1.2 حضور / ظہور
2.2 ظہور / حضور
6.1 گل لانوٹ ول مار تڑہاوٹ /
گل لانون پھر مار تڑہانون

(53)

اسرار فریدی میں بندوں کی ترتیب یوں ہے :
7،4،6،3،5،2،1

(55)

1.2 مل سانول ماہی وو یار / مل سانول ماہی
4.1 پٹیں / تپٹن > چھپٹیں

(56)

اس کافی کے شعر نمبر 3،4 کی ترتیب اسرار فریدی میں 4،3 ہے۔

(57)

2.2 گھنیرے / گمنیرڑے
3.1 ندر / نیندر
5.1 سب / سبہ

(58)

5.2 بھا / بہاہ
7.2 پر بھت / پربت

(59)

3.1 بدھ بدھ / بدھ بدھ
3.2 کوں / نوں

6.1 ورادھا / ورہادہ (دیکھیں 45.2.1)

12.1 سی / سہی

15.1 نال دی / ناویں

19.2 واہ / وہ

20.1 تنلیں / تنلے

(60)

2.3 عشوہ غمزہ / عشوے غمزے

6.4 تھئے / تھی > تھے

(61)

1.1 وطن بیگانے ول نہیں آونا /
ہن وطن بیگانے ول نہیں آونا

6.2 رہساں / رہاں

7.1 نیہنہ / ایں

10.1 راوے / راویں

(62)

(الف) یہ سندھی کافی اسرار فریدی میں دو مصرعوں کا ایک مصرعہ بنا کر لکھی گئی ہے اور اس کے پہلے مصرعے میں "ڑے میاں" بھی اضافی ہے ۔ مثلاً اسرار فریدی میں پہلا مصرعہ یوں ہے

" عشق اساہجی جا آ ہے انصاف ڑے میاں
ظلم نبھائیندیس تا بھی توہجا تھورا گائیندیس "

(ب) اسرار فریدی میں پوری کافی میں نبھائیندس ، گائیندس ، نوائیندس ، گھمائیندس ، کھائیندس ، چوئیندس ، پائیندس اور بھائیندس کا سندھی لاحقہ "دس" (مذکر) کی بجائے "دیَس" (موءنث) ہے ۔

2.1 سجدہ جانب تہنجی ، تہنجی گرد طواف /
سجدہ جانب تہنجی جانب توہنجی گرد طواف

3.1 کیویں کیاں / کیو کہیاں > کیہو کیاں

3.2 توَں تُوں گھول / توں تہوں گھور

4.1 سوہٹاں / سوہٹا (انفی)

5.1 ذکر اوں / ذکروں

6.1 بلدی / پلدی

6.1 نا ہے / ناہیں

6.2 انہیں / اونہن

(63)

نوٹ : اسرار فریدی میں اس کافی میں بھی اوتاریندس ، باریندس وغیرہ کا لاحقہ " دس " (مذکر) کی بجائے "دیس" (موءنث) ہے ۔

1.2 تہنجا / توہنجا ۔ بھا / بہاہ

2.1 مکر و دغا / مکر دغا

2.2 جیاں / جاں

2.3 وہیڑ یچن / وہڑ یچن

3.2 ملک وطن / ملک امن

3.3 سینگیں ساں / سینگیں سانگ

4.1 ہن / ہنڑ

6.1 بٹھ / پٹن > پن (دیکھیں 113.5.3)

6.3 وہنڑ / دہن > دھن

6.3 سانگے اڑن / سانگی اڑن

(64)

3.2 جاہ و جلال / جاہ جلال

6.1،2 اتے۔ اتے / تے۔ تے

10.3 ہے ہک سدا تے دو نہیں / ہے ہک سدائ دو نہیں

11.2 بیکوں نہ اصلوں پھول توں / بیکوں اصلوں پھول توں (نہ چھوٹ گیا ہے)

12.4 واہ واہ / وہ وہ

(65)

1.1 اسانوں رہن نہ ڈیندی / سانوں رین نہ ڈیندی

2.1 کنزیں ولدی / کنزیں دلدے (دل دے)

ترجمہ : دل کے کانوں میں

4.1 ستائے / ستاوے

6.1 پٹری / پٹھڑی

(66)

1.2 پنل دی سانگ / پنل دے سانگ

5.1 کوں / نوں

نوٹ : اسرار فریدی میں پانچویں نمبر پر ایک شعر اضافی ہے جس کی وجہ سے دیوان فرید کے شعر نمبر 4،5 اسرار فریدی کے شعر نمبر 5،6 ہوں گے۔ اضافی شعر یہ ہے :

سانگے سانگ بیگانڑے۔ بارو چل دے سانگ

(67)

5.1 پھلاری / پھلارئ > پھلارئے

7.1 کوں / نوں

(68)

6.1 ڈینہہ / ڈینہ

7.2 تیڈڑا / تیڈا

(69)

1.2 جوبھن / جوبن

3.2 رل رل / رلمل

6.1 یار لڈ آویں آویں / یار لدہروے آویں

6.2 راجر / راجڑ

7.1 کوں / نوں

8.1 کوں / نوں

8.2 کوں / نوں

13.1 کوئل / کوہل

14.1 واہ واہ / وہ وہ

15.1 جیڑا / جیھڑا

16.2 نظریم / نظرم

19.2 ہتھڑیں پیرڑیں / ہتریں پیریں

(70)

1.1 میں / موں

3.1 ترپھٹ / ترپت

3.2 درمت دویت پاپ مٹاؤں / دُرمت دویت کے پاپ مٹاؤں

4.2 مردنگ / مردہنگ

6.1 آکاس / اکاس

6.3 آتم سوں کی لاگے چوری / آتم سوں دل لاگی جوری

ترجمہ : "پاک روح کے ساتھ زوری زبردستی دل لگاؤ... "

(71)

نوٹ : اسرار فریدی میں اس کافی کے اشعار

9،10 کی ترتیب 10،9 ہے

(72)

2.1 ورائیں / وراہی > وراہیں

(74)

3.1 نینہہ / بند

(75)

اسرار فریدی میں شعر نمبر 6 اور 7 کو لکھتے ہوئے کاتب سے ترتیب الٹ گئی ہے جسے بعد میں اس نے نشانی لگا کر درست کیا ہے اور درست ترتیب سمجھ میں آجاتی ہے۔

7.1 اوول چوٹ چلاندیاں / او دل چوٹ چلاوندی

11.1 ڈوں / دو

(76)

1.1 جزو / جز

3.1 تیڈا - تیڈا / تیرا - تیرا

6.2 ناہیں تیڈڑا تل / ناہیں تیڈڑا مل

7.1 یار فریدا کول ہے تیڈے / یار فرید ہے کولے تیڈے

(77)

4.1 روندیں رڑدیں / روندی رڑدی

5.2 وہانے / وہانے وہانے

6.3 کوجھڑا / کوجھا

(78)

1.1 تیکوں / تینوں

4.2 بٹھ پئے ڈورئے ململ پٹھڑے / بٹھ ڈورے بٹھ ململ پٹھڑے

4.3 جرجرجر بوگھ تے آل / جرجرجر بوگہ آل

7.2 وہائیں / آہیں

(79)

1.1 ماڑے / ماڑے

4.1 نینہ / نیں

4.2 جھول / چھول

7.2 الڑے / الڑے

(80)

8.2 پیام / پیغام

(81)

1.1 جائی / جی

1.2 سمائی / سمی

2.2 تے / نہ

7.2 ونڈاؤ / ونڈو > ونڈوَ

8.2 پائی / پئی

10.2 چاتی / جاتی

11.2 کیتے / کتے

(82)

اسرار فریدی میں اس کافی کے دوسرے بند سے لے کر آخری بند تک ہر بند کے مصرعہ ثانی کا آخری حصہ " وے میاں " ہے مثلاً:

2.1 گھر ور وے / گھر در دے

2.2 ہاں دا ساڑا وے / ہاں دا ساڑا وے میاں

5.3 لوک / لوگ - ڈو / ڈوں

5.4 سختی سخت ستایم / سینے سخت ستایم

7.3 جیں سنگ دلڑی اڑا / جیں سنگ دلڑی اڑاپے

(83)

2.1 بھمن / باہمݨ

4.4 ڈُوکھ ڈُوہاگ دے بار اٹھایم /
ساڑے سول دے بھار اٹھایم

6.2 حقائق / حقایق

(84)

3.3 ملاں / مُلّا

9.2 شاہ مردان / شہ مردان

(85)

4.1 میں / مُوں

6.1 سنبل متھرہ / شنبل مترہ

6.2 گوردھن / گوبر دھن

8.1 بدلیس / پدلیس

10.1 پوجوں / پونجوں

(86)

6.4 سہرے / سارے

(87)

1.1 شغدف / شگدف

2.2 راہندے / رہندے

5.3 ناز کریندی لائی لائی / ناز کریندی لائی لائی

6.1 سھاگ / سہاگ

6.4 چاہندے / چھندے

7.1 بینے / بنسے

7.3 پیرس / پیلیں

(88)

4.4 گمرہ / گمراہ

7.4 کیجو / کیچو (دیکھیں 48.8.2)

(89)

1.1 اجکل / اج کلہ

5.1 اوڈاراں / اوڈاواں

5.3 سوپونج / سپونج

6.4 نہائیں / نہاہیں

(90)

1.1 ماڑرو / مارڑو

3.4 لایاں / لائیاں

(91)

22.2 تینوں سرخی بیڑا پان کہوں /
تینوں سرخی کجلہ پان کہوں

23.2 تینوں ڈھولک تے سرہان کہوں /
تینوں ڈھولک سرتے تان کہوں

(92)

3.4 ہمسائیں / ہمسیں > ہمسئیں

4.4 نسے ڈردے مہنیں کنوں /
نسے ڈردے مہین دیں کنوں

5.1 اے / ہے ۔ ملاوڑی / ملاوی ۔ ساوڑی / ساوی

5.3 گاوڑی / گاوی

5.4 سئیں / سیں

6.3 تھئی / تھی ۔ گہلی / گھیلی

7.4 ساویں سٹریں / ساویں سنزیں

(93)

8.2 نچتگئی / نچت گی

8.3 پئی پدھ سدھ تھی ساری /

پئی سدھ بدھ تچی ساری

(94)

1.1 بن یار سانول ہیو کو نہیں /
بن یار سانول ہیو نہیں

(95)

1.2 سبھے خوشیاں عشق ونجایاں /
سبھے خوشیاں عیش ونجایاں

4.3 اکھیں / اکھیاں

(96)

1.2 روندی وتاں رڑدی وتاں / روندی وتاں
رڑدی رہاں

2.1 سہی / صحیح

(97)

3.2 جیندیں سانگے / جیندیں سانگے
لغات : جیندیں، سانگے : جس کے واسطے

4.2 میہندی / میندی

7.2 توڑیں کوجھا کملا گندڑا /
تیڈائی کوجھا کملا گندڑا

(98)

2.3 متاں / نا

4.2 آزار / ازار

4.3 لانگھے / سانگے

7.2 دل ڈو کھدے تے ہاں گھردے ہن /
دل ڈو کھدے ہاں گھردے ہن

8.2 گٹھڑی / کتھڑی > کھتڑی ؟

(100)

6.4 کرن / لہن

7.4 پاچین چڑھ سیجیں بہن /
پاچین چڑھ سہجیں سمہن

7.4 سیجیں / سہجیں

8.1 مندر / مندہر

(101)

3.2 ہنجڑوں / ہنجھڑوں

(102)

1.1 ول / دل

1.2 رچیا / رچا

(103)

3.1 تھا / تھیا

3.2 تھا / تھیا

3.3 اسم ورسم / اسم رسم

5.3 نمانڈ / نمانڈہ

(104)

3.1،2 کوں ۔ کوں / نوں ۔ نوں

(105)

3.3 تھیا / تھئے

(106)

7.1 سکڑے سوہرے / سکڑے سورہے
لغات : سوہرے : خسر ، سسرال کے رشتہ والے ۔ اگر بجائے "سوہرے" کے " سوڑے " پڑھا جائے تو سوڑے سے مراد قریبی رشتہ دار ہیں

نوٹ : ترجمے میں مولانا عزیز الرحمٰن نے سرالیوں یا سسرال کے رشتہ داروں کا ذکر نہیں کیا۔

9.1 کوں / نوں

(107)

7.1 سسی / سسی

سید فرید سسی سبھے ۔ ماہی پچھے راہی تھئے

لغات : مصرع اولیٰ تمام قلمی اور مطبوعہ دیوانوں میں اسی صورت اور لفظوں میں لکھا ہوا پایا گیا ہے ، اور کسی طرح کسی زبان کے لغات میں اس کا حل نہیں ہو سکا ، ایک صاحب نے اس مصرع کو اس طرح لکھا ہے۔

سوہنٹی ، فرید ، سی سبھے یعنے یہ سارے عشاق ، محبوب کی تلاش اور تعاقب میں چل پڑے ، سب سے زیادہ قرین قیاس سید کا اشارہ شاہ لطیف صاحب کی طرف ہے ، شاہ لطیف سندھ کا ایک مشہور صوفی بزرگ ، شاعر اور ولی گزرا ہے ، اس کی نظمیں بھی سندھی زبان میں یہی رنگ رکھتی ہیں ۔ حضرت خواجہ نے بیشتر اسی کا رنگ اختیار فرمایا ہے ، سی بھی اسی نواح کی عاشق پنوں بلوچ گزری ہے ۔

7.4 نوں / وچ

(108)

3.1 سنج / سنجہ (سنجھ)

4.4 گھوٹے / کھوٹے

5.3 جاہیں / جائیں

(109)

5.1 چاہ / چہ

5.2 راہ / رہ

(111)

2.1 ڈوں / ڈو

3،2.2 ڈوں / ڈو ۔ ڈوں / ڈو

2.4 عمراں / عمرہ

(112)

2.2 گوڈڑے / گوڈے

4.1 جوبن / جوبھن

4.2 ٹول / تول

(113)

5.3 بھن / بن (دیکھیں 63.6.1)

(114)

1.1 سنج / سنجہ (سنجھ)

1.1 روندی / روندیں

آگے اس کافی کی ردیف دعائیں ، جائیں ، بلائیں ، وغیرہ کی بجائے ، اسرار فریدی میں دعائیاں ، جاہیاں ، بلائیاں ، واہیاں ، سائیاں ، باہیاں ، پائیاں ، راہیاں ، آہیاں ، چاہیاں اور ادایاں ہے ۔

6.1 بیور / نیور

(115)

نوٹ : شعر نمبر 7 کی دوسری صورت جو مولانا عزیز الرحمٰن نے لکھی ہے ، اسرار فریدی میں نہیں ہے ۔ وہ شعر یہ ہے :

کارن منٹھڑے یار دے ـ گل گلزار بہاراں

11.1 ڈوڑے / ڈیندے

16.1 سواد / اسواد

17.1 ڈِسدا / وسدا

21.1 کوئل / کوہل

(117)

1.2 پووی / پوی ـ پنل آ / پنلا

2.1 ہنجڑوں / ہنجھڑوں

9.2 چھلی / پچھلے (ی / ے ؟)

10.1 پوٹیاں / بوئیاں

(118)

3.2 نہ / نا

4.1 سڈویندے / سڈ ڈیندے

(119)

4.1 بھید / بھیت

6.1 ویلا / ویلہا

(120)

2.4 خوش وٹھڑے دیس وطن میں / خوش وٹھڑے وچ دیس وطن میں

8.4 وسن / دیس

9.2 اے چھوری / آئی چھوڑی > چھوری

11.4 ہر علم / ہرہر علم

(122)

اسرار فریدی میں استھائی یا پہلا شعر دو مصرعوں کی بجائے ایک مصرعے کی صورت میں لکھا ہے ـ

3.1 عشق برائی جوڑ کرائی / عشق پرائی جڑ کر آئی

(123)

4.4 تنگدیاں / ٹھگدیاں > ٹھگدیاں ؟

5.2 مکھیاں / ممکیاں

(124)

2.1 مندر / مندہر

(125)

4.2 روندیں / روندییں

(126)

3.1 ڈھے / ڈیہہ

4.1 گھا / گھاہ

4.2 منڑیں / منٹریں

8.1 ڈوڑے / ڈور

9.2 سرخیاں کجل مساگاں / سرخیاں کرن مساگاں

(127)

1.2 اوہاہلیاں / ابھالیاں

5.1 بزاراں / بازاراں

(128)

7.1 گل / کلہ

(129)

5.2 مانگھ / مانگ

(130)

6.2 اج کل موئی موئی بھلیاں / اج کلہ موئی بھلیاں

(131)

نوٹ : اس کافی کی ردیف ، ماندی ہاں ، باندی ہاں ، بھاندی ہاں وغیرہ کو اسرار فریدی میں ماندیاں ، باندیاں ، بھاندیاں ، کرلاندیاں ، کھاندیاں ، جاندیاں اور سراندیاں لکھا گیا ہے ۔ (دیوان فرید میں بھی مقطعے کی ردیف " سراندیاں " ہی ہے)

1.1 آمل ماہی میں ملدی ہاں /

مل ماہی میں ملدیاں

4.3 چوڑ / جوڑ

(132)

نوٹ : دیوان فرید میں اس کافی کے آمنے سامنے لکھے گئے دو مصرعوں کو ، اسرار فریدی میں ایک مصرعہ بنا کر لکھا گیا ہے ۔

2.2 میڈا / میڈی

5.1 میڈی / میڈا

17.1 مہندی / میندی

19.1 میڈا / میڈے

(134)

نوٹ : دیوان فرید کا شعر نمبر 7،6 اسرار فریدی میں 6،7 ہے

(135)

5.3 ویندی / ویندیں

10.1 روٹھن / روٹھین

10.2 موٹھن / موٹھین

(136)

4.1 کوں / نوں

5.1 بھیڈاں / بھیٹاں

7.1 دہوئیں / دوہیں

7.2 وڈائیاں / وڈایاں

(137)

1.2 جائیں / جاہیں

2.1 پردیسی / پدیسی

5.1 سانگے / سانگہ

(138)

4.1 ناز و ادا / ناز ادا

6.1 ایں جگ اوں جگ موئیں جیندیں /

ایں جگ اوں جگ ہاں موئیں جیندیں

6.2 ہاں تیڈڑی جاٹ نہ جاٹ / تیڈڑی جاٹ نجاٹ

(139)

1.1 ہر جا ذات پٹل ہے / ہر جا حسن ازل ہے

3.2 شی / شی (شے)

4.1 لا یحتاج سوی اللہ / لا یحتاج الی اللہ

5.1 سوی / سوای

(140)

9.1 ہکدم / ہردم

(141)

2.1 موہندی / مُھندی

2.2 کوہندی / کُھندی

2.3 سوہندی / سُھندی

3.1 موہندا / مُھندا

4.1 میڈا / میرا

5.3 کتھے ۔ کتھے / کتے ۔ کتے

5.4 سوہنا / سوہنے

6.2 علم و عمل / علم عمل

(142)

2.3 پئے / پے

4.3 تھئے / تھے

5.3 پہر پہر / پہر سر

7.2 گھر کھاوے تے جھر تاوے /
گھر کھاوے جھر تاوے

(143)

2.2 اتے رو رو حال ونجاواں /
رو رو حال ونجاواں

3.3 دھاں / دھانہہ

5.3 خبر / خیر

(144)

5.3 ملم / ملیم

6.2 سول گھٹے تے لاغر / سول گھٹے تن لاغر

7.3 تنگ / سنگ

(145)

" دیوان فرید " کی کافی نمبر 145

ہن وطن بیگانے ول تئیں آونا
یاد کیتم دلدار نیں

اسرار فریدی میں نہیں ہے ۔ کیونکہ یہ کافی صرف " نیں " کی ردیف کے ساتھ 61 نمبر ہی کی کافی ہے ۔ اور مکرر " دیوان فرید " میں دی گئی ہے ۔ اس طرح دیوان فرید کی کافی نمبر 146 اسرار فریدی کی کافی نمبر 145 ہو گی آگے تمام کافیوں کے نمبر میں فرق پیدا ہو رہا ہے ۔ اس لیے دونوں دواوین کے نمبر لکھے جائیں گے مثلاً (145/146) کا مطلب ہوگا " دیوان فرید " کی کافی نمبر 146 اور اسرار فریدی کی کافی نمبر 145 ۔ دائیں جانب والے تمام نمبر " دیوان فرید " کے ہوں گے ۔

(146/147)

3.1 کبھی ہنستے / کتہ ہستے

4.4 سب / سبہ

5.1 کتھے / کتھ

5.3 حقائق / حقایق

6.3 صوم و صلوٰۃ / صوم صلوٰۃ

7.4 کون و مکان / کون مکان

(147/148)

3.1 کول / کولہ

4.2 میں توں / تینوں

(149/150)

5.4 دی / کی

(151/152)

1.2 سوہنٹیاں / سوہنے

7.1 کتھ عابد تے کتھ نفل دوگانہ /
کتھ عابد کتھ نفل دوگانہ

(152/153)

1.1 ہی / وے

2.1 کے / تے

2.3 جلنگ / جھلنگ

4.1 ہک / اک

4.3 بھیجیا / بھیجا
5.2 مکر و فریب / مکر فریب
(154/155)
6.3 عجب / رچا
(155/156)
1.1 آپھو تم / پھو تم
3.4 کئی ۔ کئی / کائی ۔ کائی
5.3 رُمّاں / رُمان
8.4 پکے / یکے
9.1 توڑے / توڑیں
(156/157)
2.3 بھیڑے ڈوکھڑیں / بھیڑے دکھڑے
(157/158)
5.3 مھندی / میندی
7.3 ول / ول
ترجمہ : ... اور میرے دل کے جذبات برانگیختہ کر رہی ہیں ... "
7.4 رس وسوں / رل وسوں
9.4 دل ہک لکھ آزار وے /
دل ہک تے لکھ آزار وے
10.1 گالیاں / گالھیاں
17.1 ہیں / ہن
(158/159)
نوٹ دیوان فرید میں آمنے سامنے جو دو مصرعے لکھے ہوئے ہیں انہیں اسرار فریدی میں ایک ہی مصرعہ بنا کر لکھا گیا ہے۔

1.1،2 بنسری ۔ بنسری / بینسری ۔ بینسری
3.2 پریم نیم کی گلال کو اڑائی /
پریم نیم گیان کی گلال کو اڈائی
4.1 عین بین چین میں بین بھیو نہیں بین /
عین بین چین نین بین بھیو عین بین
4.2 انہد گھن گھور شور جور سے مچائی /
انہد گھن گھور جور شور مچائی
5.1 سن مینہہ سمادھ سدھ دا لکھ لاگ رہوا /
سن مینہہ سمادھ آد الکھ لاگ رہو
5.2 مہاں / مہان ۔ وہٹ / دہٹ
7.1 بشن / بشنو
7.2 ہی / ہی (ہے ؟)
8.1 برم کی فرید کھیل بسری جگت موں بیل /
برم کی فرید کھیل پسری ہے جگت موں بیل
(159/160)
3.3 سنجڑے سینے / سینے سنجڑے
(160/161)
3.2 گرد و غبار / گرد غبار
6.1 آنگن / انگڑ
(161/162)
4.1 میڈا / میرا
5.4 کوئی گلیا تے کوئی جلیا ہے /
کوئی گلیا کوئی جلیا ہے
(162/163)
2.2 رنج والم / رنج الم
3.1 مینڈیاں ، ٹھکڑیاں / مینڈیاں بھکریاں

3.2 سرخیاں بکھریاں / سرخیاں پھکڑیاں

6.1 ٹوٹے کنگن / ٹوٹے پیلیں

7.3 پھائی / پھاہی

11.3 تانگھاں / تانگھی (تانگھیں؟)

(163/164)

3.1 دردو الم / درد الم

4.4 دل واندی / جند واندی

6.3 میڈا / میرا

(164/165)

6.2 مٹھے ہاپ کریندیاں بردیاں /
مٹھے آپ کریندیاں مردیاں

6.4 نادہوتیں / دہوتیں

(165/166)

5.4 میں ہک / میں بھی

اس کافی کے ساتویں بند کے دونوں اشعار کاتب کی غلطی سے اوپر نیچے لکھے گئے ہیں باقی سبھ کچھ دیوان فرید کے مطابق ہے ۔

9.1 ننندر / نیندر

(166/167)

نوٹ اس کافی کا مطلع / استھائی اسرار فریدی میں ایک ہی مصرعہ بنا کر لکھا گیا ہے باقی کافی دیوان فرید کی طرح مربع کی بجائے مثلث کی شکل میں ہے ۔ یعنی ہر بند کے آخری مصرعے ملا کر ایک ہی مصرعہ بنا دیئے گئے ہیں

2.2 کئی بھوریاں کئی پھکڑیاں نیلیاں /
کی بھوریاں کی بھکڑیاں کی نیلیاں

8.2 ڈیڈھے / ڈڈڑے (ڈوڑے؟)

10.2 خرایتی / خریتی

11.4 سینگیاں سکیاں / سینگیاں سکھیاں

12.1 پیلوں / پیسلوں (پیلھوں)

(167/168)

نوٹ : اس کافی کے قوافی دیوان فرید میں بھاندا ، آندا ، سہاندا ، کھاندا ، گھندا وغیرہ ہیں ۔ جبکہ اسرار فریدی میں قوافی سرائیکی کے جنوبی (ضلع رحیمیار خان کے) لہجے میں ، یوں لکھے گئے ہیں : بھمدا ، اوندا ، سہمدا ، کھمدا ، ہمدا ، ممدا تے سہمدا ہے ۔

1.2 آندا / اوندا

4.3 للکارے / للھکارے

5.3 راحت ہوئی ہے تارمتاراں / راحت ہوئی تارمتاراں

6.2 سنبھالیم بیلی / سنبھالن بیلی

6.4 سہاندا / سہمدا

(168/169)

2.1 کوں / نوں

(169/170)

3.1 پئی کل / پی کل

نوٹ : اس کافی کے بند نمبر 5،6 کی ترتیب اسرار فریدی میں 6،5 ہے

5.2 چایاں کوں ڈیسیں ڈس وے میاں جی /
جیں کوں ڈیسیں ڈس وے میاں جی

6.2 کل / کلہ

10.2 ہک / ایک

11.1 میڈا / میرا

نوٹ : اسرار فریدی میں بارہویں شعر کے بعد تیرہویں (13) نمبر پر یہ شعر اضافی ہے :

گھول گھتاں میں یار دے ناں توں

بال بچے اس کھس وے میاں جی

اس طرح اسرار فریدی میں اس کافی کے اشعار کی کل تعداد 18 ہو گی۔

12.1 سٹ / بٹھ

16.1 کل / کلہ

(170/171)

4.1 ورادھا / وربادہا (دیکھیں 59.6.1)

6.2 سارا بدن چورنگ / سارا بدن چُرنگ

(171/172)

3.3 گھدی / گھدھی

(172/173)

2.1 اچے ٹبڑے / اچڑے ٹبڑے

3.1 لئی لانڑیں / لانی لانی > لائی لائی

4.3 واہ تکیہ گاہ / وہ تکیہ گاہ

5.2 وچ پٹکے دل نوں موہندے /

وچ چٹکے دل نوں موہندے

6.2 چٹرے گورے / چٹرے گوڑے

7.1 ولھ ککریاں ریبھز کچریاں /

ولھ لگریاں ریبھز کچریاں

(173/174)

4.3 عاشقاں بدھیاں کمراں /

عاشق بدھیاں کمراں

4.4 ڈھائی کوہے / اڈھائی کوہے

(174/175)

3.2 کوئل / کوہل

5.3 تواراں / توازاں (انفی)

8.1 بخل / مخل

8.1 وینہ / ڈیمہ

لغات : " وینھ : جھوک ۔ مقام رہائش ، وہ جگہ جہاں مال مویشی رکھا جاتا ہے ۔ "

(175/176)

4.1 جڑ کیتی برہوں چھول مٹھی /

جڑ کیتی برہوں چبول مٹھی

7.4 راہ / رہ

9.3 خوشیاں جل / خوشیاں ٹل

(176/177)

1.2 واہ / وہ ۔ اساڑے / ساڑے

1.4 اساڑے / ساڑے

نوٹ اسرار فریدی میں اس کافی کی ردیف " اساڑے " کی بجائے " ساڑے " ہے

4.2 بھا / بھاہ

6.4 پئے / پے

(180/178)

نوٹ : اس کافی کے قوافی کی املا اسرار فریدی میں پیش کی بجائے " واؤ " کے ساتھ کی گئی ہے مثلاً پوکھڑے ، چوکڑے ، روکھڑے ، موکڑے ، لوکڑے ، ٹوکڑے ، بھوکھڑے

وغیرہ۔

1.2 دھنڈڑے / دھندھڑے

2.1 پیت پرم دی / پیت پریں دی

5.1 گھدوسے / گھدھوسے

(182/179)

3.4 توڑے / توڑیں

5.1 واہ / وہ

6.2 تانگ / تانگہ

(177/182)

3.4 جوبن / جوبھن

5.5 سوز اگالے / سوز اکالے

لغات : " اگالے : جوش دے ، جلادے ۔ "

7.4 دے / دیاں

7.4 دے / دیاں

7.5 تانگاں / ٹانگاں

9.4 دھوڑی / دھوڑی

11.6 ونچ / ونج

12.1 لوے / لوئے

12.6 ور ویڑھے / وڑ ویڑھے

13.1 کی دوری مجوری اوڑک / کی دوری مجوری اوڑک ونجناں

13.2 ونجناں جھوک ضروری / جھوک ضروری

14.4 رمزاں / رمزیں

15.4 بھبھوت / بھبوت

16.6 اوریرے / اورہیڑے

17.2 سانگھے / سانگے

17.4 گھانگھے / گھانگے

19.5 برہوندیاں / برہوندی

20.5 سنیوسے / سنیوئے

(178/183)

2.2 پھلی / پھلی

(179/184)

4.4 پوہی / پوہی

(181/185)

3.4 عشق بہوں ڈوکھ لایا ہے / عشق سبھو ڈوکھ لایا ہے

4.2 کوں / نوں

7.4 سب کجھ / سبھ کجھ

8.2 شہر / شہرہ

(183/186)

2.2 تانگ / تانگھ

5.2 لویراں ہے چنی چولی / لویراں تھئی چنی چولی

5.3 جمدیں / جنڈیں (جنڈیں)

6.1 سجن روٹھڑا تے موکھ موٹھڑا / سجن رٹھڑا تے سکھ مٹھڑا (مٹھڑا)

(184/187)

1.1 پورب للاوے تے پتالوں پانی آوے / پورب للاوے پتالوں پانی آوے

9.2 کوئل / کوہل

(189/188)

4.4 ونجیندی / ونجھیندی

(190/189)

2.1 بھاہ برہوں دی ساڑ پچالیا /
بار برہوں دے ساڑ پچالیا

(191/190)

1.3 گھدی / گدھی
2.1 جوبن / جو بھن
3.2 اتھ نین تھی بے وس وسن /
رت تھی ہنجوں بیوس وسن
4.3 بر بار چٹ / بر بار چَٹ

(194/191)

3.3 صورت وچ لاثانی / صورت میں لاثانی

(195/192)

6.1 مہندی / مِندی
6.2 بھلیا / بھلا
8.1 پوون / پون

(196/193)

2.2 اصلی / اصلوں
4.2 کل / کلہ
5.4 کوں / کوں

(197/194)

2.6 توں کیجو کرم وچھوڑے / توں کرم وچھوڑے
3.2 درداں لائے دیرے / دردیں لائے دیرے
4.3 مٹھڑی دلڑی لنڑی دا / کٹھڑی دلڑی لنڑی دا ہے
4.4 ہے قبلہ یار دیاں جھوکاں /
قبلہ یار دیاں جھوکاں

6.5 دوہری / ڈوہڑی > ڈوڑی ؟

(198/195)

3.3 گھاٹیاں / گھاٹیں
3.4 بِئی / بیا
4.1،2،3 سب ـ سب ـ سب /
سبھ ـ سبھ ـ سبھ

(188/196)

1.1 پکا تڑ / پکا چاتڑ
7.2 اپٹیاں / اپٹاں
8.2 تھورا چڑھیسوں دینے لاڑ تے /
تھورا چڑھیسوں لعلو لاڑ تے

لغات : " اس شعر کے متعلق ایک واقعہ کے ذکر کرنے کی ضرورت ہے حضرت خواجہ صاحب علیہ الرحمۃ نے روہی کے باشندوں میں شادی کی تھی وہ اب تک روہی والی مائی صاحبہ کے نام سے مشہور ہے ۔ اس کا مسکن ریلوے سٹیشن فیروزہ کے قریب بستی لالولاڑ میں تھا ، یہ ریگستان کی ایک بستی ہے ، اس سلسلہ میں حضرت خواجہ صاحب اکثر روہی میں آیا جایا کرتے تھے اور بعض اوقات ہفتوں اور چلوں تک مقیم رہ کر مصروف یاد حق رہا کرتے تھے ۔ یہاں کے لوگ بھی حضرت سے مانوس اور آپ کے احسانات کے گرویدہ ہو رہے تھے ۔ وہ مائی صاحبہ قوم لاڑ کی ایک دوشیزہ حور تھی جو لعلو لاڑ کی لڑکی تھی اور دینا لاڑ کے عزیزوں میں سے تھی ۔ ایک

جھوک قوم ڈہاکی بھی ہے ۔ پھلو ڈہا وہاں کا معتبر تھا ، وہ ہمیشہ حضرت کو دعوت دیا کرتا تھا ۔ اور دینا لاڑ جو مقامی طور پر روہی میں حضرت کے لنگر خانے کا مہتمم تھا وہ بھی ہمیشہ آپ کا منتظر رہتا تھا ۔ اس شعر میں اسی طرف اشارہ ہے ۔ "

9.2 بزار / بازار

(192/197)

3.1 لسیاں / لسڑیاں
4.1 اگ / آگ
8.2 منت چڑھیسوں لعلو لاڑ تے /
منت چڑھیسوں دینے لاڑ تے
9.2 وار / واڑ

(193/198)

4.3 سی / سہسی
5.3 رچھنے / رچنے (رچنی)
8.2 سمجھیو / سمجھو
9.4 رہیں مٹھڑی تحریر تے / ہیں مٹھڑے
(مٹھڑے) دی تحریر تے

(199/199)

2.2 وت ہوت بلوچ نہ رادھی / پچھے ہوت
بلوچ نہ رادھی
4.1 درشن / درس
5.3 سر مانگ مریندی سانگے ہے /
سر مانگھ مریندی سانگے
5.3 مانگ / مانگھ

6.1 سچ / سچھ
9.3 تیڈڑی / تیری
10.3 سب / سبھ

(200/200)

1.2 سب / سبھ
2.4 آب دا آب ہے / آب دا آبے

(201/201)

2.1 ویکھوہے / ویکھوے
3.2 ڈورئے / ڈورے
3.3 کھنڈڑیاں / کھنڈڑاں
4.2 وہ واہ / وہ وہ
5.2 نبھائی / نبھاہی
5.4 سچ / سچھ
7.4 فریدا / فریدن ۔ جوبن / جوبھن

(202/202)

5.2 چھڈ کے / چھڈ تے
6.1 ویسہ گئی / وگی

(204/203)

4.4 چھول ہے / چھول وے
6.4 دلڑی اساڈڑی / دل اساڈڑی
7.2 تتا سوز دے ہتھ ساز وے /
تتا سوز دا ہت ساز وے

(203/204)

2.3 ڈکھڑے / ڈکھڑی
7.1 ہتھ / ہت
8.3 موٹھی کل کم رکھ تقدیر تے /

موٹھی رکھ کل کم تقدیر تے

(206/205)

5.2 سیجھیں / سیجیں

(207/206)

3.2 جا / جاہ

(208/207)

2.1 بھاہ غضب دی / نار غضب دی

5.2 ناز و ادا / ناز ادا

7.2 نیناں خدنگ چلائی کاری /
نیناں خدنگ چلائی ڈاڈھی کاری

(209/208)

2.3 سوریجے / سورہیجے

6.1 ڈیہنیدے / ڈیہندے

7.4 ویڑھیا / ویڑھا

(210/209)

3.2 جھاتی / جھاتیں

3.2 پلدائے / پلد آئے

3.3 سچ / سچھ

4.2 باہر کس / بہر کس

(211/210)

1.1 دل دم دم درددوں ملدی ہے /
دل دم دم درملدی ہے

6.4 جان لباں تے آندی ہے / جان لباں پر
آندی ہے

(212/211)

1.2 مست و مست الستی / مست وو مست الستی

4.1 ازل ابد تک جاڑنں واقف / ازل ابد
ہک جاٹن واقف

5.4 بھٹ / بٹھ

6.1 خلوت / خلت

6.3 ہئی / ہے

7.1 سوز پریتا / سو پریتا

(213/212)

2.4 اڑاہیں / اڑاڑہیں

4.1 چھڈ گیو / چھڈ گیوں

(214/213)

3.1 ڈوکھ ڈوہیلیاں ڈوڑ ڈوڑاپے /
ڈوکھ ڈوہیاں ڈور ڈوراپے

نوٹ : اسرار فریدی میں اس کافی کا ہر
مصرعہ دو مصرعوں میں تقسیم کر کے لکھا
گیا ہے اور اس کی شکل مربع کی ہے مثلاً

دلے دارم لبے آوارہ
طبعے وحشت آرائے
برہوں بارے بروچل دے
بیاباں دشت رلوائے

3.2 سے ساڑے لکھ سول سڑاپے / سے
ساڑے سول سڑاپے

5.2 چا کیتس کولے کیری / چا کیتس کولا کیری

(205/214)

1.1 بازار / بزار

5.1 جل خاک تے کھوٹ کھپوٹ گماں /
جل خاک تھیا کھوٹ کھپوٹ گمان

(215/215)

2.1 درد الم / درد الم

5.2 واقعے فاقے / واقع فاقے

نوٹ : اسرار فریدی میں کاتب پانچویں بند کے دو مصرعے لکھنا بھول گیا تھا جسے بعد میں صفحے کے حاشیے پر لکھا گیا ہے اور اب درست پڑھے جا سکتے ہیں۔

7.3 پکڑیساں / پکڑیساں

(216/216)

5.3 تتری والی / تتری واٹے

8.2 عید بعیدے بخت عنیدے / عید بعید تے بخت عنیدے

(217/217)

2.4 ہجر دا ہار / ہجر دا بار

4.2 بول / بھول

6.3 تھئے / تھے

6.3 سخ / سنجھ

(218/218)

4.1 پائی جھاتی / پاتی جھاتی

4.2 پا کر جھاتی لائیس چھاتی / جھاتی پا کر لائیس چھاتی

5.1 حسن رانجھن دیاں / حسن رانجھے دیاں

7.2 ہر جا اس دا عین ظہورے / ہر جا اس دا عین حضورے

7.3 ظلمت بھی سب نور حضورے / ظلمت بھی سب نور ظہورے

(219/219)

4.1 ایں جیں / انجھیں

5.1 سگڑیں / سکڑی (سکھڑیں)

5.1 بختیں بھاگ سہاگیں سگڑیں / بختیں بھاگ سہاگیں سکھڑیں

لغات : " سکھڑیں : متعلقین کے ساتھ ، اہل و عیال کے ہمراہ۔ "

6.1 راتوں رات / راتو رات

8.1 گانے / گھٹیں

گانے ناز نواز دے گاھٹے / گھتین ناز نواز دے گھنٹے

حاشیہ : "ایک نسخہ میں یہ لفظ "کھڑکن" ہے یعنی زیور کھڑکتے ہیں۔ "

9.1 ہجر فراق نسایا تھی ہک / ہجر فراق نسایا تھی ہک چائے

9.2 چائے سنس لوڑھائے / سنس لڑھائے

11.2 وسائے / سہائے

جھوک نوں آن وسائے / جھوک نوں آن سہائے

13.1 سہنا / سوہنے

سانول سوہنا سانونڑ بدرہ / سانول سوہنے سانونڑ بدرہ

13.2 آن / سانگ

ساڈے آن ملہائے / ساڈے سانگ ملہائے

ترجمہ : (13.1،2): "محبوب ملیح نے ساون اور بدرہ کے دونوں مہینوں میں قیام فرما کر ہمیں سرفراز کیا اور برسات کو دوبالا پر کیف کر دیا ہے۔ "

16.1 دی رتق فتق / دے رتق فتق

(220/220)

3.4 رلدے پھردے مر بھر گیوسے / رلدیں پھردیں مر بھر گیوسے

6.2 تترے ہٹریں اتھے تپڑیں

5.4 چھکیوسے / چکھیوسے

6.2 سہساں روگ کروپ کشالے / سنساں روگ کروپ کشالے

(221/221)

4.1 عشق نہیں ہے نار غضب دی / عشق نہیں کوئی نار غضب دی

5.1 جوبن / جو بھن

6.1 فخرالدین مٹھل دے عشقوں / فخرالدیں مٹھل دے شوقوں

7.2 گل بگیوم مفت اجائی / گل گئی مفت اجائی

(222/222)

10.2 ہنجڑوں / ہنجنوں

(223/223)

1.2 جیویں / جویں - نیتی / نیتئ - کیتی / کیتئ

لغات : " کھس نیتئ : چھین کر لے گیا ہے ۔ "

4.3 توڑ پچا / توڑ پجا

6.3 بیتئ / بھیتی

(224/224)

3.1 کوئل / کوہل

3.2 دل دوکھیاری نوں ڈوکھ تاوے / دل دوکھیاری نوں اگ لاوے

7.1 بیت / بھیت - دن رین / دن رہت

8.2 انگ انگ برہن مرجھاوے / انگ انگ برہن ھڑ جاوے

(225/225)

1.2 اتھ دخل نہ محض عدم دا ہے / اتھ محض نہ دخل عدم دا ہے

2.2 سمنجھ / سمجھ

2.3 مظہر ذات حمد دا جانی / مظہر ذات صمد دا جانی

ترجمہ : " ذات بے نیاز ربانی کی قدرت کا جلوہ ہے ۔ "

8.3 علم و ہنر / علم ہنر

(226/226)

5.2 ہئ / ہے - ول / دل

ہکڑو ہئ ول سمجھ سنجانی / ہکڑو ہے دل سمجھ سونجانی

(227/227)

2.1 رنگ برنگی / رنگ بیرنگی

2.3 بھید / بھیت

3.1 آپ ہے ہجر تے آپ ہے میلا / آپے ہجر تے آپے میلا

3.2 آپ ہے قیس تے آپ ہے لیلا / آپے قیس تے آپے لیلا

4.1 آپ ہے / آپے

6.1 بطن بطون توں / بطن بطون تھوں

6.3 ہنجڑوں / ہنجنوں

(228/228)

5.1 سنج / سنجھ

7.1 چھندی / جاندی ۔ ٹوکاں / چوکاں

7.1 چھندی جھوکاں سہندی ٹوکاں /
جاندی جھوکاں سہندی چوکاں

9.2 بوڑے / بوڑیے ۔ تارے / تاریے
سکھ بوڑے ڈکھ تارے / سکھ بوڑیے ڈکھ تاریے

(229/229)

1.1 سی / سہی

8.2 موڑ مہار / دوڑ مہار ۔ دوں / ڈو
جلدی موڑ مہار پریں ڈوں کھنڑ کھنڑ وے /
جلدی دوڑ مہار پریں ڈو کھنڑ کھنڑ وے
لغات : " پریں : محبوب ۔ کھن کھن : تیز
گام ہو اور کھن کھن کرتا ہوا چلا جا۔ "

9.2 رتی رتی / رتی وو رتی

(230/230)

1.1 تانگ / تانگھ

7.1 سوہنٹیاں / سوہنٹیں

(231/231)

1.1 ساری / ساڑی

3.3 جیڑھیاں / جٹریاں

5.1 وس ہس / وس رس

5.3 جو لہندے / جولیندے
اتھ پۓ جو لہندے بھولے / اتھ پۓ
جولیندے بھولے
لغات : " پۓ ہلنڑ : شروع ہونا ۔ بھولے
پۓ ہلنڑ : مغالطے پڑ جانا ۔ "

7.1 ہت / ہتھ

7.2 کئی ڈیوم مٹھیں طعنے / کئی ڈیون مٹھے طعنے

8.1 کر ناز و شوخ نگاہیں / کر نازوں شوخ نگاہیں

(232/232)

1.1 سکھی کر لیو / سکھی کر لو

3.2 کوئل / کوہل

4.2 سب / سبھ

5.1 رل مل سیاں ڈیون مبارک / مل مل
سیاں ڈیون مبارک

6.1 مدتاں پچھے / مدتیں پچھے

8.1 سمج / سمجھ

(233/233)

2.1 سٹیم پسلی / سٹم پسلی

3.1 سنج / سنجھ

7.1 درد اولڑے سول کلڑے / درد اولڑا
سول کلڑا

8.2 ولڑی لگڑی جنگ وے / ولڑی لگڑی جنگ وے

(234/234)

2.2 لالی لوے / لالی لوئے

3.4 درد الم / درد و الم

(235/235)

3.3 مشکل پینڈا / مشکل پینڈے

3.4 کنیں پووم آواز جرس دا ڑی / کنیں پیوم
آواز جرس دا ڑی

(236/236)

3.2 شالا پا کے پھیرا پوچھے حال او میرا /
شالا پا کے پھیرا پچھے حال میرا

5.1 رو رو فریدا فریاد کرساں / رو رو فرید فریاداں کرساں

(237/237)

2.2 اوکھڑے دل دا / ڈوکھڑے دل دا

(238/238)

2.1 ہنسی / ہنسی

8.1 تیڈے / تیرے

11.1 جوگیائی / جگیائی

(239/239)

7.1 لنبی / النبی - جڑ / جڑ

(241/241)

1.2 سو سو / سوسوٗ

6.2 وسریم چالی / وسرم چالی

(242/242)

3.1 کوئی نہ لاوے / کوئی نہ لائے

8.1 جیڑا دوکھدا / جیڑا ڈوکھدا

12.3 جڑ / جوڑ

(243/243)

نوٹ : اسرار فریدی کے کاتب نے اس کافی کی کتابت کے دوران مصرعوں کی ترتیب کتابت غلط کر دی ہے - بند نمبر 1 چار مصرعوں کی بجائے دو مصرعوں کی شکل میں لکھا گیا ہے اسی طرح آگے بھی دو دو مصرعے ملا دیئے گئے ہیں - اور صحیح ترتیب میں مقابل بھی نہیں لکھے ہوئے - کتابت کی اس غلطی سے کافی نمبر 244 بھی متاثر ہوئی ہے - صفحے پر جو دو کالم آمنے سامنے بنائے گئے ہیں ، اشعار ان کے مطابق فٹ نہیں ہو سکے البتہ مصرعے اور کافیاں مکمل ہیں - باقی تقابل درج ذیل ہے -

1.4 لوں لوں وچ سو دردے / لوں لوں میں سو دردے

3.2 سول سراندی درد پواندی / سول سراندی

3.3 رگ رگ وچ / رگ رگ میں

5.2 سرتے آیا / سر پر آیا

5.4 نبھ گئے / نبھ گے

(244/244)

اس کافی میں بھی دو دو مصرعے ملا کر لکھے گئے ہیں جس کی وجہ سے مثلث کی شکل بدل گئی ہے -

1.2 لڑدے مول نہ اڑدے / لڑدے مول نہ لڑدے
ترجمہ : " جو بغیر لڑائی کے ہرگز نہیں ٹلتے - "

1.4 ناز نظردے / ناز نظردے

5.1 شرم بھرم کوں / شرم بھرم نوں

(245/245)

1.1 کاں کو کو کر لوندا ہے / کاں کو کو کر لوندا ہے

3.2 جھرمُر / جھرجر

6.4 سہوندا / سہوندا

لغات : " سہوندا : سہاتا ہے ، سو بھاؤ ، دل پسند ، خوش قسمت کو کہتا ہے - "

(246/246)

1.2 ڈُکھڑا جمل جہان / ڈکھڑا حال جہان

4.3 مہندی سرخی بان / مہندی سرخی پان

(247/247)

3.1 ورد / درد

4.1 سمجھ / سچ

4.2 سب / سبھ

8.2 اپنے / آپنے

(248/248)

1.2 رے / ڑے

نوٹ : پوری کافی میں " رے " کو " ڑے " لکھا گیا ہے ۔

2.3 بھبوت / بھبوت

2.4 سنیاسی / سناسی

3.1 ویکھو / ڈیکھو

5.1 سوچ / سونچ

(249/249)

1.2 مٹھی ریت انوکھی راندے / مٹھی ریت انوکھی ایسا راندے

6.2 سجن / سجنڑ

8.1 ورد / درد

(250/250)

7.4 ونجاں / ونجناں

8.2 تیڑے / تیڈڑے

8.2 جالے / گھالے

8.3 پربت / پربھت

(251/251)

4.1 تروڑ وے / چھوڑ وے

6.1 ایں / ہیں 7.3 سی / سہسی

9.2 پچھدے نہ ہرگز مال وے / پچھدے نہ ہرگز حال وے

ترجمہ : " ... کبھی استفسار حال تک بھی نہیں کیا ... "

(252/252)

نوٹ : اسرار فریدی میں اس کافی کے بھی دو مصرعوں کو ایک مصرع بنا کر لکھا گیا ہے جس کی وجہ سے مصرعے آمنے سامنے کے بجائے ایک بے ربط تسلسل میں لکھے ہوئے ہیں ۔

2.3 سولاں سڑدیں آہیں بھردیں / سولیں سڑدیں آہیں بھردیں

3.1 نا غم خوار نا کوئی ساتھی / نا غم خوار تے نا کوئی ساتھی

5.1 بزاراں / بازاراں

6.2 مٹھڑی / متی > مٹھی

7.3 پیت سوائی ریت نہ کائی / پیت جہیں بی ریت نہ کائی

(253/253)

2.1 آتنڑ / اتنڑ

2.4 جیڑا / جیہڑا

3.2 پیکے سورہیجے ہر کوئی ڈکھاوے / پیکیوں سور تھیوں ہر کوئی آلاوے

4.1 سی / سہی

(254/254)

5.4 بھا / بھاہ

(186+255/255)

نوٹ : اسرار فریدی میں یہ کافی دو مرتبہ لکھی گئی ہے پہلے کافی نمبر 186 کے طور پر اور بعد میں 255 نمبر پر جبکہ اصل میں یہ ایک ہی کافی ہے ۔ 186 نمبر پر اس کے مصرعوں کی ترتیب کچھ بدل گئی ہے ۔ ہم پہلے (الف ۔ 255/255) میں اس کا جائزہ لیں گے اور بعد میں (ب 186/255) میں اسے دیکھیں گے ۔ دیوان فرید کے ساتھ اس کا تقابلی مطالعہ بنیادی طور پر اصل کافی نمبر 255 کو ہی سامنے رکھ کر کیا جائے گا ۔

(الف ۔ 255/255)

2.3 بھیڑی دلڑی مار مونجھایا ہے / بھیڑی دلڑی یار مونجھایا ہے

2.4 دم دم وچ درد سوایا ہے / دم دم دے وچ درد سوایا ہے

4.1 سوہناں / سونڑہ ۔ سانگ / سانگھ

5.2 گھڑی / لڑی

7.2 کم کار سبھو گھر بار گیا / کم کار گیا گھر بار گیا

(ب ۔ 186/255)

نوٹ: اسرار فریدی میں 186 نمبر پر اس کافی کے ابتدائی دو بندوں کے مصرعوں کی ترتیب یہ ہے :

(1)

بھیڑی دلڑی مار مونجھایا ہے
دم دم وچ درد سوایا ہے

(2)

کیا عشق اڑاہ مچایا ہے
سر تن من پھوک جلایا ہے
ہر روز ایہ سوز سوایا ہے
موٹھا جوبن مفت گنوایا ہے

5.3 ماڑتڑی شوق دی گھنڑی ہے / ماہی پائی عشق دی گنڑی ہے

(256/256)

2.2 ساہمنے / ساہمنیں

4.4 سجنیں دے / سجڑیندے

5.2 ڈے کن تے سنسیں ڈوکھ پیٹر میڈی / ڈے کن سونیں سیں ڈوکھ پیٹر میڈی

6.1 ڈوکھڑیں دی ڈڈہڑی / ڈوکھڑیں دی ردہدڑی

6.2 سوزیں دی ردہڑی / سوزیں دی ڈہدڑی

6.4 ہے سول صدمے / پے سول صدمے

8.3 عمراں بھیساں / عمرا بھیساں

(257/257)

4.3 لیوسے / لٹیوسے (ء ؟)

6.3 بوڑھیساں / بوریساں

لغات : " بوڑھیساں : بوہاری (جھاڑو) دونگی ، صاف کروں گی ۔ "

(258/258)

2.2 برمائے / بھرمائے

24.1 سجّریندے سجّرپے کیاکیا/ سجّریندے سجّرپے

24.2 پیش تتی دے آئے / کیاکیا پیش تتی دے آئے

28.1 عشقوں مول فرید نہ پھرساں / عشقوں محض فرید نہ پھرساں

(259/259)

1.1 نیناں / نین

3.2 لگڑے نینہ دے پکے / لگڑے برہوں دے تکے

7.1 اگ / آگ

9.2 بھٹ / بٹھ

(260/260)

نوٹ : " دیوان فرید میں یہ کافی چار مصرعوں کے بند کی شکل میں ہے جبکہ اسرار فریدی میں دیوان فرید کے دو مصرعوں کو ایک مصرعہ بنا کر لکھا گیا ہے جبکہ چند مصرعے دیوان فرید کی طرح اصل صورت میں بھی ہیں جس کی وجہ سے بند کی ترتیب غلط ہو گئی ہے البتہ مصرعوں کی ترتیب میں کوئی فرق نہیں ہے ۔

2.4 ویری ول ول گھر دے / ویری ول ول ورَ دے

3.3 مارن تیر / تاڑن تیر

4.2 جیڑا / جڑا

6.4 ہو گئے / ہوشگئے (ہس گئے / ہش گئے)

7.3 ریر / ریڑھ

(261/261)

4.1 برمائے / بھرمائے

9.2 کوئل / کوہل

(262/262)

ہر جا دیرے چاک مہیندے / ہر جا دیرا چاک مہیندے

3.3 سمجھ / سمج

(263/263)

1.2 کر لاڈ مٹھڑا بول وے / کر لاڈ مٹھڑے بول وے

2.3 اٹ سوہیندی / اٹ سوہندی

3.3 اتھاں مٹھڑی جان سٹرول وے / اتھاں مٹھڑی جان سر ٹول وے

(265/265)

2.3 ویدن / وہیدن > (ویدھن ؟)

(266/266)

4.1 جلدیں / بلدیں

ڈینہہ نہاواں سٹریں جلدیں / ڈینہہ نہاواں سٹریں بلدیں

4.2 ونجاواں / ونجانون

4.3 ہتھ / ہت

6.4 تانگ / تانگھ

(267/267)

1.1 برمانوم / بھرمانوم

2.2 عشقی گیتاں / عشقی گمیتاں

(268/269)

1.2 رہا فرق نہ کوئی / رہائی فرق نہ کوئی

چارٹ (د)

دیوان فرید اور اسرار فریدی میں
کتابت اور املا کا اختلاف

اس چارٹ میں زیر تقابل دونوں دواوین کے ایسے الفاظ اور مصرعوں کی فہرست شامل کی جا رہی ہے جن کو کتابت اور املا کی غلطیوں یا اختلاف سے تعبیر کیا جا سکتا ہے نہ کہ متن کے اختلاف سے۔ یہ چارٹ ہمیں قدیم طرز املا اور کتابت کے سمجھنے میں مدد دے گا۔ اس بات کا امکان موجود ہے کہ اس چارٹ میں بھی چند ایسے الفاظ یا مصرعے رہ گئے ہوں جن کا تعلق اختلاف متن کے چارٹ (ج) سے ہو مثلاً کافی نمبر 3 کے ضمن میں شعر نمبر 4 اور 5 کی ترتیب کا حوالہ چارٹ (ج) میں آنا چاہیے تھا مگر پروف کی غلطی کی وجہ سے اس چارٹ میں رہ گیا ہے۔ اگر ایسی دیگر غلطیوں کی نشاندہی ہوئی تو وہ اگلے ایڈیشن میں متعلقہ چارٹ میں شامل کر دی جائیں گی۔ اسرار فریدی میں سرائیکی کے تین مخصوص صوتیوں /ب/ - /ج/ - /ڈ/ کو اکثر مقامات پر درج ذیل صورت میں لکھا گیا ہے۔

/ٻ/ - /ڄ/ - /ڈ/

(2)

4.1 تھئے / تھے ۔ دقائق / دقایق

(3)

شعر نمبر 4 اور 5 کی ترتیب 5 اور 4 ہے

7.1 بٹے / بنے

10.2 سوزٹھا / سوٹہ

12.1 جو سی / جو شی

(4)

1.1 تھئی / تھی

1.2 تاں وی / تا وی (پوری کافی میں " تاں وی" کی املا " تا وی " ہے)

1.3 ہئی / ہی

3.1 پوران / پُران

7.2 گھدوہی / گدھوئی

(5)

5.2 کوھایا / کھوایا

6.2 لڑہایا / لھوڑہایا

11.1 کارن / کارنْ

13.2 اپنا / اپنان

14.1 اپنا / اپنا

(6)

3.1 ناں / نا

4.2 ندی دے / ندیدی

5.1 گھنساں / گھنان

6.1 ٹھمکیساں / تھمکیان

6.2 تھورا / تھوڑا

7.2 ہے / ہی

(7)

2.3 سونجاٹو / سجاٹو

(9)

1.1، 2 خواجہ / خواجا

7.2 ناں / نا

(10)

2.3 جیٹرے / جیٹری ۔ جھورا / جھورا

4.1 نپایم / انپایم (نہ دی املا)

6.1 پھوگ / پھوک (ک / گ)

(11)

2.1 ڈراون / وڑاون

2.2 ڈینزیں / ڈینٹیں

3.2 ڈوڑاپے / ڈوراپی

3.4 ہے ہے / ہےَ ہےَ

4.4 نیڑا / نیٹرا

5.1 جوبن / جو بھن

5.2 سہرے / سٹری (ر / ٹ)

5.4 مُوسایا / موسایا ۔ رولایا / رولایا ("و" کا استعمال)

(12)

2.1 تیڑی / ہتری ۔ تیڑی / تیٹری (ت / ٹ)

2.5 نیڑے / نیڑہے

3.1 پربت / پرتہ ۔ جکھڑ / جکڑ

3.5 سجھم / سو جھم

5.3 پجالے / پچالے (ج/چ)
6.5 ڈورا ڈکھڑا / ڈوڑا ڈکھڑا
7.1 گھنیڑے / گھبڑی > ے
7.2 پریڑے / پریرے
7.3 جھیڑے / جیٹری
7.4 نیناں / نیناں ۔ کیڑے / کیٹری
7.5 ویڑھے / ویٹرے
6.1 سنجھ / سچ
8.2 دوکھیندا / دوکھیندا (و کا استعمال)

(13)

5.1 کنشت / گنشت (ک/گ) ۔ مندر / مندھر
6.1 ہکدے / ہکدی ۔ ہکدی / ہکدی
ہکدی سانگی ہکدی سون ہے
7.1 ویلے / ویلے

(14)

1.1 ماہٹوں / ماہٹون ۔ آہمیں / آہمیں
2.1 تیر / یتر (نقطوں کی غلط فہمی)
4.2 سوجھیندا / سوجھیندا

(15)

3.4 ناں / تا
5.1 کئی / کی
6.1 نہ کھڑ / نکھڑ
6.3 رولایا / رولایا (و)
7.3 سوہٹا / سوٹہ
8.1 پریم / پرم
8.2 پینڈے / پینڈے (ی/ے)

8.3 تا / نہ
8.4 ہے / ہے (ی/ے)

(16)

1.2 مونجھایا / مونجھایا
3.1 سینگیں / سنگیں
4.1 سونجری / سونجرے (ی/ے)
5.2 پرانی / پورانی

(17)

5.2 باک / ٹاک (ب/ٹ)
6.3 سوہٹہ / سونٹہ

(18)

3.1 اوڈیندیں / اوڈیندین
4.2 رولیوم / رولیوم

(19)

8.1 مینتاں / نناناں
10.1 کڈھ / گڈہہ (ک/گ)
12.2 سوکا / سوکا (کا)
14.1 الانجھے / اولانے
17.2 سجھ / اچ
18.2 آویچم سرچا / آوے چم سرچا
19.1 بیٹھائی / بیتھای
19.2 بٹھ / بنہ

(20)

1.2 اوتارا / اوتارا
3.1،2،3 ملٹا ۔ بھلٹا ۔ ایلٹا /
ملٹہ ۔ بھلٹہ ۔ ایلٹہ

4.1 بجھارت بجھدا / بوجھارت بوجھدا
4.2 تھیا / تھا ۔ گجھدا / گبجدا
5.4 ہئ / ہی (ہے / ہی ؟)
7.2 جوراتی / جوداتی ۔
جگارے / جکارے (ک / گ)
8.3 سٹجانوں / سجانو
9.2 زگن سرگن / زگڑ سرگڑ ۔
جوڑیں / جوریں (ڑ / ر ، ڑ)
10.4 لہرا / لڑا (ر ، ڑ)

(21)

1.1 ہے ہے / ہے ہے (ء ۔ ی / ے)
7.2 کھاوم / کھانوم (کھ ۔ ں)

(22)

3.3 سوہج بار / سونجبار
4.2 ڈٖوکھاندی / ڈوکہاندی
4.4 گیئے / گی (گیئے / گے)
سکھ سڑگی مرگئے طرح طرب
5.1 توڑے / توڑیں
6.1 سوہٹاں / سوٹہ

(23)

2.1 گالہہ / گھال
45.1 بربار / بڑبار
50.2 موٹھیاں / مٹھیاں
51.1 ڈٖوں / ڈو (ں)

(24)

3.1 ڈٖوکھڑے / ڈوکڑے (کہہ)
3.2 پوکھڑے / پوکھڑے (کھ / کہہ ؟)
4.1 دوکھدیں / دوکہدیں
4.2 تپدیں کھپدیں ڈٖوکھدیں جوکھدیں /
تپدیں کھپدیں ڈوکھدیں جوکھدیں
(املا کی یکسانیت)
5.2 گھونگٹ / گونگٹ
8.1،2 نماٹا ۔ ایاٹا / نمانڑ ۔ ایانڑ

(25)

1.1 اساڈٖی / اساڈے
1.2 دی / دی (ی / ے)
3.1 ویریاں / ویراں
3.2 کھیڑیاں بھیڑیاں / کٹریاں پھیٹریاں
3.3 گیٹریاں پیٹریاں / گیٹراں پھیٹراں
3.4 ڈٖت پت / دت پٹ (ڈ / د ۔ ت / ٹ)
5.3 سٹجی / سونجیں

(26)

1.1 ماہٹوں / ماہنوں
4.2 ہئ / ہی (ماڑ دی ہئ مرجات)

(27)

6.2 کھڑہن / گھڑنڑ ۔ کھوپ / کھوٹ
6.4 رولدی / رولدی

(28)

1.2 رلدی / رولدی (ڈٖیکھو 27:6:4)
5.3 سٹجانڑ / سوجانڑ
6.2 کاٹھیاں / کاہتیاں
7.1 پٹھڑی / پھٹری

8.4 پھونچاں / پھونچاں

(29)

1.1 بٹھ / بہٹ

(30)

3.2 دیرا / ڈیرا

4.4 کوجھا / کوجہ (جھ ؟)

6.2 تھئے / تھے

(31)

1.1 سنگھڑ / سنگڑ

2.2 نا / تا (کاتب ؟)

5.2 وو ٹھڑے / وہنڑے

5.3 تھئی / تھی (روہی تھی آباد جدید ؟)

(32)

2.1 جاٹیں / جاٹی

(33)

4.2 نہر / ہنر

6.1 موٹھی / موہتی

8.3 جے وت / جیوت

(34)

3.1 تئیں / تیں ـ ٹالا / ٹالہ

3.2 شالا / شالہ

5.3 چریاں / چڑیاں (چریاں) (ر/ڑ)

(35)

2.3 کڈیں / کدیں

2.3 بہندی / بہدی

3.2 ڈونگھے / ڈونگے

6.1 تھئے / تھی > تھے

7.3 جکھدیں / جوکھدیں

8.1 سوہٹا / سوٹہ

(36)

3.1 گھنیرے / گھنیڑے (ر/ڑ)

3.1 ڈوکھ / ڈوکھ (کھ)(و)

4.1 سٹ کر / سٹکڑ (دیکھیں 45.5.1)

4.3 لوگ / لوک (ک/گ)

5.3 نہ / نہ ـ نا / نا

6.2 میٹھیں / مہنیں

7.3 سوہٹاں / سوٹہ

(37)

1.1 بولا بینسر کسنوں پاواں /
بولا بینسر کسنوں پانواں (یکساں املا)

2.1 بناواں / بنانواں (انفی)

2.2 لاواں / لانواں (انفی)

3.1 پرانٹی / پورانٹی

6.3 ٹیڑے / تیڑی (ت/ٹ)

(38)

4.1 ویہلے / وہلے

5.1 پٹھری / پتری

5.2 ہٹری / ہتری

5.3 کھٹری / گھتری

6.1 پھوگ / پھوک

6.2 بھٹڑے / بتھڑے

(39)

2.3 پووَنے / پونے

3.1 نہ پاواں / نپانواں (نہ + ں)

3.3 سکیتے / سکتے

5.3 نا / نا

6.1 وسریاں / وسریا

6.2 چھائیں / چائیں

7.3 گئے / گی (گے)

8.1 تا / نا

8.3 جیتری / جتری

9.1 تساں / تتاں ـ جیساں / جیاں

11.1 بٹھ / بہتہ

12.3 تھئی / تھی

(40)

2.2 ہارن / ہارن

(41)

سونج / سونج

5.1 تریور / تریور

(42)

1.1 دریوں / دریوں

1.2 اوتھ / اوتھ

2.2 ترکھاں / ترکیاں

2.3 سانھے / ساتھی > سانھی ؟

3.1 ٹبڑے بھنڑے / تبہری تیری

3.2 نازو والے / نازو والی

5.4 ڈؤکھ / ڈکھ

6.2 بھرسوں / بٹرسوں

8.2 ڈوکھڑا / ڈوکٹرا

(43)

1.2 شالا / شالہ

(44)

7.1 ہے ہے / ہے ہے

7.3 سیندھ / سیندیہ

9.3 چھائی / چاہی

(45)

2.3 سیڑہاں / سہیڑاں

3.3 تھئی / تھی

5.1 سٹ کر / ستکرڑ (دیکھیں 36.4.1)

(46)

2.3 ماٹیں / ماٹی

6.3 ڈوہیلی / ڈوہلی

7.1 روٹھڑے / روٹھڑے

8.2 پئی / پی

(47)

4.2 کوہندا / کھندا > کہندا

6.2 گھوڑا / گھوڑا

8.2 جوڑیندا / جوڑیندا

(48)

5.1 ڈوکھیندے / ڈوکنندے ـ
ڈوکھی دے / ڈوکندے

8.1 دھوتا / دھوتہ

8.2 کیچے / کیچے (دیکھیں 88.7.4)

(49)

1.1 پچلے / پچلے

4.3 نبھ ڳئے / بنہ گی

5.2 میں ول شالا / مینول شالہ

7.2 ڄڄ / ڄ

8.1 رنجھیٹے / را نجھیٹے

(50)

4.1 پھردے / پیردے

7.2 جے تیں / جے تیں

7.3 ہیو / ٹیو

8.3 ٹھپ / پتہ

9.3 ٹھئے / تھے

10.2 اوستاد / استاد

(51)

2.1 اکلیاں / اگلیاں

5.2 نہ چاڑہن / نچھازین

6.2 اولٹا / الٹا

8.2 شالا / شالہ

(52)

2،3.1 بٹے بٹے / بنے بنے

6.1 ٹرٹھاوٹ / ٹھرانون

9.2 جینویں / جیویں

(53)

2.2 کیا / گیا

2.3 ٹھئے / تھے

(54)

6.1 پیئوں / پیوں

8.1 بن / بڻ

8.2 ڏوکھڑے / ڈوکھڑے (کھ)

(55)

3.3 لاہی / لابھی

5.1 چائیَ جائیَ / چائیَ جائے

6.2 مگھیاڻہ / مگیاڻہ

(57)

6.2 اوٹھ ڳئے اولے ٻجھ پئے بھولے / اوٹھکے اولے بجھہ پئی بھولے

(58)

1.2 سوہٹا / سوہٹا (سونہ ؟)

2.1 جھپ مالاں / جھپ مالاں

2.2 سوہٹا / سوٹہ (دیکھیں یہی کافی)

(59)

2.1 کارنڻ / کارن

4.1 سوٹھاں / سوٹہ

8.1 اوڳار / اوگاڑ

9.1 دھرتی تھلڑی / ڈھرتی تہلڑے

12.2 ٻیلیں بیٹیں / ٹبلیں بیٹھیں

17.2 سندھ سندھ / سہندہ سہندہ

18.1 ناں / نا

(60)

2.2 بھا بھڑکائے / بہانبڑ کائے

4.1 ڏکھاوے / ڈیکھاوے

4.4 اپٹاں / اپٹاں
6.3 ڈِٹھوسے / ڈیٹوسی

(61)

5.2 بٹھ / بنہ
8.1 سندھڑی / سھندڑی
12.2 تھئی / تھی

(63)

1.1 کین / کی نہ
2.2 گاڑہیوں / گاڑہیوں
3.1 تھر پٹھوارن / ترپھوارن - ڈیس / دیس
3.2 تھر / تتر- سہجا / سجا
4.3 وار اوگار / واڑ اوگاڑ
5.1 ڈیسہ / ڈینہہ
6.2 مرک / مرگ - تھر / تتر

(64)

2.4 مرک / مرگ (دیکھیں 63.6.2)
3.4 پوہنیں / پونہیں - جئے / جے
6.4 کئی / کی
7.2 جانڑاں / جاناں
7.4 ڈترڑا / دترڑا
8.1 گالہہ / گھال
10.1 بیا / بِیا

(65)

3.2 ڈِنگڑی / ڈنگری (ر / ڑ)

(66)

3.2 نانگ / تانگ (ن / ت ؟)

(67)

6.1 بوڈھیپڑے / بوڈھیپری

(68)

6.1 کولھوں / کھولوں
6.2 کھاوم کالڑا / کھانوم کالڑا
7.2 لگرم / الگرلم
9.2 ٹانگ / تانگ

(69)

3.1 بٹھ / بنہ - ڈینہہ ڑے / ڈینہہ ڑی
9.2 لانوٹی / لانون
11.1 مریلڑی / طریلڑی
11.2 ظلمیں / ظلمیں
18.2 ول چھل / واچھل
19.1 تھک تھک / تہک تہک
20.1 کَہتھڑے کُہتھڑے / کتھری کتھری
21.2 مشروع / مشرو

(70)

2.2 لکھ / الکر
2.3 موڑی / موری
2.4 سن کے / سٹنگی > سٹ کے
3.3 پہے / پئے
4.1 انند / اہند - گگن / لگھن
4.3 لاگی جوری سبد نکورے / لاگی جوری سبد نکوڑی (ی / ے ؟)
5.4 کنھئی / کئی

(71)

1.1 ڈیس / دیس

1.2 ویسائیں / وے سائیں ۔ ڳل / گل

4.1 کنڑیں / کنڑیَن

5.2 توڑیں / توڑیں

7.1 لہہ ڳئی / لگی

10.1 بھنیں / بھٹیں ۔ ڈرانڑیاں / دیرٹاڑیاں

(72)

2.2 بھٹ / بھٹہ ۔ کوڑی / کوڑی

3.1 اوٹھدیں / اتھدین

8.2 ٹھپ / تپہ

9.1 سوجھائیَ / سوجھائیَ

(73)

5.1 سی / سہی

6.1 سیقل / صیقل

7.2 کل / گل

8.1 ڈہاڑے / دہاڑے

8.2 کوڈے / کوڈے

(74)

1.1 پیٹر / پیر

1.2 ڳئی / گی

2.4 اوچھل / اچھل ۔ پے / پَیٔ

5.1 آوڑ ویڑھے / آور ویڑھے

5.4 موساگ / موساک

6.4 چھدے / چوبھدے

7.1 چھل چھل / چھلچھاب

7.4 ذینزیں / ڈینٹیں

8.1 سی / سہی

8.4 گنڈھ / گمنڈ

9.3 نیڑاں / نیٹاں

(75)

4.2 ڳئے / گے

9.1 سندھڑے / سہندڑے (ی / ے ؟)

11.1 ویس / ڈیس

11.2 ہنجٹوں / ہنجڑوں

13.1 پھوگ / پھوک

(76)

2.1 توں ہیں / تو ہیں

3.2 توں / توں

(77)

8.3 چنڑے / چٹرے

(78)

2.2 نخرے / انخرے

4.2 بٹھ / بنہ ۔ ڈورئے / ڈورے ۔ پٹھرے / پٹھرے

5.2 ونڑو ونڑدے / ونڑو ونڈی

8.3 سوہنٹا / سونڑہ

(79)

1.1 سپاہیڑا / سپاہیرا

5.2 ماڈرے / ماڈے

9.2 ڳئے / گے

11.2 سوہنٹاں / سونڑہ

(81)

3.1 سونجڑی / سنجڑی

6.1 پورانی / پورانی

(82)

3.3 تاں / تا

3.4 منجھایم / مونجھایم

4.3 ڈوڑاپے / ڈوراپے

8.4 تانگھیں / تانگھی (دیکھیں 206.3.3)

(83)

5.4 ڈوہاگ / ڈوہاک

(84)

1.1 وچہ / وچ

(85)

11.2 آتم دیو / آتم ڈیو

(86)

1.1 ٹھندے / ٹھندے (ٹھنڈے)

3.1 لرکے لرکے / لڑکے لرکے

3.4 گہئے / گے

4.2 ناں / نا

5.4 مٹھے / مٹے

8.2 ڈکھائی / دیکھائی

(87)

4.4 ہاں دے / ہاوی > ہاں دے

6.3 ڈوکھرے / دوکھرے

8.3 مساگ / مساک

(88)

2.3 عبادت / عبادۃ

3.3 بھنبھور / بھنبور

4.1 کنشت / گنشت

(89)

2.2 لاہنگے / لانگھے - وہیرے / ویڑے

4.4 ٹھٹکن / ٹھپکن

6.3 تیڈڑے / تیڈڑے

(90)

1.2 دھاہاں / دہاں

5.3 تیڈڑیاں / تیڈریاں

(91)

13.1 دسرت / ڈسرت

14.2 کنہیا / کینا

15.1 گنیش / گنٹیش

31.2 بانک / بانگ

(92)

1.1 ہئی / ہی

1.2 ڈھولا / ڈھولہ

3.1 ڈوڑے / ڈورے

4.3 منٹروں / مٹروں

(93)

5.1 اوستاد اوستادیاں / استاد استادیاں

8.4 مین / میں - باری / یاری

(94)

1.2 جتون / جون

5.1 موکلا / موکلا
5.2 ویلے / وہلے

(95)

4.1 ہنجروں / ہنجھروں
5.1 میٹریں / مٹریں ۔ سٹڑیں / سٹڑیں
5.2 ڈوکھڑے پوکھڑے / ڈوکٹڑے پوکٹڑے

(96)

6.2 بے نوا / پنوا

(97)

3.3 نا / نا
5.1 مناواں / منانواں
5.2 گول / کول
6.1 ڈیساں / دیساں
6.2 بھنے / بھنن

(98)

2.1 ولڑے دے / ولڑیدے
6.1 دڑ بڑ / ڈر بڑ
7.1 بھوندے / بھونڈے
8.3 گئے / کئے
9.3 تانگھے / تانگھیں

(99)

1.1 ڈتڑی / دتڑی
9.2 موتڑی / موتڑی

(100)

1.1 بجھی / بوجھی
3.4 سھن / سوہن ۔ اوٹھن / اوٹھن

4.2 طہور / ظہور
6.2 مرنوں / مرڑوں
6.3 پاون / پانون
7.2 مانڑن / ماٹن

(101)

2.1 سک / سگ

(102)

3.1 سدھانڑاں / سدھانڑ
3.2 وہانڑاں / وہانڑ
4.1 باقی / باتی

(103)

2.4 اتنی / اتنیں
3.4 اپنے / اپنڑے
4.3 نہ رہا ایھ / نرہای > نہ رہائی
7.1 گئی / گی

(104)

5.3 چونڈھی / چونڈی
7.1 اوجاڑیم / اوجاڑیم
7.3 چک مک / چقمق

(105)

1.2 ریڑاں / ایڑیاں
5.4 ریڑاں / ریڑہاں

(106)

1.2 بھاونڑوں / بھانونڑوں
2.1 چاندڑیاں / چانڈریاں
4.2 بیاں / پیاں

(107)

2.4 ثالہ / شالہ

4.1 سینہ / سنہ

4.2 ڈوکھے / دوکھے

6.2 پھروں / پرہوں

(108)

2.1 جاتا / ٹجاتا

3.2 دھیاں / ڈھیاں

3.4 گھاٹے / گھاٹے

6.3 بول / بھبول

(109)

3،2،5.1 تھئی ۔ تھئی ۔ تھئی /
تھئی ۔ تھی ۔ تھی

5.3 بے واہ / بیوہ

(110)

1.1 ڈیہاں / ڈہیاں

1.2 کنزیں / کنبزیں

2.1 انہد / اہند

4.2 تھیا / تھئیا

5.1 ویروں / دیروں

8.1 بھٹ / بھٹہ

9.2 لدہوے / الدہوے

(111)

1.2 ونجیاں / ونجاں

(112)

3،2،3.1 ٹھٹے / ٹھے

(113)

3.2 سیڑہاں / سیٹرہاں

4.1 سوئیں / سوٹی

5.3 گاہنڈے / گمانے

5.4 چوڑا / چوڑ

(114)

2.1 آوم ۔ لاوم / آنوم ۔ لانوم

(115)

8.2 سہنڈڑی / سہندہڑی

9.1 ریخریں / رہخریں

18.1 ڈہانڈلے / ڈہانڈہہ لے

18.2 پھنگاراں / پھونکاراں

21.2 کڈھن / کڈین

(117)

11.1 جو پھٹڑ / جو پیپٹر

11.2 سہندیاں / سندیاں

(118)

2.3 سی / سہی

3.3 آئے آئے / اے اے

3.4 تا / نہ

6.3 ڈور / دوڑ

(120)

3.3 بسرا / بسٹرا

(121)

1.1 تیریاں / تیراں

(122)

4.3 بھسڑ / بیسڑ

(123)

4.2 موہنیاں / موہنڑیاں (" سوہنڑیاں " کی طرح لگتا ہے)

5.4 ڈنگدیاں / ونگدیاں

(124)

3.2 تھئی / تھئے (ی / ے ؟)

5.1 انہد / اہند

6.3 تھئی / تھی

9.3 دوارے / دووارے

(125)

2.1 لاونٹ / لانونٹ

6.1 ویڑھے / وہیڑھے

6.2 کھیڑے / کیڑھے

6.3 کیتے / کتے ۔ نکھیڑے / نکیرے

(127)

2.1 بنھ بنھ / بنڑ بنڑ

4.3 آلیاں / الیاں

(128)

3.1 ڈھوسے / ڈھیوسے

4.1 آگ / اگ

(129)

4.4 براتے / پراتے

7.2 ہتھ / ہت ۔ ڈتم / ڈیتوم

(131)

3.1 کھیڑے بھیڑے / کیڑے بھیرے

(132)

16.2 تانڑ / تان

25.1 ناتاں / ناتا

(133)

1.1 ڈوں / ڈو

1.2 کینویں / کیویں

2.2 لانواں / لاواں

7.1 بھینٹیں / بھینٹ

(134)

4.1 بٹھ / بھٹہ

4.3 بے سامانی / بے سامان

(135)

2.3 بوکھ / بوکھ

6.2 سو ستھ / سو سٹ

(136)

6.1 پھاتھے / پھاتے

(137)

6.1 ڈوں / ڈو

(138)

2.1 جیندیں / جندیں

2.2 سیوہان / سیوہانڑ

5.2 گھنڑی / گھنٹری

7.1 یار مٹھی / پار موہتی

(139)

1.2 صوفی / صوتی

6.1 بیو / بیو

(140)

2.2 اسمان / آسمان

3.1 آبا / ابا

8.2 سجھ / سجہ

10.1 لوٹن / لوٹن

(141)

6.1 اوستاو / استاد

(142)

6.3 ڈِتوسے / ڈیتوسے

(143)

4.2 مھنٹیں / مھنٹن

6.1 نہ پائم / نپایم

7.2 پوون / پون

7.3 دی / دی (ے ؟)

8.1 گھنیرے / گھنیڑے

9.2 نیٹرا / نہیڑا

(144)

3.2 کٹھیاں / کنٹیاں

3.3 چور چورنگ / چوڑ چڑنگ

(145/146)

1.2 نپناں / نپنا

2.2 موٹھڑی / مٹھری

5.2 چھنا / چھنان

6.1 کڈہایم / گڈہایم

(146/147)

3.2 کتھے / کہتے

3.3 اچاں / اپٹاں

4.2 موہٹیاں / موہٹاں

5.2 اپنا / ابنا ۔ گماتے / کماتے

6.2 گنش / گُنش ۔ تجھ میں / تجمیں

8.2 سوچ سجانو / سونچ سوجانو

8.4 تھئے / تھی

(147/148)

2.1 ستروں / سٹروں

6.2 ڈِوکھانوچ / ڈوکھانوچ

(148/149)

1.1 آونڈی / آونڈی (آوٹ دی)

2.1 ڈِوہاگ / ڈوہاک

3.2 اوباہل / اباہل

3.4 برکے برکے / بڑکے بڑکے

4.2 روٹھڑی / رٹھڑی

4.3 ووٹھڑی / وٹھڑی

4.4 ڈِوں / ڈو

5.4 ویرٹ / ویران

6.1 سنبھالیم / سنبھالیوم

6.2 پالیم / پالیوم

6.3 سجری / سونجریں

6.4 مسکے / موسکے

(149/150)

2.1 ڈیٹھوسے / ڈھیوسے

3.4 پننیم / پہنویم

5.2 رولدیا / رولدیاں

(150/151)

2.3 آواری / آواری

4.1 پوکھڑے / پوکرے

4.2 ڈھٹرے / ڈٹھریں

5.1 ککرے / ککڑے

(151/152)

1.1 یار / یا

(152/153)

1.2 لکانہ / لکانہ

(153/154)

4.1 سجھ / سجہ - ابھریا / ابھڑیا

7.1 جیڑہا / جہیڑا

(154/155)

2.2 اوتے / اتے

3.2 پڑھے / پہرے

5.2 پڑھیا / پڑیا

7.2 درک / درگ

7.3 ڈونگھڑے / ڈونگھرے

9.1 تھئی / تھی

9.3 تیں / تیں

(155/156)

3.3 ویلے / وہلے

4.4 جھلیندی پکھے / جلیندی پکے

7.1 ڈنھم / ذتہم

7.4 چھکے / چکھی

8.3 جیندیں / جتدیں - پھیرے / پہرے

8.4 ہسوں / بہوں

9.1 دھکے دھکے / دکے دیکے

9.2 ڈوں / ڈو

10.3 تھئے / تھے

10.4 بجھ بجھ / بجہ بجہ

(156/157)

3.1 سوہٹاں / سوٹہ

5.3 سائیم / سُایم - ایڑھے / ایڑھے

(157/158)

4.3 ساگ / ساگ

4.4 ڈوہاگ / ڈوہاک

11.3 زخمی / زخمیں

12.3 بھنٹیں / بہنٹیں

13.1 تیں / تیں

13.3 اتی / اتنیں

15.4 ٹھنڈی / ٹہنڈی

16.4 لٹ دھاڑ / لٹ دھار

(158/159)

6.1 جمنا / جمنہ

7.1 برما / پرما

8.2 درمٹ / درمت

(159/160)

2.3 دھڑکے / دڑکے

4.1 پھنڑے پھنڑے / پھنڑے پھنڑے

4.3 کنھڑے / کنھرے - کھنڑے / کنھرے

7.4 کئی / کی

(160/161)

1.2 نگری / نگڑی

6.3 کئی / کی

7.3 مساگ / مساک

(161/162)

1.2 ماہنوں / ماہٹوں

5.2 نناٹ / نیناٹ

5.3 کھیڑیں / کٹریں

6.2 تھئے ہن / تھے ہن

7.2 ویلا / وہیلیا

(162/163)

2.1 تھئے / تھے

4.4 ودھیندی / ودہندی

8.3 میلہ / میلا

9.3 نین / نیٹ

10.2 جھوک / جھوگ

10.3 پان / بان

11.4 رودھے / رودے

(163/164)

4.1 ویلے / ویلے

4.2 لوگ / لوک

5.2 سڑدے / سرڈے

کھیڑے بھیڑے / کیٹرہے بھیڑے

(164/165)

1.1 مانگھ / مانگہ

4.3 لارے / لہرے

5.3 ویڑہے / ویٹرے

6.3 بھٹ / بٹھ

(165/166)

1.2 پیٹھیں / بہٹیں

2.3 لہریں / لٹریں

2.4 ازاری / آزادی

3.3 مانگ / مانگہ

7.1 دھجراں / دھجراں - ڈکھاوم / دیکھانوم

9.2 ویلے / ویلے

10.2 پٹھڑی / پسٹری

10.3 اپٹھڑی / اپسٹری

12.3 شالا / شالہ

(166/167)

2.1،2 کئی / کی

2.1 بگڑیاں / بگڑ

4.1 ڈیلھیاندیاں / ڈیلیاندیاں

5.4 کل نے / کل تے

6.3 ٹھڈیاں ٹھار / ٹھڈڑیاں پار (یار ؟)

(167/168)

4.1 کوئل / کوہل - چنگماڑے / چمنگارے

6.2 ویلے / وہیلے

(168/169)

2.1 بھیندیں / بھیدیں

5.2 کلدھی / کاہندی

(169/170)

4.1 ٹھپ / پٹہ

7.2 ہئی / ہی

15.1 کڈوکڑاں / کڈوکڑاں

(171/172)

2.2 تھئے / تھے

(172/173)

3.3 ڈہیر / وہڑ

8.3 مساگ / مساک

8.4 سکھیرے / سوکھیڑے

9.4 اگیرے / اگیڑے

11.1 بٹھ / بٹہ

11.4 جھگڑے / جگھڑے

12.2 گل گل گلزار بہاراں /

گل گل گلزار بہاراں (گل / گل ؟)

(173/174)

2.1 تولہ / تولا

3.1 تھی یار / تھئی یار

5.3 گیسل / گھیل

5.4 تھوہے / تھوئے

(174/175)

1.1 ڈہاڑے / دہاڑے

6.4 ویلے / وسلے

(175/176)

2.1 ویلے / وسلے

6.3 سیڑھ / سہیڑ

7.3 ڈہاں / ڈہانہہ

(176/177)

2.1 سینکیاں / سینگیاں

2.3 چولہ / چولہ

2.4 تھئے / تھے

5.3 ککڑے کنڈرے / ککڑے کنڈڑے

6.4 پئے / پے

(182/179)

6.4 سونجیندے / سونجندے

(185/180)

5.3 پاہہ ہنباہہ / پاہہ ہنبھانہہ

6.2 نہ / نا ۔ بیواہی / پواہی

7.2 نبیی / نہ پئی

10.1 وکڑے / وکڑے

10.2 تاڈے / تاڑے

لغات : " تاڑے : رہائش اور مقام کی جگہ ، جہاں پانی جمع ہو جائے ... تاڑے : تمہارے ، تمہاری محبت نے ۔ "

11.2 ڈاگاں / ڈاکاں

(187/181)

4.1 ڈوں / ڈو

7.4 تھئے / تھے

(177/182)

2.3 گھنٹے / کھانٹے

6.5 جوہپڑ / جوپھپڑ

7.4 لکھدی / لکدی

7.6 گیٔے / گے

15.5 تھی / تھے

17.6 کھارے / کھاڑے ۔ چھیڑے / چھیرے

18.6 پےَ / پۓ

(179/184)

3.4 ہیَ / ہی

4.1 ٹِلساں / جلساں

(183/186)

1.2 نہ گل دی دال درمل دی / نہ گلدی دال درملدی

لغات : "درمل : دارو علاج ، دوائی ، معالجہ ، درمل کا ایک معنی یہ بھی ہے کہ دروازہ مل کر بیٹھنے والا ، دروازہ پر دھواں ڈال کر بیٹھنے والا ۔ "

3.4 اجکل دی / اج کلدی

4.1 ڈاڈھے / ڈھاڈھے

(184/187)

2.1 ونڑو ونڑدیاں / ونڑو وندیاں

3.2 چک / چگ

5.4 جھوک / جھوگ

9.1 چنگھارے / چھنگارے

(189/188)

7.1 لوڑھایم / لھوڑایم

(190/189)

3.3 وچہ / اوچہ

(191/190)

1.3 گھدی / گدھی

1.4 وچائیَ / وڈجائیَ

5.3 موساگ / مساک

(194/191)

6.3 ٹھیندے ونج وپار / تھنڈے ونج وپار

(195/192)

1.1 مری / مڑی

2.1 ڈُھم / ڈھم

3.1 ووڑ / وور ۔ وٹھڑی / وہٹڑی

3.2 ڈھولا / ڈھولہ

5.3 پوم / پوم

6.3 اجڑی / اوجھری ۔ مانگھ / مانگھ ۔ دھڑی / دھری

(196/193)

4.2 شالا / شالہ

4.3 بوڑاں / بوڈاں

6.1،2 پوٹھی ۔ پوٹھی / پوٹھی ۔ پوٹھی

(197/194)

2.3 لوڑھیساں / لھوڑلیساں

(198/195)

1.4 چور / چوڑ

4.1،2،3 سب ۔ سب ۔ سب / سبھ ۔ سبھ ۔ سبھ

(188/196)

2.2 جوھپٹر / جوہپٹر > جھوپڑ

(192/197)

3.2 کاڑھ / کماڑ

4.2 چولہ / چولہ

5.2 جھوپڑ / جوہپٹر > جھوپڑ

6.1 جوہپٹر / جوہپٹر > جھوپڑ

8.1 ٹوبھہ / بیہ

8.2 چڑھیسوں / چہریسوں

(193/198)

6.1 وہو / وہو > ووہ

7.3 گٹھ / گتہ

(199/199)

4.2 تاں وی / تا وی

5.1 چولا / چولہ

5.4 تھئی / تھی

7.1 مٹے / مٹے

8.3 ریترڑ / ریتر

(201/201)

3.3 وہانڑاں / وہانڈ

4.3 جیڑھئیں / جہیڑئں

5.1 ویڑھ / وہیڑ۔ ٹھڈہڑے / ٹھدہڑے

5.3 نہ مانڑیم / نماڑیم

6.3 شالہ / شالا

7.1 سلونڈ / سلونڈ ۔ مریلہ / مریلہ

7.2 ویلہ / وہیلہ

(202/202)

1.1 جھوپڑ / جوہپٹر > جھوپڑ

3.2 سندھڑوں / سہندہڑوں

(204/203)

1.2 سوہنٹا / سونڈ

5.3 شالہ / شالہ

7.3 موٹھی دہانہ فرید آواز وے /

موٹھی ڈہانہ فرید آواز دے (وے)

(206/205)

1.1 پے / پۓ

1.2 ڈترڑے / دترڑے

2.1 گئی / گی

3.1 پیریں / پیڑیں

4.1 جھیڑے / جھڑے

4.2 پھیٹے / پہٹے

(207/206)

3.1 سوہاں / سوہاں

3.3 تھیندیں / تہیندی (دیکھیں 82.8.4)

(209/208)

1.1 سوہنڑاں / سونڈ

2.2 ویکھوئے / ویکھوئے

3.4 ننانڑ / نیناڑ ۔ کہیڑے / کہیڑے

7.2 وہہ ملیوسے / وہہ ملیوسے

7.3 چھوٹڑ / چھوٹڑ

(210/209)

2.1 کیہاں / کہیاں ۔ کیہاں / کہیاں

5.1 سونجی / سونجی
7.2 جاہیں / جاہیں
(211/210)
3.1 بھانڑاں / بھانڈ
3.2 بانڑاں / بانڈ
4.1 میرا یتا / میرا یتا
4.3 تہیندا / تہیندا
5.1 بھانڈ / بھانڈ - بھانڑاں / بھانڈ
5.2 گھیانڑاں / منگیانہ
5.3 مانڑاں / مانڈ
6.1 وسلہ / وہیلا
(212/211)
4.1 جانڑن / جانٹن
4.3 بوجھن / بجھن
(213/212)
3.4 لڑھی / لھوڑہی
4.3 گھاٹیاں / گھاتیاں
6.1 تھئی / تھی
(205/214)
4.1،2،3 بے / بے
5.4 گلی / کلی
(215/215)
2.2 پئے / پے - ساڑن / سارن
2.3 تھئے / تھے
3.4 اہالے / ابھالے

(216/216)
1.2 ویہلے / وہلے
(217/217)
1.1 ڈینہ / ڈینہ
5.3 سوکھدے / سکھدے - ڈپاڑے / دباڑے
6.4 مرہم / مرحم
(218/218)
3.1 ویڑھے / وہڑے
3.2 شور مچایا / شور مچار
4.3 ویہلے / وہلے
5.3 دھیاں دھیاں / ڈھیاں دہیاں
6.1 بل بل جاواں / ہل بل جاواں
(219/219)
1.2 کارن / کارٹ
3.1 لدھوسے / لدھیوسے
7.1 چڑھ / چڑہ
9.1 نساہا / نساہانہ
9.2 لوڑھائے / لھوڑہائے
11.1 مدتاں پچھے / مدتاں پیچے
(221/221)
4.2 چنگ چواتی / چنگ چواتی
(222/222)
2.1 تھئے / تھے
3.1 چنزکیں / چٹکیں - چھنکار / چنگار
3.2 گھوبکار / گھپکار (پ / پ)
4.2 چوہنکار / چوہکار (انفی)

5.2 کھیمنڈے / کھیمنڈے

(223/223)

2.1 ڈوہ ورائیں / ڈوہ ورابیں ۔ الیندیں / الیندی > الیندیں (دیکھیں 206.3.3)

2.2 ڈیکھݨ سیتی / ڈیکھݨ دیکھی ۔ تریڑھی / تریہڑی ۔ پیندیں / پیندی > پیندیں

(224/224)

2.1 ڑے / گرے

4.1 جھگڑت جھگڑت / جھگرت جھگرت

4.2 تڑپھت تڑپھت / ترپھت ترپھت

5.1 دھڑکت / دھرکت

5.2 گھٹن / گٹن

(226/226)

2.1 بݨ گئی / بنگی

3.2 دل نہ کر غیریت ہاݨی / دل نہ کر غیرت ہاݨی

5.1 سوہݨا / سونا

(227/227)

1.1 ڈھولہ / ڈھولہ

(228/228)

6.1 بیواہی / پواہی (ب / پ)

7.2 توارے / تواڑے

10.2 چنگارے / چنگاڑے

(229/229)

4.1 بی / بی

5.1 ٹانگ / تانگ

6.2 گنٹے / گنٹی > گنٹیں (دیکھیں 223.2.1)

(230/230)

6.1 میں ول بھیچیاں / میں ول بھجاں

7.1 عادت / عادۃ

(231/231)

2.4 ہن / ہݨ

8.4 پھپھاڑی / پھاڑی

(233/233)

7.2 چور چرنگ / چوڑ چرنگ

(234/234)

3.1 تھئے / تہئے

5.3 چنرکی / چٹکے ۔ گھنڈ / گنڈہ ۔ توارے / توازے (انفی)

چنرکی گھنڈ توارے وہ وہ / چٹکے گھنڈ توازے وہ وہ

6.1 ویملا / وبلا

(235/235)

1.1 سوہݨاں / سھوݨہ

2.1 گالھ / گہال

2.2 سوتی / سوتی (ستی)

3.4 کنیں / کئی > کنیں (دیکھیں 229.6.2)

4.1 بھیت / بھیت

6.2 بیمایا / پیمایا (ب / پ)

(236/236)

5.3 رلدی / رولدی

5.4 ڈکھائی / ڈیکھائی

(237/237)

2.1 مل دا / ملدا

4.2 زیور تریور / زیور تریوڑ

5.3 سیندھ / سیدنھ

6.3 رلدے / رولدی

7.3 بٹھ / بٹھ

8.2 گھنٹے / گھٹے (ٹ)

(238/238)

4.1 بین / بینڑ - من / منڑ - موہیں / موہں

5.1 بوندے / بُندے

5.1 مالاں / مالیاں

7.1 خاک رمیساں / خاک رمساں

10.2 کولوں / کولہوں

(239/239)

2.1 مٹیں سٹڑیں / مٹڑیں سٹڑیں

7.1 لبی / البی - جڑ / جڑ

(240/240)

1.2 سہرے / سڑے - گھنٹے / گھانٹے

2.1 سجھ / سجھ

5.3 پوڈھرے / پوڈھرے

7.3 سوہٹا / سوٹا

7.4 پورانے / پرانے

(241/241)

7.3 سرگیوم / سٹرگیوم

(242/242)

4.1 پیا پھٹ جاہی / پیا پھٹ چاہی >
جاہی (ج / چ)

5.1 چتڑے شینہہ / چترے شینہہ

5.2 بگھیار / بگھیاڑ

8.2 ویہلا / وہیلا

10.3 سیڑھ / سہیڑ

(243/243)

4.3 لوڑہیم سیڑھ / لہوڑیم سہیڑ

5.1 سومنڑ / سومنڑ

(245/245)

6.3 انگن / انگنڑ

(246/246)

4.2 چڑھدیں / چڑدیں

5.1 گاہنے / گھانے

7.4 رووئیوسے / رویوسے

(248/248)

1.2 نگری / نگڑی

(249/249)

3.1 سجانو / سجانو

4.2 سوہٹے / سہوٹے

(250/250)

2.2 ڈاڈھے / ڈہاڈھے

5.3 وھیڑا / وہیڑا

(251/251)

1.2 تھیسی / تسی

2.4 سونجائیدی / سونجائیدی
3.3 موذنٹ / موزنٹ
4.2 ڈورے / ڈورے
6.1 آنویں / انویں
6.3 پچھوں / بچھوں (پ / ب)
8.1 مبتلا / مبتلاء
9.1 گالھ / گھال
(252/252)
4.4 لوڑھیوے / لھوڑیوے
5.2 لوگ / لوک
5.3 نٹڈھرے وڈڑے / نھنڈھرے وڈہڑے
6.1 گالھ / گہال
8.4 رویوے / رویوے
(253/253)
1.2 مل دا / ملدا
3.1 بہنٹیں / بہنٹیں
5.3 ڈوہلی / ڈوہلی
6.3 ونجے / ونجے
(254/254)
2.3 شگن / سگن
3.2 من موہن / من موہنٹ
4.2 چو بھیندیاں / چو بھندیاں
6.1 ڈوباگ / ڈوہاک
(الف 255/255)
3.4 سب ڈوکھ لایا ہے / سب دکھلایا (دکھ لایا) ہے

5.2 موٹھڑی / موڑھی ۔ ڈوکھاں / دوکھاں
5.3 ڈتڑی / دتڑی ۔ گھنڑی / کھنڑی
7.1 سوہنٹے / سوہنڑے
(ب ۔ 186/255)
4.1 سوہنٹاں / سونٹے
5.2 گھنڑی / کھنڑی
6.2 ڈوکھ / دوکھ
7.4 ڈوباگ / ذوہاک
(256/256)
1.1 لوزہ / لہوزہ
1.2 پچھلی / بچھلی ۔ ڈتونی / ذیتونی
3.2 بھیجیاں / بھجاں
4.1 ویلے / ویلے ۔ بھلیڑے / بھلیرے
4.2 وہیرے / وہیڑے
5.2 سنٹیں / سونٹیں سین
7.1 ننذھیے / ننڈھیے
7.2 بوذھیے / بوڈھیے
7.3 ہے / ہے
(257/257)
2.3 اپالے / اڈپالے (اوبالے)
2.4 ہوئی / ہٹی
3.3 نویڑے / نویرے
6.1 چریساں / چڑیساں
6.2 اوگاڑ / اوگاڑ
8.4 کھنڑی / کھنڑی

(258/258)

5.1 جھیڑے / جھڑے

6.1 بکھیڑے / بکھڑے

11.1 مارو چھوڑ ملیر ملاراں / مارو چھوڑ ملیر ماراں

12.1 تر تاڑے / تر تاڈے

12.2 بیواہی / پواہی (ب / پ)

(259/259)

5.1 منٹیں / مٹریں (ٹ)

(260/260)

5.1 سوہٹنا / سوہٹنہ

5.3 چُڑھ چُڑھ / چٹر چٹر

7.4 ابردے / اٹبردے

(261/261)

1.1 گھن گھوراں لا کے / گھن گھوراں لاگے

2.2 تھئے / تھے

5.2 بنا کے / ٹنا کے

13.1 جینا / جیناں

(262/262)

4.1 بھانٹا / بھانٹہ

4.2 وکانٹا / وکانٹہ

5.4 ڈیسیندے / ڈیسندے

(263/263)

4.2 چور / چوڑ

4.3 ماریا / ماڑیا ۔ جڑتول / جڑیول

5.1 پے / پئے

5.4 ڈتڑے / دتڑے

(264/264)

9.4 لمبڑ / لمنبڑ

(265/265)

3.2 غمدیں / غمدی > غمدیں (ل)

3.2 چوڑہی / چھتڑی

3.3 دل لڑی / دل لُٹڑی > لٹڑی

4.1 مکھٹنا / مکھٹنہ

4.2 سلکھٹنا / سلکھٹنہ

6.1 سندھری / سہنڈڑی

6.3 تھئے / تھے

8.2 ننانٹ / نیناٹ

8.3 پئی / پی

(266/266)

4.2 ونجاواں / ونجانون

(267/267)

2.3 کوجھاں / کوجھاں (کوجھیاں)

4.3 ویلے / وہلے

4.4 گل / کل

5.1 موٹھی / موہٹی

ضمیمہ

(الف) اسرار فریدی

کتاب کی کمپوزنگ تقریباً مکمل ہو چکی تھی کہ ڈاکٹر سی شیکل کے پی ایچ ڈی کے تھیسس " بالائی سندھ اور جنوب مغربی پنجاب میں سرائیکی اور سرائیکی ادب 1750ء تا 1900ء " کی فوٹو اسٹیٹ سے استفادہ کا موقع ملا جس سے معلوم ہوا کہ " اسرار فریدی معروف بہ دیوان فریدی " کے 1902ء کے اصل ایڈیشن کے علاوہ برٹش میوزیم میں 1919ء کا ری پرنٹ بھی موجود ہے اور انڈیا آفس لائبریری میں 1932ء کا ری پرنٹ بھی دستیاب ہے ۔ ڈاکٹر شیکل کے بقول " اسرار فریدی " اور مولانا عزیز الرحمٰن کے " دیوان " کے متون میں بہت قریبی مماثلت پائی جاتی ہے ۔ (ص 58)

ڈاکٹر شیکل نے خواجہ فرید کی 22 کافیوں پر مشتمل ایک نسبتاً قدیم ایڈیشن بنام " کافیاں " کا بھی ذکر کیا ہے ۔ جو 1882ء میں قیصری پریس بریلی سے ملتان کے کتب فروش میاں خیر محمد کے لیے طبع ہوا جس کی کافیوں کی اکثر قراتیں 1902ء کے " اسرار فریدی " سے شاید مختلف ہیں اس ایڈیشن میں ایسی کوئی وضاحت نہیں ہے کہ آیا یہ مصنف کی اجازت سے شائع ہوا تھا یا نہیں (ص 58) بریلی کے اس ایڈیشن کا حوالہ ڈاکٹر سی شیکل نے اپنی کتاب " ففٹی پوئمز آف خواجہ فرید " میں بھی دیا ہے جس کے مطابق دیوان فرید کی کافیاں نمبر 37، 43، 95، 150، 151، 209، 230، 241 اور 252.3 بھی اس مجموعے میں شامل ہیں (ص xi)

(ب) " مکمل دیوان فرید "

یہ ایک بوسیدہ اور پرانا سا نسخہ ہے جو راقم کی ملکیت ہے اس کا سرورق نہیں ہے صفحہ نمبر 3 سے " بسم اللہ الرحمٰن الرحیم " کے بعد کافی نمبر 1 کا آغاز ہو رہا ہے ۔ دیوان کے کل صفحات 234 ہیں جن کے بعد بیک ٹائیٹل سلامت ہے ۔ جس پر " شائقین " کے لیے ایک اشتہار موجود ہے ۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ " یہ دیوان قبل اس کے چند بار چھپ کر فروخت ہو چکا ہے " ،ناشر نے یہ بھی بتایا ہے کہ :

" ریاست بہاولپور کے مشہور سوداگر حاجی رحیم بخش صاحب کی معرفت پرانا نسخہ مکمل دیوان خواجہ صاحب کا حاصل کر کے جناب حاجی برخوردار صاحب ساکن بستی وچھہ سندیلہ کی خدمت میں

اس غرض سے پیش کیا کہ اس میں اگر کوئی غلطی ہو تو آپ صحت فرماویں ... ساتھ ہی حضرت خواجہ غلام فرید صاحب ، خواجہ محمد بخش صاحب ،خواجہ غلام معین الدین کے فوٹو بھی لگا دیئے ہیں ... اردو زبان میں جس قدر غزلیات تھے وہ بھی اسی تقطیع پر چھپ چکے ہیں "

آخر میں " المشتہر حافظ شمس الدین منور الدین تاجران کتب شہر ملتان اندرون بوہڑ دروازہ " لکھا ہوا ہے ۔ سیٹھ عبید الرحمٰن کی " سرائیکی کتابیں " سے ایک بار پھر رجوع کیا تو معلوم ہوا کہ " فریدیات " کے سیکشن میں مذکورہ پبلشر کے حوالے سے تین دواوین اور ایک مجموعہ " ڈوہڑہ جات فریدی " کے نام درج ہیں ۔ پہلے نمبر پر " دیوان فرید " جو چالیس صفحات پر مشتمل ہے ۔ جن کا سن اشاعت 1343ھ لکھا ہوا ہے دوسری جگہ " دیوان فریدی ". جو 246 صفحات پر مشتمل ہے ۔ تیسری جگہ پر "ڈوہڑہ جات فریدی " جو 16 صفحات پر مشتمل ہیں اور سب سے آخری ادخال " مکمل دیوان فرید " کے نام سے ہے جس کے صفحات 234 اور سائز 24/8 * 18 ہے ۔ " سرائیکی کتابیں " کے مطابق یہ دیوان مذکورہ تاجران نے اقبال برقی پریس ملتان سے شائع کرایا ۔ آخر الذکر تینوں کتابوں کے سنین اشاعت نہیں دیئے گئے ۔

مندرجہ بالا تفصیلات سے معلوم ہوتا ہے کہ راقم کے پاس کے جو نسخہ ہے اس کا نام " مکمل دیوان فرید " ہے جسے ہم مختصراً " مکمل دیوان " لکھیں گے ۔

مکمل دیوان کے سن اشاعت کا فی الحال کوئی مستند ثبوت تو دستیاب نہیں البتہ اشتہار کے موجب جو خواجہ غلام فرید ، خواجہ محمد بخش اور خواجہ معین الدین کے فوٹو لگانے کا ذکر کیا ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ دیوان خواجہ فرید کے پوتے اور خواجہ محمد بخش نازک کریم کے فرزند خواجہ معین الدین کے دور سجادگی میں شائع ہوا ہو گا ۔ خواجہ طاہر محمود کوریجہ کی تصنیف " خواجہ فرید اور ان کا خاندان " کے مطابق خواجہ معین الدین کی پیدائش 1301ھ اور وفات 1337ھ ہے وہ " صرف سات آٹھ سال اپنے فرائض کی انجام دہی میں مصروف رہے " (ص ۔ 406)، غالباً وہ 1329ھ یا 1330ھ میں مسند سجادگی پر بیٹھے ۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ " مکمل دیوان فرید " 1337ھ (1919ء) سے پہلے یا اسی برس شائع ہوا ہو گا ۔

مکمل دیوان اور اسرار فریدی

اسرار فریدی کے ساتھ مکمل دیوان کا تقابل کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ اصل میں اسرار فریدی کا ہی چربہ ہے ۔ دونوں کی تقطیع ایک ہی ہے البتہ " مکمل دیوان " کی کتابت نئے سرے سے کی گئی ہے ۔ اس میں کل 272 کافیاں ہیں جو صفحہ 230 پر جا کر ختم ہوتی ہیں ۔ جن کے بعد

" مولوی حافظ فتح محمد صاحب سکنہ جلال پور پیروالہ ضلع ملتان " کی ایک فارسی مدح خواجہ فرید کی شان میں ہے۔ اور اس کے بعد سات اردو غزلیات بھی خواجہ فرید کی شامل ہیں۔
اسرار فریدی کے ساتھ تقابلی مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ معدودے چند مقامات کے سوا یہ دیوان مکمل طور پر اسرار فریدی سے نقل کیا گیا ہے۔ اسرار فریدی اور دیوان فرید کے تقابلی چارٹس میں سے " الف " اور " ب " کا تقابل مکمل دیوان کے ساتھ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ سب کچھ " اسرار فریدی " کے مطابق ہے سوائے درج ذیل فرق کے۔

100.6.1 لقا / بہا

110.3.2 حنفی / مخفی

171.4.3 لڑدی / اڑدی

251.10.3 تھیوم / تہیسم

257.7.4 ترٹڑی / ابٹری

تقابلی چارٹ " ج " جو دیوان فرید اور اسرار فریدی کے اختلافی الفاظ اور مصرعوں پر مشتمل ہے، میں سے درج ذیل فرق دیکھنے میں آیا۔ (یہ سرسری مطالعہ ہے)

10.3.3 پسلوں / ہکلوں

39.11.3 کیچ وطن حقیقی وار / کیچ ہے وطن حقیقی وار

* کافی نمبر 53 کے بندوں کی ترتیب " دیوان فرید " کے مقابلے میں 7،5،3،6،4،2،1 ہے جو اسرار فریدی سے بھی مختلف ہے۔

63.1.1 کی نہ / ہے نہ

70.3.1 ترپت / تیرتھ

* کافی نمبر 75 میں شعر نمبر 6 اور 7 کی ترتیب اسرار فریدی کے کاتب سے غلط ہو گئی ہے جسے نشانی لگا کر درست کیا گیا ہے۔ " مکمل دیوان " میں یہ غلطی بعینہ اسرار فریدی کی طرح دہرائی گئی ہے۔

79.4.2 چھول / جھول

* دیوان فرید کی کافی نمبر 145 اسرار فریدی کی طرح " مکمل دیوان " میں بھی نہیں ہے آگے تمام کافیوں کے نمبر اسرار فریدی کے مطابق ہیں۔

* اسرار فریدی کی کافی نمبر 169 کا تیرہواں اضافی شعر " مکمل دیوان " میں نہیں ہے۔

193.9.4 (مکمل دیوان ۔ 198) ہیں مٹھڑے دی تحریر تے / ہیں متھڑے دی تحریر تے
* کافی نمبر 215 میں اسرار فریدی کا کاتب پانچویں بند کے دو مصرعے لکھنا بھول گیا تھا جو بعد میں حاشیے میں لکھے گئے ۔ " مکمل دیوان " میں یہی مصرعے حاشیے سے اٹھا کر صفحے پر لائے گئے ہیں مگر ترتیب پھر بھی غلط ہو گئی ہے ۔ ۔ حتیٰ کہ لفظ " ی " (سے بمعنی سینکڑوں) کتابت کی غلطی سے اسرار فریدی میں " سی " کی طرح لگتا ہے جسے " مکمل دیوان " میں " سی " ہی لکھ دیا گیا ہے ۔
216.8.2 بخت / تخت
* کافی نمبر 243 کے مصرعے اسرار فریدی کے کاتب نے آپس میں گڈ مڈ کر دیے گئے ہیں دو مصرعوں کو ایک مصرعہ بنا دیا گیا ہے ۔ اور کہیں ایک مصرعہ ایک ہی رہنے دیا گیا ہے ۔ کتابت کی یہ غلطی بعینہ " مکمل دیوان " کے کاتب نے دہرائی ہے ۔
* کافی نمبر 243 کی بے ترتیبی کافی نمبر 244 پر بھی اثر انداز ہوئی ہے ۔ مثلث کی شکل بدل دی گئی ہے دو دو مصرعے مل گئے ہیں اور صحیح ترتیب میں آمنے سامنے بھی نہیں رہے ۔ یہی بے ترتیبی من و عن " مکمل دیوان " میں نقل ہوئی ہے ۔ البتہ کافی نمبر 244 کے متن میں درج ذیل درستیاں کی گئی ہیں ۔ جو " دیوان فرید " مولانا عزیز الرحمٰن کے متن کے مطابق ہیں ۔
244.1.2 لڑدے / اڑدے
244.1.4 نار / ناز
244.5.1 نوں / کوں
* کافی نمبر 252 میں پھر اسرار فریدی کے کاتب نے مصرعوں کو ملا جلا کر لکھ دیا ہے جس سے ایک بے ربط تسلسل پیدا ہوتا ہے ۔ یہی بے ربطی " مکمل دیوان " میں بھی من و عن نقل کر دی گئی ہے ۔
* کافی نمبر 255 اسرار فریدی میں دوبارہ آئی ہے ۔ پہلے 186 نمبر پر اور پھر 255 نمبر پر جس کی وجہ سے 271 کافیاں 272 میں تبدیل ہو گئی ہیں ۔ یہی غلطی " مکمل دیوان " میں بھی موجود ہے ۔ اس کافی میں 255 نمبر پر دوسرے بند کا تیسرا اور چوتھا مصرعہ اور چوتھے بند کا پہلا مصرعہ متن کے حوالے سے اسرار فریدی کے بجائے " دیوان فرید " کے متن کے مطابق ہے جبکہ 186 نمبر کافی کے تیسرے بند کے تیسرے اور چوتھے مصرعے کو پانچویں بند کے بعد لکھا گیا ہے جو غالباً کاتب کی غلطی ہے ۔

* کافی نمبر 260 کے مصرعے بھی " اسرارا فریدی " کے کاتب نے ملا جلا کر بے ترتیبی سے لکھے ہیں ۔ اس غلطی کو بھی " مکمل دیوان " میں من و عن نقل کیا گیا ہے ۔

دیوان فرید کی ترتیب خود خواجہ فرید کی خواہش کے مطابق ہے جو احادیث اور اسماء الرجال کی ترتیب سے اخذ کی گئی ہے ۔ (مقابیس ص ـ 324) یہ تمام کافیاں ردیف وار حروف تہجی کے اعتبار سے ترتیب دی گئی ہیں ۔ ہر ردیف کے آخری حرف کے علاوہ استھائی کے پہلے حرف کی ترتیب بھی شمار ہوئی ہے ۔ مثلاً ردیف / الف / میں پہلے / الف / بھر / ب / پھر / پ / اور علی ہذا القیاس مختلف حروف سے شروع ہونے والی استھائیاں یا مطلع رکھے جائیں گے ۔ " دیوان فرید " مرتبہ مولانا عزیز الرحمن میں اس ترتیب کی صحت کا خاص خیال رکھا گیا ہے ۔ مگر اسرار فریدی " میں یہ ترتیب کہیں کہیں گڑ بڑ ہو گئی ہے ۔ جس کی وجہ سے " دیوان فرید " اور اسرار فریدی " کی درج ذیل کافیوں کے نمبروں میں فرق پیدا ہو گیا ہے ۔ بریکٹ میں لکھے ہوئے نمبر اسرار فریدی کے ہیں ۔

(179)184،(178)183،(177)182،(187)181،(185)180،(182)179،(180)178

(197)194،(196)193،(195)192،(194)191،(184)187،(183)186،(181)185

195(198)،196(188)،197(192)،198(193)،269(268) وغیرہ

اسرار فریدی میں نمبروں کا پہلا فرق تو کافی نمبر 145 کے نکل جانے سے پڑتا ہے جو " دیوان فرید " میں اضافی کافی ہے ۔ اس طرح 145 نمبر سے اسرار فریدی کی کافیوں کے نمبر ایک عدد آگے ہو جاتے ہیں ۔ دوسرا فرق آگے جا کر کافی نمبر 186 کا 255 پر دوبارہ اندراج ہونے سے پڑتا ہے ۔ باقی فرق ردیف وار ترتیب میں استھائی کے ابتدائی حروف تہجی کی غلطی سے پیدا ہوا ہے ۔ مثلاً کافی نمبر 269 کی ردیف / ے / ہے اور اس کی استھائی " ہنڑ میں را نجھنڑ ہوئی " ہے ۔ اس سے قبل دیوان فرید میں کافی نمبر 268 کی ردیف بھی / ے / ہی ہے مگر استھائی "ہک ہے ہک ہے ہک ہے " ہے ۔ دونوں کافیوں کی استھائی کا پہلا حرف / ہ / ہے مگر 286 نمبر کافی کے لفظ " ہک " میں / ہ / کے بعد داخلی ترتیب کے حوالے سے / ک / آتا ہے جبکہ 269 کافی نمبر کے پہلے لفظ " ہنڑ " کا / ن / داخلی ترتیب کے حوالے سے / ک / کے بعد آتا ہے ۔ اس لیے " ہک " والی کافی پہلے اور " ہن " والی کافی بعد میں آئے گی ۔ اسرار فریدی میں ردیف کا خیال تو رکھا گیا ہے مگر استھائی یا مطلع میں حروف تہجی کی ترتیب بعض مقامات پر رہ گئی ہے ۔ جس کی وجہ سے " دیوان فرید " اور " اسرار فریدی " کی کافیوں کے نمبر میں فرق پیدا

ہوا ہے ۔ یہی غلطی " اسرار فریدی " کی نقل کرتے ہوئے " مکمل دیوان " فرید میں بھی من و عن دہرائی گئی ہے ۔

مندرجہ بالا " منتخب تقابلی جائزے " سے درج ذیل نتائج نکالے جا سکتے ہیں :

(الف) "مکمل دیوان " تقریباً 95 فیصد اسرار فریدی کے متن سے اتفاق رکھتا ہے ۔

(ب) اسرار فریدی کی غلطیوں کی درستی بھی بعض مقامات پر " مکمل دیوان " میں کی گئی ہے ۔

(ج) اکثر مقامات پر اسرار فریدی کی کتابت اور طباعت کی غلطیوں کو من و عن دہرایا گیا ہے ۔

(د) اس ایڈیشن کی طباعت کے لیے خواجہ فرید کے وارثان سے کوئی اجازت یا سند نہیں لی گئی ۔ اور اسے اسرار فریدی سے ہی نقل کیا گیا ہے ۔

راقم نے اس مطالعے سے صرف اتنا اخذ کرنے کی کوشش کی ہے کہ اسرار فریدی کے جو بقیہ چار صفحے دستیاب نہیں ہو سکے ان میں " مکمل دیوان " کی طرح 272 کافیاں موجود ہوں گی جن میں سے کافی نمبر 186 اور 255 کے دہرانے کو نکال لیا جائے تو خالص 271 کافیاں نکل آئیں گی جو ٹحفۂ دیوان فرید " مولانا عزیز الرحمن میں شامل ہیں ۔

دیوان فرید کی کافی نمبر 268 ، کافی نمبر 269 (کے اسرار فریدی میں دستیاب چار مصرعوں سمیت باقی پوری کافی) اور کافیاں نمبر 270 ، 271 اور 272 کا " مکمل دیوان " کے ساتھ تقابلی مطالعہ ضمیمے کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے ۔

(269/268)

4.1 وانگݨ / وانگوں

4.2 ہوں ڈو دل دی چھک ہے / ہوں ڈھولݨ دی چھک ہے

6.1 نزیکی / نزدیکی

6.2 رہ تے / رہ اوتے

نوٹ : ساتویں نمبر پر " مکمل دیوان " میں یہ شعر اضافی ہے

ڈوجھا نہ تھیا ہے نہ تھیسی
کوڑیں تروڑی بھک ہے

7.1 ساڑے / ساڑا

11.1 سونہاݨ / سوجاݨ

(368/269)

4.1 ہیروں / ہیرو

4.2 ہیں / ایں

5.1 پہلے / پہلے

5.2 تھئی / تھی

7.1 کوئی / کائی ۔ دے وچ / دیوچہ

9.2 دوئی دی / ڈوئیدی

11.2 اے / ایہ

(271/270)

3.1 اے / آئ

حدے / جدے (کتابت کی غلطی)

3.2 پئ / اپئ

3.4 ویندی / ویندا

5.1 گاہنے / اگہنڑے ۔ پاواں / پانواں

5.2 کیوں / کیو (کتابت کی غلطی ؟)

مینڈیاں / میہندیاں

5.3 بٹاواں / بٹانواں

5.4 جھیوم / تہیم

6.4 گیا / کیا

8.1 گئی / کی > کئی

(271/271)

1.2 پودن / پون

2.1 چڑھدی / چھڑدی

2.3 جانی / جانڑے

" ترجمہ : اگر میں جان لیتی کہ ... "

2.4 اے / آئے

3.2 ڈھیرن / دیرن > (دیرے ہن)

مولانا عزیز الرحمٰن نے " حل لغات " میں لکھا ہے : " لغات : لائے دیرن : ڈیرے لگائے ہیں ۔ ڈھیرن : ڈھیر لگ گئے ۔ "

4.2 ہنڑ / ہن > ہنڑ

4.2 وساواں / وسانواں

5.1 گل / کل

5.4 پئے میں مٹھڑی دے پلڑے / آپئے مٹھڑی دے پلڑے

6.3 غم درد اندر سرپایم / غم درد اندوہ سرچایم

حاشیہ : " ایک نسخہ میں یوں ہے : (اندوہ سرچایم) "

(272/272)

2.1 رلائے قسمت / رلا کے قسمت

2.2 یگانے / اندانے

3.2 تانتاں ڈِسدے دور لکانے /

تانتاں ڈسدا دوڑ (دور) بیگانے

4.1 منگنیں / منگھنے

5.1 بھلی / بلی

8.1 سونجیدے / سونجیندی

شعر نمبر 9 دیوان فرید میں یوں ہے :

آنویں دیر نہ لانویں ماہی

جند ڈِوں ڈِیندی مہانے

" مکمل دیوان " میں یہ شعر یوں ہے :

آنویں دیر نہ لانویں

جندڑی ڈِوں ڈِیندی مہانے

مولانا عزیز الرحمٰن نے لغات میں لکھا ہے کہ : " ماہی :۔ اگرچہ یہ لفظ کسی دیوان مطبوعہ یا قلمی میں نہیں ہے ، مگر کیونکہ سکتہ پڑتا ہے ، معلوم ہوتا ہے یہاں یہ لفظ چھوٹ گیا ہے ۔ بغیر ایسے یا اس کے ہم وزن لفظ کے مصرع درست نہیں ہوتا ، اس لیے یہ لفظ بڑھا دیا گیا ہے ۔ حضرت خرم نے بھی اپنے مقولہ دیوان میں " ڈھولا " کا لفظ بڑھایا ہوا ہے یا پھر شعر کو اس طرح پڑھا جاوے ۔

آویں دیر نہ لاویں جندڑی

ڈِوں ڈِینہہ دی مہانے

(3)

لغاتِ فریدی

(تحقیقی مطالعہ)

علامات و اختصارات

" لغات فریدی کے چند وضاحت طلب الفاظ " میں درج ذیل علامات و اختصارات استعمال کی گئی ہیں ۔

* : ایک ستارے (Asterisk) کا مطلب ہے کہ یہ لفظ اور اس کے معنی " لغات فریدی " سے لیے گئے ہیں ۔

** : دو ستاروں کے بعد لکھی گئی عبارت " لغات فریدی کے الفاظ کی وضاحت " سے متعلق ہے جو ہماری طرف سے دی گئی ہے ۔

*** : تین ستارے ان الفاظ کے سامنے دیے گئے ہیں جن کے معنی لغات فریدی میں نہیں دیے گئے یا اس کے کاتب سے رہ گئے ہیں ۔

جیوکس : اس سے مراد ہے کہ مذکورہ معانی اے جیوکس کی مرتبہ " اے ڈکشنری آف جٹکی آر ویسٹرن پنجابی " سے لیے گئے ہیں ۔

سندھی اردو لغات : اس سے مراد ڈاکٹر نبی بخش بلوچ اور ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان کی مرتبہ " سندھی اردو لغات " ہے ۔ اس لغات کے حوالے کے لیے " بلوچ " کا لفظ بھی استعمال کیا گیا ہے ۔

سچل لغات : اس سے مراد ڈاکٹر عبد الکریم سندیلو کی مرتبہ " سچل لغات " ہے ۔

ظامی : اس سے مراد بشیر احمد ظامی بہاولپوری کی مرتبہ " لغات سرائیکی " ہے ۔

پال : اس سے مراد جمیل احمد پال کی مرتبہ " کلاسیکی پنجابی لغت " ہے ۔

لغات فریدی اور سرائیکی لغات نویسی

(1) سرائیکی زبان کی لغات تیار کرنے کا تو حقیقت میں ابھی تک آغاز ہی نہیں ہوا البتہ مختلف ادوار میں مختلف ضروریات کے پیش نظر چھوٹی چھوٹی لغات لکھی جاتی رہی ہیں ۔ اس سلسلے میں سرائیکی تذکروں میں سب سے پہلے چودہویں صدی عیسوی کے نصف آخر میں لکھی گئی سرائیکی فارسی لغات " خالق باری " کا نام آتا ہے ۔ جس کے مصنف امیر خسرو تھے ۔ حافظ محمود شیرانی اسے امیر خسرو کی تصنیف نہیں مانتے البتہ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ یہ عہد فیروز شاہی کی تصنیف ہے جس میں پچاس فیصد سے زائد الفاظ خالص سرائیکی زبان کے ہیں ۔ (تاریخ ادبیات ...(جلد 14 حصہ دوم) ص ۔ 276) " نصاب خسرو معروف بہ خالق باری " شمالی اور جنوبی ہندوستان کے مختلف علاقوں میں بار ہا چھپتی رہی ہے ۔ اور سرائیکی اور اردو کے قدیم روابط کی بھی ایک یادگار ہے ۔ 1877ء میں اس کا ایک ایڈیشن نظام دکن کے دربار سے وابستہ مولوی محمد نذیر احمد سابق ڈپٹی کلکٹر نے ترامیم کے ساتھ شائع کیا تھا جس کے 1910ء کے مطبوعہ ایڈیشن کے دیباچے سے یہ اقتباس قابل غور ہے :

> " یہ نصاب بہت مختصر ہے اور اس میں ضروری الفاظ اکثر ہیں لیکن اس میں سے بہت سے الفاظ پرانی ہندی بولی کے ہیں جن کا استعمال اب نہیں رہا ۔ اس نقص کے رفع کر دینے کو نصاب خسرو میں جا بجا ترمیم کر دی گئی اور بالفعل کے محاورہ کے موافق اسکو درست کیا گیا ۔ " (ص 3)

وہ پرانی ہندی بولی کے الفاظ جو 1877ء میں دکن اور دلی کے لوگوں کی سمجھ سے باہر ہو رہے تھے آج بھی سرائیکی میں مستعمل ہیں اور " خالق باری " کا بیشتر ذخیرہ الفاظ قدیم و جدید سرائیکی سے متعلق ہے ۔ دکن میں سرائیکی کے اثرات کے بارے میں محمد علی صدیقی لکھتے ہیں :

" ملتان اور بہاولپور کے علاقہ اور آندھرا پردیش میں یک گونہ مناسبت بھی ہے ۔ اور سرائیکی

زبان کے متعدد الفاظ سہروردی سلسلہ کے صوفیاء کرام کے ذریعے دکن کی علاقائی زبانوں میں اس قدر رچ بس گئے ہیں کہ دکن کی جس زبان کے لیے " قدیم اردو " کا نام تجویز کیا گیا ہے اس کے خزانہ لغت میں سرائیکی الفاظ کی بڑی ریل پیل ہے " (شوکت مغل ۔ ص 10)

(2) " خالق باری " کے بعد سرائیکی زبان کی اہم لغات " نصاب ضروری " ہے جو مدارس کے طلباء کے لیے تونسہ کے مولوی خدا بخش نے لکھی ۔ مولوی خدا بخش 1830ء کے لگ بھگ پیدا ہوئے ۔ یہ لغات بارہا چھپتی رہی اور سرائیکی وسیب کے تعلیمی اداروں میں درسی کتاب کے طور پر پڑھائی جاتی رہی ۔ میرے سامنے اس کا ماہ ذوالحج 1317ھ کا ایک ایڈیشن ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ اس کا ایک ایڈیشن 1887ء میں بھی چھپا تھا جس کا کوئی نسخہ مارکیٹ میں دستیاب نہیں ۔ سرائیکی اور فارسی کی ایسی چھوٹی چھوٹی کئی اور منظوم لغات بھی چھپتی رہیں جن پر علیحدہ سے تحقیق کی ضرورت ہے ۔ ان لغات کے بعد اہم ترین اور باقاعدہ کام انگریزوں نے سرائیکی وسیب پر قبضے کے بعد کیا ۔ ملتان پر قبضے کے بعد انگریز افسروں کی تربیت کے لیے مقامی زبان کی لغات اور گریمر پر کام کا آغاز ہوا ۔ اس سلسلے میں اور بہت سے لوگوں کے کام میں سے ممتاز ترین ایڈورڈ او برائن کی " گلاسری آف ملتانی لینگوئج " ہے ۔

(3) ایڈورڈ او برائن برسوں ضلع ملتان میں ڈپٹی کمشنر اور ضلع مظفر گڑھ میں سیٹلمنٹ افسر رہا ۔ اور سرائیکی زبان اور ثقافت سے کافی حد تک متاثر ہوا ۔ اس کی قابل قدر تحقیق " گلاسری آف دی ملتانی لینگوئج " پہلی بار 1881ء میں شائع ہوئی جو چار حصوں پر مشتمل تھی ۔ پہلا گریمر ، دوسرا کار آمد الفاظ ، تیسرا ضرب الامثال ، کہاوتوں اور اشعار اور چوتھا حصہ لغات پر مشتمل ہے ۔ اس کتاب کے چاروں حصے سرائیکی زبان کی گریمر ، ضرب الامثال اور لغات کے حوالے سے پہلی اہم اور باقاعدہ کوشش ہیں ۔ کتابی سائز کے 103 صفحات پر مشتمل لغات کا انداز وضاحتی ہے ۔ الفاظ اور ان کے مشتقات ، ان الفاظ سے متعلق محاورے اور ضرب الامثال بھی ساتھ ساتھ دیئے گئے ہیں ۔ اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن 1903ء میں جے ولسن کی توضیحات کے ساتھ شائع ہوا ۔ سرائیکی الفاظ رومن رسم الخط میں لکھے گئے ہیں اور ان کے معنٰی اور ان کی وضاحت انگریزی میں دی

گئی ہیں ۔

(4) انگریزوں کی طرف سے سرائیکی زبان پر کیے گئے کام میں سے آخری اور شاندار کام اے جیوکس کی " ڈکشنری آف دی جٹکی آر ویسٹرن پنجابی لینگوئج " ہے جو 1900ء میں ریلیجیس بک اینڈ ٹریکٹ سوسائٹی لاہور کی طرف سے شائع ہوئی ۔ جیوکس عیسائیت کی تبلیغ کے لیے ڈیرہ غازیخان میں ایک طویل عرصے تک مقیم رہا ۔ دیباچے میں جیوکس لکھتا ہے کہ یہ کام سرائیکی زبان پر تقریباً اٹھارہ برس کے مطالعے کا نچوڑ ہے ۔ اس مطالعے کا بنیادی مقصد تو سرائیکی زبان میں انجیل کا ترجمہ کرنا تھا جو 1898ء میں چار حصوں میں لاہور سے شائع ہوا جس میں یوحنا ، متی ، لوقا اور مرقس کی اناجیل شامل تھیں ۔

جیوکس کی ڈکشنری میں سرائیکی الفاظ فارسی رسم الخط میں بلکہ تقریباً موجودہ سرائیکی رسم الخط ہی میں لکھے گئے ہیں ۔ سرائیکی کے چار درآمدی (Implosive) اور دو انفی (Nasal)صوتیوں کے لیے علیحدہ نشانیاں مقرر کی گئیں جن کے لیے غالباً خصوصی ٹائپ بنوایا گیا ہو گا ۔ سرائیکی الفاظ کو رومن رسم الخط میں بھی لکھا گیا او ان کے انگریزی معانی اور مترادفات دیے گئے ہیں ۔ الفاظ کے مشتقات اور محاورات بھی بیان ہوئے ہیں ۔

جیوکس نے اپنی اس لغات میں او برائن کی لغات کے 1800 الفاظ اور سینکڑوں محاوروں اور ضرب الامثال سے بھی استفادہ کیا ہے ۔ علاوہ ازیں اس نے چند الفاظ ضلع سرگودھا سے جے ولسن کی وساطت سے اور بھائی مایا سنگھ کی پنجابی ڈکشنری سے بھی لیے ہیں جن کے ساتھ ان کے ماخذ کی نشاندہی بھی کی ہے ۔ جیوکس کا کہنا ہے کہ بھائی مایا سنگھ کی ڈکشنری کے پروف کی تصحیح کرنے والے ایچ مارٹن کلارک نے بھی اس لغات کے پروف دیکھے اور اسے پنجابی زبان سے بالکل مختلف پایا ۔ کلارک کو جیوکس کی ڈکشنری میں فی صفحہ بمشکل دو الفاظ ایسے مل سکے جن سے وہ پہلے واقف تھا ۔

جیوکس کی یہ سرائیکی - انگریزی لغات ، سرائیکی لغات کی تاریخ میں اہم سنگ میل ہے جس کی درست املا اور معانی میں دیرہ غازیخان کے ایک مقامی ماہر منشی محمد حسن بن شیر محمد کا بڑا عمل

دخل ہے جو اس تحقیق میں جیوکس کا شریک کار رہا اور جس کی خدمات کا جیوکس نے دیباچے میں اعتراف کیا ہے ۔

(5) جیوکس کے بعد انگریزوں کی طرف سرائیکی لغات پر اور کوئی کام میرے پیش نظر نہیں ہے ۔ مقامی ماہرین میں سے بشیر احمد ظامی بہاولپوری نے سرائیکی لسانیات اور لغات پر بنیادی کام کیا ۔ 1965ء میں سرائیکی ادبی مجلس بہاولپور نے تین حصوں پر مشتمل ان کی " لغات سرائیکی " شائع کی ۔ تقریباً چار سو صفحات پر مشتمل یہ لغات سرائیکی سے اردو میں ہے ۔

اس کے پہلے حصے میں سرائیکی الفاظ اور ان کے اردو معانی ، دوسرے حصے میں محاورات ، ضرب الامثال ، پہلیاں ، خوانچہ والوں کی آوازیں وغیرہ اور تیسرے حصے میں شادی بیاہ ، مونڈن ، ختنہ اور موت کی رسومات ، میل ملاقات ، لباس و خوراک کے طور طریقے ، یہاں کے لوک گیت ، لوک ناچ اور لوک کہانیوں کے مختصر بنیادی تذکرے درج ہیں ۔

ظامی بہاولپوری کا یہ کام مقامی لغت نویسوں کے لیے راہ کے پتھر ہٹانے کا کام تھا ۔ یہ لغات حروف تہجی کی ترتیب کے مطابق ہے مگر ہر حرف کے ضمن میں آنے والے الفاظ کی داخلی ترتیب موجود نہیں جس کا اعتراف دیباچے میں ظامی نے بھی کیا ہے ۔ اردو زبان میں سرائیکی الفاظ کی یہ پہلی ضخیم لغات ہے جو بہت سا کارآمد مواد اپنے اندر لیے ہوئے ہے ۔ یہ تقریباً اس قسم کا کام ہے جیسے او برائن نے سرائیکی سے انگریزی میں کیا تھا ۔ اس کے بعد چند مختصر سرائیکی اردو لغات بھی چھپتی رہی ہیں جن میں سے دلشاد کلانچوی کی " لغات دلشادیہ " فدائے اطہر اور اسلم قریشی کی تین حروف پر مشتمل سرائیکی اردو لغات کا ایک مختصر حصہ اور شوکت مغل کا اردو کی مطبوعہ لغات میں سے سرائیکی الفاظ کی تلاش اور سرائیکی کہاوتوں کا مجموعہ قابل ذکر ہیں ۔

دیوان فرید کی لغات

اردو ترجمے اور لغات کے ساتھ " دیوان فرید " پہلی بار 1944ء میں مولانا عزیز الرحمن نے بہاولپور سے شائع کیا ۔ اس دیوان کے ترجمے ، لغات اور شرح کے لیے ایک کمیٹی بنائی گئی جس کی تفصیل ہم پہلے حصے میں دے چکے ہیں ۔ مولانا عزیز الرحمن نے اس کمیٹی کے تعاون سے " دیوان

فرید " کی تقریباً مکمل لغات ہر شعر اور بند کے ساتھ ساتھ دی ہے اس لغات میں بعض مقامات پر سرائیکی الفاظ کے اردو معانی نہیں دیے گئے ایسے الفاظ کی تعداد بہت زیادہ نہیں ہے ۔ علاوہ ازیں اس لغات میں بعض سرائیکی الفاظ کے معانی قابل اختلاف اور غلط بھی ہیں ۔ اس قسم کے الفاظ کی تعداد بھی بہت کم ہے ۔ مجموعی طور پر " دیوان فرید " کی یہ " سرائیکی ۔ اردو لغات " مکمل ہے جو بعد میں آنے والوں کے لیے مشعل راہ بنی رہی اور " خواجہ فرید " کے لغت نویسوں کے لیے تمام آسانیاں فراہم کرتی ہے ۔ اسی بات کو پیش نظر رکھتے ہوئے جب مولانا عزیز الرحمٰن کے شریک کار مولانا نور احمد فریدی نے 1978ء میں " دیوان فرید " کی شرح ، لغات اور ترجمہ شائع کیا تو انہوں نے مولانا عزیز الرحمٰن ہی کے نسخے کو بنیاد بنایا ۔ مولانا نور احمد فریدی لکھتے ہیں کہ :

" چونکہ پہلے ایڈیشن کی ترتیب و تدوین میں بندہ کا کافی حصہ تھا اور خاکسار کو علم تھا کہ دیوان شریف کی لغت کتنے ہفت خوان طے کرنے کے بعد تیار کی گئی تھی اس لیے حل لغات کو بجنسہ قائم رکھا گیا ۔ ترجمہ اور شرح کا کام احقر نے اپنی صوابدید کے مطابق کیا ۔ مگر ترجمے میں بعض فقرات ایسے آئے جو اتنے پیارے ، دلنشین اور عام فہم تھے کہ نیاز مند نے زیر تدوین ایڈیشن کے قارئین کو ان کہ استفاضہ سے محروم رکھنا مناسب نہ سمجھا چنانچہ انہیں بجنسہ اس متحفہ کی زینت بنایا اور کسی جملے کو مسخ کرنے کی کوشش نہ کی ۔ " (ص 13)

لغات فریدی

مولانا نور احمد فریدی کے " دیوان فرید " کی اشاعت کے بعد 1984ء میں ڈاکٹر مہر عبدالحق نے دیوان فرید کی 271 کافیوں میں استعمال ہونے والے سات ہزار آٹھ سو سولہ (7816) الفاظ کی لغات تیار کی جسے سرائیکی ادبی مجلس بہاولپور نے شائع کیا ۔

ڈاکٹر مہر عبدالحق مرحوم سرائیکی لسانیات کے عالم تھے اور " ملتانی زبان اور اس کا اردو سے تعلق " کے موضوع پر انہوں نے ڈاکٹریٹ کا مقالہ لکھا تھا ۔ " لغات فریدی " کا کام بھی انکے مزاج سے مناسبت رکھتا تھا ۔ ان کے سامنے مولانا عزیز الرحمٰن اور مولانا نور احمد فریدی کے دواوین

لغات ، ترجمے اور شرح سمیت موجود تھے ۔ مہر صاحب نے پہلے سے موجود لغات سے استفادہ کرنے کے علاوہ الفاظ کی مزید وضاحتیں اور مشتقات بھی اپنی لغات میں شامل کیے ۔ " دیوان فرید " کی سرائیکی اردو لغات لکھتے ہوئے ان کے سامنے اوبرائن ، جیوکس اور ظامی کی لغات بھی رہی ہوں گی ۔ اس کا نتیجہ ایک ایسی جامع ، دلکش اور بھرپور " لغات فریدی " کی صورت میں سامنے آیا جو ہمیشہ " فریدیات " کے اردو پرستاروں اور محققین کے لیے آسانیاں فراہم کرتی رہے گی ۔

ڈاکٹر مہر عبدالحق نے " لغات فریدی " کے بعد 1987ء میں " پیام فرید " کے نام سے خواجہ فرید کے دیوان کو موضوعاتی اعتبار سے ترتیب دے کر شائع کرایا اور فرید شناسی کے حوالے سے 1988ء میں ایک کتاب " فرد فرید " بھی لکھی جو خواجہ فرید کے فکر و فن پر بھرپور روشنی ڈالتی ہے ۔

" پیام فرید " کے " سخن ہائے گفتنی " میں ڈاکٹر مہر عبدالحق لکھتے ہیں کہ :

" ... میرے سامنے متن کی صحت کا سوال تھا ۔ میرے پاس ایک مکمل اور چند ایک نامکمل قلمی دیوان تھے ۔ " دیوان فرید " مرتبہ مولوی عزیز الرحمٰن بہاولپوری کے علاوہ ایک دو مطبوعہ دیوان بھی تھے مگر ان سب میں " دیوان فریدی " کو مرکزی حیثیت حاصل رہی ہے ۔ کیونکہ سرائیکی زبان بولنے والے دو کروڑ سے زائد انسان اور حضرت خواجہ کے بے شمار عقیدت مند اور مداح مولوی عزیز الرحمٰن صاحب کا یہ احسان کبھی فراموش نہیں کر سکتے جو انہوں نے دیوان کو مختلف قلمی نسخوں کی مدد سے مرتب کر کے ... ہم پر اور آنے والی نسلوں پر کیا ہے ۔ " (ص 12)

اس دیباچے میں " دیوان فرید " میں کافی نمبر 61 اور 145 کو دہرانے کے حوالے سے ایک اور مقام پر اپنے " ماخذات " کی نشاندہی کرتے ہوئے مہر صاحب لکھتے ہیں کہ " ... چنانچہ ہمارے پاس جو قلمی نسخے ہیں ان میں بھی یہ کافی صرف 61 نمبر پر درج ہے ۔ اس لحاظ سے کل کافیوں کی صحیح تعداد 271 بنتی ہے " ۔ (ص 9)

" پیام فرید " پر نقد و تنقید کی گنجائش یہاں نہیں ہے ۔ االبتہ اس بات کا ذکر مناسب ہے کہ ڈاکٹر مہر عبدالحق نے جن مقامات پر " دیوان فرید " مولانا عزیز الرحمٰن کی تصحیح کی ہے ان کے لیے پورے " پیام فرید " میں کوئی مستند حوالہ نہیں دیا ۔ کسی قلمی یا مطبوعہ نسخے کا اتا پتا یا

نشان نہیں بتایا بلکہ بعض مقامات پر یہ اشارہ تک نہیں دیا گیا کہ متن میں تبدیلی کی جا رہی ہے۔ ان تبدیلیوں کے اثرات یقیناً " لغات فریدی " میں بھی جھلکتے ہیں۔ کیا ہی بہتر ہوتا کہ وہ اپنے مذکورہ قلمی یا مطبوعہ دواوین کا تعارف بھی کرا دیتے اور تصحیحات پر بھی ان کے حوالے دیتے یہی تشنگی مولانا عزیز الرحمن کے دیوان میں بھی محسوس ہوتی ہے کہ انہوں نے بھی اختلاف نسخ کے مقامات پر سوائے ایک آدھ مقام کے کسی نسخۂ مطبوعہ یا قلمی کا حوالہ نہیں دیا۔

لغات فریدی مطبوعہ سرائیکی ادبی مجلس بہاولپور بڑی تقطیع کے 116 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس لغات کے درج ذیل پہلو قابل غور ہیں۔

(الف) کتابت کی اغلاط بے شمار ہیں

(ب) مختلف حروف کے ضمن میں دیئے گئے الفاظ کی داخلی ترتیب حروف تہجی کے اعتبار سے مکمل نہیں ہے۔

(ج) کچھ الفاظ بار بار دہرائے گئے ہیں۔

(د) علامات کا کوئی باقاعدہ نظام قائم نہیں کیا گیا یا اس کا خیال نہیں رکھا گیا

(ھ) مخصوص سرائیکی صوتیات کے لیے رسم الخط وہ استعمال ہوا ہے جو صرف ڈاکٹر مہر عبدالحق صاحب کی کتابوں کے علاوہ رائج نہیں ہے۔

مندرجہ بالا میں سے کتابت کی غلطیاں جہاں تک ممکن ہو سکی ہیں درست کر دی گئی ہیں۔ اور سرائیکی کے مخصوص صوتیوں کی صورت خطی بھی معیاری رسم الخط کے مطابق کر دی گئی ہے البتہ حروف تہجی کی داخلی ترتیب اور علامات کا نظام پہلے ایڈیشن کے مطابق ہی ہے۔ کیونکہ اس سارے کام کے لیے اچھا خاصا وقت درکار تھا جو انشاءاللہ آئندہ ایڈیشن میں درست کر دیا جائے گا۔

" لغات فریدی " میں بہت سے الفاظ ایسے ہیں جن کے معانی پر نظر ثانی کی ضرورت ہے۔ ایسے تمام الفاظ اور ان پر تحقیق و تنقید کے لیے طویل محنت اور مطالعہ درکار ہے جس پر فریدیات کے تمام ماہرین کے غور و فکر کی ضرورت ہے۔ البتہ چند ایسے الفاظ کی فہرست " لغات فریدی کے چند وضاحت طلب الفاظ " کے نام سے علیحدہ دی جا رہی ہے۔ ان الفاظ کے بارے میں ممکن

ہے مجھے کوئی مغالطہ ہوا ہو مگر میری نظر میں ان کی جو مناسب وضاحت ہو سکتی ہے میں نے علیحدہ سے دے دی ہے ۔ یہ وضاحتی فہرست مکمل نہیں ہے ۔ وقت اور صفحات کی کمی کی وجہ سے بہت سے الفاظ پر اختلافی نوٹس نہیں دیے گئے جو انشااللہ آئندہ ایڈیشن میں دیئے جائیں گے ۔ " لغات فریدی " کے اصل متن کو بھی " دیوان فرید " کے اصل متن کی طرح بالکل نہیں چھیڑا بلکہ اپنے اختلافی نوٹ علیحدہ سے دیئے گئے ہیں ۔

لغات فریدی کے چند وضاحت طلب الفاظ

(آ / الف)

* آکھے : (سندھی) اس کو

**: یہ لفظ کافی نمبر 63 میں استعمال ہوا ہے ۔ اس کافی پر تفصیلی بحث " سندھی شاعری " کے موضوع میں دیکھئے ۔ اصل میں یہ لفظ " آہے " ہے جس کے معنی ہونگے " ہے " ۔

* آوندا : آتا ۔ دیکھو " آندا " ۔ واؤ کا استعمال اب نہیں ہوتا ۔

** سرائیکی کے جنوبی لہجے (ضلع رحیمیار خان ، خاص طور پر تحصیل صادق آباد) میں واؤ کا استعمال اب بھی عام ہے ۔ اوندا ، کھوندا ، بھوندا وغیرہ جیسے الفاظ عام بول چال میں استعمال ہوتے ہیں اور اس علاقے میں ان الفاظ کی ایک خاص صورت " واؤ " کے بجائے " میم " کے استعمال کی بھی ہے یعنی " اوندا " کو " امدا " ، " کھوندا " کو " کھمدا " اور " بھوندا " کو " بھمدا " بھی بولا جاتا ہے ۔ اس لہجے کے حوالے سے دیکھئے دیوان فرید کی کافی نمبر 168 جس کے قوافی اسرار فریدی میں بھمدا ، سہمدا ، کھمدا ، گمدا اور سہمد وغیرہ ہیں ۔

" مکمل دیوان فرید " مطبوعہ ملتان میں بھی یہی قوافی ہیں ۔ کافی نمبر 245 کے قوافی بھی ڈاکھٹی لہجے میں ہیں اور یہ لہجہ " دیوان فرید " میں اکثر مقامات پر ملتا ہے ۔

* آہے : (سندھی) کیجئے

** یہ لفظ کافی نمبر 62 کی استھائی میں استعمال ہوا ہے ۔ تفصیلی وضاحت کے لئے " سندھی شاعری " کا موضوع دیکھئے ۔ درست معنی ہونگے " ہے " ۔

* آہیں : تم تھے

** مذکورہ بالا معنی میں یہ لفظ سرائیکی اور سندھی دونوں زبانوں میں استعمال ہوتا تھا اور نہ ہوتا ہے ۔ البتہ سندھی زبان میں یہ لفظ " تم ہو " کے معنی دیتا ہے ۔ معلوم نہیں صاحب لغات فریدی نے کس کافی سے یہ لفظ لیا ہے البتہ اس سے ملتا جلتا لفظ " آہن " بمعنی " ہیں " (سندھی) کافی نمبر 64 کی استھائی میں استعمال ہوا ہے ۔

* اتاریندس : (سندھی) اتاروں گی

** یہ لفظ کافی نمبر 63 کا ہے تفصیل کے لئے " سندھی شاعری " کا موضوع دیکھئے ۔ درست

لفظ " اتاریندیس " ہے۔

* اڑن جے : (سندھی) محبوب کے

** یہ لفظ بھی کافی نمبر 63 کا ہے تفصیل کے لئے سندھی شاعری دیکھئے۔ درست لفظ " سانگی اڑن جے " ہے۔ " سانگی " کے معنی سندھی لغات میں " سیلانی ، سیاح ، پردیسی ، مسافر ، دوست ، ساتھی ، خانہ بدوش " بیان کئے گئے ہیں ۔ عمر ماروی کی داستان کے حوالے سے " سانگی اڑن جے " کے معنٰی ہوں گے " خانہ بدوش لوگوں کے " ۔

* اساہنجی : (سندھی) ہماری

** یہ لفظ بھی کافی نمبر 62 کی استھائی کا ہے ۔ تفصیلی وضاحت " سندھی شاعری " کے موضوع میں دیکھئے درست لفظ "اساہنجے / اسانجے " ہے جس کے معنٰی ہیں " ہمارے " ۔

* اسیس : امید ، کشش ، انتظار

** 24:6:1 میں مولانا عزیزالرحمن نے بھی مندرجہ بالا معانی لکھے ہیں ۔ جنہیں ڈاکٹر عبدالحق نے من و عن نقل کیا ہے ۔ البتہ اس لفظ سے وابستہ چند اور معانی بھی ملتے ہیں جو ترتیب وار درج ذیل ہیں ۔

(الف) ۔ اسیساں ڈیونڑ : دعائیں دینا (ظامی)

(ب) ۔ اسیسا : (موٹث) عبادت (دعا) ۔ خیر چاہنا ۔ ہندوؤں کی ایک مذہبی رسم جس میں دریا کے کنارے پر آٹا اور گھی پکایا جاتا ہے ۔ (جیوکس)

(ج) ۔ آسیس : دعائے خیر ۔ راحت ۔ آرام ۔ خوشی ۔ تسکین (بلوچ)

(د) ۔ اسیس : دعا ۔ امید ۔ اڈیک (پال)

* انھی کھے : (سندھی) ان کو

** " انھی " سندھی میں واحد کے لئے استعمال ہوتا ہے یعنی " اُس " ۔ "انھی کھے" کا معنٰی ہوا "اُس کو" ۔ اگر احتراماً یا جمع میں بولا جائے تو " انھن کھے " یعنی " اُن کو " کہا جائے گا ۔ یہ لفظ بھی سندھی کافی نمبر 63 میں استعمال ہوا ہے ۔

* آئیھا : (سندھی) تونے ہے

** سندھی اور سرائیکی زبان میں غالباً ایسا کوئی لفظ استعمال نہیں ہوتا ۔ یہ یا تو کتابت کی غلطی ہے یا پھر کسی لفظ کی بگڑی ہوئی املا ہے ۔ " دیوان فرید " کی سندھی کافیوں میں یہ لفظ موجود نہیں ۔

* ایں : (سندھی)
** لغات فریدی میں اس لفظ کے معنی نہیں لکھے گئے ۔ ممکن ہے کاتب سے رہ گئے ہوں ۔ یہ لفظ "ائیں" یا "ایں" ہے جو سندھی میں ہمزہ کے نیچے دو کھڑی زیریں لگا کر لکھا جاتا ہے / ءِ / اس کا مطلب ہے "اور" ۔

* ایڑھا : اتنا بڑا
** سندھی زبان میں یہ لفظ "اہڑو" ہے جس کی جمع "اہڑا" ہے جسے سرائیکی سندھی میں "ایڑھا" (واحد) بولتے ہیں ۔ سندھی لغات میں اس کے معنی " اس جیسا ، ایسا ، اس طرح " لکھے ہوئے ہیں ۔ اس لفظ کا سرائیکی متبادل ایجھا (جمع ایجھے) اور اردو متبادل ایسا (جمع ایسے) ہو گا

* ایڑھے : (سرائیکی ایڈے) ۔ (سندھی) اتنے بڑے ۔ ایڑھا کی جمع ۔ ایڑھا کے معنی اتنا بڑا ۔
** اس لفظ کا سرائیکی متبادل " ایڈے " نہیں بلکہ " ایجھے " (ایسے) ہے ۔ " ایڈے " کا سندھی متبادل " ایترا " ہے ۔ بلکہ سرائیکی سندھی میں " ایڈا " (جمع) بھی استعمال ہوتا ہے ۔

(ب)

* باکھ : ***
** لغات فریدی میں اس لفظ کے معنیٰ نہیں لکھے گئے ۔ اس لفظ کے معنی سندھی لغات میں یہ ہیں ۔ " باکھ : سورج طلوع ہونے سے پہلے کی شعاع ، پو ، صبح کی سفیدی "

* بروچل : پردیسی ۔ (دیکھو بروچل)
** یہ لفظ / ب / سے نہیں بلکہ / پ / سے بولا جاتا ہے ۔ علاوہ ازیں اس کے معنی لفظ " بلوچ " سے مشتق ہیں ۔ " بروچل " بلوچ کی تصغیر ہے جو پیار سے بولا جاتا ہے ۔ مجازاً یہ لفظ سی کے محبوب " پنوں " کے لئے سندھی اور سرائیکی شاعری میں عام طور پر استعمال ہوتا ہے . سندھی میں / ل / کی / ر / میں تبدیلی کے اصول کے مطابق " بلوچ " کو "بروچ" یا " باروچ " بھی کہتے ہیں ۔ سندھی لغات میں " بروچ " کے معنیٰ " بلوچ قوم کا ایک فرد " لکھے ہوئے ہیں ۔ شاہ لطیف نے بھی " بروچ " اور " باروچل " کے الفاظ استعمال کیے ہیں ۔
(1) سبھ میں پنھوں پاڻ ۔ کینئے بیو بروچ رے (سُر سی آبری ۔ 5.10.3)
(سب میں پنھوں خود ہے ۔ بلوچ کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہے)

(1) چھوری چھڈ م َ چھپریں ، باروچل پانھی (سُردیسی (وائی) ـ 7.1)
(اے بلوچ ! اس بے سہارا کنیز کو پہاڑوں میں چھوڑ کر نہ جا)
* برہن : برہا کی ماری ـ محبت میں مبتلا
* برہوں : عشق ـ محبت ـ برہا
** لفظ کے مندرجہ بالا دونوں روپ ایک ہی مادے سے مشتق ہیں ـ ان کے معنیٰ دیگر لغات کے حوالے سے یہ ہیں ـ
(الف) برہوں : عشق کرنے والوں کے درمیان جدائی کا دکھ ـ دیکھو اردو برہن (جیوکس)
(ب) بره : فراق ـ جدائی ـ ہجر ـ فرقت ـ محبت ـ الفت (بلوچ)
(ج) برہوں : برہا ، ہجر ، فراق (پال)
(د) مولانا عزیز الرحمٰن نے کافی نمبر 224.8 کے مصرعے " انگ انگ برہن مرجھاوے " کی لغات میں لفظ " برہن " کے معنیٰ " مہجور ، ہجراں زدہ " لکھے ہیں وہ مزید لکھتے ہیں کہ :
" واحد بخش خان صاحب بلوچ بی ـ اے تحریر فرماتے ہیں کہ لفظ برہن نہیں برہتن ہے ـ یہ لفظ کالی داس نے بھی کئی جگہ استعمال کیا ہے ، اس کے معنیٰ فراق کا مارا ہوا ہے " ـ
یعنی اصل میں لفظ بره یا برہوں کا مطلب ہجر یا فراق ہے اس سے ثانوی طور پر محبت یا الفت بھی مراد لی جاتی ہے ـ

(پ)

* باریندس : (سندھی) جلا دوں گی
** تفصیل کے لئے سندھی شاعری کا موضوع دیکھئے ـ صحیح لفظ " باریندیس " ہے
* بانھ چوڑیلی : بانھ ـ پورے بازو کی چوڑیاں
** یہ لفظ کافی نمبر 237 کے مطلع " سیجھ سہاوم بیلی ـ سکدی بانھ چوڑیلی " میں استعمال ہوا ہے ـ اور مولانا عزیزالرحمٰن نے اس کے صحیح معنیٰ " چوڑے والا بازو " لکھے ہیں ـ اس ترکیب کا مطلب " پورے بازو کی چوڑیاں " نہیں بلکہ " چوڑیوں بھری کلائی " ہے جو محبوب کا سرہانہ بننے کے لئے ترس رہی ہے ـ لغات فریدی کے مطابق بجا طور پر " بانہہ " پورے بازو کی چوڑیوں کے سیٹ کو ہی کہتے ہیں لیکن یہاں " بانہہ چوڑیلی " کے معنیٰ مطلوب ہیں ـ
* بروچل : باہر سے آنے والا ـ پردیسی ـ مجازاً پنوں جو باہر سے یعنی کیچ سے بھنبھور میں آیا تھا ـ
** یہ لفظ مجازاً نہیں بلکہ حقیقتاً بلوچ (پنھوں) کے لئے استعمال ہوا ہے علاوہ ازیں اس کے لغوی

معنیٰ " بلوچ " کے ہی ہیں ۔ اوپر دیکھیں " بروچل " ۔
* ہلکن : ***
* ہلکے : فرط مسرت سے اچھلے ۔ متحرک ہو
** لغات فریدی میں ہلکن کے معنی نہیں دیئے گئے ۔ کافی نمبر 89.4.3 میں مولانا عزیز الرحمن نے " ہلکن " کے معنیٰ " جوش زن ہوتی ہیں ، بیتاب ہوتی ہیں ، لبالب بھرجاتی ہیں " لکھے ہیں ۔
* ہوک : شدت جذبات ۔ ہوک چڑھنڑ اور ہوک چاونڑ محاورہ ہے ۔ شدت جذبات سے مغلوب ہو کر اقدام کرنا اور مصیبت میں پڑ جانا ۔
** دیگر لغات میں ہوک اور اس سے مشتق الفاظ کے معنیٰ درج ذیل ہیں ۔
(1) ہوک : خواہش نفسانی ۔ ہوائے نفس (تڑپ ، بے چینی ، بے قراری) نفس پرستی ۔
ہوکڑ : میں میں یا بھیں بھیں کرنا ۔ چیخنا ۔ شور مچانا (جیوکس)
(2) ہوکڑ : زور زور سے بولنا ۔ شور مچانا
ہوک چڑھنڑ : شور مچانے کا جنون سوار ہونا (ظامی)
(3) ہوک : پہلا پھل ، پہلا بچہ ۔ جوش (چڑھتی جوانی کا) ، امنگ ۔ بکرے کی آواز ۔ چیخ ، پکار ، فریاد ۔ ایک قسم کی گھاس ۔ (صفت) بیوقوف ، الو ، چغد
ہوک پھاڑنڑ : مونہہ کھول کر چلانا ۔ گلا پھاڑنا ، چیخنا ، چلانا
ہوکڑ : چیخنا ، چلانا ، پکارنا ۔ بکرے کی خاص آواز کرنا ۔ کنویں سے پانی نکالنا (بلوچ)
* ہوہارندس : جھاڑو دوں گی ۔ صاف کر دوں گی
** تفصیل کے لئے سندھی شاعری کا موضوع دیکھئے ۔ صحیح لفظ " ہوہارندیس " ہے ۔

(پ)

* پاڑ : زمین کی ایک قسم جو نرم اور بھربھری ہوتی ہے ۔
** لغات فریدی میں یہ معانی " دیوان فرید " کی کافی نمبر 197.2.2 سے نقل کیے گئے ہیں ۔ جیوکس کی ڈکشنری میں اس لفظ کی مزید وضاحت ملتی ہے جو اس طرح ہے ۔
پاڑ : ملتان کے علاقے میں اس کے معنیٰ ہیں ایسا رقبہ جس پر پہلی بار ہل چلایا جائے ، جس کے لئے دیرہ غازیخان کے علاقے میں " گھیر " کا لفظ استعمال ہوتا ہے ۔ یہ لفظ " پاڑنڑ " (پھاڑنا) مصدر سے ہے ۔ (2) کنواں کھودنے کے لئے ریت ن گہرائی تک ڈالا جانے والا ایک اوزار

(پنجابی ڈکشنری کے حوالے سے) (3) کسی احاطے میں چور کے داخل ہونے کے لئے بڑا سوراخ (شاہپوری میں)

جیوکس کی اس وضاحت سے " زمین کی نرم اور بھربھری قسم " کا مسلسل غلط مفروضہ صاف ہو جاتا ہے ۔

* پائینڈس : (سندھی) پاتی ہوں ۔ پاؤں گی

** تفصیل کے لئے " سندھی شاعری " کا موضوع دیکھئے ۔ صحیح لفظ " پائینڈیس " ہے ۔

* پٹی : طویل ہموار بے آب و گیاہ پتھریلا راستہ (دیکھو پٹیاں)

* پٹیاں : پٹی کی جمع ۔ طویل بے آب و گیاہ پتھریلے راستے جو فی الحقیقت راستے نہیں ہوتے بلکہ دامن کوہ کے ساتھ ساتھ چوڑے میدان سے ہوتے ہیں ۔ جنہیں مسافر غلطی سے راستہ سمجھ لیتے ہیں ۔ یہ بہت طویل بے آب و گیاہ ہموار اور سخت میدان سے ہوتے ہیں جو سورج کی تمازت سے اور ہوا کی رکاوٹ سے سخت گرم ہو جاتے ہیں ۔ جو مسافر پٹی پر غلطی سے چل پڑا وہ زندہ سلامت واپس نہ آیا ۔ گرمی ، پیاس اور سخت زمین اس کے لیے پیام موت ثابت ہوتے ہیں ۔

** لغات فریدی کے مطابق پٹی ان راستوں کو کہتے ہیں جو کہ دامن کوہ کے ساتھ ہیں اور پتھریلے ہوتے ہیں ۔ جبکہ حقیقتاً یوں نہیں ہے بلکہ ان راستوں کا تعلق ریگستان سے ہے ۔ اس سلسلے میں ظامی اور جیوکس یوں لکھتے ہیں ۔

(1) پٹی : جو دھجی زخم پہ باندھی جائے ، ریگستانی علاقہ ، پلنگ کی پٹی (ظامی)

(2) پٹری / پٹی : سخت مٹی کا ایک تنگ راستہ ۔ تھل میں ریت کے ٹیلوں کے درمیان ایک سخت مٹی کا راستہ جس میں بارش کے بعد دراڑیں نہیں پڑتیں ، جیسے " رڑی " میں جو زیادہ ریتلی ہوتی ہے ۔ (جیوکس)

* پچار : قابل شرم بات ۔ شرم دلانے والی باتیں ۔ شکوے شکایات ۔ عیب جوئی

* پچاراں : پچار کی جمع ۔ بدنامی کی باتیں ۔ طعنے شکوے وغیرہ

** : یہ دونوں الفاظ سرائیکی ، سندھی اور بلوچی تینوں زبانوں میں استعمال ہوتے ہیں اور بلوچستان سے غالباً اس نام کا کوئی خبرنامہ بھی نکلتا تھا ۔ سندھی لغات اور جیوکس کی ڈکشنری سے اس لفظ کے معنی پیش کئے جاتے ہیں ۔ جیوکس نے اس لفظ کے یہ معنی دیئے ہیں جو صرف ہندو استعمال کرتے تھے ۔ اس کے بنیادی معنی " ذکر " یا " بات " کے ہیں ۔

(1) پچار : موئنث ۔ بات ، ذکر ، ورد ۔ یاد ۔ بیان ۔ عادت ۔ غیبت ۔ برائی

پر پچار : غیر کا ذکر ۔ دوسرے کا ذکر (بلوچ)
(2) پچار : شادی کے لئے پیغام بھیجنا ۔ منگنی [صرف ہندوؤں میں استعمال ہوتا ہے](جیوکس)

* پرتیت : محبت

** یہ لفظ یا تو کاتب نے غلط لکھا ہے یا پھر مرتب لغات فریدی کی غلطی ہے محبت کے لئے " پریت " کا لفظ عام ہے ۔ " پرتیت " کا مطلب واپسی ، لوٹنا یا جواب ہے ۔ سرائیکی میں یہ عام طور پر مرکب استعمال ہوتا ہے مثلاً " پچھ پرتیت " یعنی پوچھ گچھ کرنا ، سوال جواب کرنا ۔ جیوکس نے "پرت " اور "پرتا" کا مطلب "واپسی " لکھا ہے ۔ "پرتاونڑ " کے معنی اس نے " معذرت ۔ الٹنا یا پھیرنا " لکھے ہیں جبکہ " پرتج آونڑ " کے معنی " لوٹ آنا " لکھے ہیں ۔

پال نے اپنی ڈکشنری میں پرتیت کے معنی " پچھ ، پچھنڑ ، آدر ۔ پریت ، محبت ۔ اعتماد ، بھروسہ ، محسوس ، احساس ۔ انداز ، نکھیڑا ، ظاہر " لکھے ہیں جبکہ " پرتیتڑ " کے معنی " معلوم ہوونڑ ، پتا لگنڑ ، جاپنڑ " لکھے ہیں ۔

* پرسائی : تہوار منانا

** یہ غالباً ہندی لفظ ہے اس سے ملتے جلتے الفاظ جیوکس اور سندھی لغات میں ملتے ہیں ۔ مثلاً جیوکس نے " پرسن " کے معنی " خوش ، تندرست " کے لکھے ہیں اور اس کے لئے اردو ڈکشنری کا حوالہ بھی دیا ہے ۔ اسی طرح شاہپوری لہجے سے " پرسے " کا لفظ بھی لکھا ہے جس کے معنی ہیں "میٹھے یا میٹھا" ۔

سندھی لغات میں " پرسن " کے معنی " مسرور ، خوش ، راضی ، بخیر ۔ تندرست ۔ مہربان " بیان کئے گئے ہیں ۔ اس کے بعد " پرسنتا " کا لفظ دیکر اس کے معنی " " مسرور ، خوش ۔ صحت ، تندرستی " لکھے گئے ہیں ۔ میرے خیال میں کافی نمبر 159 میں استعمال ہونے والا یہ لفظ مزید تحقیق طلب ہے ۔ مولانا عزیزالرحمٰن نے اس لفظ کے معنی نہیں لکھے ۔

* پرو بھرا : دور ۔ بہت دور

** اس لفظ کے معنی صرف " بہت دور " نہیں بلکہ " کچھ دور ۔ ذرا ہٹ کر ۔ ایک طرف کو ہو کر " بھی ہیں ۔

* پریں دو : دور کی طرف

** یہ لفظ کافی نمبر 229 میں استعمال ہوا ہے اور اس میں مغالطہ لفظ " پریں " کی وجہ سے ہوا

ہے ۔ اس لفظ کی " پ " اگر مفتوح ہو تو تونسہ اور ڈیرہ غازی خان کے لہجے میں اس کے معنیٰ "دور" ہوں گے اگر مکسور ہو تو معنیٰ " محبوب " ہوں گے ۔ یہاں اصل میں لفظ "محبوب" مراد ہے ۔ یعنی " محبوب کی طرف " ۔

* پلال : جھوٹ ، فریب ، مکر

** یہ لفظ کافی نمبر 73 میں مرکب استعمال ہوا ہے ۔ مولانا عزیزالرحمٰن کے نسخے میں یہ مرکب " کوڑ پپال " ہے جسے " پیام فرید " میں (ص ۔ 514) میں ڈاکٹر مہر عبدالحق نے " کوڑ پلال " کر دیا ہے ۔ پلال کے لغوی معنیٰ سندھی لغات میں " دھان کی فصل کی خشک گھاس ۔ ردی گھاس " لکھے گئے ہیں اور یہی معنیٰ طامی نے بھی لکھے ہیں ۔ مجازاً اس کے معنیٰ " فضول ، بیکار " کے ہیں نہ کہ فریب و مکر ۔

جیوکس نے اس کے معنیٰ " فضول ، بے ربط اور بیکار گفتگو " کے لکھے ہیں اور اس لفظ کے ضمن میں یہ بھی بتایا ہے کہ " کوہستان نمک میں گھاٹے کا سودا " بھی پلال کہلاتا ہے ۔ جیوکس کے مطابق " پلالی " کے معنیٰ " بلبلے کی نکی یا پیٹ کا ہلکا آدمی اور دھان کی خشک ڈنٹھل " ہیں ۔ سچل لغات میں بھی " پلال " کے معنیٰ دھان کی خشک گھاس بیان ہوئے ہیں ۔

* پنناں : رچا بسا ہوا ۔ پرورده (نیز دیکھیں : پنی ، پنیاں)

** یہ لفظ لغات فریدی میں / پ / کے ضمن میں آیا ہے جبکہ حقیقت میں یہ حرف / ن / کے ضمن میں آنا چاہئے تھا ۔ اصل میں لفظ نپناں (نپی ، نپنیاں وغیرہ) ہے ۔ مثلاً یہ لفظ کافی نمبر 34 میں " ناز پنیاں " کے مرکب کی شکل میں استعمال ہوا ہے جس کے معنیٰ مولانا عزیزالرحمٰن نے " ناز پرورده " لکھے ہیں ۔ سندھی لغات میں " نپائڻ " مصدر کے معنیٰ " پالنا ، پرورش کرنا ، پروان چڑھانا ، پالنا پوسنا " لکھے ہیں ۔ اسی طرح فعل مجہول " نپجڻ " کے معنیٰ " پلنا ، پرورش پانا ، پروان چڑھنا " لکھے گئے ہیں ۔ پال کی ڈکشنری میں بھی "نپی" کا مطلب " پلی ہوئی ، پرورده " لکھا ہوا ہے ۔

* پنھوارن : (سندھی) پنوار قوم کے لوگ

** کافی نمبر 63 میں برتے گئے اس لفظ کے معنیٰ لغات فریدی میں بھی مولانا عزیزالرحمٰن سے نقل کئے گئے ہیں ۔ سندھی یا سرائیکی میں پنھوار قوم کے لوگ پنھوار ہی کہلائیں گے ۔ "ن" کا لاحقہ سندھی میں صیغہ جمع بنانے کے کام بھی آتا ہے اور " نے ، سے ، کے " کے معنیٰ بھی دیتا ہے ۔ یہاں پنھوارن سے مراد صیغہ جمع میں " پنھواروں " ہے اور " پنھوارن جو " کا

مطلب ہو گا " پنھواروں کا " ظامی کے مطابق " پنوار " راجپوتوں کی ایک گوت ہے۔
* پور : تفکرات کے ابھار ، جذبات اور فکر مندی کے جوش ۔ دکھ درد ۔ رنج والم ۔ ترددات ۔
پور پرائیں مرکب ہے ۔ پرائیں پور کا ہم معنی ہے ، اس کی اصل پرانا : دکھ دینا ۔ غم اور فکر وغیرہ ہے ۔ جمع میں پور پرائے کہیں گے ۔ ترددات ۔ تفکرات ، پور پرائیں بھی بولا جاتا ہے ۔ اس صورت میں پرائیں کا ماخذ پور ہی ہو گا جس طرح جھور جھرائیں کی ترکیب ہے اسی طرح یہ بھی ہم معنی الفاظ کا مرکب بنے گا ۔
* پور پرائے : تفکرات دیکھو پور ۔ پہرائے کو پرائے (بمعنی غیر یا دوسروں کے) پڑھنا درست نہیں ہے کیونکہ محبوب " غیر یا پرایا " نہیں ہو سکتا ۔
** مندرجہ بالا دونوں الفاظ کے ساتھ " لغات فریدی " کا لفظ " پور پرائے " مل کر کچھ مغالطے پیدا کرتا ہے ۔ پور کی حد تک تو معنیٰ ٹھیک ہیں ۔ سچل لغات اور سندھی لغات نے بھی لگ بھگ یہی معنیٰ لکھے ہیں ۔ جیوکس کے مطابق " پور " کا لفظ دیگر معانی کے علاوہ " دکھ کی لہر " کے معنیٰ بھی دیتا ہے ۔ البتہ " پرائیں / پراٹا " اور " پرانا " کی جو توجیحات لغات فریدی میں دی گئی ہیں وہ قابل غور ہیں ۔
" پرائے / پرائیں " کے حوالے سے لغات فریدی کا کہنا ہے کہ " پرائیں " پور کا ہم معنی ہے ۔ اس کی اصل پرانا : دکھ دینا ، غم اور فکر وغیرہ ہے ۔ جمع میں میں پور پرائے کہیں گے ... پور پرائیں بھی بولا جاتا ہے " ۔
حقیقت یہ ہے کہ " پور پرائے " مرکب نہیں بلکہ دو علیحدہ علیحدہ الفاظ ہیں ۔ " پور " بمعنیٰ تفکرات اور " پرائے " کا معنیٰ ہے " حاصل کئے / پائے " ۔ سندھی لغات میں / پ / کے نیچے زیر کے ساتھ " پرائڻ " مصدر کے معنیٰ " حاصل کرنا ، ہاتھ کرنا ۔ سیکھنا (ہنر) " لکھے گئے ہیں ۔ " پل پل پور پرائے " کے معنیٰ ہوں گے " پل پل تفکرات اور دکھ پائے " ۔
شاہ لطیف کے " سُردیسی " کا بیت ہے :

جئں سوہرڻ ھماء ، سرگرداں سنسار میں
ہی پگ نہ کھوڑے پٹئیں ، ہو دھڑ سر دھرے نہ ساہ
جیکس تن ملاء ، سئی سور پرائیا (سُردیسی ۔ 5.1)

(ترجمہ : جس طرح [ہرن اپنی ناف سے آنے والی خوشبو کی وجہ سے] اور ہما [اپنی تلاش میں] ہمیشہ سنسار میں سرگرداں پھرتے ہیں ایک زمین پر قدم نہیں رکھتا اور دوسرا [ہرن] اپنے تن

بدن کا ہوش کھو بیٹھتا ہے ۔ اسی طرح شاید سی نے بھی [ان کی طرح اپنے اندر سے] دکھوں کا سبق لیا ہے)

دوسرے لفظ " پرائیں " کی بھی طویل تاویلات کی گی گئیں ہیں یہ لفظ بھی واضح طور پر " پریں " سے مشتق لگتا ہے جس کے معنیٰ ہونگے " محبوب کے " ۔ " پور پرائیں " کے معنیٰ ہوئے " محبوب کے ٹکرات یا ٹکر یار " ۔ بہر حال علم معانی کے ماہرین اس پر مزید غور کر سکتے ہیں ۔

* پوریں : ٹکرات

** " پوریں " پور کی جمع نہیں بلکہ " ں " کے لاحقے سے مراد " نے ، کا ، کے ، کی " وغیرہ ہے ۔ یعنی درست معنیٰ ہونگے " ٹکرات نے /کا /کے /کی /سے " ۔

* پوہنیں : (سندھی) ان کی پڑے

** درست لفظ " پوئیں / پووِنے " ہے اور یہ لفظ سندھی نہیں سرائیکی ہے ۔ کافی نمبر 64 میں برتے گئے اس لفظ کی لغات لکھتے ہوئے مولانا عزیزالرحمٰن نے اس کی املا " پوئیں " ہی کی ہے اور معنیٰ " پڑتی " لکھے ہیں ۔ درست معنیٰ " ان کی پڑتی ۔ ان کی پڑے " ہوں گے ۔ یہی لفظ کافی نمبر 39:2:3 میں بھی استعمال ہوا ہے ۔ یہ اصل میں " دیوان فرید " مولانا عزیزالرحمٰن کی املا کی غلطی ہے جسے صاحب لغات فریدی نے بھی دہرایا ہے ۔

* پئی گنیساں : ***

** لغات فریدی میں اس کے معنیٰ نہیں لکھے گئے ۔ اس کے معنیٰ " گنی جاتی رہوں گی ۔ شمار ہوتی رہوں گی " ہیں ۔

(ت)

* تر پھٹ : جی بھر کر

** یہ لفظ برج بھاشا میں کہی گئی کافی نمبر 224 میں استعمال ہوا ہے اور " تر پھٹ " نہیں بلکہ " تڑپھت / تڑپت " ہے اور مکرر استعمال ہوا ہے جس کے معنیٰ ہوں گے " تڑپ تڑپ کر " ۔ مولانا عزیزالرحمٰن نے بھی یہی معنیٰ لکھے ہیں ۔

* تلوین : ***

** اس لفظ کے معنیٰ لغات فریدی میں نہیں لکھے گئے ۔ یہ لفظ سچل سرمست نے بھی استعمال کیا ہے ۔ سچل لغات میں " تلوین " کے معنیٰ " رنگا رنگی کرنا ۔ طالب کی ایک منزل کا نام " لکھے ہوئے ہیں ۔

* تن کھے : (سندھی) اس کو
** کافی نمبر 100 کے مطلع میں " تن کھے " برتا گیا ہے سندھی میں " تن " کا مطلب " اُن " اور " کھے " کا مطلب " کو " ہے ۔ یہ جمع کا صیغہ ہے اور اس کا مطلب ہو گا " اُن کو " ۔ مولانا عزیزالرحمٰن نے بھی غلط معنیٰ لکھے ہیں یعنی " اسی کو " ۔
* تور : ناراض ، خفا
* تورے : فخر ، مان ، بڑائیاں
** جیوکس کی لغات میں " تورا " کے معنی " Law , as given by Government, opposed to Shariat Religious Law " لکھے گئے ہیں ۔ طاہٖی کی لغات میں بھی " تورا " کا مطلب قانون لکھا ہوا ہے ۔ سندھی لغات میں " تورو" کے معنی میں " انصاف ۔ اعمال کا حساب کتاب (آخرت میں) ، فیصلہ ، تعریف ، طرفداری ، خوشامد " بھی لکھا ہوا ہے ۔ دیوان فرید کی کافیوں 77، 120، 194، 206اور 213 میں یہ لفظ استعمال ہوا ہے اور "زورے تورے " مرکب استعمال ہوا ہے اس لفظ کے صحیح معنیٰ پر غور کی ضرورت ہے ۔
* تھنجا : (سندھی) تمہارا
** سندھی میں " تھنجا " واحد نہیں بلکہ جمع کے لیے استعمال ہوتا ہے ۔ کافی نمبر 63 میں یہ لفظ جمع یعنی " تمہارے " کے معنیٰ میں استعمال ہوا ہے ۔

(ج)

* جا : (سندھی) کا
** سندھی میں جا واحد نہیں بلکہ جمع کے لیے استعمال ہوتا ہے ۔ اس کے معنی ہوں گے " کے "
* جاتھی : (سندھی) جہاں
** اس لفظ کی درست املا یا تلفظ " جاتھے " ہے یائے معروف اور یائے مجہول کی غلطی ، پرانی املاء یا سندھی سے ناواقفیت کی بناء پر ہے
* جانب : کی طرف
** لغات فریدی میں " جانب " کی یہی ایک معنیٰ دی گئی ہے ۔ حالانکہ کافی نمبر 62.2.1 میں یہ لفظ " محبوب " کے معنیٰ میں بھی استعمال ہوا ہے ۔ سندھی شاعری میں یہ لفظ عام استعمال

ہوتا ہے۔ سندھی اردو لغات میں بھی " جانب " کے معنی " جانی ، دلدار ، محبوب ، دوست " لکھے ہوئے ہیں۔ تفصیل کے لیے دیکھیے " سندھی شاعری "

* جک :گرفتگی ، بندش

** یہ لفظ کافی نمبر 104 میں یوں استعمال ہوا ہے۔

پوون تتی دے دل کوں گھولاں بھیڑی گھل کوں

سو سو پور تے جک سائیں

مولانا عزیز الرحمٰن نے حاشیے میں لکھا ہے کہ بعض نسخوں میں یہ لفظ " چک " ہے البتہ " جک " کے ضمن میں انہوں نے لکھا ہے کہ : " گرفتگی قلب ، اختلاج ، دل کے دردوں کو جک کہتے ہیں " جبکہ " سندھی اردو لغات " میں یہ لفظ مذکر بتایا گیا ہے۔ اور اس کے معنی " غصہ ، جوش ، پیچ و تاب " لکھے گئے ہیں۔ اسی مصرعے کے حوالے سے مولانا عزیز الرحمٰن نے " پور کے معنی بھی " دورے ، درد کے مروڑ " لکھے ہیں۔

جماں : ***

** لغات فریدی میں اس لفظ کے معنی نہیں لکھے گئے۔ یہ لفظ اصل میں " جماں " ہے اور اسے " ج " کی تختی میں آنا چاہیے تھا جبکہ یہ " ج " کی تختی میں موجود ہے اس لفظ کے معنی " پیدائش۔ مقام پیدائش " کے ہیں۔ یہ لفظ کافی نمبر 39 میں استعمال ہوا ہے۔ اس کا مرکب استعمال " جایا جماں " کی صورت میں بھی ہوتا ہے۔ جیوکس نے اس کے معنی " مقام پیدائش " لکھے ہیں۔

* جوگ : شوق وصال کی شدت۔ " جوگ ہووݨ " اور " جوگ چاوݨ " محاورہ ہے۔ جذبات سے مغلوب ہو کر ایسا اقدام کرنا جو مصیبت میں مبتلا کر دے۔

** دیگر لغات میں " جوگ " کی وضاحت اس طرح کی گئی ہے۔

(1) ملاپ ، وصل (پیدا کرنے والے سے) ، مراقبہ ، استغراق ، اپنے آپ کو کھو کر روح سے مل جانا ، ذکر و فکر کے ذریعے معرفت حاصل کرنا ، ستاروں کا ملاپ ، جوگیوں کی تپسیا ، نیک ساعت ، جسمانی عمل ، ریاضت ، ضبط نفس ... وغیرہ " (بلوچ)

(2) A short tune. 2. Religious devotion. See U. Jog. 3. A pair of oxen. Sh. 4. 1/4 portion of well=about 10 akers (Jukes)

(3) دھیان ، میل ملاپ ، مراقبہ ، سمادھی (چیل لغات)

(ج)

* جال : بسر اوقات ، گذر اوقات ، گذارا ، گذر بسر
** یہ لفظ اج ا کی تختی میں نہیں اج ا کی تختی میں ہونا چاہیے تھا۔ جیو کس ، ظامی ، بلوچ اور دیگر لغات میں یہ لفظ اور اس کے مشتقات " جالاں ، جال آئی ، جالے ، جالی " وغیرہ اج اہی کی تختی میں لکھے گئے ہیں۔ سرائیکی میں اج ا کے ساتھ جال کا مطلب " پیلو کا درخت ۔ مچھلیاں پکڑنے یا کسی اور کام کے لیے استعمال ہونے والا جال " ہوگا۔

(چ)

* چاچڑ : ضلع رحیمیار خان کے ایک قصبے کا نام جہاں خواجہ فرید پیدا ہوئے۔ آپ کے بزرگوں نے سندھ سے نقل مکانی کر کے یہاں توطن اختیار کر لیا تھا۔
** اس قصبے کا پورا نام " چاچڑاں ". ہے احتراماً اسے چاچڑاں شریف بھی کہتے ہیں۔ خواجہ فرید نے کافی نمبر 86 میں اس قصبہ کے لیے " چاچڑ " کا لفظ استعمال کیا ہے۔ علاوہ ازیں خواجہ فرید کے بزرگ سندھ (ٹھٹھہ) سے نقل مکانی کر کے چاچڑاں آباد نہیں ہوئے تھے بلکہ نواح ملتان میں قصبہ " منگلوٹ " میں آ کر آباد ہوئے تھے وہاں سے ضلع مظفر گڑھ کے علاقے " یارے والی " اور وہاں سے " کوٹ مٹھن شریف " اور اس کے بعد نواب بہاولپور کی درخواست پر یہ خاندان " چاچڑاں " میں آباد ہوا۔
* چاربندس : (سندھی) چراؤں گی
** درست لفظ " چاربندیس " (مونث) ہے۔ دیکھیں " سندھی شاعری " کا موضوع
* چانگے : مویشیوں کے گلے ، بھیڑ بکریوں کے بچے ، چھانگے بھی بولتے ہیں ، چھانگ
** سچل لغات اور سندھی اردو لغات میں " چانگو " (سرائیکی چانگا) کے معنٰی " اونٹ ، شتر " بیان کیے گئے ہیں۔

(خ)

* خسرو : ایران کا بادشاہ جس نے فرہاد کو مروا کر اس کی محبوبہ شیریں کو اپنے حرم میں داخل کر لیا تھا۔
** خسرو شیریں کا شوہر تھا اس نے شیریں کو فرہاد کے مرنے کے بعد حرم میں داخل نہیں کیا تھا۔
* خواجہ : شیخ ، بزرگ ، خواجہ خضر
* خواجے : خواجہ کی جمع ، بزرگ

** دیوان فرید میں لفظ خواجہ 9 اور 49 نمبر کی کافیوں میں استعمال ہوا ہے پہلی کافی چشتی سلسلے کے بزرگ خواجہ نور محمد مہاروی کے لیے لکھی گئی ہے اور دوسری کافی میں " خواجہ جانہ ڈیوم کتھائیں " کا محاورہ برتا گیا ہے۔ لفظ خواجہ 97 نمبر کافی میں " خواجے پیر دے ڈیساں چھنے " کے حوالے سے استعمال کیا گیا ہے۔ " خواجہ پیر " عام طور پر چشتی سلسلے کے بزرگ خواجہ معین الدین اجمیری کو کہا جاتا ہے۔ یہ لفظ خواجہ فرید نے خواجہ خضر کے لیے استعمال نہیں کیا۔ پال نے اپنی لغت میں " خواجہ " کا مطلب " خواجہ معین الدین چشتی " ہی لکھا ہے۔ سچل لغات میں " خواجا " کا مطلب " مالک ، سردار ، آقا ، پیر ، مرشد " بیان کیا گیا ہے۔

(د)

* دلبر دی : از خود اور اپنی مرضی سے کنیز بننے والی

** لفظ " دل بردی " یا " دلبر دی " کافی نمبر 171، 199، 250، اور 265 میں خصوصاً استعمال ہوا ہے۔ 171، 199 اور 265 میں اس لفظ کا مطلب " دلبر کی ، محبوب کی " ہے۔ کافی نمبر 250 میں " جیں دلبر دی دل بردی ۔ تھیں باجھ فرید نہ سردی " کہا گیا ہے۔ اس شعر کے معنٰی ہیں کہ : " جس دلبر کی یہ دل غلام ہے اس کے بغیر اب (زندگی) گذرتی نہیں " ۔ مصرعہ اولٰی کے پہلے دلبر دی کا مطلب " دلبر کی ، محبوب کی " ہے اور دوسرے " دل بردی " کا مطلب " دل غلام ہے ، کنیز ہے " ہو گا۔ " بردی " کا لفظ سندھی اور سرائیکی میں " کنیز (مونث) " اور " بردا " " غلام (مذکر) " کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ غالباً دیوان کے کسی شعر میں بھی اس لفظ کے معنی " از خود اپنی مرضی سے کنیز بننے والی " نہیں نکلتے۔

(ڈ)

* ڈمراں : ڈمر کی جمع ، فخر ، بڑائیاں ، غرور ، درجح

** یہ لفظ کافی نمبر 174 میں یوں استعمال ہوا ہے :

پیاں کھوج پنل دیاں خبراں　　گیاں روگ اندر دیاں ڈمراں
جٹراں عاشقاں بدھیاں کمراں　　تھئی دلی ڈھائی کوہے

یہ لفظ سرائیکی کے علاوہ سندھی شاعری میں عام طور پر استعمال ہوتا ہے۔ " ڈمر " کا مطلب " اداسی ، دکھ ، ملال " ہے۔ جیوکس اور طامی نے " ڈمر " سے اسم صفت " ڈمرا " کا اندراج کیا ہے اور مطلب " اداس ، ملول ، پژمردہ " لکھا ہے۔

* ڈوٹے : بد قماش ، بد اطوار

** ڈوٹا یا (ڈوٹی) سرائیکی اور سندھی بول چال میں موٹے تازے یا بے حس انسان کو بھی کہتے ہیں ۔ یہ لفظ کافی نمبر 215.4.2 میں استعمال ہوا ہے ۔ سندھی اردو لغات میں " ڈوٹی " کا مطلب " ٹوٹی (حقہ کی)، ایک قسم کا زیور ، موٹی تگڑی عورت " بیان کیا گیا ہے ۔ جیوکس کی لغات میں

" ڈوٹا " کا مطلب " عیاش نوجوان " لکھا ہوا ہے ۔ اس حوالے سے " لغات فریدی " کے معنی تقریباً درست ہیں مگر شعر کے حوالے سے اس لفظ پر مزید غور کی گنجائش موجود ہے ۔

* ڈونگر : اونچی نیچی جگہیں ، دشوار گزار راستے ، چٹانوں سے بھرے ہوئے کوہستانی علاقے

* ڈونگرے دشوار گذار اور کٹھن راستے

** بلوچ ، پال اور سچل لغات میں " ڈونگر " کے معنٰی " پہاڑ ، کوہستان ، جبل ، پربت " کے ہیں ۔ یہ لفظ سچل ، شاہ لطیف ، اور غالباً بابا فرید نے بھی پہاڑ ہی کے معنوں میں استعمال کیا ہے ۔ شاہ لطیف کا مصرعہ دیکھیے :

پٹھیاں جن ہرے ، ڈونگر سے ڈورینڈیوں (سُر سی آبری ۔ 4.4.3)

(جن کے اندر میں آگ لگی ہو وہی پہاڑوں میں سرگرداں ہوں گی)

* ڈہاری : تہمتیں ، الزامات

* ڈہارے : تکلیفیں ، الزامات

** مندرجہ بالا دونوں الفاظ معلوم نہیں ہو سکے کہ خواجہ فرید نے کونسی کافی میں اور کن معنوں میں برتے ہیں ۔ لغات فریدی میں یہ الفاظ ص 44 پر موجود ہیں ۔

* ڈوہلی : دکھ درد میں مبتلا

* ڈوہیلیاں : دکھ درد ، الزامات ، تہمتیں

* ڈوہیلے : دکھ درد ، تہمتیں ، الزامات

** یہ الفاظ " سچل لغات " میں بھی ملتے ہیں اور تقریباً وہی معنٰی ہیں جو " ڈوہلی " کے ضمن میں " لغات فریدی " میں بیان ہوئے ہیں ۔ مگر دوسرے لفظ " ڈوہیلیاں " کا مطلب مناسب نہیں لگتا ۔ اس لفظ کے دو معنی ہو سکتے ہیں پہلا " میں ڈوہلی ہوں " دوسرا " ڈوہلی " کی جمع ۔ لفظ ڈوہلی کافی نمبر 46، 237 اور 253 میں استعمال ہوا ہے جبکہ " ڈوہیلیاں " کافی نمبر 213 میں استعمال ہوا ہے

اسی طرح تیسرے لفظ " ڈوہیلے " کا استعمال کافی نمبر 182 اور 243 میں یوں ہوا ہے :

جنگل بیلے شینہہ مریلے ڈوڑے ڈکھ ڈوہیلے (182)
نبھن فرید اے وقت ڈوہیلے شالا نال وصال سہیلے(243)

مندرجہ بالا اشعار میں " ڈوہیلے " کے معانی " لغات فریدی " کے حوالے سے مزید غور طلب ہیں۔

* ڈیہہ : (ڈول) ڈہا کے معنٰی ہیں راستہ ، ڈیہہ کے معنٰی ہوئے راستہ کی طرف
* ڈینہہ اباڑیں مینہہ : باران رحمت کا انتظار

** دیوان فرید میں ڈیہہ کا لفظ کافی نمبر 63 اور 155 میں استعمال ہوا ہے۔ ڈیہہ سندھی میں دیس کو کہتے ہیں۔ اور یہ لفظ سرائیکی میں بھی کہیں کہیں استعمال ہوتا ہے۔ کافی نمبر 155 میں مولانا عزیز الرحمٰن نے ڈیہہ کے معنٰی " راستا " لکھے ہیں۔ جسے لغات فریدی میں نقل کیا گیا ہے ۔ اس طرح " ڈیہہ اباڑیں مینہہ " کو باران رحمت کا انتظار کہا گیا ہے۔ حالانکہ 63 نمبر کی سندھی کافی کے مصرعے " ہجے ہردم ڈیہہ ابائیں مینہہ " کا مطلب " میرے آبا و اجداد کے دیس میں ہردم مینہہ برستا رہے " ہو گا۔ شاہ لطیف کا مصرعہ دیکھیے :

توسے ئی سیٹ کیا ، ڈور جنیں جو ڈیہہ (آبری متفرقہ ۔ 4.2)
(تونے انہیں محبوب (مالک) بنایا ہے جن کا دیس بہت دور ہے)
مزید تفصیل کے لیے دیکھیے " سندھی شاعری " کا موضوع ۔

(ر)

*ریتڑیاں : ***

** لغات فریدی میں اس کے معنی نہیں دیئے گئے۔ " ر " اگر مفتوح پڑھی جائے تو اس کے معنی " ریتلی " ہوں گے اور اگر مکسور ہو تو " ریتیں ۔ رسمیں ، رواج " کے معنی نکلتے ہیں

(ز)

* زنبور : ***

** لغات فریدی میں اس لفظ کے بھی معنٰی لکھے ہوئے نہیں۔ زنبور ایک چمٹے نما لوہے کا اوزار ہے جو کسی شے کو سختی سے پکڑنے کے کام آتا ہے۔ یہی معنٰی جیوکس نے بھی لکھے ہیں۔ البتہ " شاہ جو رسالو " میں " بھڑ کی طرح شور کتے " کے معنٰی میں بھی یہ لفظ استعمال ہوا ہے۔

جاگایس جنبور ، کتے قرینن بے (سُر معذوری ۔ 1.3.1)
(محبوب کے زنبور (بھڑ/ڈینبھو) جیسے شوخ کتے نے آکر اسے جگایا)
آڈوانی نے لغات میں " جنبور " کے معنیٰ " زنبور ، ڈینبھو (بھڑ) " اور بریکٹ میں " بیدار اور شوخ کتے " کے معنیٰ لکھے ہیں ۔ " دیوان فرید " کا متعلقہ شعر مجھے نہیں مل سکا ۔

(س)

* سادیں : ***
** لغات فریدی میں اس لفظ کے معنیٰ نہیں دیئے گئے ۔ غالباً " دیوان فرید " میں یہ لفظ بھی استعمال نہیں ہوا البتہ یہ ممکن ہے کہ یہ لفظ " ساویں " (دال کے بجائے واؤ کے ساتھ) ہو اگر ایسا سمجھا جائے تو اس لفظ کے معنی " سبز یا تر و تازہ " کے ہوں گے ۔ اور یہ لفظ کافی نمبر 92 میں استعمال ہوا ہے ۔
* ساڑیہ جے : ***
** " لغات فریدی " میں کافی نمبر 63 کے ان الفاظ کے معنیٰ نہیں دیئے گئے ۔ " پیام فرید " سے رجوع کیا تو ص 591 پر " سک ساڑیہ " کے معنی " چاہت اور انتظار " لکھے ہوئے ہیں ۔ مولانا عزیز الرحمٰن نے ان الفاظ کی لغات ہی نہیں دی ۔
سندھی مصرعہ ہے :

آہے سک ساڑیہ جی راتیوں ڈینہہ

اس مصرعے کا ترجمہ مولانا عزیز الرحمٰن نے کیا ہے " مجھے اپنے محبوب کی دن رات انتظار ہے" "
یہی ترجمہ صاحبِ " پیام فرید " نے بھی نقل کیا ہے مگر الفاظ کے معانی میں ٹھوکر کھائی ہے ۔
" سانْیھ " سندھی شاعری میں مستعمل لفظ ہے جس کے معنیٰ ہیں " وطن " اور یہ لفظ / ڑ / سے نہیں بلکہ / ن٘ / سے ادا کیا جاتا ہے ۔ تفصیل کے لیے دیکھیے " سندھی شاعری " کا موضوع ۔
* سانگے : ***
** " لغات فریدی " میں اس لفظ کے معنیٰ نہیں دیئے گئے ۔ یہ لفظ " دیوان فرید " میں مختلف مقامات پر مختلف معانی میں استعمال ہوا ہے مثلاً :
کافی نمبر 13 ۔ہک دے سانگے ۔ ہک دی سوں ہے (کے لئے)
کافی نمبر 38۔ ننگ نموز دے سانگے تر ٹڑے (سبب ، واسطے ، رشتے ، تعلق ۔ آسرے ، سہارے)

کافی نمبر 51 ۔ سکڑے چھنڑے سانگے ترٹڑے (رشتے ، تعلق)
کافی نمبر 137 ۔ قسمت سانگے ڈُٹھم اے دھرتی (مولانا عزیز الرحمٰن نے " قسمت سانگے " کے معنٰی " اتفاق ، قسمت سے " کئے ہیں)
کافی نمبر 199 ۔ سر مانگ مرندی سانگے (" سانگ " برچھی کو کہتے ہیں یائے مجہول " ے " کے معنٰی دیتی ہے ۔ یعنی " مانگ بھی سر میں برچھی مارتی ہے ")
کافی نمبر 272
سانگ سنجوک رلائے قسمت سانگے دوست یگانے (کے ساتھ ، کے لئے)
جیوکس کی لغات میں " سانگا " کے معنٰی " تعلق ، رشتہ ، قربت ، اتفاق " بیان کیے گئے ہیں ۔ علاوہ ازیں " سانگے نال " کے معنٰی " اتفاق سے " لکھے گئے ہیں ۔

* سانگراں : ***

** لغات فریدی میں معنٰی نہیں دیئے گئے ۔ یہ لفظ کافی نمبر 71 میں استعمال ہوا ہے اور مولانا عزیز الرحمٰن نے " سانگراں " کے معنٰی " سانگاں ، نیزے ، برچھیاں " لکھے ہیں ۔

* سچڑی رات : ابتدائے شب ، سرِشام

* سچڑیاں راتیں : سرِشام ، ابتدائے شب (جمع)

** مذکورہ بالا دونوں الفاظ کا تعلق بھی سندھی زبان سے ہے اور سرائیکی کے ڈاکھٹی لہجے میں بھی " سچا ، سچی " کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں جن کی تصغیر سچڑا ، یا سچڑی ہے ۔ " دایاں کے عام معنٰی " سچا ، سچی " کا مطلب سندھی زبان میں " پورا ، پوری " ہوتا ہے ۔ کافی نمبر 117 اور 133 میں استعمال ہونے والے ان الفاظ کا مطلب " ساری رات " یا " رات بھر " ہوگا ایک اور لفظ " سچر " سندھی اور " سچل " سرائیکی میں مستعمل ہے مثلاً روٹی اگر تازہ ہو تو " سچل " اور باسی ہو تو " پروتھی " کہی جائے گی اس کے معنٰی سچل لغات اور سندھی اردو لغات میں " تازہ ، نیم گرم ، صحتمند " وغیرہ لکھے گئے ہیں ۔ پال نے بھی اپنی لغات میں پنجابی کا لفظ " سچری " لکھا ہے جس کا مطلب " تازہ " ہے صاحب لغات فریدی کو ان الفاظ سے دھوکا ہوا ہے ۔

* سرندھا : سارنگی

** سرندھا اپنی صورت میں سارنگی سے ملتا ہے مگر یہ سارنگی نہیں ہے بلکہ چار تاروں کا ایک مقامی ساز ہے ۔

* سگھڑیں : سستے ، باآسانی

** یہ لفظ " سگھڑیں " نہیں بلکہ " سکھریں " ہے اور کافی نمبر 219 میں استعمال ہوا ہے اس سے متعلق لفظ " سکھری " کافی نمبر 202 میں استعمال ہوا ہے مولانا عزیز الرحمٰن نے ان الفاظ کے معانی " متعلقین کے ساتھ ، اہل و عیال کے ہمراہ " لکھے ہیں ۔ اور یہی معانی درست ہیں ۔(اسرار فریدی کے مطابق یہ لفظ " سکھڑیں " بمعنی " سکھوں نے " ہے)

* سہنجا : (سندھی) ***

* سہنجو : (سندھی) ***

** مذکورہ بالا دونوں الفاظ کے معانی " لغات فریدی " میں نہیں لکھے گئے ۔ دونوں الفاظ معیاری سندھی میں " اسانجا " اور " اسانجو " مستعمل ہیں اور ان کے معانی بالترتیب " ہمارے " اور " ہمارا " ہوں گے ۔

* سینگیاں سال : ہم عمر سہیلیوں کے ساتھ

** درست سندھی لفظ " سینگین سال / ساٹھ " ہیں ۔

(ش)

* شغدف : ***

** " لغات فریدی " میں اس لفظ کے معنٰی نہیں دئے گئے ۔ کافی نمبر 87 کے پہلے مصرعے میں استعمال ہونے والے اس لفظ کے معنٰی مولانا عزیز الرحمٰن نے یوں بیان کیے ہیں ۔ " عرب میں کرایہ کے اونٹوں پر مختلف قسم کے پاکھرے ڈالتے ہیں ۔ بعض کی پشت پر صرف ایک چارپائی کی صورت کجاوا کس دیتے ہیں اس کو شبری کہتے ہیں ۔ بعض اونٹوں کے دونوں پہلوؤں میں کجاوے کی صورت دو نشستیں بنا دیتے ہیں ان کو شغدف کہتے ہیں ۔ "

(ع)

* عمر : نام ہے

** دیوان فرید میں عمر کا نام تین بار استعمال ہوا ہے کافی نمبر تین اور 84 میں مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروقؓ کے لیے اور کافی نمبر 63 میں عمر ماروی کی لوک داستان کے ہیرو عمر بادشاہ کے لیے ۔ " لغات فریدی " میں اس کی وضاحت نہیں ۔

(ف)

* فرنگ : جادو ، دھوکا ، نظر بندی

** یہ لفظ کافی نمبر 171 کے درج ذیل شعر میں استعمال ہوا ہے۔

قامت یار قیامت ساری ۔ سنس فریب فرنگ یارا

فرنگ اصل میں انگلستان کو کہتے ہیں اور فرنگی انگریز کو۔ یہاں یقیناً یہ لفظ مجازی معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ لیکن انگریزوں کی دھوکا دہی کی علامت خواجہ فرید کے عہد میں تشکیل پا رہی تھی اور اس کے معنی کی وضاحت خواجہ فرید کے اس شعر کے تناظر میں بخوبی ہوتی ہے جو انہوں نے نواب صادق محمد خان رابع ، امیر آف بہاولپور کو مخاطب کر کے کہا تھا۔

اپنے ملک کوں آپ وسا توں ۔ پٹ انگریزی تھانے (کافی نمبر 240)

(ق)

* قمرو : حضرت خواجہ غلام فرید کا ہمعصر ، شاعر بھی تھا

** مولانا عزیز الرحمن نے اس سلسلے میں لکھا ہے :

" چاچڑاں شریف کے ایک شخص کا نام ہے۔ کہتے ہیں کہ وہ بڑے حضرت خواجہ خدا بخش صاحب علیہ الرحمۃ کے وقت میں داروغہ اصطبل تھا یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ حضرت کے خدام میں سے تھا اور شعر بھی کہا کرتا تھا۔ " (بحوالہ کافی نمبر 40 ، شرح)

(ک)

* کچڑی بگدھی : کچی بات کی آزمائش ناکام ہوئی

** " لغات فریدی " کی مندرجہ بالا وضاحت کافی نمبر 190 کے اس شعر کہ ساتھ لگا نہیں کھاتی :

اے دل نہیں کچڑی بگدھی ۔ ماہی وچائی ٹھوک ہے

سیدھا سادا شعر ہے اور سیدھی سادے معانی ہیں۔ عام طور پر جب پانی پینے کا گھڑا خریدا جاتا ہے تو اسے ٹھونک بجا کر دیکھا جاتا ہے کہ یہ گھڑا صحیح پکا ہوا ہے ، کچا تو نہیں یہی معاملہ اس شعر کی وضاحت سے منسلک ہے کہ " میرے محبوب نے میرا دل لینے سے پہلے اسے خوب ٹھونک بجا کر جانچ لیا تھا کہ یہ کچا تو نہیں " ۔ اس شعر کی وضاحت میں " کچی بات کی آزمائش میں ناکام ہوئی " کا کیا محل ہے ؟

* کر کے : ***

** لغات فریدی میں اس لفظ کے معنی بیان نہیں ہوئے ۔ یہ لفظ کافی نمبر 149 میں استعمال ہوا

ہے اس لفظ کی ایک سندھی صورت " کرکو " ہے جس کے معنیٰ سندھی اردو لغات میں " جھگڑا ، کل کل ، اصرار ، تکرار " لکھے ہوئے ہیں ۔ "کُرکے " کا مطلب ہو گا " کِل کِل کرتی ہے ، بربڑاتی ہے ، تکرار کرتی ہے " ۔

* کسانگ : بڑے ذرائع ، بڑے وسیلے ۔ سانگ کسانگ مرکب ہے جس کے معنیٰ ہیں اچھے برے ذرائع یا طریقے یا وسائل وغیرہ ۔

** یہ لفظ کافی نمبر 182 میں استعمال ہوا ہے ۔ " لغات فریدی " میں غالباً کاتب کی غلطی سے " بُرے " کو " بڑے " لکھ دیا گیا ہے ۔ جیوکس کی لغات میں "کسانگا " کے معنی " بعید ، ناقابل رسائی ، ناموافق ، سانگا کا ضد " بیان کیے گئے ہیں ۔ سندھی اردو لغات میں "کسنگ " کے معنی " بری دوستی ، خراب صحبت " لکھے گئے ہیں ۔ شعر میں اس لفظ کا استعمال یوں ہے ۔

راہ جبل دے مارو تھل دے ۔ سانگ کسانگ اجل دے (کافی نمبر 182)

اس شعر سے کہیں بھی " برے ذرائع یا برے وسیلے " کے معنی نہیں نکلتے ۔

*ککڑوں : ***

** لغات فریدی میں اس لفظ کے معنی نہیں دیئے گئے ۔ یہ لفظ دیوان فرید میں بھی نہیں ملا ، غالباً کتابت کی غلطی ہے ۔

*کندس : (سندھی) کروں گی

** یہ لفظ اصل میں "کندیس (مونث) " ہے ۔ موجودہ صورت میں یہ لفظ مذکر ہو گا ۔

*کیاں : (سندھی) بیان کروں

** "کیاں " کا مطلب سندھی میں صرف "کروں " ہو گا اس لفظ کے معنیٰ کے ساتھ " بیان " کا معنیٰ اضافی ہے ۔ سیاق و سباق کے حوالے سے "بیان کرؤں " کے وضاحتی معنی بھی ہو سکتے ہیں ۔

* کیس کرایا : حادثہ کرایا ، سانحہ کرایا

* کیس کریندی ہے : طعنے دے کر مذاق اڑاتی ہے

* کیس کریندیاں یا کردیاں : طعنے دے کر شرمندہ کرتی ہیں ، مذاق اڑاتی ہیں

** مندرجہ بالا تینوں الفاظ اور تراکیب کے معانی غور طلب ہیں ۔ ظامی کی لغات میں " کیس کرنڑ " کے معنیٰ " غصہ ہونا ، جھگڑا کرنا ، اپنی منوا لینا " لکھے ہوئے ہیں ۔ سندھی اردو لغات میں " کیس " کے معنی " خونریزی ، قہر ، غضب ، ظلم ، اندھیر ، بے دردی " اور " کیس

کرنڑ " کے معنیٰ " بے دردی کرنا " ، قہر کرنا ، ظلم کرنا " لکھے گئے ہیں ۔ واضح رہے کہ " ک " مکسور ہے اور اس کے درست معنیٰ وہی ہیں جو سندھی اردو لغات میں بیان کیے گئے ہیں مثلاً کافی نمبر 5 کا یہ شعر دیکھیے : کربلا وچ تیغ چلا کر ۔ ایڑھا کیں کرایا

اب یہاں طعنے ، مذاق اور حادثے کا محل نہیں ہے ۔ یہاں " قہر ، غضب ، ظلم ، اندھیر ، بے دردی " کے معانی درست ٹھہرتے ہیں ۔

(گ)

* گرنتھ : سکھوں کی مذہبی کتاب جو گرو نانک کے اقوال کا مجموعہ ہے ۔

** گرنتھ صاحب صرف گرونانک کے اقوال کا ہی مجموعہ نہیں بلکہ اس میں سکھ گوروؤں کے علاوہ ہندو بھگتوں اور مسلمان صوفیا کا کلام بھی شامل ہے ۔ سرائیکی شاعری کے باوا آدم حضرت بابا فرید کا کلام بھی گرنتھ صاحب ہی میں محفوظ رہا ہے ۔

* گزاریندس : (سندھی) میں گذاروں گی

** صحیح لفظ " گذاریندیس (مونث) " ہے موجودہ صورت صیغہ مذکر کی ہے ۔

* گنگ : پہاڑی ندی

** یہ لفظ کافی نمبر 159 میں استعمال ہوا ہے اور اس سے مراد ہندوؤں کا مقدس دریا " گنگا " ہے

(ڳ)

* ڳارھوں : (سندھی) باتیں

** درست لفظ " ڳالھیوں " ہے جسے مولانا عزیز الرحمٰن کے دیوان میں " ڳارھیوں " لکھا گیا ہے ۔ جو ممکن ہے خواجہ فرید نے سرائیکی تلفظ میں ادا کیا ہو ۔ لغات فریدی میں اسے بگاڑ کر " ڳارھوں " کر دیا گیا ہے ۔

* ڳاریندس : (سندھی) میں بتاؤں گی

** اصل سندھی لفظ " ڳالھائیندیس " ہے جسے " ل " اور " ر " کی تبدیلی کے اصول کے تحت غالباً خواجہ فرید نے " گارھائیندیس " برتا ہو یا سرائیکی لہجے میں آ کر "ڳاریندس " یا " ڳاریندس " میں تبدیل ہو گیا ہو ۔ سندھی کا " ل " سرائیکی میں " ر " سے بدل جاتا ہے ۔ مثلاً بار (بال) ، وار (وال) ، چار (چال) وغیرہ ۔ لیکن یہ تبدیلی ہر جگہ نہیں ہوتی ۔

* ڳارھاں : (سندھی) میں بیان کروں گی

** مذکورہ بالا معانی کے حوالے سے سندھی کا کوئی لفظ " دیوان فرید " میں استعمال نہیں ہوا ۔ غالباً ایسا کوئی لفظ سندھی زبان میں بھی عام طور پر استعمال نہیں ہوتا ۔ کافی نمبر 115 میں " ڳاربهاں " کالفظ یوں استعمال ہوا ہے :

اٹھی اٹھی نندروں روندڑی   سے سے سفنے ڳاربهاں

اس شعر میں لفظ ڳاربهاں کے معنیٰ مولانا عزیز الرحمٰن نے " بیان کرتی ہوں ، بتلاتی ہوں " لکھے ہیں جو کہ " لغات فریدی " میں نقل ہوئے ہیں ۔ " ڳاربهاں " کالفظ /گ / (Implosive) کے ساتھ ہے اور یہ " ڳاری " یا " ڳارہی " سے مشتق ہے ۔ جس کے معنیٰ پرندے پکڑنے کا پھندا یا جال ہے ۔ سندھی اردو لغات میں " ڳاری " کے معنیٰ " رسی کا پھندا ، دام (پرندہ پھنسانے کا) ، طوق ، بٹن کا کڑا ، تکمہ ، مچھلی پکڑنے کا ایک جال ، چقماق پتھر " لکھے ہوئے ہیں ۔ " ڳاربهاں " کا مطلب پھندے یا جال کے ہو سکتے ہیں ۔ کم از کم اس لفظ کے معنیٰ " میں بیان کروں گی " ہرگز نہیں ہیں ۔

* گوئیلیں : دیوان میں یہ لفظ غلط نقل کیا گیا ہے ۔ گوئیلیں کوئی لفظ نہیں ہے اصل میں کوئینیں تھا جو نقل نویسوں نے گوئیلیں لکھ دیا ہے اور اس طرح یہ غلطی متواتر چل نکلی ہے کوئینیں کے معنی ہیں ، کوئی نہیں ۔

** یہ لفظ کافی نمبر 167 میں استعمال ہوا ہے ۔ اور مولانا عزیز الرحمٰن نے اس کی لغات میں لکھا ہے کہ : " اگرچہ دیوان قلمی اور مطبوعہ میں یہ لفظ " گوئیلیں " ہے مگر اس کا کوئی معنیٰ نہیں ملا ہے اگر مل بھی جائے تو شاید چسپاں نہ ہو اس لیے یہ لوئیں پڑھا جائے تو زیادہ موزوں ہو گا ، لوئیں : لو کی جمع ، گرم ہوا "

" پیام فرید " میں یہ لفظ تبدیل کر کے " کوئینیں " کر دیا گیا ہے ۔ شاہ حسین نے بھی اپنی کافی میں یہ لفظ برتا ہے ۔

چار ڈیہاڑے گوئل واسا   کیا جاناں کت ڈھلسی پاسا

بالک من پرچاوناں

(کافیاں شاہ حسین ، اسلام آباد ، 1977ء ، ص ۔ 126)

گوئل کا بسیرا چار دن کا ہے ۔ اس سے مراد ہو سکتی ہے کہ " گوئل " ایک عارضی " چھپر " یا چھاؤں کا آسرا ہے ۔ تنکوں کا جھونپڑا ہے جو راہ چلتے مسافروں یا چرواہوں کے لیے دم لینے کے کام آتا ہے ۔

(ل)

* لبیب : میٹھی ، ضرب حبیب لبیب : دوست کی مار بھی میٹھی ہے ۔

** اصل میں یہ عربی لفظ کافی نمبر 24 میں استعمال ہوا ہے ۔ اور مولانا عزیز الرحمٰن نے اسے " ذبیب " لکھا ہے جو درست ہے ۔

* لتاڑاں : میں لاتوں سے دباؤں

** یہ لاتوں سے دبانے کے معنیٰ نہیں دیتا بلکہ عبور کرنے کے یا روندنے کے معنی دیتا ہے ۔ اس لفظ کے درست معنی ہوں گے " عبور کروں ۔ روندوں ، گذروں " جیوکس نے ان معانی کے علاوہ " تحقیر اور توہین کرنا " کے معنی بھی لکھے ہیں ۔ سندھی اردو لغات میں بھی یہی معانی دیئے گئے ہیں ۔

(م)

* مارو : ماروی ، عمر ماروی کے رومانی قصے کی ہیروئن ، مجازاً محبوب ، مارو کے

** " مارو " کا مطلب ماروی نہیں ہے البتہ سندھی اردو لغات کے مطابق ماروی کا تعلق تھر کی " مارو " قوم سے تھا ۔ سندھی اردو لغات کے مطابق " مارو " دیہاتی سادہ اور مسکین کو بھی کہا جاتا ہے ۔ سچل لغات کے مطابق " مارو " کا مطلب " تھری ، مسکین ، مویشی پالنے والا " ہے ۔ دیوان فرید میں یہ لفظ محبوب (مذکر) کے لیے استعمال ہوا ہے مثلاً کافی نمبر 48 کا مصرعہ ہے " مارو وسم ملہیر " غالباً " مقابیس المجالس " میں بھی کسی مقام پر چولستان کی " مارو ڈھولا " نامی رومانی داستان کا ذکر ملتا ہے ۔ جس کے بارے میں خواجہ فرید نے اپنی مجلس میں بیٹھے ہوئے لوگوں سے گفتگو کی ۔

علاوہ ازیں " مارو " کے ایک معنیٰ " قاتل " کے بھی ہیں ۔ مثلاً کافی نمبر 98 کا مصرعہ ہے کہ : " بن مارو اے تھل مارو ہے " یعنی " محبوب کے بغیر یہ تھل قاتل لگتا ہے "

* مارن : ماڑ کا علاقہ

** دیوان فرید میں کہیں بھی " مارن " کا لفظ مندرجہ بالا معنیٰ میں استعمال نہیں ہوا یہ لفظ غالباً " مارُن " ہے جس کی صحیح سندھی املا " ماروئن " ہو گی اور اس کا مطلب ہے " ماروؤں کے " یہ لفظ کافی نمبر 63 میں آیا ہے ۔

* ماڑیم : ***

** لغات فریدی میں اس لفظ کے معنیٰ نہیں دیئے گے ۔ یہ لفظ غالباً " ماٹیم " ہے یعنی اڑ / کی

بجائے /ٹ/ کے ساتھ املا ہوگی جو کافی نمبر 18، 97 اور 201 میں استعمال ہوا ہے۔ دیوان فرید کی لغات کے مطابق اس کے مصدر " مانڑ " کے معنی ہوں گے " اختیار کرنا، حاصل کرنا، پانا، استفادہ کرنا " ۔ سندھی اردو لغات میں اس کے معنٰی " بسر کرنا ۔ گذارنا (دن) ۔ عیش کرنا " لکھے ہیں ۔

* مٹھڑی : تباہ ہوئی

** سندھی اردو لغات میں اس لفظ کے واحد مذکر " مٹھو " سے وابستہ دیگر معانی کی تفصیل یوں دی گئی ہے۔ " پھنسا ہوا، گرفتار، خفا، تنگ، بیزار، غمگین، اداس، بد بخت، بد قسمت "

شاہ لطیف نے بھی اس لفظ کا استعمال کیا ہے ۔

جانکے مٹھی ء مار، جانکے میڑ مٹھی ء کھے (سُر معذوری ۔ 6.1.3)

(یا تو اس بد قسمت کو مار یا پھر اسے اپنے ساتھ ملا)

* مرک : خواہش، طلب

** یہ لفظ کافی نمبر 63 اور 64 میں استعمال ہوا ہے ۔ 63 نمبر کافی میں مولانا عزیز الرحمٰن نے اس لفظ کے معنٰی " خواہش، مدعا، منظور نظر " کئے ہیں ۔ جبکہ 64 نمبر کافی میں " خواہش، تمنا، لذت، مستی " لکھے ہیں ۔ اور یہی معانی صاحب لغات فریدی نے نقل کر دیے ہیں ۔

(الف) اس کی ایک وضاحت تو یہ ہو سکتی ہے کہ 63 نمبر کافی میں لفظ " ملک " کی " ل " کو " ر " سے بدل کر ملک کا تلفظ کیا گیا ہے اور اس کی " ر " ساکن بالجزم ہے پورا مصرعہ ہے :

" آہے مرک فرید جو مارو تھر "

(فرید کا وطن تو ماروؤں کا دیس تھر ہے ۔)

(ب) کافی نمبر 64 میں " مرک " کی " ر " مفتوح ہے اور یہ ضرورت شعری کے تحت ہو سکتی ہے ۔ جبکہ اصل لفظ " ر " ساکن کے ساتھ ہے جس کے معنی " تبسم یا مسکراہٹ " کے ہیں ۔ اور اس کی " میم " پر پیش ہے ان معنٰی میں یہ لفظ کافی نمبر 86 اور 149 میں بھی استعمال ہوا ہے ۔

(ج) علاوہ ازیں ایک اور لفظ " میم " مفتوح اور " رے " ساکن کے ساتھ سچل سرمست کی شاعری میں بھی استعمال ہوا ہے ۔ جس کے معنٰی " سچل لغات " میں " زیبائش، شان فخر، بڑائی " کئے گئے ہیں ۔ اس لفظ کے معنٰی سندھی اردو لغات میں " لائق، واجب، مناسب،

شایان ، موزوں " لکھے ہیں شعر کی مناسبت سے یہ معنیٰ بھی آسکتے ہیں ۔ خواجہ فرید اور سچل کے علاوہ یہ لفظ شاہ لطیف نے بھی استعمال کیا ہے اور غالباً یہی موزوں معنیٰ ہیں ۔ تفصیل کے لیے دیکھیے " سندھی شاعری "

* ملکاٹیں / ملکانڑے : ملکوں میں

** یہ لفظ کافی نمبر 44 اور 177 میں استعمال ہوا ہے ۔ کافی نمبر 177 کے مصرعے " پینگھ پپل ملکانڑے بھل گئے " کے حوالے سے مولانا عزیز الرحمٰن نے لغات میں " پپل ملکانڑے " کے معنیٰ " ملکاڑوں کے شہر کا وہ بڑا پیپل جس میں سسی جھولے لگا کر جھولا کرتی تھی " لکھے ہیں ۔ حالانکہ " ملکانڑے " لفظ کا تعلق " ہیر " کے ساتھ ہے نہ کہ سسی کے ساتھ ۔ یہ بات کافی نمبر 44 میں بہت واضح ہے ۔ " ملکانڑے " سے سادہ مطلب " ملکوں کا " ہے یہ " میم " مفتوح کے ساتھ ہوگا جس کا مطلب ہے " سردار ، چوہدری " وغیرہ جو عام طور پر اس خطے کے زمیندار اپنے نام کے ساتھ لگاتے ہیں ممکن ہے " سیال " بھی اپنے نام کے ساتھ لگاتے ہوں ، یہ بات ابھی تحقیق طلب ہے ۔ جیوکس کی لغات میں " ملک " کے معنیٰ " بادشاہ ، اپنی زمین کاشت کرنے والا لمبردار ، سمیٹنے والا یا جاروب کش " لکھے ہوئے ہیں ۔ " ملکانڑی " کے معنیٰ جیوکس نے " مالکہ ، اونچے گھرانے کی عورت " لکھے ہیں ۔

* منسی : بھولا ہوا ، نسیان والا

** یہ لفظ کافی نمبر 212 میں استعمال ہوا ہے اور مولانا عزیز الرحمٰن نے بھی " منسی " کے معنیٰ " نسیان سے ، بھول گیا " ہی کیے ہیں جنہیں لغات فریدی اور پال کی لغات میں نقل کر دیا گیا ہے ۔ اصل بند یہ ہے ۔

ہنڑ عشق آ دل موں پیا　　　ہوش و ہنر ضائع تھیا
سب محو منسی ہو گیا　　　جو کجھ سکھی جو کجھ پڑھی (212:5)

اب یہاں صرف مغالطہ " منسی " کی یائے معروف اور یائے مجہول کی قدیم املا کا ہے ۔ اصل لفظ " من سے " یعنی " دل سے " ہے باقی معاملہ صاف ہے صرف املا کی معمولی سی غلطی کی وجہ سے لا حاصل تاویلات نسل در نسل منتقل ہوتی رہی ہیں ۔

* موہن : خوبصورت

** یہ لفظ دیوان فرید میں کئی مقامات پر استعمال ہوا ہے ۔ اکثر مقامات پر " من موہن " کی صورت میں برتا گیا ہے ۔ مثلاً کافی نمبر 34 ، 67 ، 123 ، 132 وغیرہ ۔ " من موہن " کا

مطلب ہو گا " من کو موہ لینے والا " ۔ " موہن " کا مطلب ہو گا " موہ لینے والا " مجازاً اسے خوبصورت بھی کہا جا سکتا ہے لیکن اصل معنیٰ " موہ لینے " کے ہی ہیں ۔ اگر " موہن " کے معنیٰ خوبصورت " لیے جائیں تو " من موہن " کے معنی ہوں گے " من خوبصورت " ۔ سندھی اردو لغات اور پال کی لغات میں " موہ لینے " کے معانی ہی بیان ہوئے ہیں ۔

* موئیَ موئیَ : مرے ہوئے ، مردہ

** یہ لفظ کافی نمبر 130 میں استعمال ہوئے ہیں اور اس کے معنی " مری ہوئی ، مردہ " (مونث) کے ہیں نہ کہ مذکر کے ۔

* مہار : ضلع رحیمیار خان کا ایک قصبہ جہاں حضرت نور محمد رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے

مہار شریف یا مہاراں ایک قصبے کا نام ہے جو کہ ضلع رحیمیار خان میں نہیں بلکہ سابق ریاست بہاولپور کے ضلع بہاولنگر کی تحصیل چشتیاں کے قریب ہے یہ چشتی سلسلے کے بڑے بزرگ حضرت خواجہ نور محمد مہاروی کا مسکن تھا جو خواجہ غلام فرید کے پردادا حضرت قاضی محمد عاقل کے مرشد تھے اور خواجہ فرید کے خاندان کو پہلی بار سہروردی سے چشتی سلسلے میں مرید کرنے والے تھے ۔ جن پر خواجہ فرید نے کافی نمبر 9 لکھی ہے ۔

* منھنجا : (سندھی) میرا

** سندھی زبان میں " منھنجا " واحد نہیں بلکہ جمع کا صیغہ ہے اور اس کا مطلب " میرے " ہو گا ۔

(ن)

* ناز پنی : ناز پروردہ

** تفصیل کے لیے دیکھیے لفظ " پُنّاں " جس کے بارے میں وضاحت اوپر آچکی ہے اصل میں لفظ " پنی " نہیں بلکہ " نپی " ہے ۔

* نازو والے : نرم و گداز ، سنہری ریت کے ٹیلے

** یہ لفظ کافی نمبر 42 کے مندرجہ ذیل شعر سے لیا گیا ہے :

سوہنیاں ٹھیڑیاں ٹبڑے بھٹرے   نازو والے ککڑے وٹڑے

یہاں بھی مصرعہ ثانی کے لفظ " والے " میں امکان یائے معروف و مجہول کی غلطی کا ہے ۔ سرائیکی زبان میں ریت کو " والی " بھی کہتے ہیں ۔ " دیوان فرید " میں سے درج ذیل مصرعے دیکھیے :

مینہ وسراند تے والی آلی (کافی نمبر 8)
اے سوہنی ککڑی والی (173)
تھل مارو دی ککڑی والی (177)
زیر بحث لفظ " نازو والی " یعنی " نرم و گداز ریت ۔ ناز آفریں ریت " ہو سکتا ہے ۔ مولانا عزیز الرحمٰن نے اس لفظ کے معنٰی بیان نہیں کیے ۔
* نبھائیندس : (سندھی) میں گزاروں گی
** یہ لفظ مونث " نبھائیندیس " ہو گا اور اس کے معنٰی ہوں گے " میں نبھاؤں گی "
* نچت گئی : جذب ہو گئی ۔ سما گئی
** یہ لفظ کافی نمبر 93 میں استعمال ہوا ہے مولانا عزیز الرحمٰن نے بھی اس لفظ کے معنٰی " جذب ہو گئی ۔ سما گئی " لکھے ہیں جو لغات فریدی میں نقل ہوئے ہیں ۔ نچت اصل میں " نچنت " کا دیہاتی یا عوامی روپ ہے جس کے معنٰی پال کی لغات کے مطابق " بے وہم ۔ بے فکر ۔ پر سکون " کے ہیں ۔

فرید آئی ہے ہشیاری نچت گئی چت اندر ساری
پئی بدھ سدھ سچی ساری جگائی جوت تن جانوں

مولانا عزیز الرحمٰن نے اس مصرعے کا ترجمہ : " میرے سینے کے اندر وہ نور معرفت بھر گیا ہے... " کیا ہے ۔ مولانا کی لغات اور ترجمے پر فضل فرید لالیکا نے ایک تنقیدی مضمون لکھا ہے جس میں انہوں نے " نچت " کی معنٰی پر مختلف حوالوں سے بھرپور روشنی ڈالی ہے اور آخر میں پہلے دو مصرعوں کے معنٰی یہ بتائے ہیں کہ : " فرید ! آگاہی حاصل ہو گئی ہے اور روح کو سکون حاصل ہو گیا ہے ۔ " (سہ ماہی " پنجابی ادب " لاہور ۔ جلد 9 شمارہ 33 ص 22 تا 26) ۔ لالیکا کا ترجمہ قرین قیاس لگتا ہے مگر اس مصرعے کا ایک اور پہلو بھی قابل غور ہے ۔
اس بند میں لفظ " ساری " دو بار استعمال ہوا ہے جس کے معنٰی اردو میں بھی " ساری ۔ پوری ۔ مکمل " کے ہوتے ہیں ۔ تیسرے مصرعے میں " سچی ساری " کے معنٰی پوری کی پوری " یا " ساری کی ساری " کے نکلتے ہیں (دیکھیں سجری رات) البتہ دوسرے مصرعے میں " ساری " کے ایک معنٰی " خبر گیری کی ۔ دھیان کیا ۔ توجہ دی " کے بھی نکل سکتے ہیں ۔ اگر دوسرے مصرعے میں " نچت گئی " کے بعد کوما لگا کر مصرعے کو دو حصوں میں پڑھا جائے یعنی " نچت گئی ، چت اندر ساری " تو اس کے معنٰی ہوں گے کہ : " بے فکری یا بے دھیانی (کا دور) گذر گیا

(اب میں نے) اندر کی خبر لی ہے یا دھیان کیا ہے۔ "
* زہائیٔ : اکیلے ، آزادانہ ، بغیر کسی دوسرے کی مزاحمت کے
** یہ لفظ کافی نمبر 59 میں استعمال ہوا ہے شعر درج ذیل ہے

جیسلمیر زہائی ماڻوں تھی ڈوہیں کھنڈ کھیر

مولانا عزیز الرحمن نے حل لغات میں " زہائے " کے معنی اکیلے ، بے خوف ، آزادانہ " لکھے ہیں جو کہ لغات فریدی میں نقل ہوئے ہیں ممکن ہے " زہائیٔ " بھی کسی صحرائی علاقے کا نام ہو ایسی ایک غلطی " دھارو دھاری " اور " ترادے " کے ضمن میں بھی ہوئی ہے یا " منسی " کے حوالے سے لفظ ایجاد کیا گیا ہے۔ علاقہ چولستان سے اس لفظ کی تصدیق کی ضرورت ہے۔
* نوائیندس : (سندھی) میں جھکاؤں گی
** اصل لفظ مونث " نوائیندیس " ہے موجودہ صورت مذکر ہے
* نہڑے کنوں : جھمیلے سے ، جھنجھٹ سے ، کھلے جانے سے۔ " نہیڑا " نہیڑنڑ مصدر کا حاصل مصدر ہے جس کی معنی ہیں جھنجوڑنا۔
** یہ لفظ کافی نمبر 158 کے درج ذیل بند میں استعمال ہوا ہے۔

ہنڑ ہٹ دی کوڑی پچ گئی ۔ نیڑے کنوں دل رج گئی
ڈکھڑیں توں دلڑی بھج گئی ۔ بس یار گیوسے ہار وے (158:14)

مولانا عزیز الرحمن نے لغات میں " نیڑے " کے معنی نہیں دیے البتہ ترجمے میں " محبت سے دل برداشتہ ہو گیا ہے " لکھا ہے۔ جس سے واضح ہوتا ہے کہ " نیڑے " یا نیہڑے " سے مراد " محبت " ہے جو " نینہہ " یعنی " عشق " سے مشتق ہے صاحب لغات فریدی نے اسے " نہیڑنڑ " سے جا جوڑا ہے جو بہت دور دراز کی بات ہے انہوں نے اپنے مُرتبہ دیوان " پیام فرید " میں بھی کافی نمبر 158 کے مذکورہ بند کے وہی معنی دیے ہیں جو کہ لغات میں بیان ہوئے ہیں۔ علاوہ ازیں انہوں نے پہلے مصرعے میں " ہنڑ ہٹ " کی بجائے " ہیٹی " اور " نیڑے " کے بجائے " نہیڑے " لکھا ہے (دیکھیں " پیام فرید " صفحہ 156)
دیوان فرید میں " نیڑے " یا " نیہڑے " بمعنی " عشق " کافی نمبر 12 ،16 ،122 ،158 ، 180 ، 239 اور 159 میں استعمال ہوا ہے

(و)

*واروار : ابھی چند ہی دن ہوئے ہیں ۔ انہی ایام میں

** یہ ترکیب دیوان فرید کی کافی نمبر 54 اور 222 میں استعمال ہوئی ہے۔ کافی نمبر 54 کا شعر ہے : ۔

موت سٹیندی سولی ونجٹاں وارو وار

مولانا عزیز الرحمن نے حل لغات میں " وارو وار " کی معنی " باری باری ۔ ایک محاورہ ہے ، اس سے مقصد یہ لیا جاتا ہے کہ ہفتہ کے سات دنوں کے اندر ہی اندر یہ کام ہو گا ۔ واری واری : باری باری ، یکے بعد دیگرے " لکھے ہیں ۔ اس شعر میں " وارو وار " کا واضح مطلب " باری باری " ہے " ہفتہ کے سات دنوں کے اندر " والے معانی اضافی ہیں کافی نمبر 222 کا شعر ہے

ول جلد موڑ مہار وے ۔ نہ تاں مر ویساں وارو وار وے

یہاں مولانا عزیز الرحمن نے معانی " ہفتہ کے کسی دن ، ہفتہ کے اندر اندر " لکھے ہیں ۔ یہاں ممکن ہے لفظ " وار " بمعنی " دن " استعمال ہوا ہو ۔ اتوار ، سوموار ، منگل وار ، بدھ وار وغیرہ میں یہ " وار " بمعنی " دن " استعمال ہوتا ہے ۔ اس شعر میں " وارو وار " کے معنیٰ " اسی روز ، آج ہی ، وار کے وار ، یعنی دن ہی دن میں " ہو سکتے ہیں ۔

* وری : واپس ۔ " ولّی " کو ہندی تلفظ میں ادا کیا گیا ہے ۔

** یہ لفظ کافی نمبر 192 میں استعمال ہوا ہے اور " ولّی " کا ہندی نہیں بلکہ سندھی تلفظ ہے ۔ سندھی اور سرائیکی میں ال / اور ار / متبادل بھی ہیں ۔ سندھی زبان میں " وری " کا مطلب " پھر ، دوبارہ ، مزید " کے ہیں اور " وری اچڻ " کے معنیٰ " پھر آنا ، لوٹ آنا " کے ہیں ۔ سندھی اردو لغات میں بھی یہی معانی بیان ہوئے ہیں ۔ " وری " سرائیکی لفظ " ولا " کا متبادل بھی ہے یعنی " دوبارہ " شعر میں اس لفظ کے معنیٰ " لوٹ جاوں گی " کے ہیں ۔

* وہنڑ سانگے : مویشیوں کے گلے

** یہ لفظ کافی نمبر 63 میں استعمال ہوئے ہیں ۔ اصل الفاظ " دھنڑ سانگی اڑن جا چارینديس " ہیں ۔ سندھی سے ناواقفیت کی بنا پر مسلسل یہ کافی غلط لکھی اور سمجھی جاتی رہی ہے ۔ اصل لفظ " وہنڑ " نہیں بلکہ " دھنڑ " یعنی " مویشیوں کے گلے " ہے ۔ " سانگے " اکیلا نہیں بلکہ " سانگی اڑن " کا حصہ ہے ۔ اس سلسلے میں لفظ " اڑن جے " کے ضمن میں وضاحت دی جا چکی ہے ۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے " سندھی شاعری " کا موضوع ۔

* ویاں : (سندھی) جاؤں
** یہ بھی 63 نمبر کی سندھی کافی کا لفظ ہے اور درست لفظ " ونجاں " ہے ۔
* ویڑھن ساں : (سندھی) محلے والوں کو
** یہ بھی 63 نمبر کی سندھی کافی کا لفظ ہے اور درست لفظ " ویڑھیچن " ہے جس کے ساتھ " ساں " بمعنی " کے ساتھ " لگا کر معنی ہوں گے " ہمسایوں کے ساتھ " ۔

(ہ)

* ہاریندس : بہاؤں گی
** " ہاریندیس " درست لفظ ہے ۔ موجودہ صورت مذکر کی ہے
* ہاڑی : اٹڈ آئی
** یہ لفظ کافی نمبر 231 میں استعمال ہوا ہے ۔ مولانا عزیز الرحمٰن نے اس لفظ کی لغات میں لکھا ہے کہ " ہاڑی اور ہاڑیں دونوں ہم معنی الفاظ ، مشترک کے معنوں میں آتے ہیں ۔ آپس میں دوست " اور یہی معنی درست اور قرین قیاس ہیں ۔
* ہڻ ہڻ : اونٹوں کے ہانکنے کی آواز ، قافلے کے روانہ ہونے کی صدائیں
** یہ لفظ کافی نمبر 229 میں استعمال ہوا ہے اور مولانا عزیز الرحمٰن نے اس کے معنی " ہانک ، جلدی چل " کے لکھے ہیں ۔ جو درست ہیں ۔ اصل میں یہ لفظ سندھی ہے " ہڻ " کے لغوی معنی سندھی میں " مار " کے ہیں ۔ مجازاً " ہڻ ہڻ " کا مطلب " جلدی کر " ہو گا ۔
* ہوجے : (سندھی) ہو
** درست سندھی املا " هجُے " ہے

(بھ)

* بھاگے بھاگ : برے بھاگ ، بد بختی ۔ بھاگے : (1) برے ، خراب (2) بھاگ جائے
** یہ لفظ کافی نمبر 87 میں استعمال ہوئے ہیں اور مولانا عزیز الرحمٰن نے ان کے معنی " بری قسمتیں ، بد بختی " لکھے ہیں ۔ لغات فریدی میں بھی یہی معنی نقل کئے گئے ہیں ۔ اصل بند یوں ہے ۔

بھا گے بھاگ ڈوہاگ سدھائے   آئے بھاگ سہاگ سدھائے
جو چاہندے سو لہندے ہن   تن من ڈکھڑے جھاگ سدھائے

ان اشعار میں پہلے اور تیسرے " سدھائے " کا مطلب " سیدھے ، براہ راست " ہے اور

دوسرے " سدھائے " کا مطلب " چلے گئے ، رخصت ہوئے " ہو گا ۔ اب ان اشعار کا سیدھا سادا مطلب یوں ہو گا کہ " میرے بھاگ اور خوش بختی مجھ پر براہ راست مہربان ہیں مجھے خوش بختی راس (پسند) آگئی ہے اور بد بختی رخصت ہو گئی ہے ۔ میرے تن اور من نے دکھوں کو عبور کر کے سیدھی راہ اختیار کی ہے اور اب وہ جو چاہتے ہیں مل جاتا ہے " ۔

یہ معنٰی پوری کافی کے مزاج کے مطابق ہیں اور اب لفظ " بھاگے بھاگ " کا مطلب یوں نکلے گا کہ " مجھے بھاگ راس (پسند) آگئے ہیں " ۔

یہ اردو کا " بھاگے " یعنی " بھاگ گئے " نہیں بلکہ سرائیکی کے " بھاگے " اور اردو کے "بھاگئے " یعنی " پسند آگئے " ہے ۔ سرائیکی کے " لموچڑ " یعنی جنوبی لہجے میں اپئے / کو اپے / اور اپئے / کو اپے / بھی بولتے ہیں " دیوان فرید " میں یہ لہجہ بھی ملتا ہے ۔ / پئے / کی جگہ / پے / کا استعمال کافی نمبر 204.3.1 میں دیکھیں ۔ یہ خواجہ فرید کے پیدائشی ضلع رحیم یار خان کا لہجہ ہے ۔ اس سلسلے میں تفصیل کے لیے دیکھیں صدیق طاہر کا مرتبہ " کلام خواجہ فرید " (ص 29 ، 28) صدیق طاہر کے مطابق بعض قلمی دیوانوں میں پائے جانے والے اس " لموچڑ" لہجے کو " دبیر الملک اور ان کی ٹیم کے دوسرے بزرگوں نے بھی معیاری لہجہ کے مطابق " کیا ہے

* بھائیندس : (سندھی) بھاتی ہوں

** درست لفظ " بھائیندیس " موئنث ہے ۔ موجودہ صورت مذکر کی ہے ۔

(پھ)

* پھلاری : پھولوں سے لد گئی ، پھلی پھولی

* پھلاریئے : پھولوں سے لد گئے ، پھلے پھولے

* پھلی : پھولوں سے لد گئی ، پھولی

** مندرجہ بالا تینوں مقامات پر معانی بیان کرتے ہوئے صاحب لغات فریدی نے چولستانی پودے " پھلی " کو فراموش کر دیا ہے ۔ خواجہ فرید نے پھلی ، پھلاری ، پھلاریئے کے ناموں سے کافی نمبر 67 ، 126 ، 183 اور 245 میں اس کا ذکر کیا ہے کافی نمبر 126 میں مولانا عزیز الرحمن نے لغات میں لکھا ہے کہ " لانڑے ، پھوگ ، پھلاری " یہ سب ریگستان کے پودے ہیں ۔

(جھ)

* جھپ : ***

** لغات فریدی میں اس لفظ کے معنٰی نہیں دیئے گئے ۔ یہ لفظ کافی نمبر 238 میں استعمال ہوا

ہے اور مولانا عزیز الرحمٰن نے اس کے معنیٰ " جھپ یا چھب : خوشنما ، دیدہ زیب ، دلکش " لکھے ہیں ۔ مصرعہ یوں ہے : " کنے کنے ہندے گل جھپ مالاں " یعنی " کانوں میں بندے ہیں اور گلے میں جپ مالا ہے " اس طرح جھپ کے معنیٰ جپنا سے متعلق بھی ہو سکتے ہیں یعنی " مالا جپنا ، ذکر کرنا "

* جھڑ : ***

** لغات فریدی میں اس لفظ کے معنیٰ بھی نہیں لکھے ہوئے ۔ " جھڑ " سرائیکی میں آسمان پر بادلوں کے چھا جانے کو کہتے ہیں ۔ " جھڑی " اس سے مشتق ہے ۔

(چھ)

* چھانگ : مویشیوں کا گلہ ، باالخصوص بچھڑوں کا گلہ (دیکھو چانگ)

** سندھی اردو لغات میں " چھانگ " کا مطلب " ریوڑ ، بکریوں کا گلہ ، جماعت ... وغیرہ " لکھے ہوئے ہیں ۔ سچل لغات میں بھی " چھانگ " کے معنی "بکریوں کا ریوڑ ۔ گلہ " لکھے ہوئے ہیں جبکہ لغات فریدی میں " باالخصوص بچھڑوں کا گلہ " لکھا گیا ہے اور بچھڑے گائے کے ہوتے ہیں

* چھول مٹھی کرݨ : محاورہ ہے ۔ خاطر مدارت کرنا (ٹہل سیوا)

** یہ الفاظ کافی نمبر 176 میں یوں استعمال ہوئے ہیں ۔

جڑ کیتی برہوں چھول مٹھی ۔ گیا ہار سنگھار دا تول اٹھی

مولانا عزیز الرحمٰن نے اس شعر کی لغات کے حوالے سے " چھول " کے معنیٰ " ہجوم ، طوفان " کئے ہیں اور " مٹھی " کے معنیٰ " بدنصیب " اور یہ معنی درست ہیں ۔ " چھول یا چھولی " دریا کی بڑی بڑی لہروں کو کہتے ہیں ۔ جیوکس نے " چھولی " کے معنی لہروں کا آگے پیچھے ہونا " لکھے ہیں اس شعر میں " خاطر مدارت یا ٹہل سیوا " کا محل نہیں ہے بلکہ " ہجر کی طوفانی لہروں کے تھپیڑے " ہیں جنہوں نے بد قسمت کو ہار سنگھار بھلا دئیے ہیں ۔ ویسے بھی " چھول مٹھی کرݨ " کا محاورہ سرائیکی زبان میں مستعمل نہیں ہے ۔ ممکن ہے کسی دور دراز علاقے میں یوں بھی رائج ہو ؟ " چھول " کا لفظ کافی نمبر 203 میں بھی خواجہ فرید نے برتا ہے :

دریا غضب دا چڑھ گیا سو جھول لکھ لکھ چھول وے

(دھ)

* دھار : خفا ، ناراض ، تیز

** یہ لفظ " دیوان فرید " میں دو معنوں میں استعمال ہوا ہے ایک تو " کاجل کی دھار " کے حوالے سے اور دوسرا " علیحدہ ، جدا " کے حوالے سے مثلاً کافی نمبر 54 میں :

متاں منماندہ تھیوے پنل نہ تھی دھار

یہاں دھار کا مطلب " علیحدہ ، جدا " ہے مولانا عزیز الرحمٰن نے اس کے معنٰی " علیحدہ ، جدا ، تیز " کے لکھے ہیں ۔ یہاں " تیز " کے معنٰی بھی اضافی ہیں ۔

* دھارو دھاری : دھار دھار ہے ، علیحدہ علیحدہ ، دھار سے

** یہ لفظ کافی نمبر 187 میں یوں استعمال ہوا ہے

پیسوں پانڑیں دھارو دھاری ۔ ڈیسوں جھوک تراوے

مولانا عزیز الرحمٰن کی لغات میں بھی دھارو دھاری کے معنٰی وہی ہیں جو " لغات فریدی " میں نقل ہوئے ہیں علاوہ ازیں " تراوے " کے معنٰی مولانا نے " تر کرنا " لکھے ہیں ۔ لغات فریدی میں بھی " تراوے " کے معنٰی " تری ، تروتازگی ، سیرابی " ہی لکھے گئے ہیں ۔اس سلسلے میں سرائیکی شاعر ڈاکٹر اشو لال ، جو کہ چولستان کے موبائل ہیلتھ یونٹ میں بھی تعینات رہے ہیں ، کی تحقیق یہ ہے کہ " دھارو ، دھاری اور تراوا " چولستان کے تین مشہور " ٹوبھے " (برساتی تالاب) ہیں ۔ اگر اس نام کے ٹوبھے موجود ہیں تو پھر مذکورہ شعر کے رواجی مفہوم لینا درست نہ ہو گا کیونکہ خواجہ فرید نے اپنی کافیوں میں دیگر چولستانی بستیوں اور ٹوبھوں کا ذکر بھی اکثر کیا ہے ۔ بُجھرا ، رچھٹا ، جودھاسر ، کارو ، لکی ، کیٹر ، راجڑ ، لدروا ، وغیرہ جیسے کئی مقامات کا ذکر دیوان فرید میں ملتا ہے ۔ خواجہ فرید کی شاعری پر چولستان کے حوالے سے تحقیق کرنے والے دانشور محمد حیات چغتائی نے بھی ان ٹوبھوں کی تصدیق کی ۔

(کھ)

* کھائیندس : (سندھی) میں کھاؤں گی

** درست سندھی لفظ "کھائیندیس " (مونث) ہے ۔ موجودہ صورت مذکر کی ہے ۔

* کھنڑ کھنڑ : کھن کھن کی آواز ۔ اونٹوں کے زیورات کی کھنا کھن جو اونٹوں کی ہموار رفتار سے پیدا ہوتی ہے۔

** یہ لفظ کافی نمبر 229 میں استعمال ہوا ہے

جلدی موڑ مہار ۔ پریں دو کھنڑ کھنڑ وے

مولانا عزیز الرحمن نے " کھنڑ کھنڑ " کے معنٰی " تیز گام ہو اور کھن کھن کرتا ہوا چلا جا "

لکھے ہیں ۔ اصل میں یہ سندھی فعل امر " کھڻ " بمعنی " اٹھا " سے مشتق ہے ۔ " کھڻ
کھڻ " کے مجازی معنی ہوں گے " تیزی سے اٹھا کر ۔ تیز گام ہو " نہ کہ " کھن کھن کرتا
ہوا چلا جا " ۔ یہ سندھی زبان کا عام محاورہ ہے اس کے معنٰی ہوں گے " اٹھا کر لے چل " ۔

(گھ)

* گھانگھے : بڑے بڑے چاک ، قتلے ، ٹکڑے

** یہ لفظ کافی نمبر 182 اور 199 میں " چولا بوچھڻ گھانگھے " کی صورت میں استعمال ہوا ہے
" گھانگھا " اصل میں کسی گھڑے یا مٹکے کے نچلے حصے کے ٹوٹ جانے کے بعد اوپر والے حصے
کے رہ جانے والے بڑے سوراخ کو کہتے ہیں ۔ مذکورہ کافیوں میں یہ لفظ دوپٹہ اور قمیض تار تار
ہونے کے معنی میں استعمال ہوا ہے ۔ کپڑوں کے تار تار ہو کر چیتھڑوں کی صورت میں جسم پر
لٹک جانے کو بھی " گھانگھے " کہتے ہیں ۔ اس کے معنٰی " قتلے ، ٹکڑے " قطعاً نہیں ہیں ۔
جیوکس کی لغات میں " گھانگھا " کے معنٰی " مٹی کے کسی ٹوٹے ہوئے برتن کا گلا ۔ اس قدر
پھٹے ہوئے کپڑے کہ جن کی مرمت نہ ہو سکے " ۔ دیے گئے ہیں

* گھمائیندس :(سندھی) قربان کروں گی

** یہ لفظ کافی نمبر 62 میں استعمال ہوا ہے اور " گھول گھمائیندس " مرکب ہے ۔ تنہا اس
لفظ کے معنٰی " قربان کروں گی " نہیں نکلتے ۔ اس تنہا لفظ کے معنٰی " گھماؤں گا " کے ہیں
مونث کے لیے درست لفظ " گھمائیندیس " ہو گا ۔

* گھمکن : ***

** لغات فریدی میں اس لفظ کے معنٰی نہیں دیئے گئے ۔ یہ لفظ کافی نمبر 87 میں آیا ہے اور مولانا
عزیز الرحمٰن نے بھی اس کے معنٰی نہیں لکھے اصل مصرعہ " کڑیاں نورے پیریں گھمکن " ہے ۔
کڑیاں اور نورے پاؤں کے زیوارت ہیں جو پازیب سے بھاری ہوتے ہیں اور چلتے ہوئے پیروں میں
ان کی جو آواز آتی ہے اسے " گھمکڻ " کہتے ہیں ۔ اس آواز کو " گھمکار " کہا جاتا ہے ۔
جیسے دہی بلونے کی آواز " گھُمکار " کہی جاتی ہے ۔

لغاتِ فریدی

متن: ڈاکٹر مہر عبدالحق

****

(الف)

****

ا : الف ۔ حروف تہجی کا پہلا حرف ۔ حرف ندا جیسے خدایا ، یارا وغیرہ میں ۔

آ : (فعل امر) ۔ اپنی طرف بلانے کا کلمہ آ ۔ آوَ

آ : آکر

آب : (ف) پانی

آباد : (ف) آباد

آبادی : (ف) آبادی

آبادیاں : آبادی کی جمع ۔ آبادیاں

آب حیات : (ف) زندگی عطا کرنے والا پانی ۔ آبِ بقا

آبھی : آبنی ہے (لڑائی) ۔ ٹھن گئی ہے

آپ : خود

آپ آکیتو : تم نے خود آکر کیا

آپت : آپس ۔ آپس میں ۔ باہم

آپے : خود ہی ۔ اپنے آپ

آپئی سی : اسے آن پڑی ہے ۔ اسے مل گئی ہے

آتش : (ف) آگ

آتم (س) روح ۔ ذات ۔ نفس ۔ آتما

آتم دیو : (س) روح کا دیوتا

آترنج : وہ صحن یا کھلا مکان جہاں لڑکیاں اور عورتیں جمع ہو کر چرخہ کاتی تھیں

آتھئے : آکر ہوئے

آثار : (ع) اثر کی جمع ۔ علامات ۔ آیات ۔ نشانیاں

آثاروں : آثار سے

آخر : (ع) آخر ۔ انجام کار

آدم : (ع) آدمی ۔ انسان ۔ وہ پہلا انسان اور پہلا پیغمبر جس سے نسل آدم اور سلسلہ رشد و ہدایت جاری ہوا

آدم جئے : آدم زاد ۔ اولاد آدم ۔ انسان

آدم خوار : انسان خور ۔ آدمی کو کھا جانے والا

آدینہ : (ف) جمعہ

آر : اس کنارے

آرام : (ف) آرم ۔ سکون

آرد : (ف) لائے ۔ لاتا ہے

آزاد : (ف) آزاد ۔ بے قید

آزادی : (ف) آزادی ۔ پابندی کا ضد

آزار : (ف) دکھ درد ۔ تکلیف

آزاروں : دکھ درد سے ۔ تکلیف سے

آزاری : دکھی ۔ مبتلائے آزار ۔ آزردہ

آس : امید

آساں : امیدیں ۔ آس کی جمع

آساں : میں آؤں گا یا آؤں گی ۔ آونڑ مصدر سے فعل مستقبل کا صیغہ واحد متکلم ۔ پوری گردان اس طرح ہو گی

آسی (وہ آئے گا) ، آسن (وہ آئیں گے) ، آسیں (تو آئیگا) ، آسو (تم آؤ گے) ، آساں (میں آؤں گا) ، آسوں (ہم آئیں گے)

آسائش : (ف) آرام ۔ آسودگی

آسرا : سہارا

آسرے : سہارے ۔ آسرا کی جمع

آسی : وہ آئے گا ۔ آونڑ مصدر سے فعل مستقبل واحد غائب کا صیغہ ۔ پوری گردان کے لئے دیکھو " آساں "

آسے پاسے : ادھر ادھر ۔ ایک طرف کو ۔ اوجھل

آشنا : (ف) دوست ۔ واقف

آغاز : (ف) ابتدا ۔ شروع

آفات : (ع) آفت کی جمع ۔ مصیبتیں ۔ آفتیں

آفت : (ع) مصیبت ۔ آفت

آکاس : (س) آسمان

آکر : آکر ۔ آکے بھی کہتے ہیں

آکھ : تو کہ ۔ آکھن مصدر سے فعل امر واحد حاضر کا صیغہ ، جمع حاضر کے لئے واؤ کا اضافہ کرتے ہیں ۔ آکھو ، تم کہو یا آپ کہیں

آکھدی : کہتی ۔ ماضی احتمالی واحد غائب کا صیغہ (مونث) پوری گردان اس طرح ہو گی آکھدی (وہ کہتی) ، آکھدیاں (وہ کہتیں) ، آکھدی (تو کہتی) ، آکھدیاں (تم کہتیں) ، آکھدی (میں کہتی) ، آکھدیاں (ہم کہتیں)

اردو قدیم میں میر تقی میر کے زمانے تک جمع مونث کا صیغہ اسی طرح آں کے بڑھانے سے بنایا جاتا تھا مثلاً ان صحبتوں میں آخر جائیں ہی جاتیاں ہیں

آکھن : وہ کہیں ۔ فعل مضارع جمع غائب کا صیغہ پوری گردان اس طرح ہوگی

آکھے (وہ کہے) ، آکھن (وہ کہیں) ، آکھیں (تو کہے) ، آکھو (تم کہو) ، آکھاں (میں کہوں) ، آکھوں (ہم کہیں)

آکھے : وہ کہے

آکھے : (سندھی) اس کو

آکھیئے : کہی ہوئی باتیں ۔ فرمائشیں ۔ کہنے

آکھیں : تو کہنا ۔ فعل امر واحد حاضر کی دوسری صورت ہے ، اس صورت میں جمع

حاضر کا صیغہ ہو گا "آکھاہے" تم کہنا
آکھیا : کہا ۔ ماضی مطلق ۔ تمام صیغوں میں یہی صورت رہے گی ۔ اردو میں بھی صیغوں کی یہی صورت رہتی ہے البتہ " نے " حرف فاعل کا اضافہ کر دیا جاتا ہے ، جو بقول بابائے اردو ڈاکٹر مولوی عبدالحق صاحب اردو میں پنجابی سے آیا ہے ، قدیم اردو میں " نے " کا وجود نہیں تھا ۔ سرائیکی میں بھی " نے " استعمال نہیں ہوتا ۔ بلکہ اس کا مفہوم فاعل کے آخری حروف کے نون غنہ سے لیا جاتا ہے مثلاً
اوں آکھیا (اس نے کہا) ، انھاں آکھیا (انہوں نے کہا) ، تیں آکھیا (تو نے کہا) ، تساں آکھیا (تم نے کہا) ، میں آکھیا (میں نے کہا) ، اساں آکھیا (ہم نے کہا)
سرائیکی میں حروف فاعلی و حروف مفعولی استعمال ہوتے ہیں (دیکھو آکھیم)
آکھیا ہا : کہا تھا
آکھیم : میں نے کہا ۔ اس لفظ میں میم فاعلی ہے۔ اس قسم کے فاعل نما فعلوں کا استعمال سرائیکی کی خصوصیت ہے جس سے زبان میں اختصار اور حسن پیدا ہوتا ہے ، حروف فاعلی کا استعمال " آکھیا " کے ساتھ اس طرح ہو گا۔
آکھیں (اس نے کہا) ، آکھیونے (انہوں نے کہا) ، آکھیو (تو نے کہا) ، آکھیوہے (تم نے کہا) ، آکھیم (میں نے کہا) ، آکھیوسے (ہم نے کہا)
آگ : آگ
آگاہ : (ف) واقف
آ گل لانوم : وہ آکر مجھے گلے سے لگائے۔ لانوم میں میم مفعولی ہے ۔ لانوݨ (لگانا) مصدر سے مضارع کی یہ گردان اس طرح ہو گی ۔
لاوس (اسے لگائے) ، لانونے (انہیں لگائے) ، لاوی (تجھے لگائے) ، لاوے (تمہیں لگائے) ، لانوم (مجھے لگائے) ، لاوے (ہمیں لگائے)
آل : ایک قیمتی کپڑے کا نام ہے
آل : ایک ہی کنبے کے افراد ۔ اولاد ۔ پیروکار
آ لائیس : اس نے آکر لگایا ۔ لائیس میں حرف سین فاعلی ہے ۔ لانوݨ مصدر سے فاعلی حروف کے ساتھ ماضی مطلق کی گردان اس طرح ہو گی ۔
لائیس (اس نے لگایا) ، لیونے (انہوں نے لگایا)

لایو (تو نے لگایا) ، لیوہی (تم نے لگایا) ، لایم (میں نے لگایا) ، لیوسے (ہم نے لگایا)

آلس : سستی ۔ کسلمندی

آلوآل : اعلیٰ سے اعلیٰ

آلوں : آل اولاد سے ۔ کسی اسم کے آگے "وں" بڑھا دینے سے " میں سے " یا " سے " کا مفہوم پیدا ہو جاتا ہے ، مثلاً دلوں ، دل سے ۔ بزاروں ، بازار سے وغیرہ

آلھو ساراں : آکر خبر لو ۔ خبر گیری کرو ۔ حالات دریافت کرو

آلی : گیلی ۔ تروتازہ ۔ شاداب

آلے : تازہ ۔ ہرے (زخم)

آلیاں : (آلی کی جمع) تازہ زخموں والی ۔ زخمی

آمر : (ع) حکم دینے والا

آمن : (ع) امن دینے والا

آن : (ف) لمحہ

آن : لا ۔ لے آ ۔ آنڑ (لانا) مصدر کا فعل امر کا صیغہ واحد ۔ جمع کے صیغے کے لئے ہو گا " آنو " لاؤ

آن : عزت ۔ توقیر ۔ آن

آن : آکر

آں : لاحقہ ہے " ہاں " بمعنی میں ہوں کا مخفف ، مثلاً کلیاں : میں مضطرب ہوں

آں : (ف) وہ

آندا : آتا ۔ ماضی احتمالی واحد غائب کا صیغہ ۔ پوری گردان اس طرح ہوگی

آندا (وہ آتا) ، آندے (وہ آتے) ، آندا (تو آتا) آندے (تم آتے) ، آندا (میں آتا) ، آندے (ہم آتے)

آندے : آتے

آندی : آتی صیغہ موءنث کی گردان اس طرح ہو گی

آندی (وہ آتی) ، آندیاں (وہ آتیں) ، آندی (تو آتی) ، آندیاں (تم آتیں) ، آندی (میں آتی) آندیاں (ہم آتیں)

آؤ ندا : آتا ۔ دیکھو "آندا" ۔ واؤ کا استعمال اب نہیں ہوتا

آندیں : تو آتا ہے ۔ فعل حال واحد حاضر کا صیغہ (مذکر) ہے ۔ پوری گردان اس طرح ہو گی

آندے (وہ آتا ہے) ، آندن (وہ آتے ہیں) ، آندیں (تو آتا ہے) ، آندے او (تم آتے ہو) آنداں (میں آتا ہوں) ، آندے سے (ہم آتے ہیں)

آندیں : آتے ہوئے ۔ فعل حالیہ ہے ۔
ماضی احتمالی واحد غائب کا آخری حرف دور
کرکے "یں" لگانے سے بنتا ہے ۔ مثلاً
کھاندیں : کھاتے ہوئے یا کھانے میں ۔
پیندیں : پیتے ہوئے یا پینے میں ۔ بھجدیں :
دوڑتے ہوئے ۔ ٹردیں پھردیں : چلتے
پھرتے ہوئے ۔
معنوں میں زور پیدا کرنے لئے ان الفاظ کو
دہرایا بھی جاتا ہے مثلاً ٹردیں ٹردیں : چلتے
چلتے ۔ کھاندیں کھاندیں : کھاتے کھاتے ۔
بھجدیں بھجدیں : دوڑتے دوڑتے ۔ وغیرہ
آنواں : میں آؤں ۔ اس فعل کی پوری گردان
اس طرح ہوگی
آوے (وہ آئے) ، آنون (وہ آئیں) ، آنویں
(تو آئے) ، آوویا آؤ (تم آؤ) ، آنواں (میں آؤں)
آنووں (ہم آئیں)
آنند : (س) آرام ۔ سکون و قرار ۔ سکھ چین
آنودا : آتا
آنوݨ : آنا (مصدر ہے)
آنوݨاں : آنا
آنوݨ دی کر : جلدی سے آجا ۔ یہ ترکیب
سرائیکی سے مخصوص ہے ۔ مفہوم میں تاکید
واصرار پیدا کرنے کے لئے کہتے ہیں مثلاً
کھانوݨ دی کر : جلدی سے کھا لے ۔ بھجݨ
دی کر : جلدی سے بھاگ جا ۔ وغیرہ
آن وسائے : آکر آباد کرے ۔ آکر بسائے
آنوم : یہاں میم مفعولی ہے ۔ مجھے آئے ۔
مثلاً یار نظر نہ آنوم : مجھے دوست دکھائی نہ دے
آنوم : میم فاعلی بھی ہو سکتا ہے ۔ آنے والا ۔
یار آنوم : میرا دوست آئے
آنون : وہ آئیں
آنویں : تو آئے (تم آنا)
آنویں نہ ہا : تو نہ آتا
آنے : لائے
آئیں : تو لانا ۔ یہ واحد حاضر کا صیغہ ہے ۔
جمع حاضر کا صیغہ ہوگا " انا ہے " آپ لے
آنا ۔ تم لے آنا
آواج : (ہندی) آواز
آوارہ : (ف) آوارہ ۔ بے مقصد پھرنے والا
آواری : آوارہ کی تانیث
آواز : (ف) آواز (مذکر استعمال کیا گیا ہے)
آوم : مجھے آئے ۔ مثلاً آوم یاد : مجھے یاد آئے
آون : وہ آئیں
آوے : آئے

آہ : آہ ۔ فریاد

آہا : تھا ۔ اب صرف " ہا " استعمال ہوتا ہے

آہن : (سندھی) ہیں

آہی : تھی

آہے : (سندھی) کیجئے

آہے : تھے

آہیں : آہیں (جمع مونث) جمع مذکر کے لئے " آہاں " ہو گا

آہیں : تم تھے

آہیاں : میں ہوں

آئی : آئی

آئے : آئے ۔ آجائے یا آگئے

آئیاں : آئیں (جمع مونث)

آئیمیں : میرے پاس آیا ہے یا میرا آیا ہے

آئے ہو : آئے ہو

آئیں : تم آئے ہو ۔ ماضی قریب واحد حاضر کا صیغہ ہے ۔ پوری گردان اس طرح ہو گی ۔

آئے (وہ آیا ہے) ، آئن (وہ آئے ہیں) ، آئیں (تو آیا ہے) ، آئیو (تم آئے ہو) ، آیاں (میں آیا ہوں) ، آئے ہیں (ہم آئے ہیں)

آئین : (ع) قانون ۔ دستور ۔ روش ۔ طرز ۔ قاعدہ ۔

آرائش : زیب

آئینہ : (ف) آئینہ ۔ شیشہ جو چہرے وغیرہ کا عکس دکھاتا ہے

آیا : آیا

آیات : (ع) آیت کی جمع ۔ علامات ۔ نشانیاں ۔ قرآن حکیم کی آیتیں

آیاتاں : آیات کی جمع ۔ علامتیں ۔ آیات

آئیاں : آئی ہیں (آئی کی جمع)

آیت : نشانی ۔ علامت ۔ قرآن حکیم کی آیت

آیم : آیا (مجھے یا میں) ۔ میم فاعلی یا مفعولی متن کے مفہوم کے مطابق پڑھی جائے گی ۔ مثلاً آیم دھوڑا : مجھے دھکا آیا(لگا) ، یا یار آیم : میرا دوست آیا ۔ نیز میں آیا یا آئی بھی اس کے معنی ہیں

آیو : تجھے آیا ۔ آنون مصدر سے ماضی مطلق سے واحد متکلم کا صیغہ ہے ۔ پوری گردان اس طرح ہو گی ۔ (حروف مفعولی کے ساتھ)

آیس (اسے آیا) ، آیونے (انہیں آیا) ، آیو (تجھے آیا) ، آیوہے (تمہیں آیا) ، آیم (مجھے آیا) آیوسے (ہمیں آیا)

حروف فاعلی کے ساتھ یہ گردان اس طرح ہو گی

آیا (وہ آیا) ، آئے (وہ آئے) ، آیوں (تو آیا)

، آیوہے (تم آئے) ، آیم (میں آیا) ، آیو
سے (ہم آئے)
اگر حروف فاعلی کی بجائے اردو کی طرح ضمائر
لگائے جائیں تو گردان اس طرح ہو گی۔
او آیا (وہ آیا) ، او آئے (وہ آئے) ، توں آیا
(تو آیا) ، تساں آئے (تم آئے) ، میں آیا
(میں آیا) ، اساں آئے (ہم آئے)
آیوں : تو آیا
ابتر : (ف) خستہ حال ۔ خوار وزبوں
ابدال : (ع) ستر اولیاء جن کی تعداد جانشینی
کے ذریعے برقرار رکھی جاتی ہے
ابرار : (ع) پاک لوگ ۔ پاکیزہ زندگی بسر
کرنے والے
ابراہیم : حضرت ابراہیمؑ جنہوں نے خانہ کعبہ
کی بنیاد رکھ کر عالم انسانیت کو پہلی بار
مرکزیت کا تصور دیا ۔ آپ کو خلیل اللہ
بھی کہا جاتا ہے ۔ آپ کو نمرود نے آگ
کے بہت بڑے الاؤ میں ڈال دیا مگر آگ اللہ
تعالیٰ کے حکم سے گل و گلزار بن گئی ۔ آپ
نے اللہ کی راہ میں اپنے بیٹے تک کو قربان کر
دینے سے دریغ نہ کیا۔
ابرو : بھویں ۔ ابرو

ابلیسی : شیطانی ۔ ابلیس کا لفظ "بلس"
سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں خدا کی
رحمت سے نا امید ہونا
ابناس : (ہندی) فانی ۔ ناس ہو جانیوالی چیز
ابن العربی : محی الدین ابن عربی جنہوں نے
تصوف میں وحدت الوجود کا نظریہ پیش کیا
اِبہام : (ع) دروازہ بند رکھنا ۔ مفہوم کھول
کر بیان نہ کرنا ۔ پوشیدگی
اُبالے : ابال کی جمع ۔ جوش
اُباہل : جلد بازی
اباہلے : جلد بازی کرنے والے
اباہلیاں : (جمع مونث) جلد بازی کرنے والی ۔ تیز
ابردے : (دل) بیٹھ جاتا ہے
ابھاری : دریا کے بہاؤ کی مخالف سمت والی ۔
اوپر والی ۔ اسی لفظ سے " ابھا " بمعنی
شمال بنا ہے یعنی دریا کے بہاؤ کے خلاف سمت
ابھریا : طلوع ہوا
ابھے : شمال کی طرف کے (دیکھو ابھاری)
اپار : (ہندی) جس کی وسعت معلوم نہ ہو سکے
اپٹھڑی : الٹی ۔ اپٹھی کی تصغیر ہے
اپٹھڑے : الٹے ۔ الٹی سمجھ والے
اپٹھیاں : اپٹھی کی جمع ۔ الٹی ۔ اوندھی

اپرم : روحانی
اپٹا : اپنا ۔ پرایا کا ضد
اپٹی : اپنی
اپٹیاں : اپنیں کی جمع ۔ اپنی
اپٹے آپ : اپنے آپ
اپڑم : میری (مثلاً آواز) پہنچے ۔ " اپڑن " مصدر کے معنے ہیں ، جالینا ، کسی متحرک چیز یا شخص تک عقب سے پہنچنا
اپنا : اپنا
اتار : اتار کر
اتارا : نزول اجلال ۔ جلوہ نمائی
اتاراں : اتاروں
اتارم پار : مجھے ندی کے پار لے جائے
اتاریندس : (سندھی) اتاروں گی
اتاڑ : اتے بمعنی اوپر سے مشتق ہے ۔ اونچی جگہ ۔ بلند مقام ۔ فراز ۔ اونچا ٹیلہ ۔ اوپر کی زمین
اتاول : جلد بازی ۔ جلدی ۔ تیزی
اترم : میرے (مثلاً دل) سے اتر جائے
اتنا : اتنا ۔ اس قدر
اتنی : اتنی
اتوں : اوپر سے

اَتے : نیز ۔ اور
اُتے : پر ۔ اوپر
اتھ : یہاں ۔ اتھاں کا مخفف ہے جو اصل میں ایں تھاں بمعنی "اس جگہ" تھا ۔ اسی طرح اتھاں : اوں تھاں ۔ کتھاں ، کے تھاں ۔ جتھاں ، جو تھاں وغیرہ ۔ اردو میں تھاں کی بجائے "ہاں" بولا جاتا ہے یہاں ، وہاں ، کہاں ، جہاں وغیرہ ۔
اُتھ : وہاں ۔ اُتھاں کا مخفف
اِتھاں : یہاں
اُتھاں : وہاں
اُتھائیں : اسی جگہ پر ۔ وہیں ۔ (اُتھاہیں بھی بولتے ہیں)
اِتھائیں : اسی جگہ پر ۔ یہیں ۔ (اِتھاہیں بھی بولتے ہیں)
اٹکن : اٹک جائیں ۔ اڑ جائیں ۔ پھنس جائیں ۔ لگ جائیں
اَٹکے : اٹک جائے ۔ پھنس جائے ۔ اڑ جائے
اُٹل پے : اُمڈ پڑے
اُٹھ : اُٹھ
اُٹھا : اُٹھا
اُٹھ گئے : ہٹ گئے ۔ دور ہو گئے

اٹھاں دے : اونٹوں کے
اٹھائیں : اٹھانا (فعل امر)
اٹھانواں : میں اٹھاؤں
اٹھانودیاں : اٹھاتی ہیں
اٹھاوے : اٹھائے
اٹھایا : اٹھایا
اٹھایم : میں نے اٹھایا یا اٹھائے
اٹھدیں : اٹھتے ہوئے
اٹھدیاں : اٹھتی (مونث)
اٹھ کاٹھیاں : پیچیدگیاں ۔ پُر پیچ راستے
(اَٹ کھٹ کی جمع)
اُٹھ گئی : اُٹھ گئی ۔ چلی گئی
اٹھن : اٹھیں
اُٹھم : میرے (مثلاً دل) سے اُٹھیں
اٹھی : اٹھی ۔ اٹھ کھڑی ہوئی ۔ مثلاً پیڑ
اٹھی کے معنی ہوئے درد پیدا ہوا ۔ درد اٹھا
اٹھی اٹھی : اٹھ اٹھ کر
اٹھیاں : میں اٹھی ہوں
اٹھیساں : میں اٹھاؤں گی
اٹھیساں : میں اٹھوں گی
اثبات : (ع) اقرار ۔ ہاں کرنا ۔ ماننا ۔ نفی کا
ضد

اثباتی : اثبات کا ۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر
یقین رکھنے والا
اثر : (ع) اثر
اثینیت : (ع) دوئی ۔ دوییت ۔ اللہ تعالیٰ
کے علاوہ کسی دوسری ہستی پر یقین رکھنا
اجارا : ٹھیکہ ۔ ذمہ داری
اُجاڑ : ویرانی ۔ بربادی ۔ تباہی ۔ ویران مقامات
اُجاڑاں : میں اُجاڑوں ۔ برباد کروں
اُجاڑن : وہ برباد کریں ۔ اُجاڑیں ۔ تباہ کریں
اَجایا : بے کار ۔ بے فائدہ ۔ ضائع ۔ اصل میں یہ لفظ عربی کا " ضائع " تھا ۔ جو سرائیکی میں " ضایو " کے تلفظ سے علیحدہ بھی مستعمل ہے " ض " کی آواز " ج " سے بدل جاتی ہے ۔ اس تبدیلی کے بعد لسانی اصولوں کا عمل ہوا ۔ "س" کے سابقے سے یہ لفظ سجایا اور " الف " کے سابقے سے اجایا بن گیا ۔ سجایا مثبت معنوں میں سچل ۔ مفید اور اجایا منفی معنوں میں بے کار ۔ بے فائدہ وغیرہ مفہوم کے لئے بولا جانے لگا ۔
اَجائی : اجایا کی تصغیر بے کار ۔ بے فائدہ
اَجائے : (جمع) بیکار

اجل : موت

اجلڑے دے : اجل کے ۔ اجلڑا اجل کی تصغیر ہے

اجمیر : مشہور شہر جہاں حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری ؒ کا مزار ہے ۔ یہاں کی کانچ کی چوڑیاں مشہور تھیں ۔

اجودھیا : بھارت قدیم کا شہر جہاں کے راجہ دسرت کے ہاں رام چندر پیدا ہوئے ۔ یہ مقام ہندوؤں کی زیارت گاہ ہے ۔

اجھو : ابھی ۔ تھوڑی ہی دیر میں ۔ بہت جلدی

اجاڑے : اُجاڑ کر

اُجاڑاں : میں اُجاڑوں

اُجاڑن : وہ اُجاڑیں ۔ تباہ و برباد کریں

اُجاڑی : تباہ و برباد کی

اُجاڑیا : اُجاڑا

اُجاڑیم : میں نے اُجاڑ دیا

اُجاڑیم : نے مجھے اُجاڑ دیا

اَجاں : ابھی ۔ ابھی تک

اُجڑی : اجڑی ہوئی ۔ برباد شدہ

اُجڑیے : اجڑ گئے

اُجڑیاں : اجڑی کی جمع ۔ اجڑ گئیں

اجکل : آجکل

اُچ : بلندی ۔ اونچی جگہ ۔ اُبھار ۔ اونچا مقام ۔ فراز

اُچاک : اچاٹ ۔ پریشان ۔ اُداس ۔ دل گرفتہ

اُچڑے : اُونچے ۔ اُچے کی تصغیر

اُچے : اُونچے ۔ بلند

اچھک : خوشحال ۔ بے فکر ۔ ہشاش بشاش

اچھل : کناروں سے باہر ۔ طوفان کی طرح آنیوالے

اچھلن : اچھلیں

احاد : ایک سے نو تک کے اعداد ۔ پہلے

احاطے : احاطے میں ۔ صحن میں

اَحد : (ع) بالکل ایک ۔ تنہا ۔ مفرد ۔ واحد

احدوں : احد سے

احدیت : (ع) یکتائی ۔ ایک ہونا ۔ توحید

اِحرام : (ع) حرم میں آنا ۔ مقررہ اوقات میں آنے کیلئے بعض حلال اور مباح اشیاء سے پرہیز کرنا ۔ مثلاً سلے ہوئے کپڑے وغیرہ کا استعمال چھوڑ دینا

احسانوں : احسان سے

احقر : (ع) بے حد حقیر ۔ سب سے کم ۔ تفصیل کل کا صیغہ ہے

احکام : (ع) حکم کی جمع ۔ احکام

اِحلام : (ع) توہمات

احمدؐ : نبیؐ اکرم محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اسم گرامی

احمر : (ع) سرخ

اخبار : (ع) خبر کی جمع خبریں ۔ احادیث

اخباروں : اخبار سے ۔ یعنی اقوال و احادیث نبوی سے

اخلاص : (ع) خلوص ۔ سچائی ۔ نیز سورہ اخلاص

ادا : پورا کرنا ۔ نبھانا ۔ واپس دینا ۔ عہدہ برآ ہونا

ادا : نازوادا

اَدّا : (سندھی) بھائی

ادا تھیا : پورا ہو گیا

اداس : غمگین

اداسی : اداسی ۔ غمگینی

ادائیں : نازوادا ۔ ادا کی جمع

ادب : احترام

ادب : (ع) علم ادب ۔ ہر چیز کے اندازے اور حد پر نگاہ رکھنا ۔ عمدہ روش ۔ قائدہ ۔ دانش

اَدبنی ربّی : (ع) میرے رب نے مجھے آگہی دی (حدیث)

اِدراک : (ع) فہم وفراست ۔ سمجھ بوجھ

اِدریسی : حضرت ادریسؑ والی

ادنیٰ : (ع) بہت کم درجے کا

اُدھار : یہ لفظ اوَدھارا بھی پڑھا گیا ہے جس کے معنی ہیں شکل اختیار کرنے والا ۔ لیکن اُدھارا زیادہ موزوں ہے ۔ اُدھارا کے معنی ہیں عاریتاً دیا ہوا ۔ عارضی طور پر بطور قرض دیا ہوا۔

اَدُھر مَدُھر : مست کر دینے والا (راگ)

اڈِتے : تان کر ۔ پھیلا کر ۔ لگا کر ۔ یہ لفظ اڈِن مصدر سے ہے جس کے معنے ہیں پھیلانا ۔ جھولی اڈِن ، ہتھ اڈِن وغیرہ محاورات ہیں ۔ نواڑ ، کھیس ، ازار بند وغیرہ بُننے کے لئے لکڑیوں کے جو کرگھے بنائے جاتے ہیں انہیں اڈّا کہتے ہیں ۔ پانی کی نالی کو اس کے پھیلانے کی صفت کی وجہ سے اڈّ کہتے ہیں ۔ بسوں لاریوں کا اڈّا بھی غور طلب ہے ۔

اڈّاراں : اڑاؤں

اڈّانواں : اڑاؤں

اڈّاوں : ہم اڑائیں

اڈّاہے : خیالی اور فرضی شکلیں ۔ توہماتی اشکال و صور

اڈّیندیں : اڑاتے ہوئے

اڈھائیَ : اڑھائیَ ۔ دو اور نصف

اذان : اذان ۔ الصلواۃ کا بلاوا

ارادی : اپنے ارادے سے

ارث : (ع) وراثت

ارشاد : (ع) حکم ۔ نیک کام کی ہدایت

ارضی : زمین سے تعلق رکھنے والا ۔ زمینی ۔ خاکی

ارکان : (ع) رکن کی جمع ۔ ستون ۔ افراد ۔ اجزاء

اِرکھر : چھیڑ چھاڑ

ارم : بہشت

ارمان : ارمان ۔ افسوس

اُروار : اس طرف ۔ دریا کے اس پار

ارواح : (ع) روح کی جمع ۔ روحیں ۔ ارواح دینا محاورہ ہے جس کے معنی ہیں ایصال ثواب کے لئے خیرات وغیرہ دینا

اُریرے : ذرا ادھر کو ۔ اس طرف کو ۔ زیادہ قریب

اڑا : بھڑکا دے ۔ آگ کو تیز کر (فعل امر)

اڑاپ : یہ لفظ اور "اڑاند" اڑنا مصدر سے حاصل مصدر بنائے گئے ہیں ۔ اڑنے یا پھنسنے کی حالت ۔ اٹکاؤ

اڑاپے : اڑاپ ہے (دیکھو "ے")

اڑانگا : پر پیچ ۔ مشکل ۔ دشوار گزار

اڑانگے : اڑانگا کی جمع ۔ پر پیچ و خم ۔ دشوار گزار

اڑاڑیں : اڑاڑوں میں ۔ اڑاڑ کے معنی ہیں پھنس جانے کی جگہ ۔ دریا کے اندر وہ نا معلوم مقام جہاں لکڑیاں یا دریائی پودے اور ان کی جڑیں وغیرہ پڑی ہوتی ہیں اور ان میں غوطہ زن یا کشتیاں وغیرہ الجھ جاتی ہیں ۔

اڑاہ : الاؤ ۔ بہت بڑی آگ

اڑاہیں : اڑاہ میں ۔ الاؤ میں ۔ اسما کے آگے "یں" لگانے سے "میں" کا مفہوم پیدا ہو جاتا ہے

اڑائیَ : اڑائیَ

اڑایم : میں نے پھنسا لیا

اڑایا : اڑا دیا ۔ پھنسا دیا

اڑایو : تم نے جھونک دیا ۔ تم نے آگ میں ڈال دیا

اڑ چکڑی : پھنس چکی ۔ چکڑی ، چکی کی تصغیر ہے ۔ اڑ چکی

اڑدے : اڑتے ۔ الجھتے

اڑدی : ہچکچاتی ۔ تامل کرتی

اڑیں : الجھیں گے

اڑگیا : الجھ گیا ۔ پھنس گیا

اڑن بجے : (سندھی) محبوب کے

اڑی : اڑ گئی ۔ پھنس گئی ۔ الجھی ہوئی ۔
پھنسی ہوئی

اڑیاں : پھنسی ہیں ۔ لگی ہیں ۔ اڑ گئیں

اڑیساں : آگ تیز کروں گی ۔ بھڑکاوں گی

اڑیندیاں : اڑا لیتی ہیں ۔ پھنسا لیتی ہیں

ازار : درد

ازاری : مبتلائے درد ۔ دکھی ۔ آزردہ

ازل : (ع) ابتدائے کائنات ۔ آغاز وقت ۔
زمان ومکان کے وجود میں آنے کا وقت

ازلوں : ازل سے

ازلی : ازل کا ۔ سرمدی

ازمائے : آزمالئے ۔ آزما چکی ہوں

اِس : اِس

اُس : اُس

اساڈڑا : ہمارا

اساڈڑے : ہمارے ۔ اساڈے کی تصغیر

اساڈڑی : ہماری ۔ اساڈی کی تصغیر

اساڈی : ہماری

اساڈے : ہمارے

اساڈیاں : ہماری ۔ اساڈی کی جمع

اساں : ہم

اساں : ہمیں

اسانوں : ہمیں (پنجابی ہے) ۔ ہم کو ۔
سرائیکی میں "اساکوں" کہیں گے

اساں ول / اسانول : ہماری طرف

اساہاں / اساں ہاں : (سندھی) ہمیں

اساہجی : (سندھی) ہماری

اسباب : (ع) سبب کی جمع ۔ سامان ۔
وجوہات ۔ اسباب

است : (ف) ہے

استاد : (ف) استاد ۔ علم پڑھانے والا

استادیاں : مہارتیں

استغفار : (ع) توبہ کرنا ۔ پناہ مانگنا ۔ بچاؤ چاہنا
"غَفَرَ" اس کا مادہ ہے جس کے معنی ہیں ڈھال

اسداللہ : (ع) اللہ کا شیر ۔ حضرت علیؑ کا لقب

اس دے : اس کے

اسرار : (ع) سِر کی جمع ۔ راز ۔ بھید ۔
پوشیدہ امور

اسلام : (ع) سلامتی کا دین ۔ دین اسلام

اسم : (ع) نام ۔ وہ کلمہ جس سے کسی چیز،
جگہ یا شخص کا نام ظاہر ہو

اسماء : (ع) اسم کی جمع ۔ نام ۔ "اسماء
الحسنیٰ" اللہ تعالیٰ کے وہ صفاتی نام ہیں جن
کے ساتھ ہم آہنگی پیدا کرنا انسانی زندگی کا

مقصد ہے ۔

اسمان : آسمان

اسیڑی : ہماری

اسیر : (ع) قیدی ۔ اسر کے معنے رسی کے ہیں ۔ رسی سے بندھا ہوا

اسیس : امید ۔ کشش ۔ انتظار

اشارت : (ع) اشارہ ۔ حکم

اشباح : شبح کی جمع ۔ جسم کے معنوں میں شخصیت جو شکل ظاہراً دکھائی دیتی ہے ۔ اسے عیاں کہیں گے اور جو ظاہر نہیں ہے اسے نہاں کہتے ہیں ۔

اشغال : (ع) شغل کی جمع ۔ صوفیا کی عبادات اور اوراد و وظائف وغیرہ جن سے تربیت نفس مقصود ہے

اصفر : (ع) زرد رنگ کا پیلا

اصل : (ع) اصل ۔ بنیاد ۔ اساس ۔ اصل میں

اصلَ الاُصُولُ شہِدتہ : میں نے تمام بنیادوں کی بنیاد یا مبدائے نظام کائنات کا مشاہدہ کر لیا ہے

اصلوں : اصل میں ۔ سرائیکی میں اصلاً کی تصریف شدہ صورت ہے ۔ جس کے معنی ہیں ہرگز ۔ قطعاً ۔ بالکل ۔ سراسر

اصلی : حقیقی ۔ نقلی کا ضد ۔ ہرگز کے معنوں میں بھی بولا جاتا ہے

اصول : (ع) اصل کی جمع ۔ قواعد ۔ طریقے ۔ قوانین شریعت

اضطرابی : اضطراب ۔ پریشانی

اضغاث : (ع) خواب ہائے پریشان

اطلاقوں : مطلق ہونے کی حالت سے ۔ آزاد اور بے قید ہونے سے

اطلس : ایک قیمتی کپڑا

اطوار : (ع) طور کی جمع ۔ طرز و ادا ۔ طریقے

اظہار : (ع) ظاہر ۔ ظاہر کرنا

اعجاز : (ع) معجزہ ۔ وہ کام جس کے کرنے سے دوسرے لوگ عاجز ہوں ۔ عجوبہ

اعداد : (ع) عدد کی جمع ۔ اکائیاں

اعراض : (ع) پہلو تہی کرنا ۔ کترانا ۔ بے پرواہی کرنا

اعظم : (ع) بہت بڑا ۔ تفضیل کل کا صیغہ ہے

اعلام : (ع) آگاہ کرنا ۔ خبر دینا ۔ جتانا

اعلیٰ : (ع) بہت بلند ۔ بہت اونچا ۔ ادنیٰ کا ضد

اغلال : ہتھکڑیاں اور جولان

اغن : ایک ریگستانی پرندہ جو برسات میں مست ہو کر گاتا ہے

اغیار : (ع) غیر کی جمع ۔ غیر لوگ ۔ دشمن

اغیاروں : اغیار سے ۔ ماسوا سے ۔ غیر حق سے

افراد : (ع) فرد کی جمع ۔ ایک ہی جنس کی کئی چیزیں ۔ لوگ ۔ اکیلا ۔ تنہا ۔ یگانہ

افعال : فعل کی جمع ۔ کام ۔ اعمال ۔ کردار

افلاطون : یونان کا مشہور دانا ، حکیم اور فلسفی

افلاک : (ع) فلک کی جمع ۔ آسمان

افیون : افیم ۔ افیون ۔ مشہور نشہ آور دوائی

اقبال : (ع) بخت

اقدس : (ع) بہت تقدیس والا ۔ متبرک

اقرار : (ع) مان لینا ۔ عہد ۔ قول و اقرار

اقطاب : (ع) قطب کی جمع ۔ وہ اولیاء اللہ جن کے ذمے خدا کی طرف سے مختلف ممالک کا انتظام سپرد ہوتا ہے

اکاڑ : دریا سے دور سخت زمین یا محفوظ جگہ جہاں رات کو مویشی باندھے جاتے ہیں

"اکاڑہ" مشہور شہر کا نام غور طلب ہے

اکالے : ابالے ۔ کھولائے

اک چک : بھول چوک

اِکروں پھکروں : معمولی چیزوں کے فکر و تردد سے

اکسیر : وہ دوائی جو ہر مرض کے لئے شافی ہو

اکلھڑی : اکیلی ۔ تنہا

اُکلیاں : کھول گئیں ۔ ابل پڑیں

اِکی پوری : قمار بازوں کی اصطلاح ہے ، جفت یا طاق وغیرہ کا قیاس کر کے جیتنا ہارنا ۔ یہاں مطلب ہے وہ چھوٹی چھوٹی باتیں جو متنازعہ فیہ ہوں یا جو جوبنیادی کمی بیشی کا باعث بنیں ۔ کمی بیشی ۔ نفع نقصان

اکیلی : اکیلی ۔ تنہا

اکھ : آنکھ

اکھاڑی : اکھیڑ دی

اکھاں : آنکھیں

اکھاݨ : کہاوت

اکھائیں : میں تمہیں کہوں ۔ میں تجھے کہوں ۔ سرائیکی زبان میں افعال کی تصریف کی یہ ایک اور صورت ہے جس میں فاعل اور مفعول دونوں کے حروف موجود ہیں ۔ آکھاں کے معنی ہیں "میں کہوں" اس کے آگے مفعولی حروف کے اضافے سے یہ دو صورتیں پیدا ہوتی ہیں (1) آکھائیں : میں تجھے کہوں اور (2) آکھائنس : میں اسے کہوں

اکھڑیں : آنکھیں ۔ انکھڑیاں "ڑ" تصغیر کے لئے ہے جو اردو اور سرائیکی دونوں زبانوں

میں مشترک ہے

اکھڑیاں : آنکھیں

اکھ مارے : چشمک زنی کرے ۔ آنکھ سے اشارے کرے

اکھیں : آنکھیں

اکھیاں : آنکھیں ۔ آنکھوں " کے " یا " میں " یا " نے " وغیرہ ۔ نیزاے آنکھو !

اگ : آگ

اگم : نرالا ۔ انوکھا

اگواڑ : آگے کا حصہ ۔ پچھواڑ کا ضد

اگھروے : ابھارتے ۔ بھڑکاتے ۔ اکساتے

اگیان : بے علمی ۔ معرفت کا نہ ہونا ۔ گیان کا ضد

اگے : آگے ۔ پہلے

اگیانی : بے علم ۔ گیان کے بغیر

اگیرے : تھوڑی سی دیر پہلے ۔ ذرا آگے

اگھائی / اگھائیں : مول پڑا ۔ نرخ لگا ۔ قیمت پڑی ۔ " اگھ " کے معنی ہیں بھاؤ

الا : بات کر ۔ بول

الآن : خاص لمحہ

الانبھے : شکوے شکایات ۔ گلے

الانون : بولیں ۔ بات کریں ۔ دشنام طرازی کریں

الانوم / الاوم : مجھے طعنے دے ۔ میرے ساتھ تیزاور ترش باتیں کرے

الاوئے : بولے ۔ طعنے دے ۔ دل شکنی کرے

الٰہی : خدائی

الائے : دیکھو " الاوے "

البھل : خاطرمدارت ۔ آؤ بھگت کرنا ۔ تواضع

البھیلیاں : البیلی (البیلی کی جمع) چنچل

البیلیاں : البیلی ۔ نازونزاکت والی ۔ نازو نعم میں پلی ہوئی

البیلا : نازونزاکت والا

البیلی : رونق والی ۔ البیلی رت ۔ خوشیوں کا موسم

البیلے : بارونق ۔ مسرور ۔ اے البیلے محبوب

التجا : منت سماجت

الٹا : الٹا ۔ برعکس

الٹی : الٹا کی تانیث ۔ الٹی ۔ اوندھی

الڑے : آلے کی تصغیر ۔ تازہ ۔ ہرے (زخم)

الڑیں : الڑے کی جمع ۔ آلے ۔ تازہ

الست : الست بربکم ۔ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں

الستوں : الست (کے نعرہ انا کے کیف) سے

الستی : الست کا ۔ الست سے مست ہو کر

الطاف : لطف کی جمع ۔ مہربانیاں

الف : حروف تہجی کا پہلا حرف ۔ مجازاً مبدائے علم ۔ اللہ

الفت : پیار ۔ محبت

الکھ : مافوق الادراک ۔ جس کو سمجھا نہ جا سکے

الگ : بے سہارا ۔ علیحدہ ۔ تنہا ۔ کے علاوہ

اللہ : (ع) خدائے بزرگ و برتر کا ذاتی نام

اللہ راسی : درویش فقیر ۔ جس کی راسیں (باگ ڈور) اللہ کے ہاتھ میں ہوں

اللہ سائیں : مالک و مختار ۔ اللہ

الست : مست

الم : (ع) رنج و غم ۔ مصیبت

النبی : شعلہ

الوف : (ع) الف بمعنی ہزار کی جمع ۔ کئی ہزار

الول : نازوادا ۔ ناز برداری

الول مخول : ہنسی مذاق کی باتیں ۔ ناز نخرے

الہام : (ع) خدا کی طرف انسان کے دل میں کسی نیک بات کا آجانا ۔ دل میں نیک بات ڈالنا

الھڑے : آلے ۔ تازہ ۔ ہرے (زخم)

الٰہی : خداوند تعالٰی

الیندی ہے : بات کرتی ہے ۔ دشنام طرازی کرتی ہے

الیندیں : تم بات کرتے ہو

الیندیاں : طعنے دیتی (ہیں)

الیاس : حضرت الیاسؑ نبی ۔ حضرت خضرؑ کے چچیرے بھائی

الیوم : (ع) خاص دن

الیَومُ بَصَرٌ حَدِید : آج کے دن نگاہیں تیز ہو رہی ہیں

امارہ : امر (خواہشات کا حکم) کرنے والا ۔ نفس انسانی کے مختلف مراتب مقرر کئے گئے ہیں ۔ نفس امارہ انسان کو برے کاموں کے لئے ترغیب اور سخت حکم دیتا ہے ۔ نفس لوامہ گناہوں پر ملامت کرتا ہے ۔ نفس مطمئنہ بری باتوں سے بالکل پاک صاف ہے اور اچھی باتوں سے متصف ہو کر پورے اطمینان میں ہوتا ہے ۔

امڑی : امی ۔ ماں ۔ امی کی تصغیر

امک : امنگ ۔ خواہش ۔ آرزو

امکان : (ع) ممکن

امن : (ع) صلح ۔ آرام ۔ سکون و قرار

امن اللہ : (ع) اللہ تعالٰی کے عطا کردہ امن کی جگہ ۔ جائے قرار

امید : آس ۔ توقع

امید ہا : (ف) امیدیں

امیر : (ع) امر کرنے والا ۔ حاکم

اَن : اناج

انا : (ع) میں ۔ ذات ۔ شخصیت ۔ ذات کا تشخص ۔ خودی

انا ڈے : منگوا دے ۔ آن کے معنی ہیں "لا" یا " لے آ " ۔ اس سے فعل متعدی " انانون " بنا ہے ۔ جس کے معنی ہیں منگوانا کسی کے ذریعے حاصل کرنا ۔ انا فعل امر واحد حاضر کا صیغہ ہے ۔ اناؤ جمع حاضر کا صیغہ ہو گا ۔

اناالحق : (ع) میں حق ہوں ۔ حسین بن منصور کا نعرہ جس کی پاداش میں اسے تختہ دار پر لٹکایا گیا

انا لقلب الیہ ینیب : (ع) تحقیق دل اسی کی طرف رجوع کرتا ہے

انانیت : (ع) انا پر مبنی اصول ۔ انا کا جذبہ

انبوہ : اکھٹے ۔ بھیڑ بھاڑ

انبوہی : ہجوم ۔ بھیڑ ۔ اکٹھ

انت : (س) انجام

انتر دھیان : (س) اپنے اندر میں توجہ مبذول کرنا ۔ اپنی قوتوں اور مضمر صلاحیتوں کا جائزہ لینا ۔ اپنی ذات میں ڈوب جانا ۔ خود نظری

انجام : (ع) خاتمہ ۔ آخر

انجیل : عیسائیوں کی الہامی کتاب جو حضرت عیسیٰ پر نازل ہوئی

انداز : طور طریقہ ۔ ناز و ادا

اندر : میں ۔ اندر

اندر : دل ۔ سینہ

اندر باہر : دل کے اندر کی بات اور افعال و اعمال ۔ اندر اور باہر

اندیشے : ڈر ۔ خوف

اندیشڑے : اندیشے کی تصغیر ۔ خوف ۔ ڈر

اندوہ (ف) غم ۔ خوف ۔ دکھ درد

اندھار : اندھیرا ۔ گھٹا ٹوپ اندھیرا ۔ تیرہ و تار

اندھارا : تاریک ۔ تاریکی ۔ اندھیرا

اندھاری : آندھی ۔ اندھیری ۔ تاریک

انٹ بنٹ : ان بن ۔ نا چاقی ۔ نہ بننا ۔ لڑائی

انٹ مل : بے قیمت ۔ انمول ۔ بیش قیمت

انٹ سنگ : جو کچھ کر نہ سکے ۔ نہ ہو سکنے والا

انڈ سنگ : نہ پسیجنے والا ۔ نرم نہ پڑنے والا

انٹ سونہہ : ناواقفیت ۔ اجنبیت

اݨ سونہاں : ناواقف

اݨ سونہیں : ناواقف ۔ اجنبی (جمع)

انڈی / انڈیں : کنارا ۔ طرف ۔ پہلو

انسان : (ع) آدمی

انسانوں : انسان سے

انصاف : (ع) دو برابر حصوں (نصف) میں تقسیم کرنا ۔ عدل

انکار : (ع) نہ ماننا

انگ : نشان ۔ داغ ۔ انگ لگایا ہے ۔ داغ (غلامی کا) دیا ہے یعنی غلام بنا لیا ہے

انگ : جسم ۔ عضوُ ۔ " انگ نہ ماوم چولے " محاورہ ہے دیکھو چولے

انگ انگ : جسم کا ایک ایک عضوُ

انگارے : انگارے

انگ ڈھنگ : طور طریقے ۔ چال ڈھال ۔ طرح طرح کے طریقوں سے

انگریزی : انگریزوں کے

انگن : آنگن ۔ صحن ۔ ڈیوڑھی

انگݨ : آنگن ۔ صحن ۔ ڈیوڑھی

انگور : انگور

انوار : (ع) نور کی جمع ۔ تجلیات ۔ روشنیاں

انواع : (ع) نوع کی جمع ۔ اقسام

انوپ : بناؤ سنگار ۔ لفظی معنی انوکھا

انوکھا : عجیب و غریب ۔ نیا

انوکھڑی : عجیب ۔ انوکھی کی تصغیر ۔ نئی

انوکھڑے : انوکھے کی تصغیر ۔ عجیب ۔ نئے

انوکھی : نئی ۔ عجیب و غریب ۔ نو کھ سرائیکی میں اس زمین کو کہتے ہیں جو ابھی تک زیر کاشت نہ لائی گئی ہو ۔ نئی نویلی چیز انوکھی کہلائے گی

انوکھے : نئے ۔ عجیب

انوکھیاں : انوکھی کی جمع ۔ نئی ۔ عجیب

انوہاں : چینچل

اِنھاں : اِن ۔ انہوں نے

انہد : صوت سرمدی ۔ نغمہ لاہوتی ۔ دل سے پیدا ہونے والی خوش کن آوازیں جو کانوں میں موسیقی کی شکل میں سنائی دیتی ہیں۔

انھی کھے : (سندھی) ان کو

انیت : اگر مگر ۔ چون چرا ۔ پابندی رسوم وقیود

اِنّی عَبدُ رَسُولُ : (ع) بے شک میں عبد ہوں اور رسول ہوں

اَو : وہ

اُو : (ف) وہ

اوازار : بیزار
اواسار : پریشان ۔ متوحش ۔ بے یارو مدد گار
اوا واڑی : کنبہ ۔ بال بچے ۔ بچوں کے بچے ۔
خاندان
اوانجے : (سندھی) تمہارے
اوپرا : غیر ۔ بیگانہ
اوپریاں : بیگانے
اوتاد : اولیاء کی وہ جماعت جن کی تعداد ساری
دنیا کے لئے صرف چار ہے
اوتار : ہندوؤں کے عقیدے کے مطابق خدا
کا انسانی روپ میں ظاہر ہونا ۔ خدا بشکل انسان
اتارا / اوتارا : نزول اجلال ۔ جلوہ نمائی
اتم / اوتم :
اجاڑ / اوجاڑ : اجاڑ (اوجھڑ : جھاڑیوں کا بکثرت ہونا)
اوجھاں : ویسا
اودیاں : اودے رنگ کی
اوڈوں : اس طرف سے ۔ ادھر سے
اوراد : (ع) ورد کی جمع ۔ ورد وظائف
اوڑک : انجام ۔ آخر کار ۔ بالآخر
اوزان : وزن کی جمع ۔ شعر کا وزن ۔ تناسب
آسی / اوسی : آئے گا
اوسیں : تو آئے گا ۔ " آنونڑ " مصدر سے
فعل مستقبل واحد حاضر کا صیغہ
اوصاف : (ع) وصف کی جمع ۔ صفتیں
اوضاع : (ع) وضع کی جمع ۔ طرز ۔ ادا ۔ بناوٹ
اوقات : (ع) وقت کی جمع ۔ لمحات
اوکھا : مشکل ۔ سوکھا کی ضد
اوکھے : اوکھا کی جمع ۔ مشکل
اوکھی : اوکھا کی تصغیر ۔ مشکل ۔ اس کی
جمع اوکھیاں ہوگی
اوکھڑے : اوکھے کی تصغیر ۔ مشکل
اوکھڑیاں : اوکھی کی جمع اور تصغیر ۔ مشکل
اوکھیاں : اوکھی کی جمع ۔ مشکل
اوکھیں سوکھیں : مشکل سے یا باآسانی ۔
جس طرح بھی ہو سکے
اگار / اوگار : کوڑا کرکٹ ۔ مویشیوں کا بچا
کچا چارہ جو گوبر میں مل جاتا ہے
اوگنڑ ہاری : بے وصف ۔ گن کے بغیر
اول : پہلا ۔ ابتدائی ۔ شروع میں
اولڑا : پرپیچ ۔ دشوار گزار ۔ اولاّ کی تصغیر
ہے ۔ ول کے معنی ہیں پیچ و خم ۔ بل ۔
بٹ وغیرہ ۔ بل سے ول اور ول سے " ولاّ "
بنا جس کے معنی ہیں طویل چکر ۔ دور دراز کا
پر پیچ راستہ ۔ ولا کے ساتھ " س " لگایا تو

نزدیک ، قریب معنی ہو گئے اور الف لگایا تو
پیچیدہ ۔ چکر دار ۔ مشکل وغیرہ کا مفہوم پیدا
ہوا ۔ سولا : نزدیک ۔ اولا : پیچیدہ

اولڑی : اولڑا کی تانیث ۔ پیچیدہ۔ چکر والی

اولڑیاں : اولڑی کی جمع ۔ پرپیچ وخم

اولڑیاں : میں اولڑی ہوں ۔ پیچیدگیوں میں
پھنسی ہوئی ہوں

اولے : اوٹ میں

اولے : سہارے ۔ پناہ لینے کی جگہیں

اولے گھولے : صدقے قربان

اولی : اولا کی تانیث ۔ پیچیدہ ۔ پرخم

اولیں وچوں : اوٹوں میں سے

اولیں وچوں بھولے بھنن : محاورہ ہے ۔
آزمائش کرنا ۔ درپردہ امتحان میں ڈالنا

اوم : پاک صاف

اوں : (سندھی) اور ۔ نیز

اوندا ہے : آتا ہے

اونگاں : گھن گرج

اونویں : ویسے ہی

اونی : اون کی بنی ہوئی

اوہام : وہم کی جمع ۔ توہمات ۔ شکوک

اوہا : وہی (مؤنث) مذکر کے لئے اوہو بولیں
گے ۔ جمع دونوں کی ایک ہے ۔ اوہے

اوہے : وہی (جمع)

اوہی : وہ ۔ وہی

اوہے : وہ ہے

اوئی : وہ

اویڑا : سخت مزاج ۔ تندخو ۔ پیچیدہ

اویڑے : اویڑا کی جمع ۔ پیچیدہ ۔ سخت مزاج

اہا : تھا

اہل : (ع) والا ۔ والے ۔ تعلق رکھنے والے

اہل حقائق : حقیقتوں کے جاننے والے

اہل سعادت : نیک لوگ

اہل صفا : صاف باطن

آئیہا : (سندھی) تونے ہے

ائیں : (سندھی)

اے : یہ

اَے : (ف) حرف ندا

اَے : آئے کا مخفف

ایاناں : بھولا بھالا ۔ نا سمجھ ۔ (الف نفی کا
ہے) نہ جاننے والا

ایانڑے / ایانڑیں : بھولے بھالے ۔ نہ جاننے
والے ۔ نا سمجھ

ایجھاں : ایسا

اجھیں : ایسی
ایڈوں : اس طرف سے
ایڑھا : اتنا بڑا
ایڑھے : (سرائیکی ایڈے) ۔ (سندھی) اتنے
بڑے ۔ ایڑھا کی جمع ۔ ایڑھا کے معنی اتنا بڑا
ایسے : ایسے
ایقانوں : یقین سے ۔ ایقان سے
ایمان : (ع) ماننا ۔ یقین رکھنا ۔ تسلیم کرنا
ایمانوں : ایمان سے
ایمن : (ع) امن کی جگہ ۔ امن میں آیا ہوا ۔
پر سکون وادی ایمن ۔ وہ جنگل جس کے
درخت کے اوپر حضرت موسیٰؑ نے نور
خداوندی دیکھا تھا یہ جنگل کوہ طور سے دائیں
جانب واقع تھا اس لئے یہ نام ہوا
ایں : اس
ایں : (ف) یہ
ائیں : آئیں کا مخفف ۔ تم آئے ہو ۔ آنوݨ (آنا)
مصدر سے ماضی قریب واحد کا حاضر صیغہ ۔
پوری گردان اس طرح ہو گی
آئے (وہ آیا ہے) ، آئن یا این (وہ آئے ہیں)
، آئیں یا ایں (تو آیا ہے) ، آئیو (تم آئے
ہو) ، آیاں (میں آیا ہوں) ، آئے سے (ہم
آئے ہیں)
ایندم : (سندھی) وہ میرے پاس آجائے
اینویں : اس طرح ۔ اسی طرح
ایہہ : ایسا
ایہی : یہی ۔ یہ
اینہہ : اس
اینہیں : اسی
ایہا / ایھا : یہی ۔ مونث ہے ۔ مذکر ہو گا ۔ ایھو
ایہو / ایھو : یہی
ایہے / ایھے : یہی ۔ ایہا اور ایہو دونوں کی
جمع ہے
ایوسے : ہم آئے

****

ب

****

ب : (ف) حرف بمعنی ساتھ ۔ سے ۔ کے
ساتھ ۔ ہمراہ وغیرہ
با : (ف) ساتھ ۔ راہ
باب : (ع) دروازہ ۔ لیکن سرائیکی میں اس کا
مفہوم ہے کے حق میں یا کے حصے میں ۔
قسمت میں مثلاً میڈے باب اے سختی اے ۔
یعنی میرے حصے یا میری قسمت میں یہ

مصیبت ہے ۔ باب پووٹ محاورہ ہے جس کے معنی ہیں پیچھے پڑنا ۔ میڈے باب نہ پو : میرے پیچھے نہ پڑو

باب : (ع) کتاب کا بیان ۔ سبق

بابل : باپ

بات : بات ۔ سخن

باتاں : بات کی جمع ۔ باتیں

باجے : (ہندی) بجے

باد : (ف) ایسا ہو

باد : (ف) ایسا ہوا

بادر : (ہندی) بادل ۔ بدریا

بادل : بادل

بادہ : (ف) شراب

بادہ وحدت : توحید کی شراب ۔ عقیدہ وحدت کی مستی

باذل : (ع) سخی

بار : بوجھ

بار : جنگل ۔ ویرانہ ۔ دشت وبیاباں ۔ (نیلی بار وغیرہ میں بار کا یہی مفہوم ہے)

بارا : بھاری ۔ (مذکر) ذمہ داری ۔ اصل

باری : بھاری ۔ گہری اور تیز رفتار ۔ طوفانی

باری : بھاری ۔ وزنی ۔ بارا کی تانیث

بارے : بھاری ۔ بارا کی جمع

بارے : ذمہ داریاں ۔ مصیبتیں ۔ بارا چانوٹ محاورہ ہے

باراں : (ف) بارش

باراں : بار بمعنی جنگل کی جمع

بارش : (ف) مینہ ۔ برسات ۔ بارش

بارچل : دیکھو برھوچل

باز : (ف) لاحقہ بمعنی والا ۔ ٹھگ باز ۔ ٹھگی والا ۔ ٹھگ

باز : ایک شکاری پرندہ

بازی : (ف) کھیل

باس : بو ۔ خوشبو

باسی : رہنے والا

باطل : (ع) جھوٹا ۔ غلط ۔ غیر حق ۔ حق کا ضد

باطن : (ع) چھپا ہوا ۔ اندرونی ۔ دل سے تعلق رکھنے والا

باعث : (ع) سبب ۔ وجہ

باغ : چمن ۔ باغ ۔ میوہ دار درختوں کی جگہ

باقی : (ع) جس کو بقا حاصل ہو ۔ فانی کا ضد

باقی : جو بچ گیا ۔ رہ گیا ہے

باقیات : (ع) باقی کی جمع ۔ باقیات الصالحات ۔

وہ تین چیزیں جو مرنے کے بعد باقی رہ جائیں گی (1) نیک اولاد (2) صدقہ جاریہ اور (3) رفاہ عامہ کے کام

باکھ : ****

بالائی : اوپر کا ۔ بلندی کا

بان : سرخ رنگ

باندا : نوکر ۔ غلام

باندر : بندر

باندڑی : باندی ۔ کنیز

باندی : نوکرانی ۔ کنیز

باندے : نوکر (جمع)

باندیاں : باندی کی جمع ۔ نوکرانیوں کی

باندیاں : باندی ہوں ۔ نوکرانی ہوں

بانک : چھوٹا خنجر

بانکی رمزاں : تیکھی ترچھی ادائیں ۔ رعنائیاں ۔ تیکھے اشارے

بانگ : (ف) صدا ۔ آواز ۔ اذان

بانگاں : اذانیں ۔ آوازیں

باید : (ف) چاہیئے

ببول : کیکر کے کانٹے

ببیں : (ف) دیکھ

بتائی : بتائی

بتائے : بتا دیئے ۔ سمجھا دیئے

بتاؤ : بتاؤ

بتاوں : بتاوں

بتاوے : بتائے

بتائیاں : بتائیں

بٹھ : بھاڑ ۔ بھاڑ میں ڈال دو

بٹھ گھت : بھاڑ میں ڈال دے

بجا کے : بجا کر

بجاناں : بجانا

بجاوم : میرا (محبوب) بجائے ۔ مجھے بجا کر سنائے

بجاواں : میں بجاؤں

بجاوے : بجائے

بجائے : بجائے

بجائی : نے بجائی

بجز : کے سوا ۔ کو چھوڑ کر ۔ کے علاوہ

بجلی : بجلی

بجلیاں : بجلیاں

بَچ بُچ : بچ بچا ۔ بُچ تابع مہمل ہے

بچار : سوچ بچار ۔ سمجھ ۔ غور کر

بچے : بچ جائے

بَچھانودیاں : بھڑکاتی ہیں ۔ اکساتی ہے

بچھائے : اکسائے ۔ بھڑکائے

بُچھرا : خراب و خستہ حال (دیکھو بُسرا)

بچھڑت : (ہندی) بچھڑتا ہے یا بچھڑتے ہو

بچھوا : پاؤں میں پہننے کا ایک زیور ۔ پازیب

بچھوے : بچھو ۔ کثردم ۔ (دیکھو بِشیَں)

بچھیندا : اکساتا ۔ بھڑکاتا

بچھیندیاں : بھڑکاتی (ہیں) اکساتی ہیں (جمع مونث)

بچھیاں : بھڑک اٹھیں

بحث : (ع) گفتگو ۔ بحث مباحثہ

بحر : (ع) سمندر

بخت : بخت ۔ بھاگ ۔ خوش نصیبی

بخت سڑی : سوختہ بخت ۔ بد بخت

بختیں : بخت نے ۔ خوش بختی نے

بخمل : مخمل ۔ ایک قیمتی کپڑا

بخرے : حصے ۔ قسمت

بخشم : مجھے بخشے

بخشݨ ہار : بخشنے والا

بد : مجازاً جنگلی سور کو کہتے ہیں

بدانت : (ہندی) ویدانت ۔ ویدوں کی تعلیمات شاستر وغیرہ

بداری : (ف) تو رکھے

بداوی : صحرائی ۔ ریگستانی علاقے کا باشندہ

بداں : (ف) تو جان لے

بد بختی : (ف) بد قسمتی ۔ بد بختی

بدرہ : بھادوں کا مہینہ

بدرہ : بادل

بدریا : بدلی ۔ گھٹا

بد طینت : بری طبیعت والا ۔ بدمزاج ۔ بد اصل

بدعت : شریعت میں نئی راہی یا نیا طریقہ پیدا کرنا ۔ خلاف شریعت کام

بد عملی : بد عمل ۔ (مونث)

بدل : بادل

بدل : بدل دے

بدلایم : میں نے یا مجھے بدل دیا

بدلے : وہ بدل دے

بدلے : بادل ۔ بدلیاں ۔ (جمع)

بدلیں : بادلوں نے

بدلیندی : بدلتی ہے

بدمست : بہت مست

بدن : جسم

بدنامی : بدنامی ۔ بری شہرت

بدنیتے : بری نیت والے ۔ بدنیت لوگ

بدوں : وحشی ۔ گنوار ۔ بے تمیز

بدیس : پردیس ۔ دوسرا ملک (پیا دیس) پرایا دیس

بر : خشک ویران زمین ۔ بحر کا ضد ۔ بیابان

بر : (ف) پر ۔ اوپر

برا : برا ۔ بد

برابر : یکساں ۔ کی طرح ۔ ایک جیسا

برابر : مسلسل ۔ لگاتار

برات : تحفہ ۔ انعام ۔ عطیہ

براتاں : برات کی جمع ۔ تحفے ۔ براتیں

براتیں : براتیں ۔ بھیجے ہوئے تحفے

براگ : لذائذ دنیوی کو ترک کر دینا ۔ دربدر پھرتے رہنا

براگی : تارک الدنیا ہو کر دربدر پھرنے والا

برائی : برائی

برائیاں : برائیاں

برباد : (ف) تباہ ۔ ویران

برج : (ہ) دنیا

برج راج : مہاراج کرشن

برچھا : چھوٹا نیزہ

برچھا : (ہندی) برکھا۔ برسات

برچھے : بھالے ۔ نیزے

برچھی : چھوٹا برچھا

بردا : غلام ۔ نوکر

بردر : (ف) دروازے پر (بیٹھا ہوا) غلام ۔ نوکر ۔ دربان

بردے : بردا کی جمع ۔ غلام ۔ نوکر

بردی : بردا کی تانیث ۔ کنیز۔ نوکرانی

بردیاں : بردی کی جمع ۔ نوکرانیاں ۔ کنیزیں لونڈیاں

بردیاں : میں کنیز ہوں ۔ میں بردی ہوں

برزخ : دوزخ اور بہشت کے درمیان مقام

برسات : بارشوں کا موسم ۔ مینہ برسنا

برساتوں : برسات سے

برساتیں : برسات کی جمع ۔ برساتیں ۔ نیز برساتوں نے

برست : (ہندی) برستا ہے

برسدا : برستا

برسن : برسیں

برکت : زیادتی ۔ اضافہ ۔ برکت

برکھا : (ہندی) برسات

برگ : (ف) پتا

برم : محبت ۔ پیار ۔ پریم

برما : برہما ۔ خالق کائنات

برما : امنگوں کو تیز کر ۔ بھڑکا ۔ گرما (فعل امر)

برماگیوں : تم امنگوں کو تیز کر کے چلے گئے ۔ تم بھڑکا گئے

برمانوم : مجھے جلائے ۔ تڑپائے ۔ بھڑکائے

برمائے چا : وہ بھڑکادے ۔ "چا" امدادی کلمہ ہے جو تاکید ، اصرار اور التجا کے لئے استعمال کیا جاتا ہے ۔ مثلاً پی چا ۔ پی لے ، ڈے چا ۔ دے دے ، رکھ چا ۔ رکھ دے

برمایو : تونے بھڑکا دیا

برملا : کھلم کھلا ۔ ظاہر

بروچل : پردیسی ۔ (دیکھو برھوچل)

برہمن : ہندو مذہب کے جانتے والا ۔ مذہبی عالم ۔ پنڈت

برہن : برہا کی ماری ۔ محبت میں مبتلا

برہوں : عشق ۔ محبت ۔ برہا

بری : بری ۔ خراب

بَری : (ع) آزاد ۔ فارغ

برے :

بریت : آزادی ۔ نجات ۔ چھٹکارا

برید : (ف) کاٹنا ۔ قطع برید کرنا ۔ قطع کرنا

بریرے : بھاری ۔ قدرے بھاری ۔ زیادہ وزنی

بریں : (ف) سب سے اونچا ۔ اعلیٰ

بزار : بازار

بزاراں : بازاروں (میں ۔ کو ۔ کے وغیرہ)

بستان : باغ ۔ چمن

بستر : بستر

بسر : بھول

بُسرا : مرجھایا ہوا ۔ پژمردہ

بسری : پھیلی ہوئی

بسطامی : مشہور صوفی اور ولی کامل حضرت با یزید بسطامی جن کا نظریہ ان کے اس قول میں پوشیدہ ہے کہ سبحانی ما اعظم شانی

بسم اللہ : (ع) اللہ کے نام کے ساتھ

بسنت : بہار کا موسم

بسے : (ف) بہت

بسیرے : قیام گاہیں ۔ ٹھکانے

بشارت : (ع) خوشخبری

بشن : (س) وشنو دیوتا جسے ہندو رب السموات مانتے ہیں

بشیرٗ : کالا سانپ ۔ زہریلا سانپ ۔ بس بیش اور بچھ کے معنی ہیں زہر ۔ بشیر کے لفظی معنی ہوئے زہر والا ۔ اسی طرح بچھو زہریلا ہے

بطلیموس : یونانی حکیم اور فلسفی کا نام ۔ اس کی تصنیف "مجسطی" مشہور ہے

بطن : (ع) شکم ۔ پیٹ ۔ پوشیدہ ۔ معانی ۔ ظاہر کا ضد

بطن بطون : صوفیا کی اصطلاح ہے جس کے

معنی ہیں کائنات کی حقیقت کے اندر کے راز
کا پوشیدہ اسرار ۔ وہ کہتے ہیں کے ہر لفظ کے
دو معنی ہوتے ہیں ۔ ایک ظاہری معنے اور
ایک اس کا پوشیدہ مفہوم ۔ اس دوسرے
پوشیدہ مفہوم کے باطن میں ایک اور مفہوم
پنہاں ہے جسے بطن بطون کہتے ہیں ۔

بطون : (ع) باطن کی جمع

بعد : دوری

بعید : دور (بعیدے : دور ہے ۔ دیکھو "ے")

بعیدی : دوری

بغل وچ : بغل میں ۔ سینے کے اندر ۔ پہلو میں ۔ قریب

بغوچڑے : باغیچے ۔ باغ کی تصغیر

بغیر : کے سوا ۔ کے علاوہ ۔ کو چھوڑ کر

بقا : (ع) ہمیشہ کی زندگی ۔ پائندگی ۔ فنا کا ضد

بک : بکواس ۔ بے ہودہ گفتار

بکوات : بکواس ۔ فضول باتیں

بکّے : بکّے میں

بکھ : بھوک

بکھرا : پھیکا ۔ بے رونق ۔ اڑا ہوا رنگ

بکھڑے : بکھڑا کی جمع ۔ اڑتے ہوئے رنگ ۔ پھیکے ۔ بے رونق

بکھڑیاں : پھیکی پڑ گئیں ۔ رنگ اڑ گیا

بُکھڑے : بھوکے

بُکھے : بھوکے

بکھے : چمکے ۔ روشن ہو

بکھیڑا : جھگڑا ۔ جنجال

بُکھیاں : بھوکی ۔ (جمع مونث)

بگانہ : بیگانہ ۔ پرایا ۔ غیر ۔ ناواقف لوگوں کا

بگانے : بیگانے ۔ پرائے ۔ غیر کے ساتھ

بگڑیاں : بگیاں (جمع بگی) کی تصغیر ۔ سفید ۔ بگا معنی سفید (بگلا کا لفظ قابل غور ہے)

بلا : آفت ۔ مصیبت ۔ بلا

بلا کے : غضب کے

بلال : حضرت بلال حبشیؓ مسجد نبوی اور عالم اسلام کے پہلے موذن

بلائیں : بلائیں

بل بل جانواں : صدقے قربان ہو جاؤں ۔ قربان جاؤں ۔ واری جاؤں

بُلبُل : مشہور گانے والا چھوٹا سا پرندہ جو گلاب کے پھول کا عاشق ہے

بلب : (ف) ہونٹوں پر

بلدیو : کرشن جی کے بڑے بھائی کا نام

بلوچ : ایک مشہور قوم

بما : (ف) ہمارے ساتھ

بَن : جنگل

بِن : (ع) بیٹا

بن : بغیر۔ کے بغیر

بنا : (ف) بنیاد۔ اساس

بناکے : بنا کر

بنّاں : دولہا۔ مالک۔ والی

بِناں : کے بغیر

بِنائیں : بنیادیں

بن گیا : بن گیا

بند : بارانی اور کوہستانی علاقوں میں کھیت کو بند کہتے ہیں۔ بارش اور پہاڑی نالوں کے پانی کو روکنے کے لئے کھیت کے ارد گرد بند سا بنا دیا جاتا ہے۔ اس مضبوط بند کو وکڑا کہتے ہیں بند باندھنے کو "وکڑا چڑھانوڑ" کہتے ہیں یہ بند یا وکڑا مستقل طور پر رہ جاتا ہے اس لئے کھیت کی حد بندی بھی کرتا ہے۔ کھیتوں کی ملکیت کا اندازہ بھی انہی بندوں کی تعداد سے لگایا جاتا ہے

بندر : بندر گاہ۔ ساحل سمندر پر جہازوں کے رکنے کا مقام

بندرابن : وہ جنگل جہاں کرشن جی گائیں چراتے تھے

بندڑی : بندی کی تصغیر۔ نوکرانی۔ کنیز

بندڑے : بندے کی تصغیر۔ نوکر

بندوق : بندوق

بندی : نوکرانی۔ کنیز

بنرا : دولھا

بنڑ : بن (فعل امر)۔ بنڑ گئی : بن گئی

بنڑانواں : میں بناؤں

بنڑانون : وہ بنائیں

بنڑانوڑ : بنانا

بنڑ تنڑ : سے الجھ جا۔ (فعل امر) آمادہ جنگ ہو جا

بنڑو : بنو

بنڑوا ڈے : بنوا دے

بنڑویسوں : بنوائیں گے

بنڑے : بنے

بنڑے : بنرے کی تصغیر اور جمع۔ دولھے

بنڑیا : بنا

بنڑیساں : میں بناؤں گا۔ یا بناؤں گی۔ "بنڑاون" مصدر سے فعل مستقبل واحد متکلم کا صیغہ ہے پوری گردان اس طرح ہو گی بنڑیسی (وہ بنائے گا)، بنڑیسن (وہ بنائیں گے)،

بٹیسیں (تو بنائے گا) ، بٹیسو (تم بناؤ گے) ، بٹیساں (میں بناؤں گا) ، بٹیسوں (ہم بنائیں گے) لفظ "سی" سرائیکی میں مستقبل کے معنوں میں متصرف ہوتا ہے ۔ پنجابی میں ماضی کے معنوں میں آتا ہے یہی لفظ دونوں زبانوں کے مختلف ہونے کی پہچان اور حد فاصل ہے ۔

بٹیسوں : ہم بنائیں گے

بٹی / بٹیں : بنی ۔ موافقت ہوئی ۔ تیڈی ناں بٹیں ۔ تمہاری بن نہیں آئی (بن گئی ہے ۔ دیکھو : آبٹی)

بٹیندیاں : بناتی ہیں

بنگری : (ہندی) ونگ ۔ چوڑی

بنسری : بانسری ۔ نے

بن موں : جنگل میں ۔ بندرا بن میں

بنسی : بنسری

بٹیا : بنا ۔ بن گیا

بنولی : ایک زیور کا نام

بنیاد : بنیاد ۔ جڑ ۔ اصل

بو : خوشبو

بو بکر : حضرت ابو بکر صدیقؓ ۔ اسلام کے خلیفہ اول

بوچھن : دوپٹہ

بور : گھوڑے کی ایک قسم ۔ اعلیٰ نسل کا گھوڑا

بُوز : بندر ۔ بدتمیز آدمی ۔ جنگلی ۔ وحشی

بُول : ایک زیور کا نام ہے جو ناک میں ڈالا جاتا ہے ۔ بلاق

بُولا : ناک میں ڈالنے کا زیور

بُولے : بولا کی جمع

بُونلڑیاں : بوندیں

بہ : (ف) ساتھ ۔ پر

بہادر : بہادر ۔ دلیر

بہار : (ف) موسم گل ۔ پھولوں کی ترو تازگی ۔ چمن کی رونق

بہاری : بہار سے متعلق ۔ بہار آفریں

بہاراں : بہار کی جمع ۔ بہاریں

بہاوے : گزرے ۔ بسر ہو ۔ سرائیکی وہاوے

بہانہ : بہانہ ۔ عذر

بہانے : بہانہ کی جمع

بہت : بہت ۔ زیادہ ۔ وافر

بہ ہر ہر رنگ : ہر رنگ میں ۔ ایک ایک صورت میں

بہشت : (ف) جنت ۔ بہشت ۔ فردوس ۔ ارم

بہشتی : بہشت سے تعلق رکھنے والا

بہمن : برہمن ۔ ہندو پنڈت

بے : (ف) بغیر۔ سوائے

بیابان : (ف) ویرانے ۔ خشک بے آب و گیاہ ریگستان

بیاس : پنڈت بیاس جی جس نے ہندوؤں کی مذہبی کتابوں وید وغیرہ تدوین کی

بے آس : نا امید

بے آسی : نا امید ۔ بے آس (مونث)

بیان : ظاہر۔ واضح ۔ بیّن

بیان : ذکر ۔ تفصیل

بیّاں : بازو

بے انت : غیر محدود

بے بنیاد : جس کی کوئی بنیاد ، اساس یا حقیقت نہ ہو ۔ عارضی اور فانی چیز

بے پائے : (ف) بغیر پاؤں کے

بے پت : بے اعتبار

بیت : (ع) گھر

بیت : (ہندی) بید ۔ ہندوؤں کی مذہبی کتاب وید

بیت : (ہندی) گذر جانا

بیت : شعر۔ گیت

بیت اللہ : اللہ کا گھر

بیت حرم : خانہ کعبہ

بیتا : (ہندی) گرز گیا ۔ بیت گیا

بیتے : (ہندی) گرز گئے ۔ بیت گئے

بے تے : الف کے علاوہ باقی حروف ۔ مجازاً ماسوا ۔ غیر حق

بیتیئ : تم نے گزار دی

بے تدبیر : بغیر تدبیر کے

بے تقصیر : بغیر قصور کے

بیٹی : بیٹی ۔ دختر

بے پتری : بے پت کی تصغیر ۔ بے اعتبار (مونث)

بے ٹھاہی : بغیر سنوارے جانے کے (ان سنوری)

بے پیر : بغیر مرشد کے ۔ مجازاً جو کسی کے تابع فرمان نہ ہو ۔ سرائیکی میں بے پیر اور بے مرشد گالی ہے جو سخت دل اور ظالم شخص کے معنوں میں مستعمل ہے۔

بے پرواہ : پرواہ نہ کرنے والا

بے پرواہی : پراوہ نہ کرنا

بے ٹھائی : ان بن ۔ صلح نہ ہونا

بے چوں : اللہ تعالیٰ کی صفت ۔ کیوں اور کیسے سے پاک صاف

بے حال : خراب حال ۔ حال کنوں بے حال ٹھیوٹ محاورہ ہے ۔ جس کے معنی ہیں بد حال وخستہ و خراب ہونا

بے حالی : بے حال ہونا (مونث) ۔ بد حال

بے حد : جس کی کوئی حد نہیں ہے ۔ بے انت

بید : ہندوؤں کی کتاب ۔ چار وید ۔ رگ وید ،
سام وید ، اتھر وید ، یجر وید ۔ مذاہب و
مسالک پند و نصائح

بید : بھید

بیداد : (ف) ظلم

بیداد : (ف) سخت دل ۔ ظالم ۔ جس کے
دل میں دوسروں کا غم نہ ہو

بیدرداں : بیدردوں (کا ، کے ، کی ، سے وغیرہ)

بے دستیم : ہم بغیر ہاتھ کے ہیں

بے دل : دل باختہ ۔ عشاق

بے رنگ : بغیر رنگ کے ۔ بے مثل

بیڑا : دانتوں پر لگانے کی مسی

بیزار : اکتایا ہوا

بے زر : بغیر قیمت کے ۔ بغیر زر کے

بے سامانی : سازو سامان کا نہ ہونا ۔ افلاس

بے شبہت : بے شبہ ۔ بے شک

بے شک : جس میں شک و شبہ نہ ہو ۔ یقینی

بیشم : پریشان ۔ آشفتہ حال ۔ بے صبر ۔
بے حوصلہ

بے صورت : بغیر شکل یا صورت کے

بیعت : بیعت ہونا ۔ مرشد کے ہاتھ پر بک جانا

بے عرفان : جس کو پہچان نہ ہو ۔ بے معرفت

بے غم : بے فکر

بے قیاسے : وہ کام جس پر انسان کا قیاس نہ
پہنچ سکے

بے قید : (ف) آزاد

بیکس : (ف) دوست یا ساتھی کے بغیر ۔ تنہا ۔
بے یارو مدد گار

بیکار : (ف) فضول ۔ ناکارہ

بے کل : بے آرام ۔ بے قرار

بیکانیری : بیکانیر بھارت کا ایک علاقہ ہے.جہاں
کی چوڑیاں مشہور ہیں ۔ بیکانیر سے تعلق رکھنے
والا

بے کینہ : وہ شخص جس کے دل میں کینہ ،
بغض ، عناد وغیرہ نہ ہو

بیگانہ : غیر ۔ ناواقف ۔ اجنبی

بیگانے : بیگانہ کی جمع ۔ اجنبی

بیل : پھولوں کی بیل ۔ بیل بوٹے

بے مایہ : بے قیمت ۔ بے وقعت

بیمار : (ف) روگی ۔ بیمار ۔ دکھی ۔ درد مند ۔
(خوف لانے والا)

بیماری : بیماری ۔ عارضہ

بے مثل : بے مثال ۔ یگانہ ۔ یکتا

بیں : (ف) دیکھ

بین : خطرہ ۔ خوف ۔ اندیشہ

بین : بنسری کی قسم کا ساز جس کی آواز پر سانپ مست ہو جاتا ہے

بیناں : ماتھے کا ایک زیور

بینے : بیناں کی جمع

بے نرواری : ناانصافی

بے نشان : بغیر پتہ نشان کے

بے نوا : بے آسرا ۔ بے سہارا

بے نوائی : بے آسرا ہونا

بینسر : ایک زیور کا نام ہے

بے واہ : بے بس ۔ بے یار و مددگار ۔ بے آسرا ۔ بے سہارا

بے واہی : بے بسی ۔ بے چارگی ۔ بے سہارا ہونا

بے واہی : بے واہ کی تانیث ۔ بے بس ۔ بے چارہ

بے وس : بے بس (کر کے)

بے وفا : جس میں وفا نہ ہو ، جو اپنا عہد پورا نہ کرے ۔ دغا باز ۔ دھوکا دینے والا جو کسی ایک کا ہو کر نہ رہے

بیہودہ : فضول ۔ بیکار ۔ بے فائدہ

****

پ

****

پاپل : باپ

پاچھ : بغیر ۔ سوائے

پاچھ : آسرا ۔ تکیہ ۔ سہارا ۔ یہ لفظ مونث ہے

پاچھوں : کے بغیر

پار : جنگل (جیسے نیلی بار وغیرہ)

پار : خرمن ۔ اناج کا انبار ۔ انبار ۔ ان پار یعنی اناج کی ڈھیری

پار : گھر ۔ "گھر پاراں" کے معنی ہوں گے "گھر بار میں"

پاراں : بار کی جمع ۔ جنگل

پاروں : گھر سے ۔ گھر پاروں کے معنی گھر بار سے

پارہ : بارہ ۔ دس اور دو

پاریندس : (سندھی) جلا دوں گی

پاک : چیخ ۔ رونے کی دلدوز صدا

پال : بچے ۔ بالک

پان : کوشش

باٹ : کوشش ۔ تدبیر ۔ تیر
بانھ : بازو
بانھ چوڑیلی : بانھ : پورے بازو کی چوڑیاں
بانھاں : بازو ۔ بانھ کی جمع
بانہیں / بانہی : نوکرانی ۔ کنیز
بانھیں : بانھ کی جمع ۔ بازو ۔ چوڑا
بانہیں : نوکر ۔ بانہاں کی جمع ۔ غلام
بانھ بیلی : دستگیر ۔ معاون
باہیں : طویل ٹیلوں یا تالابوں کے کنارے بازو ۔ آس پاس کے کنارے
باہیں : پورے بازو کی چوڑیاں ، بڑا چوڑا
بپاتا : باپ کا
بپاتیں : باپ کے
بپیہے : ریگستانی پرندے جو موسم برسات میں خوش ہو کر گاتے ہیں
بٹ بٹ : آنسوؤں کا لگاتار گرنا ۔ زار و قطار رونا
بجھارت : پہیلی
بجھدا : بوجھتا
بجھن : بوجھیں ۔ پہچانیں
بجھی : بوجھی ۔ سمجھی ۔ سمجھ لی ۔ پالی
بدھ : (ہندی) گوتم بدھ کے پیروکار
بدھ سدھ : خبر ۔ پہچان ۔ معرفت
بدھڑی : باندھی ہوئی
بدھن : باندھیں
بدھیاں : باندھی ہوئی
بڈاں : ڈبوں
بڈ گئے : ڈوب گئے
بڈھڑی : بوڑھی ۔ بڑھیا
بڈھڑے : بوڑھے لوگ
بڈھیپا : بڑھاپا
بڈھیپے : بڑھاپے
بڈھیپڑے : بڈھیپے کی تصغیر ۔ بڑھاپے
بُر : حوصلہ
بُرکے : پھوار کی شکل میں برسے
بر ہوچل : باہر سے آنے والا ۔ پردیسی ۔ مجازاً پنوں جو باہر سے یعنی کیچ سے بھنبھور میں آیا تھا
برلیساں : ڈبو دوں گی
بس : بس
بک گیا ہے : باہم پیوست ہو گیا ہے ۔ جڑ گیا ہے ۔ مل گیا ہے
بک : دو ملے ہوئے ہاتھوں میں جو کچھ سما جائے ۔ ایک ہاتھ کی مقدار کو لپ کہتے ہیں ۔

ایک بک دو لپوں کے برابر ہوا
بکرے : بکرے
بکریاں : بکری کی جمع
بکر وال : بکریوں والا ۔ چرواہا ۔ ضرب المثل ہے کہ چار ڈیہاڑے چیتر دے تے کڈے بکروال یعنی چیت بہار کے صرف چار ہی دن ہوتے ہیں جبکہ بکریوں کے لیے چارہ عام ہوتا ہے ، اس پر چرواہا خوش ہو کر ناچتا کودتا ہے ۔ اس کے بعد پھر وہی خشک سالی اور گھاس چارے کی نایابی ۔ یہ مثل عارضی اور ناپائیدار مسرت کے موقع پر بولتے ہیں
بکسن : مل جائیں گے ۔ پیوست ہو جائیں گے ۔ ایک دوسرے کے ساتھ جڑ جائیں گے
بگھ : قدیم زمانے کے ایک قیمتی کپڑے کا نام ہے ۔ دھاری دار باریک ململ
بگھیاڑ : بھیڑیا
بگھیلے : بھیڑیے ۔ بکریوں کو ہڑپ کر جانے والے درندے
باگھ : شیر ۔ باگ
بلارے : پرندوں کی بولیاں ۔ ایک دوسرے کو بلانے کی آوازیں
بلایو : تو نے بلایا ۔ تو نے بات کی

بل : جل
بل بل : پر اشک ۔ ٹپ ٹپ آنسو گرنا
بلدا : جلتا
بلدیں : جلتے ہوئے
بلکن : ****
بلکے : فرط مسرت سے اچھلے ۔ متحرک ہو
بلن : جلن
بلہا : بٹھا
بلہا کے : بٹھا کے
بلہانگ : ایک لمبا ڈگ ۔ ایک پاؤں سے دوسرے پاؤں تک کا ممکن فاصلہ ۔ اس لفظ کو بلانگ بھی بولتے ہیں
بلھیسم : وہ مجھے بٹھائے گا
بلھیسی : بٹھائے گا
بلوائے : بولے ۔ آواز دے ۔ گفتگو کرے
بلے : جلے
بلیائیں : سہیلی ۔ ہمدم ۔ دوست (مونث) معاون ۔ مددگار ۔ بیلی کی تانیث ہے
بناں : حد ۔ کھیت کی حد ۔ بانڈا ۔ اردو کے تمام ایسی الفاظ جو ڈا یا نڈا پر ختم ہوتے ہیں سرائیکی میں ناں یا نہ سے بدل جاتے ہیں جیسے ڈنڈا : ڈناں ، آنڈا یا انڈا : آناں ، مانڈہ : ماناں ،

کنڈا کاناں وغیرہ

بُندے : کانوں میں ڈالنے کا زیور ۔ بُندا کی جمع بالیاں

بنھ : باندھ

بنھ بنھ : باندھ باندھ کر

بوڑی : پراندہ ۔ پراندی

بوجھا : بوجھ ۔ وزن ۔ بوجھل ۔ وزنی ۔ تھیلا

بوٹے : بوٹے ۔ پودے

بوٹے بوٹے : ایک ایک بوٹے پودے کے ساتھ ۔ پودوں اور جھاڑیوں میں

بوٹیاں : بوٹیاں ۔ گوشت کے ٹکڑے

بوٹیاں : پودے کی تصغیر اور جمع

بور : بور ۔ کچا پھل

بوری : پھوار کی شکل میں مسلسل بوندا باندی

برھیساں / بوہریساں : صاف کروں گی ۔ جھاڑو دوں گی

بوڑدی : ڈبوتی

بوڑگیوں : تم ڈبو گئے

بوڑم : مجھے ڈبو دے

بوڑے : ڈبوئے

بڑلیسوں : ہم ڈبوئیں گے

بوک : شدت جذبات ۔ بوک چڑھنڑ اور بوک چانونڑ محاورہ ہے ۔ شدت جذبات سے مغلوب ہو کر اقدام کرنا اور مصیبت میں پڑ جانا

بول : بول (فعل امر) قول و اقرار ۔ باتیں

بولن : بولیں

بولے : بولے ۔ آواز نکالے

بولی مارم : مجھے طعنے دے

بولیاں سٹانون : طعنے دیں ۔ آوازے کسیں

بونگ اٹھن : گرجیں

بوہاریندس : (سندھی) جھاڑ دوں گی ۔ صاف کر دوں گی

بوہی کرسوں : گزر بسر کریں گے

بوئی : ریگستانی پودے کا نام ہے ، پھوئی

بوئیاں : بوئی کی جمع ۔ پھوئیاں ۔ سفید پھولوں کے ریگستانی پودے

بہساں : بیٹھوں گی

بہسوں : ہم بیٹھیں گے

بہہ : بیٹھ ۔ بیٹھ کر

بہن : وہ بیٹھیں

بہوں : بہت

بہندی : بیٹھتی

بہندے : بیٹھتے

ہھندیاں : بیٹھتی (جمع)

ہھندیں : بیٹھتے ہوئے

ہھندیں : تو بیٹھتا ہے ۔ ہھنڑ مصدر سے فعل حال کی پوری گردان اس طرح ہو گی

ہھندے (وہ بیٹھتا ہے) ، ہھندن (وہ بیٹھتے ہیں) ، ہھندیں (تو بیٹھتا ہے) ، ہھندیو (تم بیٹھتے ہو) ، ہھنداں (میں بیٹھتا ہوں) ، ہھندے ہیں (ہم بیٹھتے ہیں)

ہھیں : تم بیٹھنا ۔ بیٹھ جانا

بئی : دوسری ۔ اور

بیو : (سندھی) دوسرا

بئے : دوسرے

بیا : دوسرا ۔ اور

بیا بیا : مختلف ۔ اور اور

بیاں : بئی کی جمع ۔ دوسری ۔ علاوہ ازیں ۔ مزید براں

بیٹ : دریا کے کنارے کی زمین جس میں دلدلیں اور جنگل ہوتے ہیں

بیٹیں : بیٹوں میں ۔ دریا کے کناروں پر کی ارضیات میں

بیٹھوں : ہم بیٹھے ہیں ۔ اب یہ صیغہ اس طرح بولا جاتا ہے

بیٹھے سے : ہم بیٹھے ہیں ۔ پوری گردان اس طرح ہو گی

بیٹھے (وہ بیٹھا ہے) ، بیٹھن (وہ بیٹھے ہیں) ، بیٹھیں (تو بیٹھا ہے) بیٹھیو (تم بیٹھے ہو) ، بیٹھاں (میں بیٹھا ہوں) ، بیٹھے سے (ہم بیٹھے ہیں)

بیٹھیں : بیٹھے ہوئے ۔ بیٹھے بیٹھے

بیٹھیں : تم بیٹھے ہو

بیٹھے : بیٹھے ۔ بیٹھنڑ مصدر سے امدادی فعل بہت لطیف معنی پیدا کر دیتا ہے ۔ چند مثالیں یہ ہیں ۔ کھا بیٹھاں ، ڈیکھ بیٹھاں ، رو بیٹھاں ، ہار بیٹھاں وغیرہ

بیٹھی : بیٹھی

بیٹھیاں : بیٹھی ہیں

بیرے : گوشت کے قتلے ۔ کچے گوشت کے سرخ سرخ ٹکڑے لوتھڑے

بیڑا پان : منہ میں ڈالنے کا مسالہ ۔ پان مسی وغیرہ

بیڑے : ہاتھی دانت کا بنا ہوا گلاس نما بند جو خواتین سجاوٹ کے لئے چوڑیوں کی بجائے بازوؤں میں پہنتی تھیں

بیڑے : کشتیاں ۔ بیڑے

بیڑے لانون : بیڑا مسی لگائیں ۔ ہونٹوں کو

رنگین کرنے کے لئے مختلف مثلاً اخروٹ کی چھال وغیرہ استعمال کرتے ہیں ۔ اسے بیڑا کہتے ہیں

بیلا : جنگل ۔ دریا کے کنارے لئی کے پودوں کا جنگل ۔ کانہہ اور سرکنڈے کے جنگل کو جھر کہتے ہیں ۔ جال یعنی پیلو کے درخت کے جنگل کو جھنگ کہتے ہیں ۔ چھوٹا سا جنگل ہو تو جھنگی کہلائے گا ۔ بڑا جنگل جھنگل کہلاتا ہے جو جھنگ کا اسم کبیر ہے اور جس سے جنگل کا لفظ بنا ہے مشہور شہر جھنگ کی وجہ تسمیہ بھی یہی ہے ۔ جھنگل کو جھنگڑ بھی کہتے ہیں ۔

بیلے :بیلا کی جمع ۔ جنگل

بیلی : دوست ۔ مددگار ۔ دوسرا ساتھی ۔ بانھ بیلی بمعنی دستگیر ۔ معاون

بیور : قمیض دوپٹہ ۔ دو کپڑوں کی پوشاک

****

پ

****

پا : پا کر ۔ حاصل کر کے ۔ نیز فعل امر ۔ حاصل کر ۔ پالے

پا : پہن کر ۔ پہن (امر)

پا : ڈال کر ۔ ڈال (امر)

پابند : (ف) بندھا ہوا ۔ پابند ۔ آزاد کا ضد

پاپ : (ہندی) گناہ ۔ الزام ۔ قصور ۔ برے کام

پاپٹ : (ہندی) گنہگار (مونث) ۔ مجازاً شریر

پاپی : (ہندی) گنہگار (مذکر)

پاتم : میں نے ڈالی

پاتو : تو نے پہنا (یا ڈالا یا پایا)

پاتے : پائے ۔ حاصل کئے

پاتی : پائی ۔ حاصل کی

پار : دریا کے دوسرے کنارے ۔ اس پار

پار او نیلا پار : بس کامیابی ہی کامیابی ہے ۔ اللہ کے بھروسے پر قدم آگے بڑھا تو کامیاب ہو جائے گا ۔ یہ محاورہ اصل میں مرزا صاحباں کی رومانی داستان سے متعلق ہے مرزا کی گھوڑی نیلے رنگ کی تھی جس پر سوار ہو کر وہ متلاطم دریا کو عبور کیا کرتا تھا

پار چناہوں : دریائے چناب کے اس پار سے

پارس : روایتی پتھر جس سے مس ہو جانے سے ہر دھات سونا بن جاتی ہے ۔ "س" کی آواز اکثر "ہ" سے بدل جاتی ہے ۔ لہذا پارس دراصل پارہ ہے جسے سیماب کہتے

ہیں ۔ یہ ایک دھات ہے جو لرزاں شکل میں
ہوتی ہے اور معمولی سی حرارت پر بھی اڑ
جاتی ہے آگ پر ٹھہر جائے تو کیمیا گر اسے
اکسیر سمجھتے ہیں
پاروں : دریا کے اس پار سے
پارے پارے : ٹکڑے ٹکڑے
پاڑ : پھاڑ کر
پاڑ : زمین کی ایک قسم جو نرم اور بھر بھری
ہوتی ہے
پاڑ : جڑ
پاڑا : محلہ ہمسائے والے
پاڑوں : جڑ سے
پاڑوں پٹیاں : جڑ سے اکھاڑی ہوئی ۔ بے بنیاد
پاڑے گذاروں : مل کر زندگی بسر کریں ۔
ہمسائگی میں رہیں
پاڑے : کٹاؤ ۔ دریا کی تیز رو سے کناروں کا
کٹ جانا
پاڑے : پاڑا کی جمع محلے
پاڑی : پھٹ گئی
پاس : قریب ۔ پاس
پاس : پہر ۔ تین گھنٹوں کا وقفہ
پاس : لحاظ

پاسوں : کی طرف سے
پاسے : ایک طرف کو
پاسے : پہلو ۔ پسلیاں
پاک : صاف ستھرا ۔ مبرا ۔ بے عیب
پالاں بیٹھی : پالتی رہوں
پالیم : میرے (محبوب نے) پالی
پالے : وفا کر لے ۔ پیت پالے ۔ عہد
محبت نبھائے
پالے : ریگزاروں کے میدان
پالی : میدان
پالی : پرورش دی
پالی : نبھائی ۔ وفا کی ۔ پوری کی
پالیں : تم پالنا ۔ پوری کرنا
پالیاں : پروان چڑھائی ۔ پالی (جمع)
پامال : کچلا ہوا ۔ روندا ہوا
پان : پان ۔ پان کے درخت کا پتہ جو چونا کتھا
اور مصالحہ وغیرہ لگا کر چبایا جاتا ہے
پانچ : پانچ
پاند : دامن ۔ کنارا ۔ آخری سرا ۔ پلند
آئے : ختم ہوئے
پاندھی : سفر کرنے والا ۔ راہگیر
پاندھیڑا : پاندھی کی تصغیر ۔ اے مسافر ۔

الف ندائیہ ہے

پانٹی : پانی

پانواں : میں پاؤں

پانواں : میں ڈالوں

پانواں : میں پہنوں

پانودا : ڈالنا ـ (اب پیندا کہتے ہیں)

پانودی آں : میں ڈالتی ہوں

پانودیاں : میں پاتی ہوں

پانودیاں : میں پہنتی ہوں (نیز کرتی ہوں)

پانون : ڈالیں

پانون : پہنیں

پانون : پائیں ـ حاصل کریں

پانوݨ : ڈالنا ـ (نیز پہننا اور پانا)

پانوم : میم متکلم کا فاعلی ہے ـ میرا پائے

پانویں : تو ڈالے (رکھے) ـ پوں پانویں : تم قدم رکھو

پاواں : دیکھو پانواں

پاون : ڈالیں

پاوے : لگائے ـ لے

پاوے : پائے

پاوے : پوں پاوے : قدم رکھے

پاہ : مویشیوں کا سوکھا گوبر جو پس جاتا ہے ـ پسا ہوا خشک گوبر

پاہیں : پاہ کی جمع

پائیَ : ڈالی

پائیَ : پہنی (لگائی)

پائیَ ہم : پہنی تھی

پاؤں : ڈھونڈھوں ـ تلاش کروں ـ پالوں ـ حاصل کروں

پائیندس : (سندھی) پاتی ہوں ـ پاؤں گی

پائیں : پائیوں میں ـ معمولی قیمت کے عوض

پایا : حاصل کیا ـ پایا

پایا : کیا ـ مثلاً پھیرا نہ پایا : پھیرا نہ کیا

پایا : ڈالا ـ (قدم) رکھا

پایا : پہنا

پایم : میں نے پایا ـ حاصل کیا

پایم : میرے (محبوب نے پھیرا) کیا

پایم : میں نے پہنا

پایم : میں نے ڈالی

پائیاں : میں نے پائیں

پایو : تو نے پایا ـ حاصل کیا

پایو : تو نے پہنا

پایو : تو نے ڈالا یا ڈالی

پائی : پہنی

پائے : ڈالے

پپل : پیپل کا درخت

پپلیاں : پلکیں

پپیہا : مشہور پرندہ جو برسات میں خوش ہو کر پی پی بولتا ہے

پپیہڑے : پپیہے کی تصغیر

پپیہے : پپیہا کی جمع

پت : اعتماد ۔ بھروسہ

پت پرتیت : اعتماد ۔ ساکھ

پتا : خبر

پتاسے : بتاشے ۔ دمیدے

پتال : پاتال ۔ نچلی دنیا ۔ زمین کا سب سے نچلا حصہ

پتالوں : پاتال سے

پتری : کتاب

پتنیں : پتن کو ۔ پیکیں پتنیں مرکب ہے یعنی گھر گھاٹ کو

پتھر : پتھر

پتوسے : ہم نے پہنے

پَٹ پَٹ : نوچ نوچ کر

پَٹ : جڑ سے اکھاڑ پھینک ۔ اکھاڑ دے

پٹ پٹ : رو رو کر ۔ پیٹ پیٹ کر

پٹ رو رو : رو پیٹ کر

پَٹ کے : نوچ کر

پٹ پٹ ہٹری : رو رو کر تھک گئی

پٹدیں : روتے روتے ۔ روتے پیٹتے

پٹدیاں : روتی پیٹتی ۔ (جمع)

پٹڑی : پٹی کی تصغیر ۔ پٹی ہموار راستے کو کہتے ہیں (دیکھو پٹی)

پٹکے : پگڑیاں

پٹکے گھتیئے : لڑ پڑے ۔ ایک دوسرے کے گلے میں پگڑیاں ڈال کر کھینچنا ۔ پٹکے گھتن ہے یعنی لڑائی کرا دینا

پٹی : طویل ہموار بے آب و گیاہ پتھریلا راستہ (دیکھو پٹیاں)

پٹی : بد بخت ۔ جسے بد دعا کی گئی ہو ۔ یہ لفظ پٹ سے بنا ہے جس کے معنی ہیں بد دعا یا سراپ ۔ پٹ پلوتہ بد دعا کے لیے ایک اور مرکب ہے ۔ پٹ ہوونڑ محاورہ ہے ۔ جس کے معنی ہیں بد بختی یا مصیبت میں مبتلا ہونا ۔ اسی طرح پٹ پئے و نجنڑ کے معنی ہیں بد دعا کا اثر ہو جانا

پٹنڑ : مصدر ہے ۔ رونا پیٹنا

پٹیاں : پٹی کی جمع ـ طویل بے آب و گیاہ پتھریلے راستے جو فی الحقیقت راستے نہیں ہوتے بلکہ دامن کوہ کے ساتھ ساتھ چوڑے میدان سے ہوتے ہیں جنہیں مسافر غلطی سے راستہ سمجھ لیتے ہیں ـ یہ بہت طویل بے آب و گیاہ ، ہموار اور سخت میدان ہوتے ہیں جو سورج کی تمازت سے اور ہوا کی رکاوٹ سے سخت گرم ہو جاتے ہیں ـ جو مسافر پٹی پر غلطی سے چل پڑا وہ زندہ سلامت واپس نہ آیا ـ گرمی پیاس اور سخت زمیں اس کے لیے پیام موت ثابت ہوتے ہیں

پٹیاں : زخموں پر باندھی جانے والی پٹیاں

پٹیس : اس نے اکھاڑ پھینکا ـ اکھاڑ دیا

پٹھ : بھیج

پٹھڑا : الٹا ـ پٹھا کی تصغیر

پٹھڑی : الٹی ـ پٹھی کی تصغیر

پٹھڑی ڈِتی : بھٹنی دی

پٹھڑے : پٹھے کی تصغیر ـ الٹے

پٹھڑیاں : الٹی عقل و فہم کی

پٹھڑیے : بھیجے ـ پٹھے کی تصغیر

پٹھے : بھیجے ـ پٹھن مصدر

پٹھے : الٹے

پٹھی : الٹی

پٹھی : پیٹھ دکھا کر ـ الٹے پاؤں واپس ـ

پٹھی ڈِے کر : الٹے پاؤں واپس ہو کر

پٹھڑی ڈیندا : پیٹھ دکھاتا ـ الٹے پاؤں واپس چلا جاتا

پجالاں : جلا کر خاکستر کر دوں ـ جھلسا دوں

پجالے : جلائے ـ جھلسائے

پجالیے : جلا دیئے

پجالی : جلا دی

پجالیا : جلا دیا ـ جھلسا دیا

پجالیاں : جلائیں (جمع)

پجاویں : منزل تک پہنچا دینا

پجدے : پہنچے ـ پورے ہوتے

پجلدے : جھلستے

پجلے : جلے ـ جھلسے

پجڑیاں : اجڑیاں کا تابع مہمل ـ مکمل طور پر تباہ ہوں

پجا : پہنچا دے

پچار : قابل شرم بات ـ شرم دلانے والی باتیں ـ شکوے شکایات ـ عیب جوئی

پچاراں : پچار کی جمع ـ بدنامی کی باتیں ـ طعنے شکوے وغیرہ

پچائیں : پنہچا دینا ۔ پچانویں بھی کہتے ہیں

پچکاری : پچکاری

پچھاں : میں پوچھوں

پچھاݨ : پہچان ۔ جان پچھاݨ کے معنی ہوں گے جان بوجھکر

پچھدا : پوچھتا

پچھدی : پوچھتی

پچھدے : پوچھتے

پچھدے : وہ پوچھتا ہے ۔ معلوم کرتا ہے

پچھدیں : تم پوچھتے ہو

پچھلی : پچھلی

پچھݨ : پوچھنا

پچھوں : کے بعد ۔ کے پیچھے

پچھوں تے : پیچھے کی طرف

پچھیر : بعد میں

پُچھیر : پوچھے

پچھیاں : پچھی کی جمع ۔ کھجور کے پتوں کی بنی ہوئی ٹوکریاں

پدید : (ف) ظاہر

پدیس : پردیس ۔ بدیس ۔ پرایا ملک

پدھر : ہموار چٹیل زمین

پر : اوپر

پر : لیکن

پراگ ۔ الہ آباد (بھارت) کا قدیم نام

پرایا : غیر کا ۔ دوسروں کا

پرائی : دوسروں کی ۔ غیر کی

پرائے : دوسروں کے

پرائے: یہ لفظ تین طرح پڑھا جاسکتا ہے ۔ (1) پرائے بمعنی پرائے (2) پور بمعنی تفکرات کے ہم معنی تابع کے طور پر اور (3) پرائے: جس کا مفہوم ہے عشق کی ۔ محبوب کی یا محبت والی ۔ تفکرات اور دکھ درد کے معنوں میں یہ لفظ پرانا دکھ دینا سے مشتق ہو گا ۔ سندھی زبان میں پیڑ پرائی روز مرہ کی زبان کا جز ہے ۔ یہاں پرائی پیڑ کا ہم معنی ہے یعنی دکھ درد ۔ ہم نے دیوان کے معنی لکھنے میں تیسرے معنی کو ترجیح دی ہے ، موقع محل کے مطابق ہماری دانست میں پرائے کے معنی

" عشق کے " " محبوب کے " یا " محبت والے " زیادہ موزوں ہیں ۔ پری اور پریں : محبوب ۔ حسین ۔ معشوق ۔ محبت وغیرہ کے لئے استعمال ہوتا ہے ۔ (دیکھئے جامع اللغات مطبوعہ جامع اللغات

کمپنی لاہور جلد دوم صفحات 55 اور 80 پر الفاظ پرانا اور پری وغیرہ)

پران : ہندوؤں کی مذہبی کتاب

پرائیں : محبوب کی ۔ پریں کے معنی ہیں محبوب ، دوست

پرایاں : پرایان ۔ پرائی کی جمع ۔ دوسروں کی

پربت : پہاڑ ۔ سلسلہ کوہ

پربت دھاراں : سلسلہ ہائے کوہ ۔ پہاڑوں کی چٹانیں

پربھات : صبح سویرے ۔ پو پھٹنے کے وقت (سرائیکی پردباکھ)

پربھاتاں : پربھات کی جمع ۔ صبحیں ۔ انوار

پربھت : پہاڑ

پرتاپ : پچھتاوَ

پرتاپے : پچھتائے

پرتالے : اوپر نیچے کر دے

پرتاپیم : میں پچھتائی

پرتیت : محبت

پرتھئے : بھر گئے

پرجوش : جوش سے بھرا ہوا ۔ تیز و تند

پرچا : تسلی دے ۔ غم غلط کر ۔ دکھ ہلکا کر

پردہ : پردہ

پردے : پردہ کی جمع ۔ پردے

پردے وچ : در پردہ ۔ چھپ کر ۔ پردے میں

پردیس : دوسرا ملک ۔ پردیس ۔ پر یا پڑ سابقہ ہے جو "دوسرے" کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے ، مثلاً پر دادا ۔ پر نالا ۔ پڑچھتی ۔ پڑپوترہ وغیرہ

پردیسی : اجنبی ۔ دوسرے دیس کا

پرذوق : باذوق ۔ ذوق والا

پرزے : ٹکڑے ٹکڑے ۔ ریزہ ریزہ

پرسائی : تہوار منانا

پرسائیں : تعزیت کرنا ۔ پرسا ایک رسم ہے جس میں کسی کے مر جانے کے تیسرے دن بعد لواحقین کے ساتھ ہمدردی اور افسوس کرنے کے لئے لوگ جمع ہوتے ہیں ۔ رسم تعزیت

پرسوں : گزری ہوئی کل سے ایک دن پہلے

پرستی : لاحقہ ہے ۔ پوجا کرنا ۔ پرستش کرنا ، جیسے بت پرستی وغیرہ

پرم : محبت

پرم پریتاں : محبتیں ۔ پیار محبت

پرکین : کینے سے بھرا ہوا ۔ کینہ توز

پرم گیان : محبت کا علم ۔ فلسفہ عشق

پریم نگر : محبت کی نگری ـ دیار عشق

پر نقصان : نقصان سے بھرا ہوا ـ عیب دار ـ کمی والا ـ گھٹنے والا ـ فانی ـ ناقص

پرنیوتں : بیاہا جانا

پروانہ : حکم نامہ

پروانہ : پتنگا جو شمع پر جل مرتا ہے

پروائے : پرواہ ہے

پروائے : (ف) کچھ پرواہ

پرو بھرا : دور ـ بہت دور

پر وحشت : وحشتناک ـ بھیانک

پروردے : پرورش پائے ہوئے

پرہ باکھڑ : پو پھٹنا

پری : پڑی (ہندی تلفظ)

پریاں : پریاں ـ پری کی جمع

پرے : دور

پریت : محبت

پریتا : محبت والا

پریرے : دور

پریڑے : دور

پریم : محبت ـ پیار ـ امن و سکون ـ اطمینان

پریم نیم : محبت کے قول و اقرار

پریں : محبوب ـ دوست

پریں دو : دور کی طرف

پرینئیں : محبوب کے دیس کی طرف ـ دیار حبیب کو

پڑ : بھیڑوں بکریوں کو رات کے وقت ایسے محفوظ مقام پر رکھا جاتا ہے جو جنگلوں سے ہٹ کر آبادی کے قریب ہوتا ہے ـ اسے ڈیرہ ، دائرہ یا پڑ کہتے ہیں کنوئیں کے اس دور کو بھی پڑ کہتے ہیں جہاں بیل چلتے رہتے ہیں ـ وہ مقام جہاں دن بھر ادھر ادھر گھومنے پھرنے کے بعد رات کو آرام کیا جائے پڑ کہلاتا ہے ـ بچے لک چھپ کا کھیل کھیلتے ہیں تو ایک مقام انتخاب کر لیتے ہیں جہاں سب کو پہنچنا ہوتا ہے ، اس مقررہ مرکزی مقام کو بھی پڑ کہتے ہیں ، چاند اور سورج کے گرد شعاعیں ہالہ سا بنا لیتی ہیں اس ہالے کو بھی پڑ کہتے ہیں ـ گویا اس لفظ کے مفہوم میں دائرہ ، مرکز ہونا اور حفاظت تینوں چیزوں کا ہونا ضروری ہے ، کھیل تماشا دیکھنے کے لیے لوگ دائرہ سا بنا لیتے ہیں تو یہ بھی پڑی یا پڑی میلا کہلاتا ہے

پڑ پے : (محاورہ ہے) نصیب ہوئے ـ قسمت میں آئے ـ واسطہ پڑا ـ سابقہ پڑا ـ پالا پڑا ـ

(نوٹ ۔ پالا کا لفظ بھی پڑ ہی کے مفہوم کو ظاہر کرتا ہے ۔ پالی اس چھوٹے سے ہجوم اور دائرے کو کہتے ہیں جہاں مرغ ، بٹیر یا تیتر لڑائے جاتے تھے)

پڑ تالے : دیکھو پر تالے

پڑھ : پڑھ یا پڑھ کر

پڑھے : پڑھے

پڑھی : پڑھی

پڑھیا : پڑھا

پڑیاں : پڑیا کی جمع ۔ پڑیاں

پسارہ : پسارا ہونا چاہیے ۔ پھیلاؤ ۔ پسرنڑ مصدر سے ہے

پساڑ : پھیلاؤ ۔ ریگستانوں میں ریت کے ٹیلوں کے وسیع پھیلاؤ کو پساڑ کہتے ہیں ۔ "س" کی آواز اکثر "ہ" سے بدل جاتی ہے ممکن ہے "پہاڑ" کا لفظ اصل میں پساڑ ہی ہو

پسانودیاں : تر کرتی ہوں

پساوے : تر کرے ۔ گیلا کرے

پستی : نچلی جگہ ۔ بلندی کا ضد

پسیلہ : ایک طرف کو ۔ پاسا کے معنی ہیں پہلو یا طرف

پسیلی : پسیلا کی تانیث ۔ ایک طرف کو

پک : پکی بات ۔ یقینی بات

پکا : پکا ۔ پختہ ۔ خام یا کچا کا ضد

پکاراں : پکار کی جمع ۔ فریادیں ۔ پرم پکاراں : محبت کی پکاریں

پکارے : وہ پکارے ۔ اونچی آواز سے کہے

پکاں : میں پک جاؤں ۔ پختہ ہو جاؤں

پکریساں : پکاروں گی

پکڑ : پکڑ کر

پکڑ : پکڑ (فعل امر)

پکڑی : پکڑی

پکھڑے : پکھ کی جمع اور تصغیر ۔ پکھ کے معنی ہیں قسمت ۔ پکھڑے کے معنی ہوئے حصے میں ۔ قسمت میں ۔ نصیب میں

پکھڑے پیوسے : ہمارے نصیب میں آیا ۔ حصہ میں آیا یا آئے

پکھی : پرندے

پکھے : پنکھے

پکھیاں دی : پرندوں کی

پکے : مستقل طور پر

پکے : پک جائے

پکیاں : پک گئیں

پل : لحہ

پلال : جھوٹ ۔ فریب ۔ مکر

پلانون : پلائیں

پللوے : جوہڑ ۔ پانی کے قدرتی گڑھے

پلایا: پلایا

پل پل : لحہ لحہ ۔ ہروقت

پلڑو : پلا ۔ آنچل ۔ منہ پلڑو : ماتم کرنے کی حالت ۔ منہ پر دوپٹے کا آنچل ڈال کر رونا پیٹنا

پلڑے : پلے میں ۔ دامن میں ۔ قسمت میں ۔ پلڑے پیوسے کے معنی ہیں ہماری قسمت میں آئے

پلڑے پیاسے : ہماری قسمت میں آئے ۔ ہمارے پلے پڑے

پلڑے پیوم : میرے پلے پڑے

پلکاں : پلکیں ۔ بھنویں

پلنگ : پلنگ

پلکیں : پلکوں (نے ۔ کا ۔ کے ۔ کی وغیرہ)

پلو : دامن

پلھر : تھل کے نشیبی علاقوں میں بارش کا جمع شدہ پانی

پلٹر : دیکھو پلھر ۔ مویشیوں کے پانی پینے کے قدرتی جوہڑ

پلے : پلے میں ۔ دامن مں

پلیت : پلید ۔ ناپاک ۔ (پلیتے میں " ے " " ہے " کا مخفف ہے)

پلیتا : فتیلہ جس سے بارود میں آگ لگاتے ہیں

پلیتے : پلیتا کی جمع ۔ فتیلے

پلید : ناپاک

پلیندا : پلاتا

پن پن : خود نمائیٔ ۔ حسن نمائیٔ ۔ جوش نمو

پنجاب : پانچ دریاؤں کا علاقہ ۔ پنجاب

پنتھ : اصول و قواعد ۔ مذہبی ضابطے ۔ مذاہب و مسالک

پنج کٹی : پانچ غلے ۔ گندم ۔ جو ۔ باجرا ۔ جوار اور مکی ۔ ان پانچ غلوں کو ملا کر بطور خیرات درویشوں میں تقسیم کیا جاتا تھا

پندھ : سفر ۔ مسافت ۔ طویل فاصلے

پندھڑے : پندھ کی جمع اور تصغیر ۔ فاصلے ۔ سفر ۔ مسافتیں

پندھیڑو : مسافر ۔ راہ گیر ۔ پاندھی بھی کہتے ہیں

پنڈ : بوجھ ۔ وزن ۔ بھاری گٹھڑی

پنڈ: کھجور

پنڈت : برہمن ۔ ہندوؤں کی مذہبی کتابوں کا عالم ۔ دانا

پنڑی : پوری ہوئی

پنل : پنوں کو پیار سے پنل کہیں گے ۔ محبوب ۔ دوست ۔ دلدار

پنلڑا : پنل کی تصغیر ۔ محبوب ۔ دلدار

پناں : کاغذ

پنناں : رچا بسا ہوا ۔ پروردہ

پنئی : رچی بسی ہوئی ۔ پرورش پائی ہوئی

پنئیاں : پنئی کی جمع ۔ رچی بسی ہوئی ۔ پرورش یافتہ (جمع)

پنوں : سی پنوں کے مشہور رومانی قصے کا ہیرو ۔ کیچ کا سردار

پنوں خاں : دیکھو پنوں

پنھوارن : (سندھی) پنوار قوم کے لوگ

پنہاں : (ف) پوشیدہ ۔ چھپا ہوا ۔ مخفی

پواندی : پائینتی ۔ پاؤں کی طرف ۔ سراندی کا ضد

پوپا : ناک میں ڈالنے کا زیور

پوتھی : برہمنوں کی کتاب ۔ نجوم وغیرہ کی کتابیں ۔ پستک

پوجوں : کی پوجا کروں

پور : تفکرات کے ابھار ۔ جذبات اور فکر مندی کے جوش ۔ دکھ درد ۔ رنج و الم ۔ ترددات ۔ پور پرائیں مرکب ہے ۔ پرائیں پور کا ہم معنی ہے اس کی اصل پرانا : دکھ دینا ۔ غم اور فکر وغیرہ ہے ۔ جمع میں پور پرائے کہیں گے ۔ ترددات ۔ تفکرات پور پرائیں بھی بولا جاتا ہے ۔ اس صورت میں پرائیں کا ماخذ پور ہی ہو گا ۔ جس طرح جھور جھرائیں کی ترکیب ہے ۔ اسی طرح یہ بھی ہم معنی الفاظ کا مرکب بنے گا

پورا : پورا ۔ مکمل ۔ کامل

پورب : مشرق

پور پرائے : تفکرات ۔ دیکھو پور ۔ پرائے کو پَرائے (بمعنی غیر کے یا دوسروں کے) پڑھنا درست نہیں ہے ۔ کیونکہ محبوب "غیر یا پرایا" نہیں ہو سکتا

پوری : پوری ۔ مکمل (مونث)

پورے : پورے ۔ مکمل (جمع)

پوریں : تفکرات

پورھیئے جھوری : پورھیا جسمانی مشقت کو کہتے ہیں ۔ جھوری کے معنی ہیں آشفتہ حال ۔ نڈھال ۔ خراب و خستہ ۔ لہذا اس مرکب

کے معنی ہوں گے۔ مشقتوں سے نڈھال

پوری ییساں : مکمل لے جاؤں گی

پوریواں : دفن کی جاؤں

پوساں : پڑوں گی ۔ تھک پوساں : تھک جاؤں گی

پوسن : پڑیں گے ۔ ہو جائیں گے

پوسی : ایک ریگستانی پودا جس کے پھولوں کو پکا کر بطور ساگ کھاتے ہیں

پوشاک : پوشاک ۔ لباس

پول : کھوکھلا پن

پوم قبول : میری (دعا یا آرزو وغیرہ) قبول ہو

پوں : قدم ۔ پاؤں کا مخفف ہے

پوں : سرخ رنگ ۔ رنگینیاں

پون : پڑیں

پُون : پیپ

پوندا ہے : پڑتا ہے

پوندے : پڑتے

پونواں / پوواں : پڑوں

پونون : پروئیں

پونون : پڑیں

پوom / پوم : مجھے پڑ جائے ۔ مجھ پر پڑے ۔ میرے (کانوں میں) پڑے

پووی : تجھے پڑے ۔ تجھ پر پڑے

پون : برسات لانے والی تیز ہوا ۔ پون

پووے : انہیں پڑے ۔ ان پر پڑے (صحیح لفظ پونویں ہے)

پووے : پڑے

پووے : پروئے

پوہ : پوس کا مہینہ ۔ سخت جاڑا

پوہنیں : (سندھی) ان کی پڑے

پہاڑ : پہاڑ ۔ چٹانوں کا پھیلا ہوا سلسلہ (دیکھو پساڑ)

پہاڑیں وچ : پہاڑوں میں

پہر : تین گھنٹوں کی مدت ۔ پہر ۔ وقت

پہرہ : وقت ۔ پہر

پہلو : پہلو میں ۔ قریب

پہلوں : پہلے

پہلی : پہلی ۔ ابتدائی

پہلے : پہلے ۔ ابتدا ۔ شروع میں

پُہنتا : پہنچا

پُہنتم : میں پہنچی

پُہنتی : پہنچی

پہنجی : (سندھی) اپنی

پہنیُم : میں نے پہن لیا

پہنچاں : میں پہنچوں

پئی : پڑی ۔ افعال جاریہ میں " رہنا " کے معنوں میں مستعمل ہے

پئی کرلانواں : فریاد کرتی رہوں ۔ چیختی چلاتی رہوں

پئی گنٹیساں : گنی جاتی رہوں گی ۔ شمار ہوتی رہوں گی

پئی کرکے : بڑبڑاتی رہے ۔ چغلی کھاتی رہے ۔ ناراضگی کا اظہار کرتی رہے

پئے : پڑے ۔ فعل جاریہ کے لئے بطور فعل امدادی مستعمل ہے ، مثلاً پئے لشکندے : زیب دے رہے ہیں

پی : محبوب ۔ پیا

پی : پی کر

پے : محبوب

پیا : پڑا

پیا : محبوب

پیا بھاندا ہے : بھا رہا ہے

پیا : رہ ۔ مثلاً کھس پیا : چھینتا رہ

پیا : گیا ۔ مثلاً گھس پیا : گھس گیا

پیادی : پیادہ کی تانیث ۔ پیدل

پیار : پیار ۔ محبت

پیارا : پیارا

پیارے : پیارے

پیاس : پیاس ۔ تشنگی

پیا سنگ : محبوب کے ساتھ

پیاسے : پیاسے ۔ تشنہ

پیاساں : پیاسیں ۔ تشنگیاں

پیاسی : تشنہ ۔ پیاسی (مونث)

پیالا : پینے کا برتن

پیاں : پڑی رہیں

پیاں ہار : ہار گئیں ۔ تھک ہار گئیں

پیاں ناسوراں : ناسور پڑ گئے

پیاں : پڑ گئیں (جمع مونث)

پئیاں ہار : میں تھک ہار گئی ہوں

پیئیاں : پڑی ہوں

پیپل : پیپل کا درخت جسکی ہندو پوجا کرتے ہیں

پیت : پیار ۔ محبت

پیتاں : پیت کی جمع ۔ محبتیں

پیتا : پیا ۔ پی لیا

پیتم : میں نے پی لیا

پیتَم : محبوب

پیتیئی : تو نے پی لی ہے ۔ پیونْ (پینا) مصدر سے ماضی قریب کا واحد حاضر کا صیغہ ۔ پوری گردان حروف فاعلی کے ساتھ اس طرح

ہو گی

پیتس (اس نے پیا ہے) ، پیتنیں (انہوں نے پیا ہے) ، پیتئی (تو نے پیا ہے) ، پیتووے (تم نے پیا ہے) ، پیتم (میں نے پیا ہے) ، پیتیسے (ہم نے پیا ہے)

ان صیغوں کی اصل صورت اس طرح تھی : پیتا ہس - پیتا ہنیں - پیتا ہی - پیتا ہوے - پیتا ہم - پیتا ہسے - اختصار اور ادغام اصوات کے اصولوں پر ان صیغوں کی صورت بدل گئی - اگر پینے کی چیز مذکر ہے تو یہ صیغے اسی طرح رہیں گے - لیکن اگر پینے کی چیز مونث ہے مثلاً شراب - لسی وغیرہ تو پیتا کی بجائے پیتی بولا جائے گا - مختصر شدہ صورت میں "ت" مفتوح کی بجائے "ت" مکسور ہو گی - مثلاً پیتئیں وغیرہ ، پیتئی اس کی صورت ہے

پیت نہ پالی : محبت میں وفا نہ کی

پیٹ : پیٹ - شکم

پئے پئے : حصے میں آئے - قسمت میں آ پڑے

پیچ : مکر - چالاکی

پیچ : بل - چکر - پیچ

پیچ : حلقہ - طوق

پیچ اڑیندیاں : مکر کی چالیں چلتی ہیں - پیچ وخم میں پھنسا لیتی ہیں

پیچ پیا : ہوس ہوئی - چکر پڑا - الجھن پڑ گئی

پیچڑے : پیچ کی تصغیر اور جمع - پیچ - بل و چکر وغیرہ

پیچی : چالاک - مکار - پر پیچ و خم - پیچیدہ

پیر : پاؤں - (پیران : پیر ہیں - پاؤں ہیں - دیکھو "ن")

پیر : پیر و مرشد - روحانی تعلیم دینے والا

پیراں : (جمع) پیروں کی

پیراں : پاؤں میں

پیر پچالے : پاؤں جلائے

پیر پرم : عشق کا مرشد - محبت کا پیر

پیری مریدی : پیری مریدی کا سلسلہ

پیرڑیں : پاؤں میں "ڑ" تصغیر کے لئے آئی ہے

پیر مغاں : شراب خانے کا مہتمم

پیریں : پاؤں میں - سے - کا وغیرہ

پیڑ : درد - پیڑ پرائیں مرکب جو سندھی اور سرائیکی دونوں میں مستعمل ہے - پرانا کے معنی ہیں درد کرنا - دکھ دینا - دیکھو جامع اللغات جلد دوم صفحہ 55

پیڑاں : درد ۔ پیڑ کی جمع ۔ بہت سے دکھ درد

پیڑیں : درد و غم نے (جمع)

پیڑیاں : ہیڑیاں کا تابع مہمل ہے ۔ تکلیف دینے والی عورتیں ۔ مفسدہ پرداز ۔ جھگڑا فساد کھڑا کر دینے والی

پِیساں : میں پیئوں گی

پَیساں : میں پہنوں گی

پیساں : میں پاؤں گی ۔ میں ڈالوں گی

پے سنگ : محبوب کے ساتھ

پِیسوں : ہم پیئیں گے

پیسی : ڈالے گا ۔ رکھے گا ۔ مثلاً پوں پیسی : قدم رکھیگا

پیسی : پائے گا ۔ حاصل کرے گا

پیش : (ف) سامنے ۔ آگے ۔ پیش آنوݨ اور پیش پوونڑ محاورے ہیں جن کے معنی ہیں در پیش ہونا ۔ مقابلہ کرنا ۔ پیش آنا ۔ وغیرہ

پیش پیا : سے واسطہ پڑا ۔ در پیش ہوا ۔ کا سامنا کرنا پڑا

پیشے : پیش ہے ۔ در پیش ہے

پیشیں : ظہر کا وقت ۔ دن کی پہلی نماز کا وقت

پیغامبر : نبی ۔ اللہ تعالیٰ کا پیغام لانے والا

پیکان : (ف) تیر کی نوک

پیکڑیں : میکے میں ۔ پیکڑیں پٹیں مرکب ہے

پیکے : میکے ۔ ماں باپ کے گھر والے

پیکیں پٹیں : میکے ۔ پتݨ دریا کی گزر گاہ کو کہتے ہیں ۔ وہ جگہ جہاں کشتیاں کنارے آ لگتی ہیں ۔ یا جہاں سے دریا کو کشتیوں کے ذریعے عبور کیا جاتا ہے ۔ "پاک پتݨ" میں پتݨ یہی لفظ ہے ۔ پیکیں پٹیں عوام کی خاص ترکیب ہے جس کے معنی ہیں میکے والے اور وطن کے لوگ

پیکیں : میکے میں

پیلا : زرد ۔ پیلا

پیلوں : جال کے درخت کا پھل ۔ پیلو

پیلیاں : زرد رنگ کی

پیم : مجھے پڑی ۔ مجھے پڑا ۔ مثلاً گل پیم ، میرے گلے میں پڑا

پیمانے : پیمانے ۔ شراب کی مقدار ماپنے کا برتن ۔ جام شراب

پیندا : ڈالتا ۔ مثلاً جھاتی پیندا : جھلک دکھاتا

پیندی : پہنتی

پیندے : پڑتے ۔ لگاتے

پیندی ہے : ڈالتی ہے

پیندیں : تم ڈالتے ہو ۔ (تیوری)

پینڈا : مسافت ۔ سفر کا طویل فاصلہ ۔ (دیکھو پندھ)

پینڈے : پینڈا کی جمع ۔ مسافتیں ۔ سفر

پینڈڑے : پینڈے کی تصغیر ۔ مسافتیں ۔ سفر

پیٹاں : پینے والا ۔ سانس پی جانے والا سانپ

پینگھ : قوس و قزح ۔ جھولا ۔ پینگ ۔ دھنک

پینگھاں : پینگھ کی جمع ۔ جھولے ۔ قوس و قزح ۔ دھنکیں

پینگیں : دھنکوں نے

پینواں / پیواں : میں پیئوں

پینوݨ / پیوݨ : پینا (مصدر)

پینووں / پیووں : ہم پیئیں

پیو سے : ہمیں پڑی ۔ ہمیں ہوئی ۔ ہمیں ملے ۔ مثلاً پیش پیوسے : ہمیں درپیش آئے ۔ ہمیں ملے

پیوسے : ہم پڑے ۔ مثلاً ہٹ پیو سے : ہم تھک گئے

پیو / پیئو : تجھے پڑا ۔ تجھے پڑی ۔ تمہارے (کان میں) پڑا

پیم / پیوم : مجھے در پیش ہوا ۔ مجھ پر پڑی یا پڑی

پیو / پیئو : باپ

پے / پئے : پڑے

پیئے : محبوب ۔ محبوب (نے ، کا ، کے ، کی وغیرہ)

پیّاں : پڑی ہوں ۔ (پئی آں)

پیاں : پڑیں ۔ (پئی کی جمع ، پڑ گئیں)

****

ت

****

تا : (ف) تک

تا : تاؤ ۔ گرمی ۔ تپش

تابع : (ع) ماتحت ۔ حکم ماننے والا ۔ مطیع

تات : خبر

تاتیں لہن : خبریں لیں ۔ خبر گیری کریں ۔ حال احوال پوچھیں

تاثیر : (ع) اثر

تادم روز حشر : (ف) قیامت کے دن کے وقت تک

تاڑے : آسرے ۔ سہارے ۔ ریگستانوں کی عارضی قیام گاہیں جو مسافروں کے لئے بطور انتظار گاہ کام دیتی ہیں ۔ تھکے ہارے مسافروں کے دم لینے کی جگہ ۔ تاڑا کی جمع ہے

تار : لبریز ۔ سر سے اونچا پانی

تار : نشے میں غرق ۔ مست ۔ مخمور

تار : موسیقی کے ساز کے تار

تارے : تیرا دے ۔ تیرائے

تارے : ستارے

تار متاراں : بہت گہرا پانی ۔ سر سے اونچا پانی

تارو تار : گہری ندی ۔ سر سے اونچا پانی

تار تار : دریدہ ۔ ریشہ ریشہ الگ کیا ہوا

تارو تاراں : تارو تار کی جمع ۔ بہت گہری ندیاں

تاریں : بارش کے قطروں کے تاروں نے

تاڑ : تاڑ کر ۔ تاک کر ۔ اچھی طرح سے دیکھ کر ۔ انتخاب کر کے

تاڑتے : تاڑ کر ۔ (دیکھو تاڑ)

تاڑی مارے : لفظی معنے تالی بجائے ۔ مجازاً طنز کرے ۔ مذاق اڑائے ۔ برائیاں بیان کر کے خوش ہو

تاکید : (ع) تاکید ۔ اصرار

تال : تال ۔ دھن

تاں : تو

تاں وی : تو بھی ۔ پھر بھی

تان : تان ۔ سر

تاں تاں : توں توں ۔ اتنا ہی ۔ (جوں جوں کے جواب میں کلمہ)

تان ترانہ : گیت ۔ نغمہ ۔ سرتال ۔ لمبی تان وغیرہ

تانگ : انتظار ۔ (دیکھو تانگھ)

تانگاں : (انتظاریں) یہ لفظ تانگ کی جمع ہے ۔ جسے ٹانگ بھی بولتے ہیں (دیکھو ٹانگ) دریا کو تیر کر عبور کرنے والے دریا کے اس پار کسی مکان یا درخت وغیرہ کو نگاہ کے سامنے رکھتے ہیں اور اسی نشان کی طرف تیرتے رہتے ہیں ۔ اگر یہ نشان نگاہوں کے سامنے نہ ہو تو دریا کی تند و تیز موجیں اسے بہا کر کہیں کا کہیں لے جائیں لہٰذا تانگ کے معنی ہوئے نشان منزل ۔ تانگاں اس کی جمع ہے ۔ نشان ہائے منزل ۔ آسرے سہارے

تانٹ : کشش ۔ تناؤ ۔ دل کے کسی طرف کو کھچے رہنے کی کیفیت ۔ مجازاً فخر

تانٹ ترانٹ : ترانٹ کے معنی ہیں طاقت کا گھمنڈ ۔ اقتدار کا غرور ۔ لہٰذا اس مرکب کے معنی ہوئے فخر اور غرور ۔ مان

تانئیں نہ رکھ : پھیلا کر نہ رکھ ۔ وسعت نہ دے

تانگھ : شدید انتظار ۔ اس لفظ میں انتظار چاہت اور امید ملاقات تینوں مفہوم پوشیدہ ہیں

تانگھاں : تانگھ کی جمع ۔ انتظاریں

تانگھے : انتظار کرے

تانگھیں : انتظاروں (نے ۔ کا ۔ کے ۔ کی وغیرہ)

تانواں : تپاؤں ۔ تنگ کروں ۔ ستاؤں ۔ جلاؤں

تانودا : تپاتا ۔ ستاتا ۔ تنگ کرتا ۔ جلاتا

تانیس : (ع) انس پیدا کرنا

تانوم : مجھے تپائے ۔ ستائے ۔ جلائے

تانویں : تم جلانا ۔ ۔ تپانا (فعل امر)

تاوم : (دیکھو تانوم)

تاوے : تپائے ۔ جلائے ۔ ستائے ۔ (نوٹ : ستائے کا "س" مثبت معنوں میں ہے اور معانی میں اضافہ کرتا ہے)

تاویلات : تاویل کی جمع ۔ ظاہرا معنی کے علاوہ دوسرے امکانی احتمالی معانی کی مناسبت کے ساتھ بیان کرنا ۔ متکلم کی مراد بیان کرنا ۔ خواب کی تعبیر

تائے : چچے ۔ باپ کے بڑے بھائی

تائید : حمایت ۔ امداد

تایا : تپایا ۔ جلایا ۔ ستایا

تایو : تم نے تپایا ۔ تم نے جلایا

تبر : کلہاڑا

تبرے : تبرے ۔۔ بد گوئیاں

تبسم : (ع) ہنسی ۔ مسکراہٹ

تپایا : گرم کیا ۔ جلایا

تپ تپ اٹھن : جل جل کر اٹھیں

تپدیں : جلتے ہوئے

تپدیں کھپدیں : تپتے کھپتے ہوئے ۔ جلتے سڑتے ہوئے ۔ دماغ سوزی کرتے کرتے

تپڑی : بوریا ۔ ٹاٹ کا ٹکڑا

تپڑی ملڑی : بوریا نشین

تپڑی : جلی ۔ تپی ۔ "ڑ" تصغیر کی ہے

تپش : گرمی

تپے : گرم ہو ۔ جلے

تت : جوہر ۔ خلاصہ ۔ اصلیت

تتڑی : گرم

تتڑیں : گرم (ریت وغیرہ نے)

تتڑیں ٹبڑیں : گرم ٹیلوں نے

تتی : سوختہ ۔ سوختہ بدبخت ۔ جلی ہوئی ۔ ستائی ہوئی ۔ بدبخت

تتی : گرم

تتے : گرم ۔ مجازاً بدبخت

تتھ : وہیں ۔ اسی جگہ

تتھے : اسی جگہ پر

تتیاں : گرم ۔ تتی بمعنی گرم کی جمع

تج : تجھ

تجلی : جلوہ

تحفے : تحفہ کی جمع ۔ تحفے ۔ عطیے

تحقیق : حق بات معلوم کرنا ۔ سچائی تک پہنچنا ۔ تلاش حق ۔ جستجوئے حقیقت

تحقیقی : تحقیق والی ۔ جستجو کے ذریعے حقیقت تک پہنچنے والی

تحریر : (ع) لکھائی ۔ تحریر

تحمل : (ع) برداشت کرنا ۔ اٹھانا ۔ سہنا

تحیر : (ع) حیرت ۔ حیرانی

تخت : بادشاہی ۔ حکومت

تخت ہزارڑے : تخت ہزارے (میں یا سے) " ڑ " تصغیر کی ہے ، تخت ہزارا رانجھے کا وطن تھا

تخت ہزاروں : تخت ہزارے سے

تدبیر : (ع) علاج ۔ چارہ گری

تدریس : (ع) درس دینا ۔ سبق دینا

تڈ : تکیہ ۔ زور ۔ تڈن اور تڈانوݨ مصدر ہیں جن کی معنی ہیں " تن جانا " دوسری طرف کی کھچاؤ کا مقابلہ کرنا ۔ ضرب المثل ہے کہ : وچھا کُڈدے کلے دی تڈ تے ، یعنی بچھڑا کود رہا ہے تو اس بھروسے اور یقین پر کود رہا ہے کہ کھونٹی مضبوط ہے ، نہ ٹوٹے گی اور نہ اکھڑے گی ۔ گویا اسے کھونٹی کی مضبوطی کی تڈ ہے

تڈاں : تب ۔ اس وقت

تڈڑے : تڈے کی تصغیر ۔ جھینگر

تڈی تڈی تیل ڈکھالے : کھیل تفریح سمجھ کر دوسرے کی جان ہلکان کرنا

تراٹ : مسلسل انتظار

تراٹ : مان ۔ فخر ۔ غرور ۔ گھمنڈ ۔ آسرے ۔ سہارے وغیرہ

تراٹیں : تراٹ کی جمع ہے ۔ ماٹیں تراٹیں کے مرکب میں ماٹ بمعنی فخر یا مان کا ہم معنی ہے

ترانہ : گیت ۔ سرود ۔ الاپ ۔ نغمہ

ترانے : ترانہ کی جمع ۔ گیت ۔ نغمے

تراوے : تری ۔ ترو تازگی ۔ سیرابی

ترپھٹ : جی بھر کر

ترت : جلدی

ترتیل : (ع) قرآن حکیم کا اطمینان اور آہستگی سے اس طرح پڑھنا کہ تمام حروف کے مخارج اچھی طرح ادا ہوں

ترٹ گئی : ٹوٹ گئی

ترٹا : ٹوٹا

ترٹڑے : ٹوٹے ۔ ترٹے کی تصغیر

ترٹن : ٹوٹیں

ترٹیاں : بربادیاں

ترس : ترس ۔ رحم

ترس پووی : تجھے رحم آئے

ترس رہیاں : ترس رہی ہیں

ترسا : پیاسا رکھ ۔ انتظار کرا

ترساویں : تم انتظار کرانا ۔ ترسانا (فعل امر)

ترسلڑے : تسلیاں ۔ اطمینان

ترسوں : خوف زدہ ہو کر ۔ ڈر کے مارے ۔ خوف سے

ترسوں : پرسوں سے ایک دن پہلے

ترک : چھوڑ دینا ۔ ترک کرنا

ترک : کمر ۔ پیٹھ

ترکھاں : ریگستانی خونخوار جانور از قسم لگڑ بگڑ وغیرہ

ترگھٹ : تین گھاٹ کا یا تین صفات کا

تروڑ : توڑ

تروڑم یاری : میری دوستی توڑے

تروڑی ویندا : توڑ کر جاتا

تڑہانوٹ : دور بھگانا ۔ ہانکنا ۔ ڈرانا ۔ مار بھگانا

تری :

ترے : تین

تریں : تینوں ۔ تین سے

تریڈھی : ماتھے کی شکن ۔ ناراضگی کا اظہار ۔ تیوری ۔ تریوڑھی بھی کہتے ہیں

تریور : تین کپڑوں کی پوشاک

تریوڑی : تگنی

تڑ : دریا کو پیدل عبور کرنے کا گھاٹ ۔ محفوظ راستہ ۔ گھر تڑاور تڑپتن مرکبات ہیں

تڑبھیڑ : بلا ۔ حملہ ۔ یکے بعد دیگرے یا پے بہ پے حملے

تڑپھاندیں : تڑپتے ہوئے ۔ تڑپتے تڑپتے

تڑپھانواں : میں تڑپوں

تڑپھانودیاں : میں تڑپتی ہوں

تڑپھاوے : تڑپے (تڑپائے)

تڑپھت : تڑپے

تڑپھت تڑپھت : تڑپتے تڑپتے

تڑپھوندا ہے : تڑپتا ہے

تساڈا : تمہارا

تساڈڑی : تمہاری

تسبیح : (ع) اللہ تعالٰی کی توصیف بیان کرنا ۔ سبحان کہنا ۔ وہ مالا جس پر وظائف و اوراد عدداً پڑھے جاتے ہیں

تسدا : اسی کا

تسکین : (ع) سکون و اطمینان ۔ تسلی

تسلڑے : تسلے کی تصغیر ۔ تسلیاں

تسیڈی : تمہاری

تسلیم : (ع) تسلیم کرنا ۔ مان لینا

تشبیہ : (ع) کسی چیز کو دوسری چیز کی صفات کے اندر دیکھنا ۔ کائنات کی عام چیزوں میں جمال ظاہر کرنا

تشدید : (ع) شدت کرنا ۔ سختی کرنا

تشویش : (ع) فکر ۔ چنتا ۔ پریشانی

تصدیق : (ع) سچ جاننا ۔ صادق سمجھنا

تصرف : (ع) قبضہ کیا ۔ دگرگوں کر دیا

تصویر : (ع) تصویر

تعزیر : (ع) سزا

تعمیل : (ع) عمل کرنا ۔ حکم ماننا

تعویذ : (ع) تعویذ گنڈا ۔ پناہ اور بچاؤ کی چیز ۔ " عوذ " کے معنی پناہ اور بچنا کے ہیں

تفاوت : (ع) فرق ۔ کمی

تفسیر : (ع) قرآن حکیم کے مطالب کھول کر بیان کرنا ۔ شرح ۔ بیان

تفکر : (ع) فکر ۔ سوچ بچار ۔ دھیان

تفنگ : بندوق

تقدیر : (ع) قدر لگانا ۔ وزن قائم کرنا ۔ قسمت ۔ تقدیر

تقدیروں : تقدیر سے

تقدیس : (ع) پاکیزگی ۔ تقدس ۔ پاک صاف کرنا

تقرار : (ع) قرار و قیام

تقصیر : (ع) قصور ۔ غلطی ۔ خطا

تقلید : (ع) پیروی ۔ پیچھے پیچھے چلنا ۔ اندھا دھند پیروی ۔ بغیر سوچے سمجھے کسی کے پیچھے چل پڑنا ۔ بے دلیل کسی کی پیروی کرنا

تقلیدوں : تقلید سے

تقلیدی : تقلید والی

تقویٰ : (ع) اللہ تعالیٰ سے قوت حاصل کرنا

تقیید : (ع) ذات کے اندر مقید ہونا ۔ تعین وجود

تک : تک

تک : نظر نگاہ میں آنا ۔ جچنا ۔ تک نہ پوونڑ محاورہ ہے جس کے معنی ہیں معیار پر پورا نہ اترنا ، آنکھ میں نہ جچنا

تک تک : دیکھ دیکھ کر ۔ تکتے تکتے

تک تک : تاک تاک کر ۔ نشانہ بنا کر

تکاں : میں تکتی رہوں ۔ دیکھوں ۔ تکوں

تک رہیاں : دیکھ دیکھ کر تھک گئی ہوں ۔ تکتے تکتے ہار گئی ہوں

تکرار : (ع) جھگڑا

تکڑی : مضبوط (مونث)

تکڑے : مضبوط (مذکر)

تکے : دیکھے ۔ مشتاقانہ دیکھے

تکیاں : دیکھی بھالی ۔ دیکھ کر وزن کا اندازہ کیا ہوا

تکیہ : سہارا ۔ آسرا

تکیہ گاہ : سہارے کی جگہ ۔ درویشوں کی رہائش اور عبادت وغیرہ کا مقام ۔ قیام کی جگہ

تکھے : تیز (جمع مذکر)

تکھڑی : تیز ۔ تند ۔ (مونث)

تگ : پائیداری ۔ پائندگی

تل : تل ۔ کنجد ۔ تیل نکالنے کا مشہور بیج ۔ ذرا بھر ۔ تل کے برابر

تُل : تول ۔ وزن ۔ ہم وزن ۔ ہم پلہ

تلتے : تلتے ۔ تولے جاتے

تلبیس : دھوکا ۔ فریب ۔ عیاری ۔ مکاری

تلڑے : سبز خود رو گھاس ۔ تلڑ کی جمع ۔ دوب

تلسی : نیاز بو کی ایک قسم ہے ۔ خوشبو دار پودا ۔ ہندو اس پودے کی پوجا کرتے ہیں

تلف : (ع) تباہ ۔ برباد

تلک : ماتھے پر سیندور کی بندی لگانا

تلک تلولیں : تلک تلولوں نے ۔ تلولہ کے معنی ہیں خال ۔ سیاہ نقطہ

تلوار : تلوار

تلواراں : تلواریں

تلولے : تل ۔ خال ۔ جبیں و رخسار کی بندی جو سرمے یا کاجل کی سلائی سے بناتے ہیں

تلوین : (ع) رنگ بدلنا ۔ طرح بہ طرح کرنا ۔ گونا گوں کرنا ۔ راہ تصوف کے ایک مقام کا رنگ ہے

تلے : نیچے

تلے : تل دے ۔ جلا دے ۔ لیکن دیوان میں تل جائے کے معنوں میں آیا ہے

تُلیاں : تلی ہوئی ۔ وزن کی ہوئی

تلیندی : تلتی ۔ جلاتی

تم : تم

تمام : سب کے سب تمام ۔ مکمل طور پر

تمکین : (ع) جگہ دینا ۔ ٹھیک جگہ پر رکھنا ۔ کسی چیز پر قادر ہونا ۔ راہ سلوک کے ایک مقام کا نام ہے ۔ قدر و مرتبہ

تمہارا : تمہارا

تمہید : تمہید ۔ شروع کرنا ۔ مہد کے معنی پنگھوڑا ہے ۔ ابتدا کرنا

تن : تن ۔ بدن ۔ جسم ۔ مجازاً شخص

تنبو : خیمہ

تنبورہ : طنبورہ ۔ سارنگی اور ستار کی قسم کا ایک ساز

تند : کاتا جانے والا کچا دھاگا

تنڑ تنڑ : تن جا ۔ جد و جہد کر ۔ آخر تک ڈٹ جا

تنْساں : لفظی معنی تن جاؤں گی ۔ مجازاً پوری جد و جہد کروں گی

تنْیں : ڈٹ جانا ۔ پوری جد و جہد کرنا ۔ (فعل امر)

تنْی /تنْیں : تنی ۔ تاگے کے بٹن

تنزیل : (ع) اتارنا ۔ نزول قرآن

تنزیہہ : (ع) آلائشوں سے پاک صاف اور مبرا ہونا

تن کھے : (سندھی) اس کو

تنگ : تنگ ۔ پریشان

تنگدیاں : منتظر ہیں ۔ تانگ میں ہیں

تنلیں : گوشہ ہائے چشم میں

تنہا : اکیلا

تنْواراں / تواراں : لمبی لے کے گیت

تنْواراں / تواراں : مویشیوں کے گلے میں بندھی ہوئی گھنٹیوں کی سہانی آواز جو مویشیوں کے آہستہ آہستہ چلنے سے پیدا ہوتی ہے

تنوارے / توارے : لمبی لے کے گیت ۔ گھنٹیوں کی آواز

تنواریں / تواریں : شتر بانوں اور چرواہوں کے لمبی لے کے گیتوں نے

توبہ : (ع) برے کاموں سے توبہ کرنا ۔ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد ۔ توبہ کے معنی ہیں لوٹنا یا واپس آنا

توحید : (ع) اللہ تعالیٰ کو ایک ماننا ۔ ایک خدا پر یقین رکھنا

توحیدوں : توحید سے

توحیدی : وحدت الوجود سے متعلق ۔ توحید سے تعلق رکھنے والا

تور : ناراض ۔ خفا

تورے : فخر ۔ مان ۔ بڑائیاں

توریت : یہودیوں کی الہامی کتاب جو حضرت موسیٰ پر نازل ہوئی

توڑ : انجام تک ۔ آخری مقام و منزل تک

توڑ پچائیں / توڑ پچائیں : آخر منزل تک بخیر و خوبی پہنچا دینا

توڑے : توڑ دے

توٹے / توڑے : خواہ ۔ چاہے

توٹیں / توڑیں : خواہ

توئیں / توڑیں : تک

توقیر : (ع) وقار ۔ عزت

توکل : (ع) راضی برضا

توکھے : (سندھی) تجھ کو

تول : بستر کا نرم گدا ۔ دولائی ۔ کھیس وغیرہ ۔ ہلکی پھلکی رضائی

تول : وزن

تول : ٹھیک نشانہ لے کر ۔ تول کر ۔ اندازہ کر کے ۔ جانچ کر

ٹول وہاٹیں : گدے اور سرہانے

ٹولھا : دریا عبور کرنے کے لیے سرکنڈوں کی عارضی کشتی

تولے ماسے : تولے ماشے ۔ ایک ایک تولے بلکہ ایک ایک ماشے تک

توں : تو

توں : تم ۔ توں بن : تیرے بغیر

توں : پر سے ۔ " اتوں " کا مخفف

توں : سے ۔ میں سے ۔ پر سے

توٹیں : اگرچہ ۔ خواہ

توئی : تو

توید : تعویذ

تہاڈے : تمہارے

تہارا : تمہارا ۔ تیرا

تہدید : (ع) سزا

تہمت لائون : تہمت لگائیں ۔ غلط الزام دیں

تہنجا : (سندھی) تمہارا

تہنجی : (سندھی) تمہاری

تہنجے : (سندھی) تمہارے

تہیں باجھ : اسی کے بغیر

تہیں دے : اسی کے

تئیں : تک

تے : لیکن ۔ پر

تے : کر (حرف) مثلاً کھاتے : کھا کر

تے : پر

تے : اور

تیار : تیار

تیاری : تیاری

تیڈا : تیرا

تیڈے : تیرے

تیڑیاں : تیری (جمع)
تجھی : تیسی ۔ (ویسی)
تیر : تیر
تیرا : تیرا
تیراں : تیروں نے
تیرتھ : ہندوؤں کی زیارت گاہیں
تیری : تیری
تیریاں : تیری
تیریں : تیروں سے
تیز : تیز
تیز نظر : وہ لوگ جن کی باطنی نظر تیز ہے ۔ نکتہ رس ۔ باریک بیں
تیشے : تیشہ کی جمع ۔ تیشے
تیغ : تلوار
تیغاں : تلواریں
تیکوں : تجھے ۔ تمھیں
تیل : تیل
تیں : مجھ ۔ تم ۔ تو نے وغیرہ
تیں سنگ : تیرے ساتھ
تیندی ہے : تپاتی ہے ۔ جلاتی ہے
تیندیاں : تپاتی ہیں ۔ جلاتی ہیں
تینوں : (پنجابی) تم کو ۔ تجھے

****

ٹ

****

ٹالا : ٹال مٹول ۔ " ٹالا کرنڑ " کے معنی ہیں ٹل جانا
ٹالم : مجھ پر سے ٹال دے
ٹالے : درگزر ۔ معافیاں
ٹالے : ٹال دے ۔ دور کر دے ۔ رفع کر دے
ٹالیم : اس نے مجھ پر سے ٹال دیئے
ٹانگ : کامیابی کا نشان ۔ نشان منزل دریا کے اس پار کا نشان جسے سامنے رکھ کر دریا کو عبور کرتے ہیں ۔ آسرا ۔ سہارا (دیکھو تانگ)
ٹانگاں : نشان ہائے منزل ۔ آسرے سہارے
ٹانگھ : دیکھو ٹانگ
ٹانگے : نشان ہائے منزل ۔ نشان منزل ہے (دیکھو "ے")
ٹبر : کنبہ ۔ گھر میں ایک وقت کا کھانا جتنے لوگ کھاتے ہیں ۔ خاندان
ٹبڑے : ٹیلے ۔ ٹبے کی تصغیر
ٹِب : بڑے ٹیلے
ٹبے : ٹیلے

ٹولی : ٹولی چھوٹا گروہ

ٹولڑیاں : صحبتیں

ٹونڈے : (ٹنڈے) لنجا منجا ہے ۔ تشنج میں مبتلا

ٹیک : فخر ۔ غرور

ٹہہ ٹہہ کر کے : قہقہہ لگا کر

****

ث

****

ثانی : دوسرا

ثبوت : پکا ۔ راسخ ۔ مکمل

ثبوت : اثبات ۔ نفی کا ضد ۔ اقرار ۔ مثبت

ثقات : ثقہ کی جمع ۔ معتمد لوگ

****

ج

****

جا : جگہ

جا : جا ۔ جاؤ (فعل امر)

جا : (سندھی) کا

جاتے : جگہ پر

جاتوں : جگہ سے

جاتھی : (سندھی) جہاں

جاچڑ جوچڑ : جانچنا پرکھنا ۔ جوچڑ تابع مہمل ہے

جادڑو : جادو ۔ "ڑ" تصغیر کے لئے ہے

جادو : جادو

جادو گر : جادوگر

جاری : جاری ۔ شروع ہے ۔ رواں ہے

جاگاں : جاگ کی جمع ۔ وہ کھٹائی (دہی یا چھاچھ) جو دودھ کا دہی جمانے کے لئے ڈالی جاتی ہے ۔ جاگ کہلاتی ہے

جاگاں : میں جاگوں

جاگہ : جگہ

جاگی : وہ جاگی

جاگے : جاگے ۔ بیدار ہو

جاگیر : جاگیر

جالاں : جلاؤں ۔ جلا دوں

جالیئے : جلائے ۔ جلا دیئے

جالیو : تو نے جلایا

جام : پیالہ ۔ جام

جامہ : (ف) کپڑا ۔ لباس ۔ پارچہ

جان : (ف) جان ۔ زندگی ۔ روح

جانم : (ف) میری جان ۔ میری زندگی

جاں جاں : جوں جوں ۔ جیسے ہی

جاں : جب ۔ جونہی

جاناں : محبوب

جاناوں : محبوب سے

جانب : کی طرف

جانبازی : جان پر کھیل جانا ۔ بہادری

جاندی : جاتی

جانواں : میں جاؤں

جانوم : میرا (محبوب) جائے

جانوں : جان سے

جانویں : تم جانا ۔ تو جائے (فعل امر)

جانی : محبوب

جانی ویری : جانی دشمن

جاندے ہن : جاتے ہیں

جاوے : جائے

جاویں : جائیں

جاہ : جگہ ۔ مقام

جاہ : (ف) جاہ و جلال ۔ مرتبہ ۔ عظمت

جاہد : کوشش کرنے والا ۔ آرزو مند

جاہل : بے علم ۔ ناواقف

جاہی : ٹھیک جگہ پر ۔ عین نشانے پر ۔ کاری

جاہیں : جگہیں ۔ مکانات ۔ مقامات

جائے : جائے

جائیں : جگہیں ۔ مقامات ۔ مکانات وغیرہ

جب : جب

جبروت : بزرگی ۔ جلال ۔ بلندی ۔ برتری ۔ جلال خداوندی ۔ خدا کا مرتبہ وحدت ۔ اصطلاح تصوف میں وہ مقام جس میں سالک کو مرتبہ صفات حاصل ہوتا ہے

جبریل : فرشتہ جو پیغمبروں کو اللہ تعالیٰ کا پیغام لا کر دیتا ہے

جبل : پہاڑ

جبلاں : پہاڑوں (میں ۔ نے ۔ کا ۔ کے وغیرہ)

جبلیں : پہاڑوں میں

جپ مالھاں : جاپ کرنے کی مالا

جتراں : صبر کروں ۔ حوصلہ کروں ۔ توقف کروں

جتن : جت کی سندھی جمع مونث ۔ شتربان کو کہتے ہیں ۔ جوہ جتن شتربانوں کے وہ اکا دکا ٹھکانے ہیں جو مسافروں اور بھٹکے ہوئے راہگیروں کے لئے امید کا سہارہ ہوتے ہیں

جتھ :.جہاں

جتھاں :.جہاں

ججمان : چیلے ۔ ہندو پنڈتوں کے مرید اور شاگرد جو کسی صورت میں گرو کو نہیں چھوڑتے

جدا : علیحدہ ۔ الگ تھلگ

جدائی : علیحدگی ۔ جدائی ۔ مفارقت

جدل : لڑائی ۔ جنگ
جدید : نیا ۔ تازہ
جدید جدیدے : نیا نیا ہے ۔ نت نیا ہے ۔ ہر وقت تازہ ہے
جدے : جدہ میں ۔ جدہ عرب کا مشہور مقام ہے
جڈاں : جب
جڈڑی : اپاہج ۔ معذور
جذب : جذبہ ۔ کشش ۔ شوق ۔ محبت ۔ جذبہ دل
جذبتہ من جذبات : جذبات میں سے یہی ایک جذبہ
جذبہ عشق : محبت کا جوش
جرح : زخم
جرکھاں : چرخ ۔ ریگستانوں کے خونخوار جانور ۔ لگڑبگڑ
جرس : قافلے کی گھنٹی
جری : دیوانہ ۔ جھری بولتے ہیں
جڑ : اچھی طرح سے ۔ ٹھیک نشانے پر
جڑکر : تیار ہو کر ۔ اچھی طرح سے
جڑکیتی : خوب کی
جڑی : (1) چنگاری (2) تیر کی نوک
جڑیا : تیار کیا گیا ۔ بنایا گیا

جڑیندا : جوڑنے والا ۔ جوڑے بنانے والا (لفظی معنی جوڑتا)
جڑم : اس لفظ کے معنی متعین نہیں ہو سکے ۔ غالباً یہ کتابت کی سہو ہے
جزو : حصہ ۔ جز ۔ کسی "کل" سے علیحدہ کیا ہوا حصہ
جس : جس
جسم : بدن
جسودا : بلدیو جی کی منہ بولی ماں
جشن : خوشی کی محفل ۔ عیش و سکون
جفا : (ف) ظلم
جک : گرفتگی ۔ بندش
جکڑی : ملی ہوئی ۔ پیوست شدہ
جکھ جکھ : مبتلائے مصائب ہو کر ۔ گھل گھل کر
جکھدے : مبتلائے الم ہے ۔ جی جکھدے : جان جوکھوں میں ہے
جکھدی : مبتلائے آزار و الم ہوتی ۔ مشکلات میں پھنستی
جکھدیں : گھلتے گھلتے ۔ مبتلائے الم رہتے
جکھڑ : تیز آندھی
جگ : جہان ۔ دنیا

جگ : اتفاق ۔ پابندی ۔ ضبط نفس

جگارے : شب بیداری

جگارے : بھڑکائے

جگائی : روشن کی

جگائے : چلائے (مثلاً جادو جگائے ۔ جادو چلائے)

جگت : جہان دنیا ۔ جگ جہان

جگتاں : جگت بازی ۔ طعن و تشنیع بذریعہ ذو معنی کلام ۔ استہزا ۔ مذاق

جگتاں ٹوکاں مارم : مجھے طعن و تشنیع اور طنز کی مار دیں

جگتاں مریندیاں : ذو معنی باتیں کر کے طنز کرتی ہیں

جگر : جگر

جگرت : جگر کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

جگب جہان

جگمگ : چمک دمک

جگیانی : جوگن

جل : پانی

جل گیاں : جل گئیں

جل : جل کر

جلال : شوکت ۔ رعب دار

جلا : جلا دے (امر)

جلایا : جلایا

جلایم : اس نے مجھے جلایا

جل بل : جل بل کر ۔ جل کر

جلد : کھال ۔ پوست ۔ کتاب کی جلد مجازاً کتاب

جلدا : جلتا

جلدی : جلدی سے ۔ تیزی سے

جلدی : جلتی

جلدے : جلتے

جلدے : جلتا ہے

جلدیں : جلتے ہوئے ۔ جلتے جلتے

جلڑی : جلی ہوئی

جلڑے دے : جلے ہوئے کے

جلوس : جلوس

جلندر : جل اندر ۔ پانی کے اندر ۔ نیز جالندھر بھارت کے ایک شہر کا نام ہے

جلوہ : جلوہ ۔ نظارا

جلے : جلے ۔ جل جائے

جلی : ظاہر ۔ عیاں ۔ خفی کا ضد

جلی : جل گئی

جلیا : جلا ۔ جل گیا

جلیندا : جلاتا

جلیندی : جلاتی

جلیساں : جلاؤں گی
جماد : جمادات ۔ پتھر وغیرہ ۔ معدنی اشیاء جن میں حرکت نہیں ہے اور جو جامد اور ساکن ہیں
جمال : حسن و زیبائی ۔ خوبصورتی
جماں : ***
جمایا : قائم کیا۔ اثر کیا ۔ عروج دیا
جمل : (ع) اونٹ
جمنا : بھارت کے ایک دریا کا نام ہے جو ہندوؤں میں متبرک مانا جاتا ہے
جمنا جل : دریائے جمنا کا پانی
جمیل : حسین ۔ خوبصورت
جن : جنہوں نے
جن : جن ۔ بھوت
جنان : بہشت
جنجال : مصیبت ۔ جنجال ۔ جھنجھٹ
جند : زندگی ۔ جان
جندڑی : جند کی تصغیر
جند جلڑی : سوختہ جان
جنسوں : جنس سے
جنگ : جنگ ۔ لڑائی
جنگی : جنگ کرنے والے ۔ جنگجو

جنگل : جنگل ۔ جنگلوں میں (دیکھو بیلا)
جنم : پیدائش
جنون : دیوانگی ۔ عقل و ہوش پر پردہ پڑ جانا
جنون العاشقین : عاشقوں کی دیوانگی ۔ عشاق کا جذبہ اور خبط
جنیدی : جنید کا مسلک ۔ حضرت جنید بغداد کے رہنے والے بہت بڑے صوفی اور بزرگ ولی اللہ 297 ہجری میں وفات پائی ۔
جنھاں : جنہوں نے
جو : جو ۔ جو بھی
جو : (سندھی) کا
جوجو : جو کچھ ۔ جو بھی
جواب : جواب
جوانڑی : جوانی کی تصغیر
جوانی : جوانی ۔ شباب
جوبن : جوانی کا نکھار
جوہ کھڑ : جوہ اور کھڑ (یا پڑ) کا مرکب ہے عارضی گھروندا ۔ جھونپڑی (دیکھو جوہ)
جوت : شمع ۔ جوت جگانے کے معنی ہیں ۔ شمع روشن کرنا
جوت جگائی : شمع روشن کی
جوٹھا : جھوٹا ۔ کاذب

جوٹھیاں : جھوٹی (جمع)
جود : جوانمردی ۔ بخشش ۔ سخاوت
جودھا سر : روہی کا ایک علاقہ
جور : (ف) ظلم
جوراتی : ضبط نفس
جور سے : زور سے
جوری : زوری کا ہندی تلفظ ۔ جبراً
جوڑ : مشترکہ اسباب ۔ ملی ہوئی نشانیاں ۔ یکجا کی ہوئی علامات
جوڑ : ٹھیک طرح سے ۔ اچھی طرح سے عین نشانے پر
جوڑ : بنا کر
جوڑ : جوڑیاں
جوڑا : دو اجزا کا اشتراک ۔ دو چیزیں
جوڑ بٹیسوں : جوڑ کر بنائیں گے
جوڑکیاں : اچھی طرح کیں ۔ خوب کیں
جوڑوں : ہم بنائیں ۔ جوڑیں
جوڑے : وہ بنائے
جوڑیں : تم بناتا (امر)
جوڑکوں جوڑوں : ہم ایک دوسرے کے اجزائے لاینفک ہیں ۔ ہماری جوڑی خوب مضبوط جوڑی ہے ۔ ایک دوسرے کے موزوں اور صحیح جوڑے ہیں ۔ جوڑوں کے معنی ہیں ہم جوڑ ہیں (یہ محاورہ ہے)
جوسی : جوتشی
جوش : جوش
جوکھوں : مصیبت ۔ عذاب
جوگ : شوق وصال کی شدت ۔ جوگ ہووٹ اور جوگ چانوٹ محاورہ ہے جذبات سے مغلوب ہو کر ایسا اقدام کرنا جو مصیبت میں مبتلا کر دے
جوگا : کے لائق ۔ استطاعت رکھنے والا
جوگ ہووٹ : جوش جنون میں مبتلا ہونا
جوگنڑ : جوگی کی مونث ۔ جوگن
جوگی : لفظی معنی واصل ۔ ملنے والا ۔ مجازاً تارک الدنیا ۔ سنیاسی ۔ اور سپیرے وغیرہ بھی اب جوگی کہلواتے ہیں ۔ جوگی والا پھیرا محاورہ ہے جس کے معنی ہیں عمر بھر میں ایک آدھ ملاقات کرنا ۔ وہ بھی اگر جی چاہے تو
جول : طریقہ ۔ طرز ۔ چال ڈھال
جولیں دے : جول (یا جتول) اس پورے تھان کو کہتے ہیں جو جلاہا اپنی کھڈی پر ایک ہی مرتبہ بنتا ہے ۔ جولاہا کا لفظ بھی اسی جول

سے بنا ہے ۔ جول کی جمع جولیں ہے جولیں
دے کے معنے ہوئے کئی تھانوں کے

جوہر : جوہر ۔ ہنر

جوہ : ٹھکانہ ۔ پڑاؤ ۔ آرام گاہ ۔ شتربانوں کی
عارضی قیام گاہیں ۔ طویل بے آب و گیاہ
ریگستانوں میں مسافروں کی رہنمائی اور پانی کی
بہم رسانی کے لئے عارضی قیام گاہیں سی بنا لی
جاتی ہیں جہاں پہنچ کر مسافر اور ان کے
اونٹ تازہ دم ہو جاتے ہیں ان ارضی جگہوں
میں سامان رسد بھی موجود رہتا ہے اور بھیڑیں
بکریاں بھی رکھی جاتی ہیں بشرطیکہ بارشیں ہو
چکیں ہوں ۔ اور گھاس چارہ مہیا ہو ۔ خشک
سالی کے دوران یہ مقامات ویران پڑے رہتے
ہیں شتربانوں کے ان عارضی مقامات کو جوہ یا
جتن جوہ کہتے ہیں ۔ اس لفظ کے ساتھ " پڑ
" کا لفظ اکثر مرکبات میں استعمال ہوتا ہے ۔
خواجہ صاحب نے بھی " جوہ پڑ جوہ پڑ گھبکن
مٹیاں " کہا ہے جوہ پڑ دونوں عارضی قیام
گاہوں کے معنوں میں آتے ہیں اور کانہہ یا
سرکنڈے اور دوسرے ریگستانی پودوں کی خشک
شاخوں سے بطور چھپر کے بنائے جاتے ہیں ۔
جوہ پڑنے کثرت استعمال سے جھوپڑ کی شکل
اختیار کر لی ہے

جوہ پڑ : دیکھو جوہ ۔ شتربانوں کے عارضی
ٹھکانے جو مسافروں کے آرام کے لئے بنائے
جاتے ہیں

جہ : جگہ

جہاد : کفار کے خلاف جنگ کرنا

جہالت : لاعلمی ۔ جاہل ہونا

جہاں : جہاں

جہان : دنیا ۔ جہان

جہاناں : جہانوں میں

جہد : مسلسل کوشش ۔ سعی پیہم

جہول : جاہل ۔ نہ جاننے والا

جہیں : جیسے

جہیں دا : جس کا

جی : کلمہ احترام جو اکثر القاب و اسما کے
ساتھ لگا دیا جاتا ہے ۔ جیسے پیر جی

جی : دل ۔ جی

جی : (سندھی) کی

جی بھناں : ***

جیا : جی ۔ دل

جیاڑا : جیا کی تصغیر ۔ دل ۔ جی

جیاں : (سندھی) کی (جمع)

جے : (سندھی) کے

جے : اگر

جے : جب

جیتے : جیت جائے ۔ فتح پائے

جیتیئی : تو نے جیت لی ہے

جتڑی / جیتڑی : جیتی ۔ جیتی ہوئی

جیجھی : جیسی

جید : مضبوط

جیڑا : دل ۔ جی کی تصغیر

جیڑھا : جو

جیڑھیاں : جیڑھی کی جمع ۔ جو (موئنث)

جیڑھیں کوں : جن ؍ د (موئنث)

جیڑے : جیڑا کی جمع ۔ دل (میں ۔ کو ۔ کا وغیرہ)

جیساں : میں جیئوں گی

جیسلمیر : راجپوتانہ (بھارت) کا ایک شہر

جیکر : اگر

جیں : جس نے

جینا : جینا ۔ زندہ رہنا

جیں تیں : جس تس (سے ۔ کو ۔ کا وغیرہ)

جیندا : جس کا

جیندی : جس کی

جیندے : جس کے

جیندے : جیتے ۔ زندہ

جیندے کارݨ : جس کی خاطر

جیندے : زندہ ہے ۔ جیتا ہے

جیندیں : جیتے جی

جیندیں تئیں : جیتے رہنے تک ۔ تا دمِ حیات

جیں سانگے : جس کی خاطر ۔ جس تعلق سے ۔ جس مقصد کے لئے

جیواں / جینواں : میں جیئوں ۔ زندہ رہوں

جیون : وہ زندہ رہیں

جیوݨ : جینا ۔ زندہ رہنا (مصدر ہے) ۔ زندگی

جیوݨ جوگا : جینے کے لائق ۔ کلمہ دعائیہ

جیوے : جئے ۔ زندہ رہے ۔ زندگی بسر کرے

جیویں / جینویں : جیسے ۔ جس طرح

جیویں / جینویں : تم زندہ رہو ۔ تو جئے

جیہاں : جیسا

****

ڄ

****

ڄاپے : لفظی معنے ، معلوم ہو ۔ مجازاً کیا معلوم ۔ خدا جانے

ڄاتا : جانا (ماضی مطلق)

ڄاتو : تو نے جانا

جاتے : جاتا کی جمع ۔ جانے ۔ جان لئے ۔
سمجھ لئے
جاتے : جان لیا ہے ۔ جانا ہے
جار : بد قماش ۔ رسہ گیر ۔ چوروں بدکاروں کا
حمائتی اور معاون
جاریوں : جاری سے ۔ بدکاری سے
جال : پیلو کا درخت
جال : بسر اوقات ۔ گزر اوقات ۔ گزارا ۔
گزر بسر
جالاں : میں گزر بسر کروں ۔ گزاروں
جال آئی : زندگی گزارنی پڑ گئی ۔ گزارا کرنا آیا
جالے : گزر بسر کرے ۔ گزارے ۔
برداشت کرے
جالی : گزاری ۔ بسر کی
جالی : پھندا ۔ جال
جالیں : گزر بسر کے طریقے ۔ طرز ہائے بود باش
جاݨ : جان لے (فعل امر)
جاݨ : جان کر ۔ سمجھ کر
جاݨ پچھاݨ : جان بوجھ کر ۔ جان کر ۔ اور
پہچان کر
جاݨ سنجاݨ : جان لے ۔ اور پہچان لے ۔
جان پہچان

جاݨاں : میں جانوں
جاݨدی : جانتی
جاݨن : وہ جانیں (مجازاً وہ جانتے ہیں)
جاݨݨ : جاننا (مصدر)
جاݨم : مجھے جانے
جاݨے : جانے
جاݨیں : تم جاننا ۔ تم جانو
جاوݨ / جانوݨ : پیدا ہونا ۔ پیدا کرنا ۔ پیدائش
جانوݨ لا (دی یا دا) : پیدائش کے وقت سے
جائی ہم : میں پیدا ہوئی تھی
جائی : بیٹی
جائی : جم گئی
جایاں کوں : اولاد کو
جایم : میں پیدا ہوئی
جتوسے : ہم نے جانا
جٹیاں : جاٹ عورتیں ۔ دیہاتی عورتیں
جر : ایک قسم کا قیمتی کپڑا ۔ سخت تار کی جالی
جر بگھ : دھاری دار جالی ۔ یہ بھی ایک قیمتی
کپڑے کی قسم ہے
جڑھ : جڑ
جلدی : روانہ ہوتی ۔ چل پڑتی
جلساں : میں چلوں گی

جلوٹیں : جال کے چھوٹے درختوں میں

جلے : چلے ۔ ہمراہ جائے

جلیساں : گزر بسر کروں گی ۔ گزاروں گی

جماں : پیدا ہونا

جمدے : پیدا ہوتے (ہی)

جمدے ویلے : پیدا ہوتے وقت

جمدیں : پیدا ہوتے ہی

جنے / جنیں : شخص (مونث)

جول : چال ۔ طریقہ ۔ طرز

****

چ

****

چا : امدادی فعل جو تاکید کے معنوں میں مستعمل ہے ۔ مثلاً اے کم کر چا : یہ کام کر دے ۔ التجا ۔ تاکید اور اصرار کے لئے بولتے ہیں ۔ نیز اپنی بیچارگی اور دوسرے کی زیادتی کے لئے بطور حرف تاسف بھی استعمال ہوتا ہے ۔ اس کے لفظی معنے ہیں "اٹھا" ۔ (فعل امر)

چا : اٹھا کر

چاتم : میں نے اٹھایا

چاتو : تو نے اٹھایا

چاتے : اٹھا کے

چاتی : اٹھائی

چاٹ : تھپڑ ۔ چپت ۔ چسکا

چاٹے : چاٹی جانے والی ادویہ

چاٹیاں : بڑے بڑے پتھر ۔ پتھروں کی سلیں

چاچڑ : ضلع رحیمیار خان کے ایک قصبے کا نام جہاں خواجہ فرید پیدا ہوئے ۔ آپ کے بزرگوں نے سندھ سے نقل مکانی کر کے یہاں توطن اختیار کر لیا تھا

چاچے : چچے

چار : چار

چاراں : میں چراؤں

چارو : چرانے والا ۔ چرواہا

چاروں : ہم چرائیں

چارہی / چہری : لذیذ ۔ انوکھی ۔ عمدہ

چارے : ریگستانی راستے ۔ مویشیوں کی گزر گاہیں ۔ وہ عارضی راستے جو مویشیوں کی آمدورفت سے بن جاتے ہیں ۔ یہ راستے ویران اور بے آب و گیاہ ریگزاروں میں پانی کے کسی جوہڑ یا آبادی کے کہیں قریب ہونے کا پتہ دیتے ہیں ۔ چارھے بھی بولتے ہیں

چارے : چاروں

چارے طرفوں : چاروں طرف سے

چاریندس : (سندھی) چراویں گی

چاڑھ ڈکھانواں : چڑھا دکھاؤں

چاڑھن توڑ : آخر منزل تک بخیر و خوبی پہنچا دیں

چاڑھے توڑ : آخر منزل تک بخیر و خوبی پہنچا دے

چاڑھیں : تم پہنچانا ۔ (فعل امر) لفظی معنے تم چڑھانا

چاڑھیاں : چڑھائیاں

چاشنی : لذت ۔ ذائقہ

چاک : نوکر ۔ مال مویشی چرانے والا

چاک : زخم

چال : چال ۔ روش

چالا : چال ۔ انداز ۔ طور طریقہ

چالاں : چالیں (جمع)

چالوں : چال سے

چالے : چالبازیاں ۔ چالاکیاں ۔ طور طریقے

چالیں : چالیں

چالی : رنگ ڈھنگ ۔ طور طریقے ۔ انداز

چاند : چاند

چانڈنی رات : چاندنی رات

چانڈنیاں / چاندڑیاں : چاندنی (جمع) ۔ روشنیاں

چانگاں : چارہ ہائے کار ۔ تدبیریں

چانگے : مویشیوں کے گلے ۔ بھیڑ بکریوں کے بچے ۔ چانگھے بھی بولتے ہیں ۔ چھانگ

چانگھے : آثار ۔ نشانیاں

چانوٹیاں چاوے : دلی جذبات کو بھڑکائے ۔ امنگوں کو ابھارے

چاوے : اٹھائے

چاہ : چاہت ۔ طلب ۔ محبت ۔ لگاؤ

چاہاں : میں چاہوں ۔ (چانہاں بھی کہتے ہیں)

چاہت : چاہ ۔ محبت ۔ طلب ۔ آرزو

چاہے : چاہے ۔ طلب کرے

چاہیں : تم چاہو

چاہیں : چاہ کی جمع (چاہتیں)

چائی : اٹھائی ۔ گود میں لی ہوئی

چائے : اٹھائے

چائیں : اٹھانا (فعل امر)

چایا : اٹھایا

چایم : میں نے اٹھایا یا اٹھائی (میم فاعلی ہے)

چایم : نے مجھے اٹھایا ۔ (میم مفعولی ہے)

چائیاں : اٹھائیں

چایو : تم نے اٹھا لیا ۔ مثلاً دل چایو : تم نے دل اٹھا لیا ۔ یعنی تم برگشتہ خاطر ہو گئے

چپولا : شیریں گفتاری ۔ میٹھا بول

چپولے : میٹھے بول ۔ چپولا کی جمع
چبھدی : چبھتی
چبھدے : چبھتے
چبھڑی : چبھی ہے
چبھڑے : چبھ گئے
چبھم : مجھے چبھے
چبھن : چبھیں
چبھیندیاں چوکاں : نوک چبھوتی (ہیں) ۔
کچوکے لگاتی ہیں
چپ : (ف) بایاں
چُپ: چپ ۔ خاموش
چپ چاپ : بالکل خاموش ہو کر
چپولا : میٹھا بول
چپیٹے : تھپیڑے
چت : خبر ۔ ہدایت
چتر : چتر ۔ چھتری ۔ چھاتا
چتراں : نقش بناؤں ۔ لکھوں
چترے : چیتے
چتوسے : ہم نے اٹھایا
چترانگ : ریگستانی چھوٹے چھوٹے میدان ۔
ٹیلوں کے میدان کے میدانات
چتوئی : تو نے اٹھایا

چٹ : چٹیل زمین ۔ بے آب و گیاہ زمین
چٹ تھئی : برباد ہوئی ۔ تباہ ہوئی
چٹکے : چرچے ۔ تماشے (لٹکے بھی بولتے ہیں)
چٹڑی : ضرب خوردہ ۔ مضروب ۔ جسے نشانہ
بنایا گیا ہو
چٹڑے : سفید ۔ چٹے کی تصغیر
چنریاں : سفید (جمع مونث)
چٹڑے : ضرب خوردہ ۔ ضرب کے نشانات
چٹی : کا نشانہ بنی ۔ مضروب ہوئی
چج : کمزور آدمی اپنے سے زیادہ طاقتور کے
ساتھ مقابلہ کرنے پر اصرار کر رہا ہو تو اس
ہٹ اور اصرار کو چج کہتے ہیں ۔ جھوٹی تمکنت
چچوتے : ریگستانی پرندے جو برسات میں خوش
ہو کر گاتے ہیں
چچکاٹاں : چوچک کا
چر : دیر
چُراں : جھریاں ۔ چری کی جمع جس کے معنی
ہیں جھری ۔ چھوٹی نالی
چرایو : تم نے چرایا
چرجگ : چار زمانوں تک ہمیشہ
چرچے : رونقیں ۔ ہنگامے ۔ چرچے
چردی : چرتی ۔ کھائے جاتی

چڑدے : چڑتے

چڑکھا : چرخہ

چرَن : قدم ۔ پاؤں

چرِن : چرّیں

چری : دیوانی

چریاں : دیوانی (جمع) ۔ حواس باختہ

چریساں : میں چراؤں گی

چڑھ گیا : دریا طغیانی میں آگیا

چڑنگ : چنگاری

چڑھ : چڑھ جا ۔ چڑھ کر

چڑھا : چڑھا

چڑھاں : میں چڑھوں

چڑھانون : وہ چڑھائیں

چڑھایو : تم نے چڑھایا

چڑہ چڑہ : عذاب میں مبتلا ہو کر

چڑھدی : چڑھتی ۔ زیادہ ہوتی ۔ بڑھتی

چڑھدیں : چڑھتے ہوئے

چڑھ گیا : زیادہ ہو گیا ۔ چڑھ گیا ۔ (دریا)

چڑھم : مجھ پر طاری ہو جائے

چڑھنا پووم : مجھے چڑھنا پڑ جائے

چڑھن شکار : شکار پر روانہ ہوں ۔ شکار پر چڑھائی کریں

چڑھے : چڑھے

چڑھیا : چڑھا

چڑھیسوں : ہم چڑھائیں گے ۔ ہم لگائیں گے

چس : مزا ۔ لذت ۔ چسکا

چس رس : آسائش ۔ مزا ۔ میٹھا مزا ۔ لطف

چست : چست ۔ پھرتیلا ۔ تیار ۔ تیز ۔ صحتمند

چشم : آنکھ

چشماں : آنکھیں ۔ آنکھوں نے

چِک : ایک ریگستانی پودا

چک : دانتوں سے کاٹنا

چِکائے : چیخیں

چکائے : زخم لگائے ۔ زخموں سے خون جاری کیا

چک پیندی ہے : دانتوں سے کاٹتی ہے

چِک چِل : دلدل : کیچڑ ۔ پھسلن

چِکدے : رستے ۔ خون بہاتے ۔ ٹپکتے

چکڑے : ختم ہوئے ۔ چکا دیئے گئے

چکدے چیر : بہتے ہوئے زخم

چک بک یا چک مک : دست و گریباں ۔ ہاتھا پائی

چک مک : چقماق پتھر جس پر لوہا رگڑنے سے آگ نکلتی ہے

چکنا چور : ریزہ ریزہ

چکور : ایک پرندہ جو چاندنی رات میں مست ہو کر گاتا ہے
چکوے : چکوا کی جمع ۔ برسات میں مست ہو کر گانے والے پرندے
چکوی : چکوا کی مونث
چکویاں : چکوی کی جمع
چکے : نبھ چکے ۔ ختم ہو چکے
چکیٹی : وابستہ ہوئی
چکھائی : چکھائی
چکھڑیم : میں نے چکھی
چکھن : چکھیں
چکھے : چکھے
چکھیاں : چکھ لی ہیں
چکھیم : میں نے چکھی
چکھیوسے : ہمیں چکھایا ۔ ہم نے چکھا
چگونہ : (ف) کیسا ۔ کس قسم کا
چلاندیاں : چلاتی (ہیں) جمع
چلاوے : چلائے
چلانون : وہ چلائیں ۔ چلائن بھی بولتے ہیں
چلانویں : تو چلائے
چلانودیاں : چلاتی ہیں ۔ اب واؤ کے بغیر بولا جاتا ہے

چلیا : چلا
چلائی : چلائی ۔ لگائی
چلدی : چلتی
چلایو : تم نے چلایا
چلائے : وہ چلائے
چلڑے : چلے ۔ "ڑ" تصغیر کی ہے
چلنڑ : چلنا (مصدر)
چلے : ملے
چلیندا : چلاتا
چُم : چوم کر
چم چائے : چوم کر اٹھالے
چم : چڑا
چڑا : چڑا
چکے : چکے
چناہوں : چناب سے
چنبلی : سفید رنگ کا ایک خوشبودار پھول ۔ ایک زیور کا نام
چنبھایا : چبھویا
چنبھیندیاں : چبھوتی ہیں
چند : خالص ۔ بے ریا
چندری : بدنصیب ۔ بد بخت
چندن ہیں : کسی پہاڑی نالے یا ندی کا نام ہے

چندن ہار : ایک زیور کا نام ۔ گلے میں پہننے کا طلائی یا نقرئی ہار

چنڈور : چنڈول ۔ برسات کے دنوں میں گانے والا ایک پرندہ

چنری : دوپٹہ (دیکھو چنری)

چنڑ : چن ۔ انتخاب کر

چنڑ : چن کر

چنڑ چنڑ : چنتے چنتے

چنڈیاں : چنتی (جمع) چنڈیاں رہندیاں : چنتی رہتی ہیں

چنڈیں : چنتے ہوئے ۔ چنتی ہوئی

چنٹی / چنٹیں : چنی

چنی : باریک ململ کا دوپٹہ جسے رنگ اور کلف دے کر چنتے ہیں ۔ چنتیوں والا دوپٹہ ۔ عروسی دوپٹہ

چنڑیا : چنا ۔ انتخاب کیا

چنکے : مویشیوں کے گلے میں بندھے ہوئے کانسی کے چھوٹے چھوٹے گھونگھرو

چنکیاں : چھوٹے گھنگھرو

چنکیں دے : چنکوں کی

چنگ : چنگاری

چنکیں : مویشیوں کے گلے میں بندھی ہوئی گھنٹیوں (نے ۔ کا ۔ کے ۔ کی وغیرہ)

چنڑ : چننا

چنڑوں : ہم چنیں

چنڑیا : چنا

چنگ : ایک ساز کا نام ہے ۔ جس کا سر جھکا ہوا ہوتا ہے

چنگارے : چنگاریاں

چنگھاڑے : چیخے ۔ چلائے ۔ مور کی آواز کو چنگھار کہتے ہیں

چنورے : گھاس پھوس کے چھپر

چنی : دوپٹہ ۔ اوڑھنی

چوانتی : سلگتی ہوئی لکڑی

چوب : (ف) لکڑی

چوتھے پہر دے : آخری پہر کے ۔ بڑھاپے کے

چوٹ : یہ لفظ " چٹڑ " مصدر کا حاصل مصدر ہے ، جس کے معنی ہیں نشانہ لگانا

چوٹک : چوٹ ۔ ضرب

چوٹیاں : بالوں کی چوٹی

چُوچک : ہیر کا باپ

چوچک : چوچکی لانوڑ محاورہ ہے ۔ جس کے معنی ہیں بھڑکانا ۔ اکسانا ۔ کان بھرنا وغیرہ ۔

چغلیاں کھانا ۔ بہتان لگانا

چُوچی لا اڑا : چوانتی لگا کر آگ بھڑکا دے ۔
چوچی کے معنی چنگاری ہیں ۔ لا معنی لگا ۔ اڑا
کے معنی بھڑکا

چودھار : چاروں طرف ۔ دھر کے معنی طرف
اور سمت کے ہیں ۔ ادھر ۔ ادھر ۔ جدھر ۔
کدھر وغیرہ میں یہی دھر مرکب ہے ۔
چودھری وہ شخص ہے جو چاروں طرف دیکھ
بھال کرے اور اپنی قوم کی حفاظت کرے

چور : چور ۔ چوری کرنے والا

چُور : ٹکڑے ٹکڑے ۔ چکنا چور

چوراسی : چوراسی ۔ چار اور اسی

چورنگ : لکڑی کا وہ تختہ جس کو ہدف بنا کر
تیر اندازی کی مشق کی جاتی ہے

چوری : چوری

چُوری : ملیدہ ۔ روٹی گھی اور شکر کا ملیدہ کرنا

چُوریاں : ملیدہ ۔ چُوری کی جمع

چوریوں : چوری سے

چُوز : پورے بازو کی چوڑیاں ۔ بازو بند

چوڑ : چوڑ چپٹ ۔ تباہ حال ۔ خراب و خستہ

چُوزا : چوڑیوں کا سیٹ جو کہنی تک پہنتے ہیں

چُوڑے بیڑے : چوڑیاں اور ہاتھی دانت کے
بنے ہوئے بند جو بازوؤں میں ڈالے جاتے ہیں
۔ پورے بازو کی چوڑیاں

چوڑی : چوگنی

چوڑیلی : چوڑے والی (دیکھو بانھ چوڑیلی) وہ
بازو جو پوری طرح چوڑیوں سے بھرا ہوا ہو ۔
کلائی سے کندھے تک ہاتھی دانت کی چوڑیاں
پہننے کا رواج تھا

چوڑیلیاں : چوڑیلی کی جمع ۔ چوڑیوں والیاں

چوطرفوں : چاروں طرف سے

چوک : کچوکا

چوکاں : کچوکے ۔ چوک کی جمع ۔ زخم ۔ صدمے

چوگوٹھ : چاروں طرف ۔ چاروں کونوں میں ۔
ہر جگہ

چول : کو متحرک کر ۔ برانگیختہ کر ۔ چھیڑ

چول : بلاوے

چولا : لمبا کرتا

چولی : چولا کی تصغیر ۔ کرتی

چولے : چلائے ۔ متحرک کرے ۔ چھیڑ دے

چولے : چولا کی جمع ۔ چولے میں ۔ جامے میں

چولے انگ نہ مانواں : جامے میں پھولی نہ
سماویں ۔ بہت خوش

چولے انگ نہ مانون دے : خوشی سے پھولا
نہ سمانے کے (دن)

چولی دی تئیں / تنّی : چولی کی تنی ۔ معمولی سی
چیز ۔ حقیر چیز
چولستان : روہی کا علاقہ ۔ ریگستانی علاقہ
چوں : (ف) کیسا ۔ جب ۔ کب
چونبھ کلی : گلے کا ایک زیور ۔ چونب کلی
بھی کہتے ہیں
چوہیندس : (سندھی) کہتی ہوں
چونڈھی : چٹکی بھرنا
چونڈھیاں : چونڈھی کی جمع ۔ چٹکیاں
چوہنکار : پرندوں کی چوں چوں ۔ چہچہاہٹ
چہ : (ف) کیا
چہری / چاہری : لفظی معنے ہیں تیز مسالے دار ۔
چٹپٹی چیز ۔ مجازاً لذیذ ۔ عجیب ۔ انوکھی ۔ مزیدار
چہندے / چاہندے : چاہتے ۔ خواہش کرتے
چہیں : تو چاہے
چہیندا : چہیتا ۔ پیارا ۔ بہت زیادہ چاہا
جانے والا
چہیندے : چہیتے دوست نے
چیتا : چیتا
چیتر : چیت کا مہینہ ۔ بہار کا موسم
چیچی ٹھول : چھنگلیا کی موٹائی کے برابر
چیر : چیر کر

چیر : زخم ۔ شگاف
چیر : عبور کر کے ۔ گزر کر
چیرے : زخم
چیز : چیز ۔ شئے
چیساں : میں اٹھاؤں گی
چیکاں : چیخیں ۔ فریادیں
چیکن : وہ چیخیں
چیلا : ہندو پنڈت کا شاگرد ۔ مرید ۔ ججمان
(دیکھو ججمان)
چین : آرام ۔ سکھ ۔ چین ۔ قرار
چین : چین کا ملک
چینچل : چلبلا ۔ شوخ ۔ طرار
چیہے : ریگستانی پرندے جو برسات میں خوش
ہو کر گاتے ہیں ۔ چانبہ چیہا یا چہا اس کا نام
ہے ۔ چیہے "چہا" کی جمع ہے

****

ح

****

حاجب : (ع) چھپانے والا
حاجت : (ع) ضرورت
حادث : (ع) پیدا کرنے والا ۔ قدیم کی ضد
حاصل : (ع) مل جانے والی چیز ۔ حاصل

ہوا ۔ مل گیا

حاضر : (ع) جو موجود ہے ۔ تو اور تم کے ضمائر

حاکم : (ع) حکم دینے والا

حال : (ع) حال ۔ حالت ۔ کیفیت ۔ رقص و وجد ۔ عشق و محبت ۔ ذکر ۔ جذبہ الٰہی ۔ رقت ۔ حال کنوں بے حال تھیوٹ محاورہ ہے جس کے معنی ہیں بد حال ہونا ۔ خستہ و خراب ہونا

حال مقام : تصوف کی اصطلاح میں مقام حال و جذب و شوق جس مقام پر پہنچ کر سالک پر تمام اسرار اور رموز کھل جاتے ہیں ۔ یہ مقام کثرت ذکر و فکر سے حاصل ہوتا ہے

حالوں : حال سے

حال ونجاواں : اپنا حال برا کروں ۔ اپنی حالت بگاڑوں

حال ونڈاوے : خیر و عافیت معلوم کرے ۔ حال احوال پوچھے ۔ دکھ سکھ کی کہانی سنے

حال ونڈاؤ : حال احوال دریافت کرنے والی ۔ بِپتا سننے والی ۔ ہمدرد

حاوی : (ع) حاوی ۔ غالب

حب : (ع) محبت

حباب : بلبلہ

حبیب : (ع) دوست

حج : حج

حجاب : (ع) پردہ

حجاج : (ع) حج کا فریضہ ادا کرنے والے لوگ ۔ حاجی کی جمع

حجاز : (ع) ملک عرب

حجازی : حجاز سے تعلق رکھنے والا ۔ عربی

حجب : پوشیدگی ۔ پردہ ۔ خفیہ اسرار

حد : حد ۔ آخری کنارہ ۔ انتہا

حدّے : حدّے میں

حدیث : حدیث ۔ بات ۔ آنحضرت صلعم کے افعال و اقوال

حرف : کسی زبان کی وہ آوازیں جن کے ملنے سے الفاظ بنتے ہیں ۔ نیز وہ غیر مستقل کلمات جن کے معنی دوسرے الفاظ کے ملانے کے بغیر مفہوم نہ ہوں

حرکات : حرکت کی جمع ۔ حرکتیں

حرم : کعبہ شریف اور اس کا احاطہ

حرم اللہ : اللہ تعالیٰ کا کعبہ ۔ کعبے کا صحن ۔ اللہ کا گھر ۔ مرکز انسانیت

حرمل : حرمل ۔ اسپند ۔ جسے آگ میں ڈالیں تو چٹخ جاتا ہے اور آواز دے کر جلتا ہے

شعرا نے اس چٹخنے کو اضطراب اور تڑپنے سے تشبیہ دی ہے

حریم : احاطہ

حزن : رنج والم

حسرت : حسرت ۔ ارمان

حسرت : حسرتیں ۔ حسرت کی جمع

حسن : نبی اکرم صلعم کے نواسے حضرت امام حسنؓ

حسن : خوبصورتی ۔ حسن و جمال

حسن آباد : حسن سے معمور دنیا.جہان جس میں ہر جگہ حسن ہی کی جلوہ گری اور فرمانروائی ہو

حسن پرستی : حسن کی پرستش کرنا

حسن جمال : حسن و جمال ۔ خوبصورتی

حسن نگر : محبوب کا وطن ۔ دیار حبیب

حسن نمائی : حسن کی نمائی کرنا

حسنات : اچھی اچھی چیزیں ۔ نیکیاں ۔ عامتہ الناس کی بہبود کے کام ۔ فلاح انسانیت

حسناتاں : حسنات کی جمع

حسنین : حضرت امام حسنؓ اور امام حسینؓ

حشر : انجام ۔ قیامت ۔ تادم روز حشر کے معنی قیامت کے دن تک

حصے : حصے (میں)

حضرت : حضرت ۔ اولیاء اللہ کے نام سے پہلے احتراماً لگاتے ہیں

حضور : حضوری ۔ موجودگی ۔ حاضر رہنے کی حالت

حق : حق ۔ سچائی ۔ حقیقت

حقائق : حقیقتیں

حقائق دان : حقیقتوں کے جاننے والے

حق ہمسائے : قریبی ہمسائے جو خوشی اور غمی میں برابر کی شرکت کا حق رکھتے ہیں

حقیقت : حق بات ۔ اصلیت ۔ کسی شئے کی ذات کا ہونا اور اصل ماہیت

حقیقی : حقیقت سے متعلق ۔ اصلی

حکم : حکم

حکمات : محکمات ۔ محکم اصول و ضوابط

حکمیں : حکماً ۔ لازماً ۔ حتمی طور پر

حل : حل ۔ عقدہ کشائی

حمد : اللہ تعالیٰ کی توصیف بیان کرنا

حمیلاں : حمائل کی جمع ۔ گلے میں ڈالنے کے زیور ۔ سونے کی مالائیں

حنفی : حضرت امام ابو حنیفہ کے مکتب فکر کے پیرو کار

حوا : زوج آدم

حواس : حس کی جمع ۔ حواس خمسہ یعنی چھونے چکھنے سونگھنے سننے اور دیکھنے کی صلاحیتیں

حور : حور
حوراں : حوریں
حوصلہ : حوصلہ ۔ برداشت کرنے کی قوت
حویلی : صحن ۔ بڑا مکان
حویلیاں : حویلی کی جمع ۔ بڑے بڑے مکان ۔ بڑے صحن
حیا : شرم و حیا
حیاتی : زندگی
حیران : حیران ۔ متحیر
حیرانی : حیران ہو کر ۔ متحیر
حیرت : حیرانی ۔ تعجب
حیلا : حالت
حیلہ : کوشش ۔ تردد
حیلہ سازی : لفظی معنے بہانے بنانا ۔ لیکن سرائیکی میں اس کے معنی ہیں چارہ گری ۔ علاج ۔ تدبیر
حیلہ کریں : تم کوئی تدبیر کرنا ۔ کوشش کرنا ۔ علاج کرنا ۔ (فعل امر)
حین : وقت ۔ لمحہ بھر
حیوان : حیوان ۔ جانور ۔ زندہ مخلوق

****

خ

****

خار : کانٹے
خاشاک : گھاس پھوس تنکے وغیرہ ۔ کوڑا کرکٹ
خاص : عام کا ضد ۔ ذاتی ۔ مخصوص
خاصے : خاصا ایک قیمتی کپڑے کا نام ہے ۔ خاصے اس کی جمع ہے
خاطر : لفظی معنے دل ۔ تواضع مدارات کے لئے
خاک : خاک ۔ مٹی
خال : خال ۔ تل
خالص : پاک صاف ۔ آلائشوں سے مبرا ۔ پاکیزہ ۔ غیر ملوث ۔ بے کدورت
خالق : پیدا کرنے والا
خالی : خالی ۔ بے مصرف ۔ بغیر استعمال کے ۔ پاک صاف
خاموش : چپ چاپ
خان : خان
خان پنل : پنوں خاں
خانے : خانہ میں ۔ ٹھیک مقام پر ۔ صحیح حالت یا مقام پر
خاوند : مالک ۔ خاوند ۔ آقا

خبر : خبر ۔ اطلاع ۔ احادیث اور آیات

خبراں : خبریں ۔ خبر کی جمع

ٹھٹ باز : گپیں ہانکنے والے ۔ مسخرے

خدا : خدا

خدائی : خدا کا ۔ خدا کی حکومت

خدایا : اے خدا ۔ (الف ندائیہ ہے)

خدشات : خدشہ کی جمع ۔ ڈر ۔ خوف ۔ اندیشے

خدنگ : اصل میں اس درخت کا نام ہے جس کی لکڑی سے تیر بنائے جاتے تھے ۔ مجازاً تیر

خراب : خراب ۔ برا ۔ ویران شدہ

خراب آباد : دنیا ۔ خرابیوں کا گھر ۔ ویران دنیا

خرابی : خرابی ۔ ویرانی ۔ برائی

خراج : خراج

خراماں : خرام ہائے ناز

خراماں : خرام (کے ۔ نے ۔ سے وغیرہ)

خرائیتی / خرچی : مفت کے ۔ صدقے قربانی کے

خربوزے : خربوزے

خرچ : خرچ

خرقہ : صوفیوں کی گودڑی ۔ درویشی لباس

خروش : نعرہ ۔ شور

خرید : خرید کیا ۔ بکا ہوا ۔ دید خرید کے معنے ہیں نگاہ ناز کا خرید کیا ہوا ۔ نظر کرم کے ہاتھوں بکا ہوا

خزاں : پت جھڑ کا موسم

خس : تنکا ۔ تھوڑا سا

خسرو : ایران کا بادشاہ جس نے فرہاد کو مروا کر اس کی محبوبہ شیریں کو اپنے حرم میں داخل کر لیا تھا

خشک : خشک

خشکیاں : خشکیاں

خصائیں : خصلتیں ۔ اطور و عادات

خضر : حضرت خضر علیہ السلام جو گمراہوں کو رستہ بتاتا ہے اور جنہوں نے سکندر کی آب حیات تک رہنمائی کی ۔ لیکن آب حیات پینے نہ دیا

خطرات : خطرے

خطرے : خوف و خطر ۔ ڈر

خفقان : دل دھڑکنے کی بیماری

خفی : چھپے ہوئے راز ۔ مخفی اسرار ۔ جلی کا ضد

خلاف : مخالف ۔ ضد ۔ الٹ ۔ برعکس

خلت : محبت ۔ دوستی

خلط : طبیعت کا رجحان ۔ لفظی معنی ہیں ملی ہوئی چیز اطبا کے نزدیک انسان کے اندر چار

اخلاط ہیں یعنی سودا ۔ صفرا ۔ خون اور بلغم
خلعت : انعام ۔ تحفہ ۔ انعام کے طور پر یا
عزت افزائی کے لئے بادشاہوں کی طرف سے
دیا ہوا لباس
خلق : خلقت ۔ مخلوق ۔ لوگ
خلقائیں : پیار کے بھوکے ۔ خلق کے
گرویدہ ۔ وہ لوگ جو کسی کے خلق اور پیار کی
وجہ سے پڑے رہیں
خلقت : مخلوق ۔ عام لوگ ۔ اژدہام
خلوت : تنہائی
خلیل : حضرت ابراہیم علیہ السلام ۔ اللہ کا دوست
خماری : نشے میں مخمور
خمر: نشہ ۔ شراب
خنجر: خنجر
خنکی : لفظی معنی ٹھنڈک ۔ شادابی ۔ تر و
تازگی ۔ سرسبز ہونا ۔ شگفتگی
خنکی چائی : شگفتہ ہوئے ۔ سرسبز ہوئے ۔
کونپلیں پھوٹیں
خنکیاں : شادابیاں
خواجہ : شیخ ۔ بزرگ ۔ خواجہ خضر
خواجے : خواجہ کی جمع ۔ بزرگ
خوار : خوار و خستہ ۔ ذلیل و خوار

خواری : خستہ حالی
خواہ : خواہ ۔ چاہے
خواہش : خواہش ۔ آرزو ۔ چاہنا
خوب : خوب ۔ اچھا ۔ باافراط ۔ اچھی طرح
خوبی : اچھائی ۔ حسن ۔ وصف
خود : خود ۔ آپ
خودی : اپنی ذات کو ملحوظ رکھنا ۔ انانیت
خوش : خوش
خوشحالے : خوشحال ہے ۔ خوشحال ہو گئے ۔
آسودگی میں آگئے
خوشحالیاں : اچھے حال میں ہونا ۔ خوش و خرم
خوشی : خوشی مسرت
خوشیاں : خوشی کی جمع ۔ خوشیاں
خول : خول ۔ خود ۔ لوہے کی ٹوپی
خون : قتل
خویش : اپنے بزرگ ۔ خویش و اقارب ۔
رشتہ دار
خوئید : نو دمیدہ گندم ۔ گندم کے نرم نرم پودے
خیال : خیال ۔ تصور ۔ دھیان ۔ وہ قوت جو
صور محسوسات کو غائب ہو جانے کے بعد
بھی ذہن میں محفوظ رکھتی ہے
خیالوں : خیال سے

خیر: نیکی

خیرات: خیر کی جمع ۔ نیکیوں کے کام مال و زر کا رفاہ عامہ کے کاموں میں خرچ کرنا

****

د

****

دا: کا

داخل: داخل

دار: (ف) لاحقہ ۔ رکھنے والا

دار مدار: ذہنی کشمکش ۔ اضطراب

دار: سولی

دار: گھر ۔ نگری

دارد: (ف) رکھتا ہے

دارم: (ف) میں رکھتا ہوں

دار مداراں: ذہنی پریشانیاں ۔ تفکرات

داروں: دوائی ۔ دارو ۔ علاج

داریں: سولی پر

داغ: داغ (گل لالہ کے سینے کا داغ)

داغہا: (ف) داغ کی جمع

داس: داس ۔ غلام ۔ چیلا

دالکھ: ***

دام: جال ۔ پھندا

داماں: دام کی جمع ۔ پھندے

دامن: دامن ۔ پلو

دان: (ف) لاحقہ ہے ۔ جاننے والا

دانا: جاننے والا ۔ دانا ۔ سیانا

دائیں: دانے

داگ: داغ ۔ دھبہ

وائی: دائی ۔ آیا ۔ کھلائی

دائیاں: دائی کی جمع ۔ دائیاں

دخل: اندر آنا ۔ داخل ہونا ۔ مداخلت کرنا ۔ دخل دینا

در: (ف) میں

در: (ف) دروازہ

دُر: موتی

در بر: بغل میں

دریوں: ریگستان کے آباد و سرسبز مقامات

درجات: درجہ کی جمع ۔ مراتب ارتقا ۔ ترقیاں

درد: درد

درداں: درد (جمع) نے ۔ دکھوں نے

درد اندوہ بھری: درد و غم سے بھری ہوئی پردرد

درداں ماری: رنج والم کی ماری ہوئی ۔ کشتۂ الم

درداں مٹھی: غموں کی برباد کی ہوئی

درد پرستی: دکھ درد کی پرستش ۔ درد عشق پر ۔

مر مٹنا

درد منداں : درد مند کی جمع ۔ اہل درد ۔ عشاق

دردی : درد والی

دردوں : درد سے ۔ جذبہ عشق سے مغلوب ہو کر

دردوں آلیاں : درد و الم سے تازہ اور شگفتہ ہونے والی (جمع)

دردیں پکڑی : گرفتار رنج و الم ۔ مصائب و آلام میں جکڑی ہوئی

دردیں بدھری : درد و الم کی باندھی ہوئی

دردیں ماری : درد والم کی ماری ہوئی ۔ کشتہ الم

درس / درسن : درشن ۔ دیدار ۔ (درسن بھی لکھا ہے)

درس : سبق ۔ درس قرآن

درسوں : درشن سے ۔ دیدار سے

درست : صحیح ۔ ٹھیک

درشن : دیدار ۔ جلوہ

درک : ادراک ۔ سمجھ بوجھ ۔ عقل و فہم

درکات : درکہ کی جمع ۔ درجہ کا ضد ۔ تنزل ۔ گر جانا

درکاتاں :تنزلیاں ۔ اتار

درماں : علاج ۔ چارہ گری

درملدی : درماندہ کی تانیث ۔ تھکی ہاری ۔ خستہ حال ۔ نڈھال

درملدے :تھکے ہارے

درمٹ : بدی ۔ برائی

درمل : دوا دارو ۔ علاج معالجہ ۔ درمان

درملڑے : درمل کی جمع اور تصغیر ۔ علاج معالجے

درملڑی : در آستان پر پڑی ہوئی ۔ در محبوب کا احاطہ کرنے والی ۔ در حبیب کو نہ چھوڑنے والی

دروہ : جھوٹ ۔ دھوکا ۔ کھوٹ نیز مکار ۔ بے وفا

دروہی : کسی بزرگ کے نام کا واسطہ ۔ قسم ۔ خدا نبی یا کسی بزرگ کا نام لئے بغیر اگر صرف اتنا ہی کہ دیا جائے کہ تمہیں دروہی ہے ۔ فلاں کام کرنا ہو گا ۔ تو دوسرے شخص کے لئے اس کام کی تکمیل ضروری ہو جاتی ہے

درے : پہاڑی درے

دریا : دریا

دریافت : پالینا ۔ حاصل کرنا

دریا نوش : دریا پی جانے والا ۔ بہت زیادہ طلب والے

دڑبڑ : دہشت ۔ رعب داب ۔ خوف و ہراس

دڑکائے : دھمکیاں دے

دڑکے : دھمکیاں ۔ دڑکے دیاپے محاورہ ہے

دڑپ : دھچکے ۔ ہچکولے

دست : ہاتھ

دست بدستی : ہاتھوں ہاتھ ۔ نقد ۔ اس ہاتھ دے اس ہاتھ لے

دستور : رواج ۔ طریقہ ۔ قانون

دستوں : ہاتھوں کے ۔ ہاتھ سے

دستہ : چوڑیوں کا مکمل سیٹ جو سالم بازو کو ڈھانپ لے

دسرت : راجہ دسرت ۔ رام چندر جی کے والد کا نام جو اجودھیا کے راجہ تھے

دشت : بیابان ۔ ریگستان

دشمن : دشمن

دعا : دعا

دعائیں : دعائیں

دعوات : دعائیں

دعوے : دعوے

دغا : مکر ۔ فریب ۔ دھوکا

دفتر : دفتر ۔ حساب کتاب کے کاغذات کا مجموعہ

دقائق : دقیقہ کی جمع ۔ باریک ۔ مشکل باتیں

دقیق : باریک ۔ مشکل امور ۔ نازک مراحل

دکن : ملک دکن ۔ جنوب ۔ دکھن

دکھ : دکھ

دکھ دکھ : سلگ سلگ کر

دکھانواں : سلگاؤں

دکھدا : سلگتا ۔ آہستہ آہستہ جلتا

دکھدی : سلگتی

دکھدیں : سلگتے ہوئے

دکھن : دکن ۔ جنوب

دکھیاری : دکھی ۔ درد مند

دکھیندا : سلگاتا

دوگانہ / دگانہ : دو رکعت نماز نفل

دوگانے / دگانے : دگانہ کی جمع ۔ نوافل جو نماز سے علیحدہ تشکر یا عبادت پڑھی جائیں

دلِ : دل ۔ یہ لفظ مونث استعمال ہوا ہے ۔ عام بول چال میں مذکر اور مونث دونوں طرح بولا جاتا ہے ۔ محبت یا جرات کے معنوں میں مونث آتا ہے

دَل : دل ۔ لشکر ۔ انبوہ کثیر

دلاں : دلوں کا (نے ۔ کو ۔ سے وغیرہ)

دلائل : دلیل کی جمع ۔ دلیلیں

دلاسے : دلاسے ۔ تسلیاں

دلبر : دلبر ۔ محبوب ۔ دل لے جانے والا

دلبردی : از خود اور اپنی مرضی سے کنیز بننے والی

دلے : فریب ۔ دھوکے

دل بھاندا : جو دل کو بھا جائے ۔ دلپسند ۔ محبوب

دل تنگ : تنگ دل ۔ کوتاہ دل

دل جانی : محبوب ۔ دل و جان کا مالک

دلجوئی : تسلی ۔ دلاسا ۔ ہمت افزائی

دلدار : محبوب

دلداروں : دلدار سے

دلڑوں : دل سے

دلڑی : دل کی تصغیر ۔ دل

دلڑیاں : دلڑی کی جمع ۔ دل ۔ روحیں

دل لٹڑی : جس کا دل لٹ چکا ہو ۔ جو اپنا دل لٹا چکی ہو

دل سنگ : سنگ دل ۔ پتھر کے دل والا

دل کالے : سیاہ باطن لوگ ۔ سیاہ دل کے

دلگیر : غمگین ۔ پریشان ۔ افسردہ

دل میلیاں : میلے دل والی ۔ کدورت رکھنے والی ۔ منافق

دل کیتیاں : اپنی مرضی کے کئے ہوئے کام ۔ دل کی خواہش کے کام

دلوں : دل سے

دلی : بھارت کا مشہور شہر

دلے : (ف) ایک دل

دلیاں : دل ۔ دل کی جمع

دلیں : دل کی جمع ۔ دلوں (کو ۔ کا ۔ نے ۔ سے وغیرہ)

دم : درویشوں کا نعرہ ۔ دم بہاوالحق یا دم مست قلندر

دم : (ف) وقت ۔ لمحہ ۔ تادم روز حشر ۔ قیامت کے دن کے لمحے تک

دم : سانس

دم : ذات ۔ وجود

دم بھروں : سانس لوں ۔ بیان کرنے کی جرات کروں

دم جیندیں تائیں : جب تک سانس جاری ہے ۔ تادم حیات

دم دم : دم بدم ۔ لمحہ بہ لمحہ ۔ لحظہ لحظہ ۔ ہمیشہ

دم دم : سانس سانس کے ساتھ ۔ ہر سانس کے ساتھ

دم قدم : حیات ۔ زندگی ۔ قدموں کی برکت ۔ وجود کی برکت ۔ قدم اور وجود یعنی ذات ۔ ہستی

دم مست قلندر : شیخ عثمان نامی علاقہ سیہون (سندھ) کے مشہور خدا مست صوفی کا نعرہ

دماغ : دماغ

دن : دن

دن رین : دن رات

دنڑے : دن کی تصغیر اور جمع ۔ دن

دنّی / دڈیں تھئے : دھم سے گرے

دنیا : دنیا

دنیا دار : اہل دنیا ۔ اہل زر ۔ اہل ثروت ۔

دو : کی طرف

دوارہ : دوارہ ۔ ہندوؤں کی عبادت کی جگہ ۔

مندر ۔ بتکدہ

دوارے : دوارے میں ۔ دوارہ کی جمع ۔ مندر

دوام : ہمیشہ ہونا

دُود : (ف) دھواں

دَور : دور ۔ چکر ۔ گردش

دُور درازی : دور دراز ہونا ۔ دوری ۔ فاصلہ

دُور : دور

دَورہ : وقت ۔ زمانہ ۔ دور

دُوروں : دور سے

دُوری : دوری ۔ فاصلہ ۔ دور ہونا

دَورے : دورے

دَوڑوں : دوڑوں

دوزخ : دوزخ ۔ جہنم

دوست : دوست ۔ یار ۔ ہمدم

دوش : (ف) کندھے پر

دول : ڈھول ۔ بد نامی کی تشہیر کے لئے

ڈھول پیٹنا

دولت : دولت ۔ مال و دولت ۔ خزانہ

دونوں : ہر دو ۔ دونوں

دوہری : دوہری ۔ دگنی

دویت : دو کی پوجا ۔ توحید کے خلاف دوئی پرستی

دہشت : دہشت ۔ خوف ۔ ڈر

دہل : خوفزدہ

دہن : منہہ

دہو : (ہندی) دی

دے : دے

دی : کی

دے : کا ہے

دیاں : کی ۔ دی کی جمع ۔ پرانی اردو میں کیاں

دید : نظر ۔ نگاہ

دیداں : دید کی جمع ۔ نظریں ۔ نگاہیں

دیدار : (ف) دیدار ۔ نظارہ

دیدم : (ف) ہم نے دیکھا

دیدیں : آنکھوں میں

دیر : دیر

دَیر : بتکدہ ۔ مندر ۔ گرجا

دیرہ : ٹکانہ ۔ ڈیرہ

دیرے : ٹھکانے ۔ دیرہ کی جمع ۔ قیام گاہیں ۔ ڈیرے

دیروز : گزشتہ کل

دیری : دیرینہ ۔ پرانا

دیریں : (ف) قدیم ۔ دیرینہ

دیرے کیتے : مقیم ہوئے ۔ ڈیرے جمائے

دیرینے : قدیم ۔ پرانے ۔ دیرینہ کی جمع

دیسوں : دیس سے

دیکھو : دیکھو

دین : دین ۔ مذہب

دیندار : دیندار ۔ ایمان والے ۔ دین قیم کے ماننے والے

دینے لاڑ تے : دینے لاڑ پر ۔ دینا لاڑ خواجہ صاحب کے احباب میں سے تھا ۔ روہی کا رہنے والا تھا ۔ لاڑ اس کی ذات ہے

دیوانہ : دیوانہ ۔ فریفتہ

دیوانی : دیوانہ کی مونث ۔ دیوانی

دیوانے : دیوانے ۔ دیوانہ کی جمع

دیوانیاں : دیوانی کی جمع ۔ دیوانی ۔ عقل گم کردہ

****

ڈ

****

ڈراوے : ڈرائے

ڈوبتا ہے : ڈوبتا ہے

ڈول : طریقہ ۔ طرز ۔ انداز

****

ݙ

****

ݙا : ڈھنگ ۔ طریقہ

ݙات : عطیہ ۔ تحفہ ۔ جو چیز دی جائے ۔ ݙیوݨ (دینا) مصدر سے مشتق ہے ۔ دی ہوئی چیز

ݙاتے دی : داتا کی

ݙاج : جہیز

ݙاڈھا : سخت ۔ طاقتور ۔ زور آور ۔ شدید

ݙاڈھی : ڈاڈھا کی تصغیر ۔ زور آور ۔ سخت ۔ شدید

ݙاڈھے : ݙاڈھا کی جمع ۔ سخت ۔ شدید

ݙاکاں چاروں : اونٹوں کے گلے چرائیں ۔ مویشی چرائیں

ݙاگاں : اونٹنیوں کے گلے ۔ گلوں (کو ۔ سے وغیرہ)

ݙال : پھاڑ دے ۔ "ݙالݨ" مصدر کے معنے ہیں دلنا ۔ پھاڑ دینا ۔ ٹکڑے ٹکڑے کرنا

۔ دلیا کو " ڈالا " ۔ لکڑی پھاڑنے کو
" ڈالنڑ " اور دال کو " ڈال " کہتے ہیں
ڈالاں : میں پھاڑ ڈالوں
ڈالے : پھاڑ دے
ڈالٹ : دودھ پیتے بچوں کی غذا
ڈبھن : دوہی جائیں
ڈبھسن : دوہی جائیں گی
ڈت پت :
ڈترٹا : دیا ۔ " ڈتا " کی تصغیر
ڈترس : اس نے دیا ۔ ڑ تصغیر کا ہے ۔ اصل لفظ ڈتس ہے ۔ ڈیونڑ سے ماضی مطلق کا واحد غائب کا صیغہ ہے ۔ حروف فاعلی کے ساتھ پوری گردان اس طرح ہو گی
ڈتس (اس نے دیا) ، ڈتونے (انہوں نے دیا) ، ڈتو (تو نے دیا) ، ڈتوہے (تم نے دیا) ، ڈتم (میں نے دیا) ، ڈتوسے (ہم نے دیا)
ڈترم : میم فاعلی بھی ہے اور مفعولی بھی ۔ مجھے دیا یا میں نے دیا
ڈترئی : ڈتی کی تصغیر ۔ دی
ڈترے : ڈتے کی تصغیر ۔ دیئے
ڈتریں : دینے سے
ڈترو : تو نے دیا ۔ ڈتو کی تصغیر

ڈتس : اس کو دی
ڈت گھت : دینا لینا ۔ لین دین
ڈتم : میں نے دیا ۔ یا مجھے دیا ۔ میم فاعلی بھی ہے اور مفعولی بھی
ڈتوئَ : تو نے دیا ۔ یا دیئے ۔
ڈتونی : تو نے دیئے
ڈتوہی : تو نے دیا ۔ یا دیئے
ڈتی : دی
ڈتیاں : ڈتی کی جمع ۔ نے دی ہیں
ڈنکو : فریب ۔ جھوٹا وعدہ ۔ ڈٹ پھٹ بھی کہتے ہیں
ڈٹھا : میں نے دیکھا
ڈٹھڑا : ڈٹھا کی تصغیر
ڈٹھڑس : اس نے دیکھا
ڈٹھڑم : میں نے دیکھا
ڈٹھڑی : دیکھ لی
ڈٹھڑے : دیکھے
ڈٹھڑیاں : دیکھیں
ڈٹھڑے سوا : دیکھے بغیر
ڈٹھڑیں : دیکھنے سے ۔ دیکھتے ہی
ڈٹھم : میں نے دیکھا
ڈٹھوسے : ہم نے دیکھا

ڈوھڑی : کُھلی ہوئی ۔ قیمہ کی ہوئی

ڈر : ڈر ۔ خوف

ڈرانون : ڈرائیں

ڈراٹیاں : دیورانیاں ۔ دیوروں کی بیویاں

ڈردے : ڈرتے

ڈردیاں : ڈرتی ۔ (جمع)

ڈردے پے ڈر رہے ۔ فعل جاریہ کے لئے پیا بمعنی پڑا ئے مشتقات استعمال ہوتے ہیں ۔ اردو میں رہنا مصدر استعمال کیا جاتا ہے اور سرائیکی میں پڑنا ۔ ڈرݨ (ڈرنا) مصدر سے افعال جاریہ کی گردانیں اس طرح ہوں گی

ڈردا پے (وہ ڈر رہا ہے) ، ڈردے پین (وہ ڈر رہے ہیں) ، ڈردا پیں (تو ڈر رہا ہے) ، ڈردے پیو (تم ڈر رہے ہو) ، ڈردا پیاں (میں ڈر رہا ہوں) ، ڈردے پے ہیں (ہم ڈر رہے ہیں)

ماضی

ڈردا پیا ہا (وہ ڈر رہا تھا) ، ڈردے پے ہن (وہ ڈر رہے تھے) ، ڈردا پیا ہانویں (تو ڈر رہا تھا) ، ڈردے پے ہاوے (تم ڈر رہے تھے) ، ڈردا پیا ہم (میں ڈر رہا تھا) ، ڈردے پے ہاسے (ہم ڈر رہے تھے)

مستقبل یا احتمالی

ڈردا پیا ہوسی (وہ ڈر رہا ہو گا) ، ڈردے پے ہوسن (وہ ڈر رہے ہوں گے) ، ڈردا پیا ہوسیں (تو ڈر رہا ہو گا) ، ڈردے پے ہوسو (تم ڈر رہے ہو گے) ، ڈردا پیا ہوساں (میں ڈر رہا رہا ہوں گا) ، ڈردے پے ہوسوں (ہم ڈر رہے ہوں گے)

(نوٹ) :۔ فعل حال جاریہ کا صیغہ جمع متکلم بعض علاقوں میں ڈردے پے ہیں کی بجائے " ڈردے پیئوں " بولا جاتا ہے ۔

ڈرسوں : ہم ڈریں گے

ڈرے : ڈرے

ڈریسوں : ہم ڈرائیں گے

ڈریندی ہے : ڈراتی ہے

ڈڑاپڑے : ڈراپے کی تصغیر ۔ ملامتیں ۔ طعنے مہنے

ڈڑاپے : ملامتیں طعن و تشنیع وغیرہ ۔ یہ لفظ ڈڑھاپے ہے ۔ جو ڈوڑھے ہاپ کی مخفف صورت ہے ۔ ہاپ کے معنی ہیں ۔ مستوجب ۔ (سزا کے) لائق وغیرہ ۔ ڈوڑھے کے معنی ہیں اذیتیں ۔ ڈوڑھے ہاپ کے معنی ہوئے اذیتیوں کے مستوجب قرار دینا ۔ لہذا

وہ باتیں جو روحانی اذیت اور ذہنی کوفت کی موجب ہوں ڈڑاپے ہوں گے۔

ڈِس : بتا

ڈِس : خبر۔ اطلاع

ڈِس :تنبیہہ۔ نصیحت

ڈِساں : میں بتاؤں

ڈِسدا : دکھائی دیتا ۔ ڈیکھݨ (دیکھنا) مصدر کا مجہول ڈِسݨ ہے ۔ جس کے معنے ہیں دیکھا جانا ۔ یہ لفظ اس مصدر سے ماضی احتمالی کا واحد غائب کا صیغہ ہے

ڈِسدا : بتاتا

ڈِسدے : نظر آتا ہے

ڈِسدیم : مجھے دکھائی دیتا ہے ۔ یہ فعل حال کا واحد متکلم کا صیغہ ہے ۔ پوری گردان اس طرح ہو گی

ڈِسدئس (اسے دکھائی دیتا ہے) ، ڈِسدینیں (انہیں دکھائی دیتا ہے) ، ڈِسدئی (تجھے دکھائی دیتا ہے) ، ڈِسدیوے (تمہیں دکھائی دیتا ہے) ، ڈِسدئم (مجھے دکھائی دیتا ہے) ، ڈِسدیسے (ہمیں دکھائی دیتا ہے)

ڈِسدی : دکھائی دیتی

ڈِسدے : دکھائی دیتے

ڈِسدیاں : دکھائی دیتی (جمع)

ڈِسدیم : مجھے دکھائی دیتا ہے

ڈِسک ڈِسک : سسکیاں لے لے کر

ڈِسم : مجھے دکھائی دے یا دیں

ڈِسن : دکھائی دیں

ڈِسے : دکھائی دے

ڈِسیجن : دکھائی دیں

ڈِسیجے : دکھائی دے

ڈِسیندی ہے : بتاتی ہے

ڈِسیندے :دکھائی دیتا ہے

ڈِسیوے :دکھائی دے

ڈُکھ : دکھ ۔ درد

ڈُکھ : دکھ دے (فعل امر)

ڈُکھا : دکھ والا ۔ مشکل ۔ سوکھا (آسان) کا ضد

ڈُکھاری : دکھ دینے والا

ڈُکھالی : جھلک

ڈُکھاں دا یا (دی) : دکھوں کا یا (کی)

ڈُکھاندی : دکھ دیتی

ڈُکھاندی ہے : دکھ دیتی ہے

ڈُکھانوم : مجھے دکھائیں

ڈُکھانون : دکھائیں

ڈُکھاوے : دکھ دے ۔ تکلیف دے

ڈکھایا : زخم کو چھیڑ دیا ۔ آزردہ کیا ۔ دکھ دیا

ڈکھایا : دکھایا

ڈکھائے : دکھائے

ڈکھائے : دکھ دے ۔ زخم کو چھیڑ دے ۔ درد کو اور زیادہ کرے

ڈکھے پینڈے : مشکل سفر ۔ دکھ دینے والے سفر

ڈکھاں : دکھوں (نے ۔ کا ۔ کی وغیرہ)

ڈکھاندے : دکھ دیتے

ڈکھائی : دکھائی

ڈکھایم : نے مجھے دکھائی

ڈکھدی : دکھ درد میں مبتلا رہتی

ڈکھدے : درد محسوس کرتا ہے

ڈکھدیں : مبتلائے درد ہو کر

ڈکھ رولی : دکھ درد کی آوارہ کی ہوئی ۔ دکھوں کی برباد کی ہوئی ۔ آشفتہ حال

ڈکھڑا : ڈکھا کی تصغیر ۔ مشکل ۔ دکھ درد والا ۔ دشوار

ڈکھڑے : دکھ درد (جمع) نیز دکھ دینے والا

ڈکھڑے تھلڑے : دکھ دینے والے ریگزار دشوار گزار ریگزار ۔ دکھ دینے والے ریگستان

ڈکھڑیاں : ڈکھری کی جمع ۔ دکھ دینے والی

ڈکھڑی : ڈکھی کی تصغیر ۔ دکھی

ڈکھڑیں : دکھوں (نے ۔ سے ۔ کو وغیرہ)

ڈکھڑیں کٹھڑی : دکھوں کی ذبح کی ہوئی

ڈکھڑیں لدڑی : دکھوں سے لدی ہوئی

ڈکھڑیں ماری : دکھوں کی ماری ہوئی

ڈکھلا : دکھا ۔ دکھلا ۔ (لام زائد ہے)

ڈکھلاوے : دکھلاوے ۔ دکھائے ۔ وہ دکھائے ۔ صرف دکھاوے کی چیزیں ۔ نمائشی چیزیں

ڈکھلائی : دکھائی

ڈکھلائے : دکھائے

ڈکھلایو : تو نے دکھایا

ڈکھن : دکھیں ۔ درد کریں

ڈکھ ویندی : لفظی معنی ہیں دکھ جاتی ۔ اس میں ڈکھ فعل ہے ۔ جس کا مصدر ڈکھݨ (دکھنا) ہے ۔ دکھتی

ڈکھی : دکھ دینے والی ۔ مشکل

ڈکھی دے : دکھیاری کے

ڈکھے : دکھ دینے والے ۔ مشکل ۔ دشوار

ڈکھے : دکھ دے ۔ تکلیف دے

ڈکھیاں راتیں : دکھ دینے والی راتیں ۔ مشکل سے بسر ہونے والی راتیں

ڈکھݨ : جنوب ۔ دکھن

ڈکھیندے : دکھاتے ۔ اور زیادہ دکھ دیتے

ڈکھیں دی : دکھوں کی

ݙلھ : مٹی کا ڈھیلہ

ݙمراں : ݙمر کی جمع ۔ فخر ۔ بڑائیاں ۔ غرور ۔
دھج

ݙند : دانت

ݙنگ : ڈنگ

ݙنگدیاں : ݙنگ سے اردو میں ڈسنا فعل بنایا گیا
ہے ۔ سرائیکی میں ݙنگݨ مصدر ہے جس سے
مزید افعال بنتے ہیں ۔ ݙنگدیاں کے معنے
ہوئے ڈستی ہیں ۔ ڈنگ مارتی ہیں

ݙنگڑی : ڈسی ہوئی

ݙنگڑی : ٹیڑھی ۔ ݙنگا کے معنے ٹیڑھا ۔ ݙنگ
ٹیڑھا پن

ݙنگڑے : ٹیڑھے ۔ بد وضع

ݙنگن : ڈسیں

ݙنگی : ٹیڑھی

ݙنگے : ٹیڑھے ۔ منحنی

ݙنگیندیں : ڈستے ہوئے

ݙو : کی طرف ۔ کی جانب

ݙو /ݙوں : دو

ݙوٹے : بد قماش ۔ بد اطوار

ݙوجھا : دوسرا

ݙوچاپے : منافق ۔ دونوں طرف کی بات
کرنے والے ۔ ظالم اور مظلوم دونوں کی
طرفداری کرنے والے

ݙور : ڈوری ۔ رسی ۔ پھندا

ݙور : بہرا پن

ݙوریے : ڈور یا ایک باریک کپڑے کا نام ہے ۔
دھاری دار ململ

ݙوڑا : دگنا

ݙوڑے : دگنے

ݙوڑھن : اذیت دیں

ݙوڑی : دگنی

ݙوڑے : دگنے

ݙوڑیاں : دگنی ۔ ڈوڑی کی جمع

ݙوڑھ : اذیتیں

ݙوڑھے : اذیت دے ۔ عذاب میں مبتلا کرے

ݙوڑھے : اذیتیں

ݙوڑھی : مبتلائے اذیت ۔ آزردہ (مونث)

ݙوڑھیاں : اذیتیں

ݙوس : دوش ۔ الزام ۔ تہمت ۔ گناہ

ݙولھیاں وٹیاں : آستینیں چڑھالیں

ݙوں : دو

ݙوں : کی طرف

ݙونگر : اونچی نیچی جگہیں ۔ دشوار گزار راستے ۔

چٹانوں سے بھرے ہوئے کوہستانی علاقے

ڈونگرے : دشوار گزار اور کٹھن راستے

ڈوہ : الزام ۔ تہمت ۔ پاپ ۔ گناہ

ڈوہاں / ڈونہاں : دونوں

ڈوہ ورائیں : بے قصور ۔ بغیر کسی الزام کے

ڈوہی : تہمتیں ۔ الزامات

ڈوہیں / ڈونہیں : دونوں

ڈوہیں دی : تہمتوں کی ۔ الزامات کی

ڈہاری : تہمتیں ۔ الزامات

ڈہاڑے : دن کی تصغیر اور جمع ۔ دن ۔ ایام

ڈہاڑے : تکلیفیں ۔ الزامات

ڈہاڑی : روز بروز ۔ آئے دن

ڈہاگ : سہاگ کا ضد ۔ بد بختی ۔ سہاگ کا اجڑ جانا ۔ بیوگی

ڈہاگاں : بد بختیاں

ڈہاگݨ : ڈہاگی کی تانیث ۔ بد بخت

ڈہاگی : بد بخت ۔ مصیبت زدہ

ڈہاوے : وہ برتن جن میں بھینسوں کا دودھ دوہا جاتا ہے

ڈہر : پھیلی ہوئی ریت کے وسیع میدان

ڈہوں : کی طرف سے

ڈہیلا : الزامات سے بھرا ہوا ۔ دکھی ۔ درد انگیز (مذکر)

ڈہیلی : دکھ درد میں مبتلا

ڈہیلیاں : دکھ درد ۔ الزامات ۔ تہمتیں

ڈہیلے : دکھ درد ۔ تہمتیں ۔ الزامات

ڈے : دے ۔ دے کر

ڈیڈھے : ڈیوڑھے

ڈیر : دیور

ڈیس : دیس ۔ ملک ۔ وطن

ڈیساں : دوں گی

ڈیسم : مجھے دے گا

ڈیسوں : ہم دیں گے

ڈیسیں : تو دے گا

ڈیکھاں : میں دیکھوں

ڈیکھاں : دیکھوں ۔ مجازاً خدا جانے ۔ خدا معلوم

ڈیکھݨ : دیکھنا ۔ مصدر ہے

ڈیکھݨ سیتی : دیکھتے ہی

ڈیکھیں : تو دیکھنا (فعل امر)

ڈیکھو : تم دیکھو (فعل امر)

ڈیکھوں : ہم دیکھیں

ڈیکھے : دیکھے

ڈیلھیاں : ڈیلھے ۔ سرخ رنگ کے میٹھے پھل جو کریر کے درخت پر لگتے ہیں

ڈیندا : دیتا

ڈیندے : دیتا ہے

ڈیندے : دیتے

ڈیندیں : تم دیتے ہو

ڈیندی : دیتی

ڈیندیاں : دیتی (جمع)

ڈین : ڈائن

ڈینیں : ڈائنیں

ڈیوم : وہ مجھے دے

ڈیوے : وہ دے

ڈیواں : میں دوں

ڈیون : وہ دیں

ڈیوم : مجھے دے ۔ مجھے دیں

ڈیوݨ / ڈیوݨ : دینا

ڈینہہ : دن

ڈینہاں : دن کے وقت ۔ دنوں میں

ڈینہو ڈینہہ : روز بروز ۔ ہر روز

ڈیہہ : (ڈول) : ڈہا کے معنی ہیں راستہ ۔ ڈیہے کے معنے ہوئے راستے کی طرف

ڈینہیں دے : دنوں کے

ڈینہہ اُبازیں مینہہ : باران رحمت کا انتظار

****

ذ

****

ذات : شخص ۔ وجود ۔ شخصیت ۔ انا ۔ خودی

ذاتاً : ذات کے لحاظ سے ۔ شخصاً

ذاتوں : ذات سے ۔ شخصیت سے

ذاتی : ذاتی ۔ شخصی ۔ ذات کی

ذاکر : ذکر کرنے والا ۔ ذکر صوفیا کی خاص اصطلاح ہے اورد و وظائف وغیرہ ۔ اسماء الحسنٰی کیمطابق اپنی ذات و صفات کو ڈھالنا ۔ اور ہر فعل و عمل میں صفات ربانی کو پیش نظر رکھنا

ذاکروں : ذکر اذکار سے ۔ ذکر کرنے والوں سے

ذاہل : (ع) بھولنے والے

ذبیب : ***

ذرات : ذرہ کی جمع ۔ ذرے

ذرہ : ذرہ ۔ ذرا بھر

ذری : تھوڑا سا ۔ قدرے ۔ ذرا سا

ذرے : ذرہ کی جمع ۔ ٹکڑے ۔ ریزے ۔ ذرات

ذرے ذرے : چھوٹے چھوٹے

ذکر : یاد کرنا ۔ یاد رکھنا ۔ استحضار ۔ پیش نظر رکھنا ۔ محبوب کے تصور کو مع ذات و

صفات کما حقہ پیش نظر رکھنا

ذکروں : ذکر سے

ذکریا : حضرت ذکریا علیہ السلام جنہیں منکرین نے آرے سے چیر دیا تھا

ذوات : ذات کی جمع ۔ ہر شئے کی ہستی اور حقیقت

ذوق : چکھنا ۔ لذت ۔ مٹھاس ۔ چاشنی

ذوقوں : ذوق سے ۔ لذت کی وجہ سے

ذوقی گھاتاں : میٹھے گیت

ذی شان : شان والا ۔ صاحب عزت

****

ر

****

را : (ف) کو ۔ کیلئے مثلاً خدارا

رابیل : ایک خوشبودار پھول ۔ موتیا ۔ رائے بیل

رات : رات

راتو رات : رات بھر میں ۔ رات رات میں

راتیں : راتیں

راج : راج ۔ حکومت ۔ سرداری

راجا : راجا

راج پیاٹاں : باپ کے گھر کی سرداری ۔ میکے کا راج ۔ باپ کے گھر کی حکومت

راج پیاٹیں : میکے کے راج (جمع)

راجر : راجپوتانے (بھارت) کے ایک علاقے کا نام

راجہ : راجہ

راجے : راجہ کی جمع ۔ راجے

راحات : راحتیں

راحت : آرام ۔ سکون ۔ راحت

راخس : راچھس یا راکش ۔ بلائیں ۔ ایذا رساں مخلوق

راچھس : ارواح خبیثہ جو برہما کے پاؤں سے پیدا ہوئے ۔ ان کی تین قسمیں بیان کی جاتی ہیں ایک آسمانی جو نیک ہیں ۔ دوسرے بھوت پریت اور جن وغیرہ ۔ تیسرے وہ جو دیوتاؤں کے دشمن ہیں اور انسانوں کو تکلیفیں دیتے ہیں

رادھی : لفظی معنے کاشت کی ۔ مجازاً اچھا سلوک کیا ۔ خاطر داری کی ۔ وفا کی ۔ محبت نبھائی

راڑا : شور کرنے والا ۔ رڑن مصدر کے معنی ہیں شور کرنا ۔ اونچی آواز سے بولنا یا چلانا یا رونا

راز : راز

راست : سچا ۔ سیدھا ۔ دایاں

راسخ : پکا

راضی : راضی ۔ رضا مند

رافت : محبت ۔ دوستی

راکھ : راکھ ۔ خاکستر

راکھوں : رکھوں

راگ رنگ : راگ رنگ ۔ گانا بجانا اور عیش و عشرت کرنا

رام : رام چندر جی جنہیں سوتیلی ماں نے جھوٹا الزام لگا کر بارہ سال کا بن باس دلا دیا تھا ۔ رام چندر جی ہندوؤں کے بہت بڑے اوتار مانے جاتے ہیں

رام دوارے : رام کے مندر (میں ۔ کا ۔ کے وغیرہ)

رام گنگ : رام کا دریا ۔ گنگا ہندوؤں کا متبرک دریا ۔ ہندو اپنے مردے جلا دیتے ہیں اور ان کی راکھ گنگا میں بہا دیتے ہیں

رانجھݨ : رانجھا ۔ محبوب ۔ (دیکھو رانجھن)

راند : کھیل ۔ خوش دلی کا مشغلہ ۔ تفریحی کھیل تماشا ۔ راند رچانوݨ اور راند رساوݨ کے معنی ہیں ۔ کھیل رچانا

رانداں : راند کی جمع ۔ کھیلیں ۔ تماشے

راݨاں / راݨا : رانا میندھرا جو مومل کا عاشق تھا ۔ مومل راݨو کی داستان علاقہ سندھ کی مشہور رومانی داستان ہے

راݨیں خان دے سالے : محاورۃً بولا جاتا ہے ۔ بڑے آدمی کے خویش و اقارب جو کام وغیرہ کچھ نہیں کرتے ۔ لوٹ کھسوٹ اور دھمکیوں کے ذریعے روپیہ بٹور لیتے ہیں ۔ اور اس طرح دہشت پھیلا کر اپنا الو سیدھا کرتے ہیں بڑے آدمیوں کے مصاحبین کے لئے تحقیراً بولا جاتا ہے ۔ ظالم ۔ مکار ۔ جفا پیشہ لوگ

رانجھن : رانجھا ۔ مشہور رومانی داستان ہیر رانجھا کا ہیرو ۔ مجازاً محبوب ۔ دوست

راول : راوے کا رہنے والا ۔ " راوا " دامن کوہ اور کوہستانی علاقے کو کہتے ہیں جو عام سطح زمین سے بلند ہوں ۔ راول کے نام سے رومانی داستانوں میں ایک دو نام آتے ہیں ۔ کسی نے رانجھا کو راول سمجھ لیا جو پہاڑی علاقے تخت ہزارے کا رہنے والا تھا ۔ کسی نے علاقہ تونسہ کی مشہور رومانی داستان " سمی " کے ہیرو کو راول بنایا ہے اور کسی نے راوٗ سے راول بنا کر رانا میندھرا کو راول سمجھا ہے راول کے لفظی معنے اوپر بیان ہو چکے ہیں مجازاً ہر محبوب کے لئے یہ لفظ استعمال ہوا ہے سخت دل محبوب ۔ بے وفا ۔

جفا پیشہ وغیرہ ۔ خواجہ صاحب نے یہ لفظ انہی معنوں میں استعمال کیا ہے ۔ مثلاً

گیا رول راول وچ روہ راوے

راولڑے : راول ۔ محبوب (نے ۔ کا ۔ کے ۔ سے وغیرہ)

راویں : راوے میں ۔ راوہ سخت پتھریلی زمین اور سطح مرتفع کو کہتے ہیں

راوے : راوے کا سخت پتھریلا علاقہ ۔ کوہستانوں میں ۔ بے آب و گیاہ ۔ پتھریلی سطح مرتفع میں

راہ : راستہ ۔ راستے میں ۔ مذکر بولا جاتا ہے

راہبر : رستہ دکھانے والا ۔ رہنما

راہوں : راستے سے

راہ ولڑی : راستے سے واپس آئی ہوئی

راہی : مسافر ۔ راہگیر

راہیں : راہ کی جمع ۔ راستے

راہیں : راہ پر ۔ راستے میں ۔ محاورۃً کی خاطر ۔ کیلئے

رائے : رائے

رب : رب تعالیٰ نے ۔ رب نے ۔ کائنات کی ربوبیت پرورش اور تربیت دینے والے نے

ربطوں : ربط سے ۔ کے تعلق سے

رپ : نا قابل کاشت زمین ۔ رپڑ شوریلی زمین کو کہتے ہیں

رُت : موسم

رَت : خون

رُتاں : رت کی جمع ۔ موسم

رتبہ : درجہ ۔ بلند مقام ۔ اعلیٰ عہدہ

رتڑوں : خون ۔ تصغیر اور جمع

رتڑے : رتے بمعنی سرخ کی تصغیر ۔ سرخ

رتڑیاں : سرخ ۔ لال رنگ کی (مونث)

رتق : باندھنا ۔ رتق فتق : بست و کشاد

رتی : رتی کا وزن جو آٹھ چاول کے دانوں کے برابر ہوتا ہے ۔ مجازاً تھوڑا سا

رتیاں : سرخ ۔ لال رنگ کی (جمع)

رتھ : رتھ ۔ پرانے زمانے کی ایک سواری ۔ بیل گاڑی ۔ بگھی

رُٹھا : روٹھ گیا

رُٹھڑا : روٹھا ۔ رٹھا کی تصغیر ہے

رُٹھڑی : روٹھی ہوئی

رُٹھڑی : روٹھ گئی

رُٹھڑے : روٹھے ہوئے

رُٹھڑے : روٹھ گئے

رُٹھن : روٹھ گئے ہیں

رج بکھ : سیر ہو کر کھانا اور بھوکے رہنا ۔ سیری اور اشتہا

رج گئی : سیر ہو گئی ۔ پیٹ بھر گیا ۔ مجازاً جی بھر گیا ۔ اکتا گئی

رجھایا : رجھا لیا ۔ منا لیا ۔ راضی کر لیا ۔ فریفتہ کر لیا ۔ اپنا گرویدہ منا لیا

رچاوے : رچائے

رچ رچ : گھل مل گئیں ۔ رچ تابع مہمل ہے

رچیا : پیوست ہوا ۔ جذب ہو گیا ۔ نفوذ ہو گیا

رچھ : ریچھ

رچھڑیں / رچھنڑے : روہی کے علاقہ رچھ کے لوگوں کو

رحم : رحم

رحمان : رحمان ۔ بہت زیادہ رحم کرنے والا

رحمانوں : رحمان سے

رحمت : رحمت

رحمے : (ف) کچھ رحم و کرم

رخ : رخ ۔ چہرہ

رد : (ع) واپس کرنا ۔ پھیرنا ۔ نہ ماننا ناقص چیز ۔ ردی مال

رڑدے : چیختے چلاتے ۔ شور مچاتے

رڑدی وتاں : چیختی پھروں ۔ وتاں (پھروں) وتجنڑ مصدر سے ہے اس سے ودا (پھرتا) بطور امدادی فعل بکثرت مستعمل ہے ۔ مثلاً دھکے کھاندا وداں : میں دھکے کھاتا پھرتا ہوں ۔ پھردا وداں : گھوم پھر رہا ہوں ۔ کینویں ودے او : کیسے آنا ہوا ۔ اونویں آیاں وداں : ویسے آیا ہوں ۔ وتاں (پھروں) اسی کی صورت ہے جو عموماً فعل ماضی میں استعمال ہوتی ہے ۔ مثلاً پھردا وتیم : میں پھرتا رہا ۔ یہاں ت کی بجائے دال غلط ہے ۔

رڑدیں : چلاتے ہوئے ۔ چیخنے چلانے میں ۔ چلاتے چلاتے

رس : گھل مل کر ۔ بخوشی

رس : میٹھی ۔ رسیلی ۔ مزا ۔ لطف ۔ رسیلا پن

رس : باگ ڈور ۔ لگام (راس کی مختصر صورت)

رس چھڑے : ٹیلوں کے درمیان کی قابل کاشت اراضی (جمع ہے) ۔ ڑ تصغیر کی ہے

رس راند : رسیلہ مشغلہ ۔ دلکش کھیل تماشا

رس وسوں : ہم پیار محبت سے آباد ہو جائیں ۔ برضا و رغبت بسر کریں گھل مل کر زندگی بسر کریں

رس : روٹھ ۔ رسنڑ مصدر سے فعل امر ہے ۔ سرائیکی کے وہ مصادر جن کا حرف ثانی " س "

ہوتاہے فعل مضارع کی تعریف میں "ٹھ"
سے بدل جاتے ہیں مثلاً دَسنڑ سے دَسُّھا۔
وَسنڑ اور وسنڑ دونوں سے وُٹھا۔ کُسنڑ سے
کُٹھا۔ مُسنڑ سے مُٹھاوغیرہ

رسالت : رسول کا مقام۔ رسالت کا مرتبہ۔
حقوق و فرائض

رسانویاں : رچاتی ہوں

رسایا : رچایا

رسائی : رچائی

رسدا : وسدا کے ساتھ مرکب ہو کر استعمال
ہوتا ہے۔ وسدا رسدا یعنی پیار محبت سے
گھل مل کر آباد ہوتا۔ اسی طرح رس مس
و نجنڑ: گھل مل جانا۔ رسدے وسدے وغیرہ۔
رسدا کے لفظی معنی ہیں گھلتا ملتا۔ گھل مل
جاتا۔ جذب ہو جاتا

رسم : رسم

رسماں : رسم کی جمع

رسن : (ف) رسیاں۔ دار و رسن۔ سولی اور
رسیاں

رسول : رسول۔ اللہ تعالیٰ کا پیغمبر

رسولاں دا : رسولوں کا

رسوم : رسمیں۔ رسم کی جمع

رسیاں : نقطہ عروج پر آگئیں

رسیلیاں : رسیلی کی جمع۔ میٹھی۔ دلپسند

رشد : ارشاد۔ حکم۔ ہدایت۔ نیکی کا حکم

رشک : رشک۔ ریس

رشوت : رشوت

رضا : رضامندی۔ تسلیم کر لینا۔ مان لینا

رفع : دور کرنا۔ اوپر اٹھانا۔ ہٹا دینا

رقیب : رقیب۔ مخالف۔ دشمن

رکتاں : رکعتیں

رکعات : (ع) رکعت کی جمع۔ نماز کا اس
قدر حصہ جس میں ایک رکوع آ جائے
رکعت کہلاتا ہے

رکھ : رکھ (امر)

رکھ : رکھ کر

رکھاں : میں رکھوں

رکھدے : رکھتے

رُکھڑا : روکھا۔ خشک رو

رکھنا : رکھنا (امر)

رُکھڑے : روکھے، پھیکے۔ خشک

رکھساں : میں رکھوں گی

رکھسی : وہ رکھے گا

رکھسیں : تو رکھیگا

رکھم : مجھ سے رکھیں ۔ میرے ساتھ رکھیں یا رکھے

رکھن : وہ رکھیں

رکھنڑ : رکھنا ۔ مصدر ہے

رکھی : رکھی

رکھے : رکھے

رکھیسی : رکھیگا

رکھیں : تو رکھے ۔ تم رکھنا (فعل امر)

رکھیو : تم نے رکھا۔

رکھیچے : رکھا جائے

رگ : رگ ۔ نس

رگ رگ : ہر رگ میں ۔ رگ رگ (میں ۔ کو ۔ نے وغیرہ)

رَل : مل ۔ ملکر ۔ اکٹھے

رُل : بھٹک جا ۔ آوارہ ہو جا (فعل امر)

رُل : آوارہ ہو کر

رُل موئے : آوارہ ہو کر مر گئے

رلاکے : آوارہ کر کے

رلاگیوں : تم آوارہ کر کے چلے گئے

رلائے : ملائے (عطا کرے)

رُلایو : تو نے آوارہ کیا

رلایا : آوارہ کیا

رُلایم : مجھے آوارہ کیا

رُلدی : آوارہ پریشان حالت میں پھرتی

رُلدے : آوارہ و سرگرداں ہو کر پھرتے

رُلدی وتی : آوارہ و پریشان ہو کر پھرتی رہی

رُلدیاں پھردیاں : آوارہ و پریشان ہو کر پھر رہی ہیں

رُلدیاں : آوارہ و سرگردان پھرتی ہوں

رُل رُل تھکی : آوارہ پھر پھرا کر تھک گئی ۔ تھک ہار گئی

رلڑی : ملی ہوئی ۔ مل گئی ۔ شامل ہوئی

رلڑے : مل کر

رلڑے : صحبتیں ۔ مل کر گزارے ہوئے لمحات

رلڑے واریاں : مجلس آرائیاں

رَلساں : ملوں گی ۔ شامل ہوں گی ۔ گھل مل جاؤں گی

رُلساں : آوارہ و سرگردان ہو کر پھروں گی

رَل وسدے : اکٹھے مل کر رہنے والے ۔ ہمسائے

رَل مل : اکٹھے ۔ مل جل کر

رُلوائے : آوارہ و سرگروان کروائے (کرے)

رلے : اکٹھے ۔ مل کر

رلے : مل جائے

رلے : صحبتیں

رلی: ملی ـ مل گئی ـ شامل ہو گئی ـ واصل ہوئی
رُلی: آوارہ ہوئی
رلیا ہے: مل گیا ہے ـ جذب ہو گیا ہے ـ رچ گیا ہے
رلیاں: شامل ہو گئی ہوں
رُلیم: میں آوارہ ہوئی ـ یا میرا (روح ـ جسم وغیرہ) آوارہ ہوا
رُلیوسے: ہم آوارہ ہوئے ـ پریشان ہو کر پھرتے رہے
رُلیئے: آوارہ و سرگردان ہوئے
رماکے: (جسم پر) مل کر
رمایم: میں نے (جسم پر مٹی ـ راکھ وغیرہ) ملی
رم جھم: بوندا باندی ـ پھوہار ـ ہلکی ہلکی بارش
رمجھول: ایک زیور کا نام
رمز: اشارہ ـ راز کی بات
رمزاں: اشارے ـ مخفی باتیں ـ رمزیں
رموز: رمز کی جمع ـ اشارے ـ کنایے
رمیساں: (بدن پر راکھ وغیرہ) ملوں گی
رنج: رنج ـ غم ـ دکھ درد ـ رنج سے رنجاونڑ مصدر بنایا گیا ہے ـ جس کے معنی ہیں رنجیدہ کرنا ـ ناراض کرنا ـ رنج تھیونڑ کے معنی ہیں رنجیدہ ہونا ـ ناراض ہونا

رنجور: غم رسیدہ ـ بیمار ـ دکھی ـ درد رسیدہ
رنجھیٹے: رانجھنڑ کی تصغیر ـ رانجھے (نے ـ کا ـ کے وغیرہ)
رند: مست شراب ـ بدمست
رندی: رندوں والا ـ شرابیوں کا ـ مستوں کا ـ بدمستی ـ خمار
رنڈیپا: رنڈواپن ـ بیوگی
رنڈیپڑے: رنڈیپا کی جمع اور تصغیر ـ بیوگی کے زمانے
رنڈیپے: رنڈیپا کی جمع ـ بیوگی کے دن
رنگ: رنگ
رنگ برنگے: رنگ برنگ کے ـ کئی اقسام کے
رِنگ: بھینس کی آواز ـ خاص طور پر وہ آواز جو بچھڑے کے مل جانے کی خوشی میں اپنے مالک یا چرواہے کو دیکھ کر یا اپنی قیام گاہ پر پہنچ کر نکالتی ہے، رنگ کہلاتی ہے
دریائے سندھ میں ہر سال زبردست طغیانی آیا کرتی تھی ـ بیٹ کی عارضی آبادیاں تتر بتر ہو جاتی تھیں ـ بھینسیں پانی کے اترنے اور زمینوں کے خشک ہونے تک بے گھر ہو جاتی تھیں ـ مدتوں آوارہ پھرنے کے بعد جب لوگ واپس اپنے ٹھکانوں کو آتے تو کسی

مکان آبادی کا پتہ نہ ملتا تھا ۔ بھینسیں اس
ویرانی میں بھی اپنے تھان کو پہچان کر عین
اسی جگہ پر پہنچ آواز دیتی تھیں ۔ جہاں ان کا
پرانے ایام میں ٹھکانہ تھا یہ خوشی کی آواز
رنگ کہلاتی ہے ۔ اس ساری کیفیت کو ایک
شاعر مولوی نور احمد نے اس بند میں بیان کیا
ہے ۔

سانوݨ ماہ سہیلا آیا دریانواں موجاں لاتن
کانہہ کھیلے جنگل بیلے آن چِلکڑیاں پاتن
آ نازک لچپال پنل ! اج ہیٹیں سبزیاں چاتن
احمد پتے پراٹیاں تے رنگ منجھیں بھاٹ سنجاتن

بھینسوں کی اس خوشی کی آواز کو رنگݨ کہتے
ہیں ۔ گائے کی ایسی آواز کے لئے ذھکݨ کا
لفظ ہے ۔ خواجہ صاحب صاحب نے اونٹ
کے رونے کے لئے بھی رِنگ کا لفظ ایک مقام
پر استعمال کیاہے ۔ یہ لفظ رینگن مصدر سے
مشتق ہے جس کے معنی لمبی آواز سے رونا ہیں
رنگ لایا ہے : نے اثر کیاہے ۔ نتیجہ ظاہر کیا
ہے ۔ رونق بڑھائی ہے ۔ رنگ لگݨ محاورہ
ہے جس کے معنی ہیں ، رونق میں اضافہ ہونا
رنگت : رنگت
رنگاڈے : رنگوا دے
رنگانودیاں : رنگواتی ہوں ۔ (رنگتی ہوں)
رنگ پور : ضلع مظفر گڑھ کا مشہور قصبہ جو
دریائے چناب کے دائیں کنارے واقع ہے اور
جہاں ہیر کے سسرال رہتے تھے
رنگ رس تال : محبت کے رنگین اور میٹھے
تال یا گیت
رنگسن: بھینسیں مسرت کی آواز نکالیں گی
رنگیلڑیاں : رنگیلی ۔ رنگیلی کی جمع اور تصغیر
رنگیلیاں : رنگا رنگ کی ۔ بارونق ۔ رنگین (جمع)
رنگیلی : بارونق ۔ رنگین
رنگین : رنگدار ۔ رنگین
رنگ محل : رنگین محل ۔ راگ رنگ کا محل ۔
عشرت کدہ
رو : رو (فعل امر)
رو : رو ۔ رو کر
روانہ : روانہ
روانواں : رلاؤں
رواوے : رلائے
روایا : رلایا
روپٹ : روپیٹ کر
روپ : شکل صورت ۔ چہرہ ۔ سکھ روپ :
روئے دل آرام

روتے ہو : روتے ہو

روٹی : روٹی

روح : روح کی ماہیت کا سمجھنا انسانی عقل سے بالا تر ہے ۔ عام تفہیم کے لئے اس سے مراد وہ الوہیاتی توانائی لی جاتی ہے جو انسانی ذات کہلاتی ہے اور جس سے انسانی خصوصیات وابستہ ہیں ۔ یہ لفظ سرائیکی میں مذکر اور موءنث دونوں طرح بولا جاتا ہے جمع کی صورت میں ہمیشہ موءنث ہو گا ۔ محبت اور خلوص کے معنوں میں بھی ہمیشہ موءنث ہوگا ۔ دوسری صورت میں مذکر بولا جائے گا

روح پھردے : جی متلاتا ہے ۔ محاورہ ہے ۔ اس قسم کے چند ایک محاورے یہ ہیں ۔ روح کرنڑ : جی چاہنا ۔ روح منگدے : جی چاہتا ہے ۔ روح پی گئے : خوف سے میری جان نکال لے گئے ۔ سیاٹاں روح : بڈھا روح وغیرہ مرکبات ہیں

روحی : (ع) میرا روح ۔ ایک ولی کامل کا قول ہے ۔ سری روحی ۔ یعنی میرا راز میرا روح ہے

رودھے : تکلیفیں ۔ آلام و مصائب

رو رو : رو رو کر ۔ خواجہ صاحب کا ایک مصرعہ رنگ رو رو کہم کریہل : مجھے رو رو کر اور چیخ چیخ کریہل کہے ۔ کریہل پنوں کے اونٹ کا نام ہے جسے وہ چھوڑ کر چلا گیا تھا ۔ یہاں رنگ کے معنی ہیں چیخ کر رونا ۔ یہ رینگنڑ مصدر سے ہے جس کے معنے چیخ چلا کر رونا ہیں

رُوزاں : جنگلی جانوروں کی آوازیں ۔ گیدڑ اور بھیڑیئے کی آواز کو رُوز کہتے ہیں ۔ چیخیں

رُوزی : اروڑی بھی بولتے ہیں ۔ گو بر اور کوڑا کرکٹ کی ڈھیری

روز : (ف) دن

روز روز : ہر روز ۔ روز بروز ۔ " نت ڈہاڑی " بھی بولتے ہیں

روز بروز : روز ہر روز ۔ آئے دن

روساں : میں رووں گی

روش : طرز ۔ طور طریقہ

روشن : منور

روک : نقد

روگ : بیماری ۔ عوارض ۔ (جمع ہے)

روگی : بیمار ۔ دکھی

رول : آوارہ کر کے ۔ پریشان بنا کر

رول گیم : مجھے آوارہ کر گیا ۔ پریشان و آشفتہ حال کر گیا

رولا : آوارگی ۔ پریشانی ۔ صحرا نوردی

رولدی : آوارہ کرتی

رول ڈِتے : آوارہ کر دیا ہے

رولڑیاں : میں آوارہ کی ہوئی ہوں ۔ آشفتہ حال و پریشان ہوں

رول ہگیوں : تم مجھے آوارہ کر گئے

رولے : آوارگیاں

رولیس : اس نے آشفتہ کر دیا

رولیا : آوارہ کیا

رولیم : میں نے آوارہ کیا (میم فاعلی)

رولیم : مجھے آوارہ کیا (میم مفعولی)

رولیں : تم آوارہ و سرگشتہ کرنا (فعل امر)

روم جھوم : جھوم جھوم کر

روندا : روتا

رونداں : میں روتا ہوں

روندڑی : روتی ۔ روندی کی تصغیر

روندیں : روتے ہوئے

روندی وتاں : روتی پھروں

رونق : رونق

روں روں بولے : چرخے کی روں روں کی آواز

رونواں : میں روؤں

رونوݨ : رونا (مصدر)

رونوِن : وہ روئیں

روہ : پہاڑ ۔ پہاڑوں میں

روہاں : پہاڑوں میں

روہڑی : جلی ہوئی ۔ جھلسی ہوئی

روہی : ریگستان ۔ بے آب و گیاہ علاقہ ۔ سابق ریاست بہاولپور کا وہ طویل ریگستان جو روہی کے نام سے منسوب ہے

روہیں : کہساروں (میں ۔ سے ۔ کا وغیرہ)

روہی واس : روہی کا رہنے والا

رویوسے : ہم نے رلایا

رِہ : رہ (فعل امر)

رَہ : راستے میں

رہا : رہا

رہاں : میں رہوں

رہبر : راستہ دکھانے والا ۔ راستے پر لے جانے والا

رہزن : رہزن

رہساں : رہوں گی

رہسن : وہ رہیں گے

رہسم : میرے پاس رہیگا ۔ مجھ میں رہیگا

رہسوں : ہم رہیں گے

رہسی : وہ رہیگا

رہ گئی : رہ گئی ۔ باقی رہی

رہن : رہیں

رہندا : رہتا ہے

رہندے : رہتے

رہندیاں : رہتی (ہیں)

رہݨ : رہنا (مصدر) ۔ رہݨ نہ ڈیندے : رہنے نہیں دیتے

رہو : رہو (فعل امر) : رہ جاؤ ۔ باز آ جاؤ

رہوں : ہم رہیں ۔ رہنا مصدر سے ماضی احتمالی کا جمع متکلم کا صیغہ ۔ پوری گردان اس طرح ہو گی

رہے (وہ رہے) ، رہن (وہ رہیں) ، رہیں (تو رہے) ، رہو (تم رہو) ، رہاں (میں رہوں) ، رہوں (ہم رہیں)

رہی : رہ گئی

رہیاں : رہ گئیں

رہیاں : میں رہی ہوں

رہیں : تو رہ جائے ۔ تم رہنا (امر)

رہیوے : رہا جائے

ری : اری کا مخفف ۔ حرف ندا (موئث)

رے : ارے کا مخفف ۔ حرف ندا (مذکر)

ریبھڑ : چھوٹے خربوزے کی قسم کا ایک خودرو ریگستانی پھل

رے پیتیں : بغیر پئے کے ۔ بن پیئے

ریت : ریت

ریت : ریت رسم ۔ طریقہ ۔ رواج

ریتاں : ریت کی جمع ۔ رسمیں ۔ طرز و انداز

ریت بھت : رسم و رواج

ریتڑ : ریت ۔ ریت کا اسم مکبر ۔ ریتلا میدان

ریتڑیاں :***

ریٹے : سہاگ رات کے رنگین کپڑے ۔ سرخ پوشاک

ریخاں : ریخ کی جمع ۔ ریگزار ٹیلے وغیرہ ۔ بلوچی زبان کا لفظ ہے جو ریختن سے مشتق ہے ۔ ریخت کے معنی ہیں شکست و ریخت ۔ گرنا پڑنا ۔ ٹوٹنا ۔ پھوٹنا ۔ پتھروں کا گرنا پڑنا اور دریاؤں کے زور سے ٹوٹنا پھوٹنا ریت بنانا ہے ریخت سے تین لفظ بنائے گئے ہیں ۔ ریخ ۔ ریت اور ریگ ۔ تینوں کے معنی " ریت " ہیں

ریخڑیں : ریخوں میں

ریر : آزاد ۔ درد ۔ تکلیف ۔ مسلسل درد ۔ ٹیس

ریراں : دردناک صدائیں ۔ آہ و زاریاں

ریڑاں : ریڑ کی جمع ۔ دیکھو ریر اور ریراں

رِیش : زخم ۔ بہتے ہوئے زخم جو خراب ہو گئے ہوں ۔ مجازاً ناسور

رِین : رات

ریساں : ریس کی جمع ۔ ریسیں ۔ برابری

ریہا / رہیا : رہا

****

ڑ

****

ڑے : ارے ۔ رے ۔ حرف ندا ۔ مذکر ۔ اپنی طرف متوجہ کرنے کا کلمہ

ڑی : اڑی کا مخفف ۔ ڑے کی تانیث اور تصغیر ۔ حرف ندا ۔ متوجہ کرنے کا کلمہ

****

ز

****

ز : (ف) از کا مخفف ۔ سے

زار : پریشان حال ۔ مضطرب ۔ نڈھال

زارم : میرا (حال) زار

زاروزار : زاروقطار ۔ پھوٹ پھوٹ کر رونا

زار نزار : نڈھال ۔ مضطرب

زاری : فریاد ۔ آہ و زاری

زال : عورت ۔ بیوی

زالیں : عورتیں

زالاں : عورتیں ۔ زال کی جمع

زاہد : پرہیز گار ۔ بے رغبت ۔ بیزار ۔ تارک الدنیا

زاہق : مٹ جانے والا ۔ فانی ۔ عارضی

زائل : زوال پذیر

زبر : حروف کی حرکت جس سے آواز کو اوپر کھینچا جاتا ہے ۔ الف کی مختصر ترین آواز

زبر : جبر ۔ زور کے ساتھ مرکب ہو کر مستعمل ہے ۔ زور زبر

زبور : الہامی کتاب جو حضرت داوٗد علیہ السلام پر نازل ہوئی

زخم : زخم

زخموں : زخموں سے

زخمی : زخمی

زخمیں : زخموں (میں ۔ سے ۔ کا کے وغیرہ)

زر : سونا ۔ مال دولت

زربفت : ایک قیمتی کپڑا جس کا ایک تانا ریشم کا اور بانا سونے کے تاروں کا ہوتا تھا

زرہ : فولادی کوٹ جو دشمن کا وار روکنے کے لئے پہنا جاتا تھا

زلف : زلف

زلفاں : زلفیں

زلفیں : زلفوں (نے ۔ کا ۔ کے وغیرہ)

زکواۃ : زکواۃ ۔ تزکیہ زر و مال ۔ مال و دولت
کو پاک کرنے کا اسلامی طریقہ جس سے
افلاس و ناداری کا خاتمہ ہو جاتا ہے

زکواتاں : زکوتیں

زکوتوں : زکوت سے

زلازل : زلزلہ کی جمع ۔ زلزلے ۔ بھونچال

زلل : ظلم ۔ جبروتعدی ۔ زور و زلل مرکب ہے

زلیخا : " یوسف زلیخا " داستان کی ہیروئن

زمان : وقت ۔ زمانہ ۔ حال ماضی اور مستقبل

زمانہ : دنیا جہان ۔ زمانہ ۔ وقت ۔ عہد

زمن : زمانہ کی جمع ۔ زمانے

زنار : جینیئو ۔ وہ تاگا جو یہودی اور ہندو گلے
میں کندھے کے اوپر سے کمر تک ڈالتے ہیں

زمین : زمین

زنبور : ***

زندان : قید خانہ

زندیقی : کفر ۔ زنادقہ کا مسلک

زنجیر : زنجیر

زنگی : افریقہ کا رہنے والا ۔ حبشی ۔ سیاہ فام ۔
ظالم

زوال : زوال ۔ انحطاط ۔ نیچے گرنا ۔ فنا ۔
شکست

زور : زور ۔ طاقت

زور : زور ۔ جھوٹ ۔ فریب

زورا زور : جبر ۔ زبردستی

زورا زوری : جبراً ۔ زبردستی سے

زور زبر : جبر ۔ زبردستی

زوری : جبراً ۔ زور سے

زورے : جبراً ۔ زور سے ۔ زبردستی

زورے تورے : طاقت کا گھمنڈ ۔ غرور ۔ فخر
۔ طاقت کا مان

زہد : بیزاری ۔ بے رغبت ہونا ۔ پرہیزگاری

زہر : زہر

زیرے : کلیجے (میں ۔ کے ۔ کا وغیرہ)

زیادی : زیادہ کی تانیث

زیبائی : زیبائی ۔ حسن و آرائش ۔ سجاوٹ

زیارت : زیارت ۔ دیدار

زیر : حروف کو نیچے کھینچنا ۔ ی کی مختصر
ترین آواز

زیرے : کلیجے ۔ (میں کا ۔ کے وغیرہ)

زینت : سجاوٹ ۔ آرائش

زیور : زیور

سرچاہ (112)

خیر خواہ

****

س

****

س : سین ۔ یہ حرف بطور لاحقہ افعال کے ساتھ " اس " کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے ۔ مثلاً کھادس > کھادا + اس ، یعنی اس نے کھایا ۔ وغیرہ

سابق : (ع) آگے بڑھنے والے

ت : سات

سات : ساتھ

ساتھ : سنگت ۔ صحبت ۔ دوستی ۔ ہمراہی

ساتھ : کے ساتھ

ساتھ لڈایم : میں نے ساتھیوں سے علیحدگی کر لی ۔ میرے ساتھی لد گئے ۔ خویش و اقارب مجھے چھوڑ کر نقل مکانی کر گئے اپنا ساز وسامان اونٹوں پر لاد کر چلے گئے

ساتھ لڈائی ویندے : (میرے) ہمراہی ساز و سامان لاد کر جا رہے ہیں

ساتھی : ساتھی ۔ ہمراہی ۔ ہم نشین ۔ دوست

ساج : (ہندی) ساز

ساجن : (ہندی) سجن ۔ دوست ۔ پیارا ۔

سادیں : ***

سادھاں : مومل کی سہیلی

ساڈا : ہمارا

ساڈڑی : ہماری ۔ ساڈی کی تصغیر

ساڈڑیاں : ساڈڑی کی جمع ۔ ہماری

ساڈڑے : ہمارے

ساڈے : ہمارے ۔ ہمارے پاس

ساڈی : ہماری

سارا : سارا ۔ تمام کا تمام

ساری : ساری

ساراں : خبریں ۔ خیر خیریت کی احوال پرسی

ساریاں : ساری کی جمع ۔ سب کی سب

سارے : سارے ۔ تمام ۔ سب کے سب

ساڑ : جلا ۔ جلا کر

ساڑا : سوز ۔ جلن

ساڑاں : جلاؤں

ساڑ پچالیا : جلا دیا

ساڑم : مجھے جلائے

ساڑن : جلائیں

ساڑے : سوز (جمع) جلاپے

ساڑے : جلائے

ساڑی : جلائی

ساڑیا : جلایا

ساڑیاں : جلائیں

ساڑیم : میں نے جلایا

ساڑیم : مجھے جلایا

ساڑیں : سوزوں نے ۔ جلاپوں (نے ۔ کا ۔ کے ۔ سے وغیرہ)

ساڑیہ جے : ***

ساڑیو : تم نے جلایا

ساز : بن جانا ۔ سوز کا ضد

ساعات : ساعت کی جمع ۔ لمحات ۔ گھڑیاں

ساعت : گھڑی ۔ وقت ۔ لمحہ

ساکھ : ساکھ ۔ اعتماد

ساکھ : موسم ۔ وقت

ساکھاں : ساکھ کی جمع ۔ موسم کے پھل اور نئی نئی سبزیوں وغیرہ کے تحفے جو ایک دوسرے کو بھیجے جاتے ہیں

ساگ : ساگ پات

ساگی : بعینہ ۔ وہی کا وہی ۔ مویشی چوروں کی اصطلاح جب کوئی چوری کیا ہوا جانور اصل مالک کو واپس کیا جاتا ہے ۔ تو ثالث مالک کو یا تو اصل چوری شدہ جانور واپس کراتے ہیں ۔ اسے ساگی کہیں گے ، یا اس کی شکل صورت کا اور اسی قیمت کا دوسرا جانور دیتے ہیں ، جسے واگی یا واگواں کہتے ہیں وگ کے معنے ہیں چہرہ ۔ شکل ۔ صورت ۔ وگواں کے معنی ہیں اسی شکل صورت کا

ساگھرپریم : روہی کے ایک مقام کا نام

سال : سال

سالک : لفظی معنے چلنے والا ۔ راہ تصوف کے ابتدائی مراحل طے کرنے والے کو سالک کہتے ہیں ۔ راہ سلوک پر چلنے والا ۔ سلک کے معنی راستہ اور لڑی کے ہیں

سالے : سالا کی جمع ۔ بیوی کے بھائی

سالھوں : شب عروسی کی رنگین پھولدار اوڑھنی

سامان : سامان

سامانی : سامان کا ہونا ۔ لاحقہ ہے (بے سروسامانی)

سامی : سوامی ۔ ہندو پنڈت ۔ گرو وغیرہ

سان : (سندھی) کو

سان : ساتھ

ساندی : سہتی

ساندے : ماندے کا تابع ہے ۔ کمزور ۔ ناتواں

سانگ : نیزہ ۔ برچھی ۔ سنگولا ۔ چھوٹا نیزہ ۔ سنگین

سانگ : تعلق ۔ رشتہ ۔ اتفاق

سانگ : سوانگ ۔ صورتیں ۔ نقشے

سانگ : کے ساتھ

سانگ : کے نتیجے کے طور پر ۔ کے صلے میں

سانگ : کی بدولت

سانگ : کی صورت میں

سانگ رسانودیاں : کھیل رچاتی ہیں

سانگاں : نیزے ۔ برچھیاں

سانگے : کے تعلق سے ۔ کے رشتے سے کی خاطر

سانگے : مواقع ۔ اتفاقات

سانگے : ***

سانگراں : ***

سانورا : سانولے رنگ کا ۔ کرشن جی سانولے رنگ کے تھے

سانورے : سانولے ۔ ملیح

سانول : کرشن جی کی تلمیح کی وجہ سے ہر محبوب کے لئے سانول کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ سانول سلونا کے معنی ہوں گے ۔ محبوب ملیح

سانولا : اے سانول محبوب

سانولڑی : سانولے رنگ کی

سانولڑے : سانولے(نے) ۔ محبوب (نے ۔ کا ۔ کے وغیرہ) بیت اللہ کو حجر اسود (سیاہ پتھر) کی مناسبت سے سانولڑا کہا گیا ہے

سانولیاں : سانولی (جمع) (کا ۔ کے ۔ نے وغیرہ)

سانوں : (پنجابی) ہمیں

سانوݨ : ساون کا مہینہ ۔ برساتوں کے دن

سانوݨ : برساتوں کا مہینہ

سانوݨ لگی : برساتیں شروع ہوئیں ۔ مینہ کھل کر برسے

سانھیں : سانڈے ۔ جنگل کے جانور

ساوا پیلا : سبز زرد ۔ سبز اور زرد رنگ اداسی پریشانی اور غمگینی کی علامت ہیں

ساوڑی : ساوی کی تصغیر ۔ سبز

ساوے : سبز رنگ کے ۔ سبز ۔ سرسبز

ساوی : سرسبز ۔ شاداب

ساویاں : ساوی کی جمع ۔ سرسبز و شاداب ۔ سبز رنگ کی

ساوئیں سنرئیں : سبز اور گیلے یعنی ترو تازہ اور شاداب ۔ سرسبز (جمع)

ساہ : سانس

ساہ سنجاتے : سانس پہچانے ۔ مزاج بھانپ لے ۔ (محاورہ ہے)

ساہ نہ بھرساں : دم نہ لوں گی

سمے / سامنے : سامنے

سانھی : دم لینے کی فرصت ۔ دم بھر آرام کا وقفہ

ساہیں : ساہ کی جمع ۔ سانسوں (نے ۔ کا ۔ سے وغیرہ)

سائے : جن بھوت

سائیں : مالک ۔ آقا

سایا : سایہ

سب : سب

سباب : خمار ۔ مستی

سبب : سبب سے ۔ اتفاق سے

سبحان : اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کی تعریف و توصیف بیان کرنا

سبحان اللہ : (ع) کلمہ توصیف ۔ واہ واہ اللہ کی شان

سبحانی : لفظی معنے " میں سبحان کے لائق ہوں " حضرت بایزید بسطامیؒ کا نعرہ سبحانی ما اعظم شانی ۔ سبحانی سے مراد یہی نعرہ اور حضرت بایزید کا مسلک ہے

سبد : شبد ۔ مذہبی گیت ۔ تازگی

سبز : سبز

سبزی : سبزی ۔ سبز رنگ ۔ تازگی

سبع : سات

سبع سیارہ : سات سیارے ۔ زحل ۔ مریخ ۔ مشتری ۔ زہرہ ۔ عطارد ۔ شمس ۔ اور قمر

سبع صفات : سات صفتوں والی

سبع مثانی : قرآن حکیم کی وہ سات سورتیں جو الحمد سے شروع ہوتی ہیں

سبق : سبق ۔ درس

سبوح : بہت پاک ۔ اللہ تعالیٰ کا نام

سبھ : سب

سبھاگ : اچھی قسمت ۔ اچھے بھاگ ۔ خوش بختی (واحد نیز جمع)

سبھاندا ہے : جچتا ہے ۔ زیب دیتا ہے ۔ اچھا لگتا ہے

سبھو : سارے کا سارا ۔ یہ لفظ مذکر ہے مونث کے لئے " سبھا " ہے

سبھوئی : سب

سبھی : سب ہی ۔ تمام کے تمام

سبھے : تمام کے تمام ۔ سب کے سب

سپاہیڑا : سپاہی کی تصغیر ۔ الف ندائیہ ہے ۔ اے سپاہی

سپنس : اس لفظ کے صحیح معنی متعین نہیں ہو سکے

ست : رس ۔ تاب و تواں ۔ طاقت

ست : (س) سچ ۔ ست گر : سچا گرو

ستانون : ستائیں ۔ تنگ کریں

ستاوم : وہ مجھے ستائے

ستاوے : ستائے

ستائیں : ستائیں ۔ تنگ کریں

ستایا : ستایا

ستایم : مجھے ستایا

ستری : سوئی ۔ سو گئی

ستری : سوئی ہوئی ۔ نیند میں

ستروں : تم سوئے

ستریں پائیں : سات پائیوں کے عوض بہت ارزاں

ستریں : سوتے میں ۔ (میرے) سو جانے کے دوران

ستوں دے بتوں بتوں دے ستوں : پریشان گوئی ۔ بہکنا ۔ نازیبا گفتار ۔ غیر موزوں باتیں

ستی : سو گئی

ستی ہم : میں سوئی تھی

ستیں : سوتے ہوئے

ستیندی ہے : ستاتی ہے

سٹ : پھینک دے ۔ ایک طرف کو ڈال دے

سٹ کر : ترک کر کے ۔ پھینک کر ۔ ایک طرف کو ڈال کر

سٹساں : پھینکوں گی

سٹیاں : پھینک دیں

سٹیساں : پھینک دوں گی

سٹیم : میں نے پھینک دیا

سٹیم : مجھے پھینک دیا

سٹیئے : پھینک دیئے

سٹھ : ساٹھ

سٹھرے : ہجویں ۔ دشنام طرازیاں ۔ برائی بیان کرنے والے اشعار

سٹھروں : ہجووں سے ۔ بد کلامی سے

سٹھریں / اسٹھٹیں : ہجوین ۔ ملامتیں ۔ بد کلامیاں ۔ گالی گلوچ

سجادہ : مصلیٰ ۔ سجدہ دینے کی جگہ

سجائے : کار آمد ۔ مفید ۔ سپھل

سجروں : دائیں طرف سے

سُجریاں : سوجی ہوئی

سَجرے : دائیں (پاؤں) کا سجے کی تصغیر ہے

سُجرے : سوجے ہوئے

سجری رات : ابتدائے شب ۔ سر شام

سجریاں راتیں : سر شام ۔ ابتدائے شب (جمع)

سجن : دوست ۔ محبوب

سجنڑ : سجن کی تصغیر ۔ دوست ۔ محبوب

سجود : سجدہ کرنا ۔ نماز میں سجدہ کرنے کا
مخصوص طریقہ
سجی : تازہ ۔ نئی ۔ از سر نو
سجی رات : سر شام ۔ ابتدائے شب
سجھ : سورج
سجھایا : واضح کیا ۔ باخبر کیا ۔ سجھا دیا ۔
سوجھل اور سوجھلا روشنی کو کہتے ہیں ۔ سجھایا :
روشن کیا ۔ سوجھنا اور سوجھ بوجھ میں بھی
یہی لفظ ہے
سجھائی : واضح کی ۔ سجھا دی
سجھائے : واضح کیجئے
سجھم : مجھے سوجھیں
سجھن : سوجھیں
سجھیندا : واضح کرتا
سچ : سچ
سچا : سچا
سچڑیاں : سچی (جمع) ۔ سچی کی جمع اور تصغیر
سحر : جادو
سحر : صبح
سحری : صبح کی
سحور : صبح ۔ سحر کی جمع ۔ صبح سویرے
سحوریں : سحر کے وقت ۔ صبح سویرے ۔
علی الصبح
سخت : سخت
سختی : سختی ۔ ظلم ۔ بد بختی ۔ سختی چاوڑ
محاورہ ہے جس کے معنی ہیں بد بختی کے
ہاتھوں مجبور ہو کر کوئی اقدام کرنا
سختیاں : سختی کی جمع ۔ بد بختیاں
سخن : بات
سدا : ہمیشہ ۔ ہر وقت
سدھارن : روانہ ہوں
سدھ : پاکیزہ ۔ شدھ
سدھ : خبر ۔ عقل ۔ سمجھ بوجھ ۔ سدھ بدھ
سدھاناں : روانہ ہوا
سدھائیں : روانہ ہوئے
سدھانوم : میرا (محبوب) روانہ ہو گیا ۔
رخصت ہوا ۔ چلا گیا
سدھایوں : تم روانہ ہوئے
سدھائی : روانہ ہوئی
سدھرائی : سمجھ بوجھ ۔ خبر ۔ علم ۔ واقفیت
سِدھرا : سیدھا
سِدھری : سیدھی
سِدھائے : (1) روانہ ہوئے (2) اچھے ۔ عمدہ ۔
اعلیٰ ۔ سیدھے

سدھائیاں : روانہ ہوئیں

سدھائیاں : ماہر۔ سدھائی ہوئی

سدھ واٹ : سیدھا راستہ

سدھے : سیدھے

سڈ : بلاوا۔ صدا۔ بلانے کی آواز

سڈ کر : بلا کر

سڈانویں : لفظی معنی تم بلواؤ۔ مجازاً تم کہلواؤ

سڈاوے : بلوائے

سڈایا : کہلوایا

سڈویندے : بلواتا ہے

سڈویندے : کہلواتا ہے۔ بلایا جاتا ہے

سڈیندے : کے نام سے بلایا جاتا ہے

سڈیواں : بلائی جاؤں

سر : سر

سِر : طرف۔ سمت

سِر : راز۔ بھید۔ پوشیدہ راز۔ راز حقیقت

سر چڑھ بولن : سر پر چڑھ کر بولیں۔ چیلنج دیں۔ للکاریں

سُر : سُر۔ لے

سراپڑے : بد دعائیں۔ سراپ کی تصغیر اور جمع

سرڑاٹے : سائیں سائیں کی آواز

سڑاپے : سوز۔ جلن۔ جلاپے (جمع ہے)

سراغ : کھوج۔ پتہ نشان

سِراں وچ : سروں میں

سرِ اکھیاں : سر آنکھوں پر

سِراندی : سر کے نیچے۔ سر کی طرف

سِراندیاں : سراندی کی جمع۔ سر کے نیچے

سُربان : سریلی اور دلکش آواز

سرِ پاہ : شب عروسی کا جوڑا

سرپوش : اوڑھنی۔ ڈھکنا

سرپونوم : میرے سر پڑیں

سرت : طاقت۔ قوت

سر تئیں تئیں : زندگی تک مستقل رہ جانا۔ جب تک زندہ رہنا جدوجہد کرنا

سرتیاں : سہیلیاں۔ ہمجولیاں

سرخ : سرخ۔ لال رنگ کا

سرخی : ہونٹوں پر لگانے کا سرخ رنگ

سرخیاں : سرخی کی جمع

سرخیئیں : سرخیوں تے

سروار : سردار

سرداری : سرداری

سردے : کر سکتے

سردی : کر سکتی۔ تاحد امکان۔ جو اس کے بس میں ہے

سردی : گزرتی ۔ بسر ہوتی

سردیاں : سرد مہریاں

سرڑاٹے : سائیں سائیں کی آوازیں ۔ شور و شغب ۔ چیخ پکار

سرزور : سرکش ۔ تند مزاج

سرسبز : سرسبز ۔ شاداب ۔ تازہ

سرِ سرواہ : عزت ۔ ناموس

سُر سم دے : رضا مندی اور موافقت کے ساتھ ۔ صحیح مسرتوں کے ساتھ ۔ موزونیت کے ساتھ

سرشار : سرشار ۔ مست

سرشت : سرشت ۔ فطرت ۔ طینت ۔ خو ۔ طبیعت

سرکار : سرکار ۔ نظام کائنات کا مرکز محور اور سردار

سرِ کلھڑے : تن تنہا ۔ اکیلے سرپر

سُرکن : گدگدائیں ۔ گدگدی پیدا ہو

سُرکے : راغب ہو ۔ خواہش کرے ۔ چاہے

سرگن : بہشت

سرمایہ : سرمایہ

سرمد : ہندوستان کے مشہور خدا پرست صوفی جن کا مزار دہلی میں ہے ۔ انہیں قتل کر دیا گیا تھا ۔ رباعیات سرمد کے نام سے ان کا کلام شائع ہو چکا ہے

سرمست : بہت مست

سرمو : بال کے سرے کے برابر ۔ ذرا بھر بھی

سرمہ : سرمہ

سرے : سرے ۔ سرمہ کی جمع

سُرندھا : سارنگی

سرو : سرو کا درخت ۔ دراز قامت خوبصوت درخت

سِروں : سرے سے ۔ بالکل ۔ قطعاً

سِروں : سرپر سے

سِرواہ : عزت ۔ ناموس

سروپ : حسین ۔ خوبصورت

سرِہوں : ابتدا ہی سے ۔ سرے سے

سریر : بدن ۔ جسم

سریر : خوف کے مارے جسم پر کانٹے سے چبھنا ۔ رونگٹے کھڑے ہونا ۔ سریر چڑھن محاورہ ہے ۔ کپکی طاری ہونا

سری روحی : میرا راز میرا روح ہے ۔ ایک صوفی کا قول ہے

سرے : بسر کرے ۔ گزارے

سرے : بسر ہو ۔ گزرے

سڑ : جل

سڑاپڑے : جلاپے ۔ جلن ۔ سوز ۔ سڑاپے

کی تصغیر

سڑاپے : سوز ۔ جلن (جمع)

سڑدی : جلتی

سڑدے : جلتے

سڑدیں : جلتے ہوئے (سڑدیں ۔ جلنے میں

جلتے جلتے

سڑم : جل جائے (میرا جسم وغیرہ)

سڑو : جلو

سڑول : جلنے والا ۔ حاسد

سڑی : جلی ہوئی ۔ سوختہ

سڑی : جل گئی

سڑے : جلے ۔ جل جائے

سڑیندا : جلاتا

سڑیندی : جلاتی

سڑیاں : جل گئیں

سڑیساں : جلادوں گی

سڑیئے : جل گئے

سس : ساس

سستی : آسانی سے

سسی : پنوں کی محبوبہ جسے پنوں سوتے ہوئے چھوڑ کر اپنے وطن کیچ کو واپس چلا گیا تھا ۔ سسی اس کی تلاش میں صحرا نوردی کرتے ہوئے گرمی اور پیاس سے مر گئی

سسیاں : سسی کی جمع

سعادت : نیکی

سعی : کوشش

سعید : نیک

سطوات : سطوت کی جمع ۔ حملے

سطواتاں : سطوات کی جمع ۔ حملے

سفر : سفر

سفلی : خاکی ۔ علوی کا ضد ۔ زمین سے تعلق رکھنے والا ۔ پست

سفنے : خواب

سک : چاہت ۔ آرزو

سکدیں : آرزو کرتے کرتے

سک ساڑیہ : (سندھی) چاہت اور انتظار

سک سڑ ہگئی : سوکھ گئی اور جل سڑ گئی

سکا : خشک کر دے ۔ سکھا (امر)

سکر : نشہ ۔ مستی

سکرے : سوکھے ۔ سوکھ گئے

سکڑی : تگی

سکڑیں سوڑیں : قریبی رشتہ داروں میں ۔ اس کو سکریں سورھیں پڑھا جائے تو معنی ہوں گے رشتہ داروں اور سسرال والوں میں

سکدیں : ترستے ہوئے

سکدی : ترستی

سک سانگ : محبت کی خاطر ۔ ازراہ محبت ۔ عشق کی وجہ سے

سکن : ترسیں

سکنات : ٹھہر جانا ۔ رکاوٹیں ۔ توقف

سکوپت ٹریا : ان الفاظ کے صحیح معنی معلوم نہیں ہو سکے ۔ اصل الفاظ کو پڑھنے میں غلطی ہوئی ہے جو متواتر چلی آ رہی ہے ۔ سنسکرت کا ایک لفظ ستو ، سکوپت کی بجائے درست معلوم ہوتا ہے ۔ جس کے معنی دنیا جہان ہے ۔ اچھی دنیا ۔ حسین دنیا وغیرہ یہی مفہوم اس مصرعے کا ہے ۔ یعنی یہ اعلیٰ درجے کی کائنات یہ حسن نگر یہ دنیا جہان سب کے سب تیرے مشاہدے کے لئے اور تیری سیر کی غرض سے بنائے گئے ہیں ۔ دیوان میں یہ شعر یوں ہے ۔

جگرت سپنس سکوپت ٹریا
تیڈی سیر دے سانگے جڑیا

یعنی پہلے مصرعے کے مفہوم کی چیز تمہارے مشاہدے اور تمہاری سیر کی خاطر ہی ہے یہ "سیروفی الارض" کی طرف اشارہ ہے

سکے : رشتہ دار

سکے : ترسے ۔ خواہش کرے ۔ چاہے

سکیاں : رشتہ دار عورتیں

سکیاں : سوکھ گئیں ۔ سوکھی ہوئی ۔ خشک

سکیتے : ترسنے والے ۔ منتظر اور مشتاق

سکھ : سیکھ لے (فعل امر)

سکھ : سکھ چین

سکھائے : آسان ۔ خوشحال ۔ سکھ والے ۔ آسودہ

سکھاں دے : راحتوں کے ۔ سکھ کے (جمع)

سکھپال : سکھ پالنے والا ۔ آرام دہ ۔ راحت بخش

سکھڑا : سکھ چین ۔ آرام

سکھ سیج : سکھ کی سیج ۔ بستر استراحت

سکھ سمھڑ : آرام سے سونا ۔ چین کی نیند ۔ خواب ۔ استراحت

سکھ مندر : سکھ چین کا مندر ۔ وہ مقام جہاں پیار محبت اور آرام و سکون کی پوجا ہوتی ہے

سکھایا : سکھایا ۔ پڑھایا ۔ بتایا ۔ واقف کیا

سکھایم : مجھے سکھایا

سکھایم : مجھے موافق آیا ۔ مجھے راس آگیا ۔ میرے لئے آرام دہ ثابت ہوا

سکھائی ہے : سکھائی ہے

سکھائے : سکھائے

سکھائیں : سکھانا (امر)

سکھائیں : سکھادیں

سکھڑا : سکھ ۔ چین ۔ آرام

سکھڑے : سکھ کی تصغیر اور جمع ۔ آرام ۔ چین

سکھڑیں کھٹری : وہ بد نصیب جس کے سکھ چین ختم ہو گئے ہوں

سکھڑیں / سکھٹی : خالی

سکھڑیں / سکھٹے : خالی (جمع)

سکھڑیں کارنٹ : سکھوں کی خاطر ۔ آسائشوں کے لئے

سکھ ساگر : آرام کا سمندر یا خشک تالاب ۔ اس کا ایک مقام روہی کے ریگستانوں میں ہے

سکھ سہاگ : آرام و سکون ۔ عیش و عشرت ۔ خوش بختی

سکھ سیجھ : آرام کی سیج ۔ بستر استراحت

سکھلڑے : آسان ۔ آسودہ ۔ آسائش والے ۔ آرام کے

سکھی : سہیلی

سکھی : سکھ والی ۔ آرام میں ۔ آسودہ ۔ سکھ کا

سکھیرے : سوکھے کی تصغیر ۔ آسان ۔ با فراغت ۔ سکھ والے

سکھیلے : سکھ والے ۔ آرام دہ ۔ عشرت افزا

سکھیں : تم سیکھنا (فعل امر)

سکھیو : سہیلیو

سگ : (ف) کتا

سگدی / سگھدی : سکتی

سگلا : سارا ۔ سارے کا سارا ۔ تمام تر

سگھری : گھر کے تمام سامان اور اسباب کے ساتھ

سگھڑیں : سستے ۔ با آسانی

سگھڑ : شائستہ ۔ سلیقہ شعار ۔ سمجھدار ۔ باتمیز

سگھڑ سیانی : بہت دانا

سگھڑ سجانٹ : اعلیٰ پہچان والی ۔ باشعور ۔ حق و باطل میں تمیز کرنے والی

سگن : شادی کی رسوم

سگون : شگون

سلاڑے : سیلابے ۔ نشیبی علاقے

سلاسل : زنجیریں

سلام : سلام

سلامت : سلامتی کے ساتھ ۔ بخیر و عافیت

سلب : موقوف ۔ ختم ۔ نفی

سلب ثبوت : سلب و ثبوت ۔ نفی اور اثبات ۔ لا اور الا

سلطان : سلطان (ع) قوت و اقتدار

سلطاناں سر سلطان : بادشاہوں اور صاحب جاہ و جلال مقتدر سلاطین سے بھی بالا تر صاحب اقتدار و جاہ و حشم ۔ شاہوں کا شاہ ۔ شہنشاہ معظم

سلک : راستہ ۔ تصوف کے ابتدائی مراحل

سلک سلوک : تصوف کا راستہ ۔ سلوک و تصوف کے مراحل

سلکھٹی : خالی ۔ بے کار ۔ بے فائدہ

سلوٹاں : نمکین ۔ ملیح

سلھ : اینٹ

سلھیٹی : سیال قوم سے تعلق رکھنے والی

سلیم : صحیح و سالم ۔ بے عیب ۔ سادگی ۔ سلامت روی اختیار کرنے والا

سم : زہر

سما : خبر

سمادھ : نشست ۔ ہندو یوگیوں کے غور و فکر کرنے کے طریقے ۔ مراقبہ

سماندے : سماتے ہیں

سماوے : سما جائے

سماوی : آسمانی

سمایا : سما گیا

سمائی : آسمائی

سمائی ہم : میں سما گئی تھی

سمجھ : سمجھ

سمجھاں : میں سمجھوں

سمجھن : وہ سمجھیں ۔ خیال کریں ۔ جانیں

سمجھنڑ : سمجھنا (امر)

سمجھو : سمجھو (امر)

سمجھوں : ہم سمجھیں

سمجھیو : تو نے سمجھا ۔ تو نے جانا

سمل : زاد راہ ۔ سامان رسد

سمندر : آگ کا کیڑا

سمولے : جمع ہو گئے ۔ اکٹھے ہوئے ۔ یکجا

سمھن : سوئیں

سمھنڑ : سونا ۔ سو جانا ۔ نیند کرنا

سَن : سِن و سال ۔ عمر

سُن : سُن

سُن : سُن ۔ مثل بے حس و حرکت

سناسی : سنیاسی ۔ سنیاس لینا کے معنی سنیاس اختیار کرنا ۔ گھر بار اور دنیوی علائق چھوڑ کر جنگلوں کی راہ لینا ۔ اشیائے فطرت کا مطالعہ کرنا ۔ جڑی بوٹیوں اور معدنیات وغیرہ کے خواص معلوم کر کے بیماریوں کا علاج معلوم کرنا ۔ سنیاس کا لفظ ہی انگریزی زبان کا سائنس

ہے۔

سانُ: نیزہ ۔ برچھا

ساوِں : ساوِں

سائیں : اس نے سائیں

سایا : سایا

سنبل : ایک خوشبو دار گھاس کا نام

سنبل : ایک مقام جہاں بند دروازوں کا ایک مندر ہے ۔ آخری اوتار آئے گا تو یہ دروازے خود بخود کھلیں گے ۔

سنبھال : دیکھ بھال ۔ خبر گیری

سنبھال لہݨ : خبر گیری کرنا ۔ خبر لینا ۔ خیر خیریت معلوم کرنا ۔ یاد آوری

سنبھالا لسی : وہ خبر گیری کرے گا ۔ خیروعافیت معلوم کرے گا ۔ یاد فرمائے گا

سنبھالے : سنبھالا کی جمع ۔ خبر گیریاں

سنبھالے : قائم و برقرار رکھے ۔ سہارا دے

سنبھالیم : اس نے مجھے یاد کیا ۔ میری خبر گیری کی

سنبھالیں : تم خبر گیری کرنا (فعل امر)

سنبھل : سنبھل کر ۔ مقابلے کے لئے تیار ہو کر

سنبھلیسی : خبر گیری کرے گا

سنت : نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طرز زندگی کی پیروی کرنا ۔ آنحضورؐ کے اسوہ حسنہ پر چلنا ۔ وہ عمل جس پر آنحضور صلعم نے ہمیشہ عمل کیا ہو اور ایک دو مرتبہ چھوڑ بھی دیا ہو سنت کہلاتا ہے ۔

سجوگ : حسن اتفاق ۔ اچھا موقعہ ۔ ملاپ ۔ سنجوگ بھی بولتے ہیں

سنجھ : شام

سنج : ویرانی ۔ ویران غیر آباد علاقہ ۔ سنسان

سنجاݨ : پہچان

سنجاݨڑ کیتے : پہچاننے کے لئے

سنجاݨو : پہچانو

سنجاݨیں : تم پہچاننا

سنجائی : بے سرو سامانی

سنجڑا : بد بخت ۔ سوختہ اختر ۔ ویران

سنجڑی : سنجڑا کی تانیث ۔ بد بخت ۔ سنجڑیں تلفظ ہے

سنجڑے : بد بخت ۔ جمع

سنجڑیپے : بد بختیاں

سنجڑیں : ویرانوں میں (کا ۔ کے ۔ کی وغیرہ)

سنجڑیاں : ویران ۔ سنسان ۔ بد بخت (جمع)

سنج واہ : ویران نالہ ۔ ویران مقام ۔ ویرانہ

سنجوک : دیکھو سنجوگ

سنجی : بدبخت (مونث)

سنجے : بدبخت (جمع)

سنداری : بکرے یا بھینس کے بچے کی کھال جسمیں ہوا بھر کر دریا پار کرتے ہیں

سندر : خوبصورت ۔ حسین

سَندھ : جسم کے جوڑ ۔ اعضا کے جوڑ

سِندھ : دریائے سِندھ کے پار کا علاقہ ۔ دریا کے کناروں پر کا آباد علاقہ وادی سِندھ دریائے جہلم کے منبع سے ساحل سمندر تک کے علاقے کا نام ہے ۔ یہ علاقہ "ہند" سے ہمیشہ الگ تھلگ رہا ہے ۔

سندھڑوں : سندھ سے ۔ دریائے سندھ کے آباد علاقے سے

سندھڑے : سندھ میں

سݨ : سن (فعل امر)

سݨ : سن کر

سݨاواں : میں سناؤں

سݨایا : سنایا

سݨاوݨ دے : سنانے میں

سݨائی : سنائی

سݨاؤ : سناؤ

سݨاوے : سنائے

سݨائیاں : سنائیں

سݨائیم : مجھے سنائیں

سݨائیں : سنائیں ۔ سناؤ ۔ سنانا (امر)

سݨ سمجھو : سنو اور سمجھو

سݨسیں : تم سنو گے

سݨو : تم سنو

سݨی : گیلی ۔ سنی کی تصغیر ۔ ترو تازہ

سݨے : گیلے ۔ سنے کی تصغیر ۔ تربتر

سݨیج : شنید

سݨیندی : سنائی دیتی ہے

سݨیو : سنو (لفظی معنے تم نے سنا)

سݨیوسے : ہم نے سنا

سݨھ : ایک ریگستانی پودا

سݨھیں : سݨھ کے پودوں نے

سنسار : دنیا

سن سمادھ : توجہ مرکوز کرنے کی نشست

سنگ : ساتھ مل کر

سنگ : پتھر (ف)

سنگ : پسیجنا ۔ نرم پڑنا

سنگ : سنگت ۔ صحبتیں

سنگ : کے ساتھ ۔ مل کر

سنگ نہ : تامل نہ کر ۔ جھجھک نہ ۔ دیر نہ کر

سنگار : بناؤ سنگار ۔ آرائش ۔ آراستگی

سنگاری : آراستہ کی ہوئی ۔ سجی ہوئی

سنگارے : آراستہ ہو

سنگت : ساتھ ۔ صحبت ۔ دوستی ۔ رشتہ

سنگتی : دوست ۔ ساتھی

سنگدیاں : تامل کرتی ۔ جھجکتی

سنگھار : سنگار

سنگولے : نیزے ۔ برچھے ۔ سنگینیں

سنگی : جھجکی ۔ رکی

سن مکھ : روبرو ۔ منہ کے سامنے ۔ آمنے سامنے

سن مینھ : سچی توجہ

سنوٹیں دی : شگنوں کے وقت کی ۔ رسوم شادی ادا ہونے کے وقت سے

سنہندیاں : سہانے لگتی ہیں ۔ زیب دیتی ہیں

سنی : اہلسنت والجماعت کے پیرو کار

سنیاسی : سنیاسی (دیکھو سناسی)

سنیہڑا : سندیسہ ۔ پیغام

سنیہڑے : پیغامات

سو : وہ

سو : سو ۔ یکصد ۔ بہت زیادہ

سو سکھ : بہت سے ۔ متعدد ۔ کئی

سوا : سوا ۔ علاوہ

سواد : کنارا

سواد اعظم : عظیم مرکز ۔ دنیا بھر کے مسلمانوں کا عظیم ترین مرکز ۔ بیت اللہ

سوالی : سول کرنے والا ۔ سائل ۔ مانگنے والا ۔ طلبگار

سوائی : (مونث) زیادہ

سوائے : (جمع) زیادہ

سوائیاں : (جمع مونث) آسودہ ۔ فارغ البال

سُوائیاں : بچہ جنی ہوئی (گائیں بھینسیں) دودھ دینے والی ۔ سُوائی کی جمع ہے ۔ سواڑی بھی کہتے ہیں ۔ جتنا عرصہ دودھ دیتی رہے ۔ اس عرصے کو ایک سُوا کہتے ہیں

سوایا : زیادہ ۔ سوا کے لفظی معنی ہیں ایک اور ایک چوتھائی ۔ " سوکھا سوایا " مرکب کے معنی ہیں خوشحال ۔ فارغ البال

سو بہ سو : (ف) ہر طرف

سو پُنج ہاراں : سینکڑوں جتن کروں ۔ (پن کے معنی نیکی کے کام) ۔ کئی کئی تدبیریں کروں

سوچ : سوچ

سود : (ف) نفع ۔ فائدہ

سودا : لین دین ۔ خرید و فروخت کا ایک معاملہ

سورج : سورج

سوریجے : (سندھی) سورھے جے : سورھے
کے یعنی سسرال ۔ سسرال والے لوگ

سوریجھیں یا سوریجیں : سسرال میں

سوڑے : تنگ ۔ قریبی

سوز : جلن

سوزیں دی روڑھی : سوزوں کی جلی ہوئی ۔ سوختہ

سوزوں : سوز سے

سوسن : نیلے رنگ کا ایک پھول

سوسٹھ : لفظی معنی ایک سو ساٹھ ۔ مجازاً کئی
متعدد ۔ سینکڑوں

سوغات : تحفہ

سوغاتیں : تحفے ۔ سوغاتیں

سوفار : تیر کا سرا ۔ تیر کا پھل ۔ اس کی
نوک پیکان کہلاتی ہے

سوک : خشک سالی ۔ ہریاول کا سوکھ جانا ۔
پژمردگی

سوکاں : سوک کی جمع ۔ پژمردگیاں ۔ سوکھی
ہوئی کھیتیاں

سوکھا : آسان ۔ آرام دہ

سوگند : قسم

سوسو وٹ دے : سینکڑوں اقسام کے

سول : درد ۔ کانٹے ۔ تفکرات ۔ اندیشے ۔
غم و اندوہ

سولاں : درد و غم (جمع) نے یا کا یا کے یا سے وغیرہ

سولاں لٹی : دردوالم کی لوٹی ہوئی ۔ برباد کی ہوئی

سولاں ماری : کشتۂ الم ۔ دردوالم کی ماری ہوئی

سولا : نزدیک ۔ قریب

سولڑا : سولا کی تصغیر ۔ نزدیک قریب

سولڑا بھاگ : بخت قریب ۔ " بھاگ
سولڑے ہونویں " دعائیہ جملہ ہے

سولڑے : سولا کی جمع اور تصغیر ۔ قریب ۔
مجازاً آسودہ ۔ خوشحال

سولڑی : (مونث) قریب ۔ آسودہ

سولڑیاں : (جمع مونث) قریب ۔ اور زیادہ قریب

سولی : پھانسی ۔ سولی

سولی : دکھ درد سے لبریز ۔ آزردہ

سولیں : درد و اندوہ نے ۔ دکھوں نے

سولیں ساڑی : دکھوں کی جلائی ہوئی

سولیں نال : دکھوں کے ساتھ

سولیں سانگ : غم و اندوہ کے سبب ۔ کے
تعلق سے ۔ کی وجہ سے

سومل : مومل کی بہن جو میندھرے کا مردانہ
لباس پہن کر مومل کے پاس سوئی ہوئی تھی ۔

کہ اچانک رات کے وقت مینڈھرا آ گیا۔
اس نے سومل کو نہ پہچانا اور غلط فہمی میں مبتلا
ہو کر مومل کو چھوڑ کر واپس چلا گیا

سوں : قسم۔ سوگند

سوں : سے

سون کی : نفس کی

سوݨ : شادی کی رسمیں ۔ سگن ۔ ٹونے
ٹوٹکے وغیرہ

سوھݨاں / سوہݨا : حسین (مذکر)

سوہݨے باجھ : محبوب کے بغیر

سوھݨیں / سوہݨی : حسین (مونث)

سوہݨیاں : حسینوں کو۔ کا۔ سے وغیرہ

سوہݨیاں : سوہݨی کی جمع ۔ سوہݨی یا سوہݨیں
مشہور رومانی داستان سوہݨی مہینوال کی ہیروئن
کا نام ہے

سوہݨے : سوہݨا کی جمع ۔ حسین لوگ ۔ حسین

سُونہہ : واقفیت

سُونہاں : واقف

سونے دا : سونے کا

سُوہا : عروسی دوپٹہ ۔ جو عموماً اور بعض
اوقات سبز رنگ کا ہوتا ہے'

سوہرے : سسرال

سوہرڑے : سسرال ۔ ڑ تصغیر کی ہے

سوہن : سہانی معلوم ہوں ۔ اچھی لگیں ۔
زیب دیں

سوہم : مجھے زیب دے

سوہندے : سہانے لگتے ۔ زیب دیتے۔

سوہندی ہے : سہانی لگتی ہے ۔ زیب دیتی ہے

سُوہی : رنگین ۔ سہاگ کی ۔ عروسی

سُوہے : سُوہا کی جمع ۔ رنگین عروسی دوپٹے

سوئی : وہی

سویلے : سویرے ۔ الصبح

سُہا : زیب دے ۔ (فعل امر)

سہاگ : سہاگ ۔ خوش بختی ۔ عروسی مسرت

سہاگاں : سہاگ کی جمع

سہاگڑی : سہاگن ۔ سہاگ والی

سہاگڑے : سہاگ والے (جمع) سہاگ سے متعلق

سہاگوں : سہاگ سے

سہاں : میں سہوں ۔ برداشت کروں

سہندا ہے : زیب دیتا ہے

سہانگے : سستے ۔ آسان ۔ (مہانگے کا ضد)

سہانواں : میں لطف اندوز ہوں ۔ (تمنائی)

سہاودے : زیب دیتے ۔ اچھے لگتے

سہاودیاں : کو میں زیب دتی ہوں

سانوݨ : زیب دینا (مصدر)
سانوݨیاں / سانوڑیاں : سہانی
سانون : کو زیب دے ۔ تم زیب دینا ۔
سے لطف اندوز ہونا (امر)
سہاوں : ہم لطف اندوز ہوں
سہاوے : زیب دے ۔ زینت بڑھائے ۔
لطف اندوز ہو
سہائی : آراستہ ہوئی ۔ بھلی لگی ۔ خوبصورت
معلوم ہوئی
سہایا : برداشت کیا
سہائے : سہے ۔ برداشت کرے
سہائیں : تم زیب دینا
سہایس : وہ لطف اندوز ہوئی
سہایم : میں نے برداشت کئے ۔ نے مجھ
سے برداشت کرائے
سہایم : نے مجھے زینت دی ۔ نے رونق بخشی
سہج کنوں : از خود ۔ اپنے دل کے جذبے سے
مجبور ہو کر اندرونی ذوق کے زیر اثر ۔ اپنے
شوق سے
سہجوں : جذب اندرون سے مجبور ہو کر ۔ از
خود اپنے شوق سے
سہٹا : حسین

سہرے : ہار ۔ سہرے ۔ گجرے
سہرے : ترقی پذیر ۔ آسودہ صحتمند
سہساں : میں سہوں گی ۔ برداشت کروں گی
سُہم : مجھے زیب دے
سہمساں : میں سہموں گی ۔ سہم جاؤں گی ۔
خوفزدہ ہو جاؤں گی
سُہن : زیب دیں
سہنجا : (سندھی) ***
سہنجو : (سندھی) ***
سہندا : زیب دیتا
سُہنڑ : حسین ۔ زینت دینے والا
سہنڑا : حسین ۔ زیب و زینت دینے والا
سہنس : سو ۔ کئی سو ۔ سینکڑوں
سُہندی ہے : زیب دیتی ہے
سہندی : سہتی ۔ برداشت کرتی
سُہندیاں : اچھی لگتی ہیں ۔ زیب دیتی ہیں ۔
بھلی معلوم ہوتی ہیں
سہوں : ہم برداشت کریں ۔ سہیں
سُہیساں : کو زیب دوں گی
سہی سچ : بالکل سچی بات
سہوندا ہے : زیب دیتا ہے
سُہیلی : خوبصورت ۔ حسین ۔ سہانی

سہیلی : ہمجولی

سہیلیاں : سہیلی کی جمع ۔ ہمجولیاں ۔ سکھیاں

سہیلیاں : سہیلی کی جمع ۔ حسینائیں

سہندا : برداشت کرتا

سہندیاں : میں لطف اندوز ہوتی ہوں

سی : سردی ۔ کپکی

سی : ہمی کا مخفف ہے ۔ اس کا ہے یا اس کو ہے

سے : سو ۔ مجازاً کئی ۔ سینکروں

سے : کے ساتھ ۔ سے ۔ میں سے

سیارہ : سیارہ

سیاہ : سیاہ ۔ تاریک ۔ کالے ۔ کالی

سیاپے : ماتم ۔ شیون ۔ سینہ کوبی ۔ آہ وبکا

سیادت : سرداری ۔ رہنمائی

سیال : ایک قوم کا نام ہے ۔ ہیر کا تعلق اسی قوم سے تھا

سیالے : سیالہ کی جمع ۔ سردی کے دن ۔ موسم سرما

سیالیں : سیال قوم کی عورتیں ۔ ہیر کی سسرال والی

سیالیں : سیالوں (نے ۔ کا ۔ کے ۔ کی وغیرہ)

سیاں : سہیلیاں ۔ ہمجولیاں

سئیاں : سہیلیوں (نے ۔ کا ۔ کے ۔ کی وغیرہ)

سیانی / سیائیں : دانا سمجھدار (مونث)

سیانے / سیائیں : (سیانڑاں کی جمع) دانا ۔ سمجھدار لوگ

سیتا جی : رام چندر جی کی بیوی جسے بارہ سالہ بن باس کے دوران لنکا کا راجہ راونڑ دھوکے سے اٹھا کر لے گیا ۔ رام چندر جی نے ہنومان کی مدد سے لنکا کو فتح کیا ۔ اور راونڑ کو قتل کر کے سیتا جی کو چھڑوا لیا

سِیتا : سی لیا ۔ سلا ہوا ۔ سل گیا ۔ سی دیا گیا

سِیتے : سلے ہوئے ۔ سی دیئے گئے ۔ سل گئے

سِیتیئی : تو نے سی لی ہے ۔ تو نے ٹانک دیا ہے

سیتی : کے ساتھ

سیجڑی : سیج کی تصغیر و تانیث ۔ سیج

سیجھ : سیج

سیجڑے : سیجیں ۔ سیج کی جمع

سیجھیں : سیج پر

سید : سید ۔ آقا ۔ مالک ۔ سردار

(نوٹ) دیوان میں ایک مقام پر سید کے لفظ سے سید عبداللطیف شاہ بھٹائی کی طرف اشارہ ہے جو علاقہ سندھ کے مشہور صوفی

بزرگ اور شاعر ہو گزرے ہیں اور دوسرے مقام پر سید الانبیاء حضرت محمدؐ کی ذات اقدس مرادلی گئی ہے

سیر: سیر۔ سیاحت۔ مشاہدہ فطرت۔ غور و فکر کے لئے چلنا پھرنا

سیر نزول: راہ سلوک کی ایک منزل کا نام ہے جس میں سالک نیچے گر جاتا ہے اور پھرتا رہتا ہے

سِیر: سانجھا۔مشترک

سیرت: سیرت۔ کردار

سیڑھ: منجھدار۔ رو۔ دریا کا تیز بہاؤ۔ دھار

سیڑھاں: منجھداریں۔ دھاریں۔ ندیاں۔ نالے

سیں: ماتھا۔ سر۔ سیں نوانوٹ: سر جھکانا

سیفل: شاہ سیفل الملوک۔ مشہور رومانی قصے کا ہیرو

سین: حروف تہجی کا ایک حرف۔ حرف سین

سین: سینا کی پہاڑی۔ عرب کے شمال مغرب میں ایک پہاڑی ہے جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہوئے تھے۔ اور جہاں آپ کو توریت ملی تھی۔

سینِدے: سیتا ہے

سینگا: ہم عمر (مذکر)

سینگیاں: ہم عمر۔ (جمع مونث)

سینگیاں سرتیاں: ہم عمر۔ سہیلیاں

سینگیاں ساں: ہم عمر سہیلیوں کے ساتھ

سینگیئیں: ہم عمر سہیلیوں نے

سینگیئیں سرتیئیں: ہم عمر سہیلیوں نے

سئیاں: سہیلیاں

سیوہان: سندھ کا ایک علاقہ

سینہ: سینہ

سینے: سینے (میں یا پر۔ کا۔ کے وغیرہ)

سینے تے منگ ڈالے: (محاورہ ہے) دل دکھائے۔ ایسا کام کرے جسے مجبوراً برداشت کرنا پڑے

سیں: کئی سو۔ سینکڑوں (نے۔ میں۔ کا۔ کے وغیرہ)

سئیں: مالک۔ آقا (اس کی مونث ہے سین: مالکہ)

سینواں: میں سیئوں

سیندھ: مانگ

سیندھاں: مانگیں۔ سیندھ کی جمع

سیٹیں: سین کی جمع۔ بیٹے یا بیٹی کی ساس کو

سیٹ کہتے ہیں ۔ میاں اور بیوی کی مائیں آپس میں سیٹنیں ہوں گی

سیہ : کالا ۔ سیاہ ۔ سیاہ رنگ کا

****

ش

****

شابس : شاباش ۔ آفرین ۔ حوصلہ افزائی کا کلمہ ہے ۔ اصل میں دعائیہ کلمہ شاد باش تھا جو شاباش ہو کر شابش یا شابس بن گیا

شاد : خوش

شادیاں : خوشیاں ۔ شادیاں

شادی : شادی ۔ خوشی

شاخ : شاخ

شاغل : مصروف یاد الٰہی ۔ مشغول

شالا : دعائیہ کلمہ ۔ ایسا ہو ۔ خدا کرے

شام : شام کا وقت

شام : لفظی معنی سیاہ ۔ کرشن جی سانولے رنگ کے تھے لہٰذا انہیں شام یا شام سندر کہا گیا ہے

شام دوارے : کرشن جی کے مندر میں

شام سندر : کرشن جی ۔ " سوہنا سانول " اس کا سرائیکی ترجمہ ہو گا ۔ محبوب ملیح

شامل : شامل ۔ ملا ہوا

شان : شان (مذکر استعمال ہوا ہے ۔ اب موٴنث بولا جاتا ہے) شان کے لفظی معنی حالت کے ہیں ۔ مجازاً شوکت کے معنوں میں آتا ہے ۔ دیوان میں دونوں معنوں میں استعمال ہوا ہے

شاہ : شاہ ۔ بادشاہ ۔ سیٹھ ۔ اہل ثروت

شاہد : محبوب

شاہد : گواہی دینے والا

شاہد مستی : محبوب کی محبت کا کیف و سرور

شاہی : حکومت

شاہ مردان : حضرت علیؓ کا لقب ۔ حضرت علیؓ نبی اکرم صلعم کے چچیرے بھائی اور داماد تھے اور اسلام کے چوتھے خلیفہ تھے

شاہ نظام الدین : حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلویؒ

شائق : شوق رکھنے والا

شاہد : (ف) مناسب ہے

شب : رات

شباہت : شکل و صورت

شبریاں : اونٹ پر چار پائی کی شکل کی ایک نشست

شبہات : شبہہ کی جمع ۔ شبہات ۔ شکوک

شتر: اونٹ

شد: زور دینا۔ ایک ہی حرف کا تکرار۔ بڑی شد و مد کے معنی ہیں بڑے زور شور سے۔ کسی حرف کو دو مرتبہ پڑھنا۔ حرف ما قبل اور حرف مابعد سے ملا کر پڑھنا

شُد:(ف) ہوگیا۔ تھا۔ ہوا

شدت: (ع) سختی۔ تیزی۔ زور۔ طاقت

شدے مدے: موجوں کا زور شور ہے۔ مدوجذر ہے

شدید: شدت والا۔ بہت سخت

شدیدے: شدید ہے (دیکھو "ے")

شر: شر۔ شرارت۔ فساد۔ برائی۔ بدی

شرب: پینا

شربت: شربت

شرحیں: تشریحات

شرع: شرع۔ شریعت۔ اللہ تعالیٰ کا بتایا ہوا وہ راستہ جو پیغمبروں کے ذریعے انسانوں کو معلوم ہوا

شرکوں: شرک سے

شرم: شرم وحیا۔ عزت و آبرو

شرموں کشرموں: شرم و لحاظ کی وجہ سے۔ لحاظ کرتے ہوئے پاس داری یا پاس خاطر کرتے ہوئے .

شریف: شرف دیا گیا۔ شریف

شطحات: اصل لفظ شطحیات ہے۔ عالم مستی اور کیف و سرور میں منہ سے بے اختیار نکلے ہوئے ایسے کلمات جو شریعت کی رو سے قابل گرفت ہیں

شطحاتاں: شطحات کی جمع

شعر: شعر۔ نظم

شعلے: شعلے

شعور: شعور۔ عقل۔ سمجھ

شغل: شغل۔ مشغلہ

شغدف: ***

شفع: کائنات میں کثرت اور تنوع

شفقت: مہربانی۔ لطف و کرم۔ شفیق ہونا

شفیقی: حضرت شفیق کے متعلق جو بلخ کے با کمال صوفی بزرگ ہو گزرے ہیں

شک: شک۔ شبہ

شکار: شکار

شکاری: شکاری

شکاریں: منتر پڑھ کر پھونک مارنا۔ دم کرنا (فعل امر)

شکایت: شکایت

شکر : شکر
شکرانہ : شکرانہ
شکرانے : شکرانے ۔ شکریئے
شکل : شکل ۔ صورت ۔ کی مانند ۔ کی طرح
شکوک : شک کی جمع ۔ شبہات
شگن : سگن ۔ شادی بیاہ کی رسمیں ۔ نیک ساعت ۔ شبھ گھڑی
شگون : شگون
شمالی : شمال کی طرف کی ۔ شمال سے آنے والی
شمع : شمع
شمس : شمس ۔ سورج
شمس الحق : مشہور ولی اللہ جن کی کھال اتروا دی گئی تھی
شمشاد : ایک سیدھا اور اونچا درخت ۔ سرو
شنید : سننا ۔ اس نے سنا
شو : (ف) دھو ڈال
شوخ : شوخ ۔ تیز
شودے : بیچارے
شودی : شودا کی تانیث ۔ بیچاری
شور : شور
شوق : شوق
شوقوں : شوق سے

شوکت : شان و شوکت
شُوکن : پھنکاریں ۔ شوں شوں کریں
شوں شوں : پھنکار
شہ : بادشاہ
شہادت : سچی گواہی
شہانہ : شاہانہ
شہ پریاں : شاہانہ شوکت کی پریاں ۔ شہ سابقہ ہے جو بڑے کے معنے میں استعمال ہوتا ہے
شہر : شہر
شہر خواری : رسوائی بازار ۔ شہر کے عوام کے ہاتھوں ذلیل و خوار ہونا ۔ تذلیل
شہریں : شہروں میں
شہود : وہ درجہ جس میں سالک مراتب کثرت اور موجودات صوری سے گزر کر توحید عیانی کے مقام پر پہنچ جاتا ہے ۔ اور اس کو موجودات کی ہر چیز میں جلوہ حق نظر آتا ہے
شہودی : مقام شہود کی ۔ دیکھو شہود
شہودوں : شہود سے
شہید : شہید ۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان کی قربانی دینے والا
شئے : شئے ۔ چیز
شیث : حضرت شعیب علیہ السلام ۔ حضرت

آدم کے بیٹے یہ بھی پیغمبر تھے

شیخ : شیخ ۔ بزرگ

شیخ الشیوخ : بزرگوں کے بزرگ

شیریں : میٹھا

شیریں : شیریں فرہاد کی رومانی داستان کی ہیروئن

شیطان : شیطان

شین : حرف تہجی کا ایک حرف ۔ حرف شین

شینہہ : شیر

شیوخ : شیخ کی جمع ۔ بزرگ

شیوے : طریقے

****

ص

****

صابر : صبر کرنے والا ۔ حضرت ایوبؑ جن کے جسم میں کیڑے پڑ گئے تھے ۔ لیکن انہوں نے صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا

صاحب : مالک (ع)

صاحبی مائیں : تو بادشاہی کرے ۔ شاہی کو ٹھکائے

صافی : صاف باطن (ع)

صالح : نیک ۔ اصلاح کرنے والا (ع)

صامت : چپ چاپ (ع)

صاہل : (ع) ہاتھ پاؤں مارنے والا ۔ مجازاً اونٹ

صبا : صبا ۔ باد صبا ۔ صبح کی ہوا

صباح : صبح ۔ دن

صباحیں : دن کو ۔ صبح کے وقت ۔ آنے والی کل

صبح : صبح

صبح صادق خان : والی سابق ریاست بہاولپور جو صبح صادق خان عباسی کے نام سے امیر ریاست تھے

صبر : صبر ۔ تحمل ۔ برداشت

صبوحی : صبح کی ۔ روشن ۔ واضح ۔ چمکدار ۔ منور

صحائف : آسمانی صحیفے

صحبت : ساتھ رہنا ۔ مصاحبت

صدا : آواز ۔ صدا

صدر : صدر ۔ سینہ ۔ دل

صدقات : صدقات ۔ صدقہ کی جمع ۔ مال کی قربانی ۔ اللہ کی راہ پر مال خرچ کرنا

صدق : صدق ۔ سچائی

صدقوں : صدق سے

صدقے : قربان

صدقے کیتا : صدقے کیا ہوا ۔ قربان کیا ہوا

صدقے کیتے : قربان کئے ہوئے

صدقے صدقے : قربان جاؤں ۔ واری جاؤں

صد گونہ : سو اقسام کی ۔ کئی قسموں کی
صدمات : صدمہ کی جمع ۔ تکلیفیں ۔ صدمے
صدمے : صدمے ۔ تکلیفیں
صدور : صدر کی جمع ۔ جو چیز صادر ہو ۔ قول و فعل وغیرہ
صدیقی : حضرت صدیقؓ کا مذہب و مسلک اور طریق زندگی
صحبت : صحبت ۔ سنگت ۔ ساتھ ۔ صحبت میں دوستوں کے ساتھ میل جول
صحت : صحت ۔ تندرستی
صحائف : صحیفہ کی جمع ۔ خدائی احکام و ہدایات
صحن : صحن ۔ آنگن
سِرف : صِرف ۔ اکیلا ۔ تنہا
صرَف : صرَف ۔ قواعد زبان کا ایک حصہ صرف کہلاتا ہے ۔ جس میں لفظوں کی بناوٹ اور پہچان پر بحث کی جاتی ہے ۔ دوسرے حصے کو نحو کہتے ہیں ۔ جس سے جملوں کی ساخت پر بحث ہوتی ہے
صفا : صفائی ۔ پاکیزگی
صغیر : چھوٹا ۔ بہت چھوٹا
صفات : صفت کی جمع ۔ صفتیں
صفاتاں : صفات کی جمع ۔ صفتیں

صفاتوں : صفات سے
صفاتی : صفات والی ۔ اوصاف والی
صفاتیں : صفات (میں ۔ کا ۔ کے ۔ کی وغیرہ)
صفت : صفت ۔ وصف ۔ خوبی ۔ نشانی ۔ علامت
صلح : صلح ۔ صلح صفائی
صفاً صفا : بالکل بے تعلق ۔ بالکل صاف ۔ پاک صاف ۔ بے کدورت
صفیاں دا : صاف باطن لوگوں کا
صلواتاں : نمازیں ۔ صلواتیں
صلواتوں : صلواۃ سے
صمد : صمد ۔ بے احتیاج ۔ قائم بالذات
صندوق : صندوق ۔ ہیرے جواہرات رکھنے کی ڈبیہ
صنم : بت ۔ محبوب
صنعان : ایک مشہور بزرگ کا نام ہے جن کے سات سو مرید تھے ۔ شیخ عطاء بھی انہی کے مرید تھے
صنوبر : صنوبر کا درخت
صوبیدار : صوبے کا حاکم
صورت : صورت ۔ شکل
صوفی : صوفی ۔ تصوف کا عالم و عامل ۔ سالک راہ سلوک
صولت : صولت ۔ جاہ و جلال

صوم : روزہ

صومعہ : گرجا ۔ عیسائیوں کی عبادت گاہ ۔
مجازاً مسجد یا ہر عبادت گاہ

صید : شکار

****

ض

****

ضائع : (ع) ضائع

ضرب : (ع) ضرب ۔ چوٹ

ضروری : (ع) ضرور

ضعیف : (ع) کمزور

ضعف : (ع) کمزوری

****

ط

****

طاعات : طاعت کی جمع ۔ اطاعتیں

طاعاتاں : طاعات کی جمع ۔ اطاعتیں ۔ فرماں
برداریاں

طاعت : اطاعت ۔ فرمانبرداری

طاغوت : شیطانی قوتیں

طالب : طلب کرنے والا ۔ مانگنے والا ۔
چاہنے والا

طالح : بدکار ۔ صالح کا ضد

طالع : قسمت کا ستارا

طاہر : پاکیزہ

طبع : طبیعت

طبعے : ایک طبیعت

طبقات : طبقہ کی جمع ۔ طبقے

طبقے : حصے ۔ درجے

طبل : ڈھول ۔ نقارہ

طبلہ : ایک مشہور ساز ۔ طبلہ

طبیب : طبیب ۔ حکیم ۔ جسمانی امراض کا
علاج کرنے والا

طرب : خوشی

طرح : طرح ۔ بنیاد ۔ طرز ۔ طریقہ

طرح : مانند ۔ کی طرح

طرز : طرز ۔ یہ لفظ سرائیکی میں موئنث بولا
جاتا ہے ۔ طریقہ ۔ چال ۔ انداز

طرزاں : طرز کی جمع

طرف : طرف ۔ کنارا ۔ سمت

طرفاں : ایک ریگستانی پودے کا نام ہے

طرفوں : کی طرف سے

طریق : طریقے ۔ راستے

طریقت : تصوف کی اصطلاح ۔ شریعت ۔

طریقت ۔ معرفت اور حقیقت ۔ مرشد کے احکام کی پیروی کرنا راہ طریقت ہے ۔ باطن کی صفائی

طلب : مانگ ۔ خواہش ۔ چاہت ۔ آرزو

طمانچہ : طمانچہ

طمس : نام ونشان مٹا دینا ۔ صفات الٰہی میں اپنی ذات کی تمام صلاحیتوں کو اس طرح ضم کر دینا کہ فنا سے بقا کا مقام حاصل ہو جائے

طواف : خانہ کعبہ کے گرد چکر لگانہ

طور : طور ۔ طریقہ

طور : طُور سینا کا نام ہے ۔ جہاں حضرت موسیٰؑ نے اللہ تعالیٰ کا جلوہ دیکھا اور جہاں سے وہ بنی اسرائیل کے لیے ہدایت لائے تھے ۔ یہ مقام فلسطین کا ایک مشہور پہاڑ ہے

طوری : کوہ طور سے متعلق ۔ طور والا

طوف : چکر ۔ طواف ۔ مرکز اسلام (خانہ کعبہ) کے گرد چکر لگانہ

طوفان : طوفان

طٰہٰ : سورۃ طٰہٰ ۔ قرآن حکیم کی سورت کا نام جسمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف بیان کی گئی ہے

طہور : پاکیزگی ۔ صفائی ۔ پاک کرنے والا

طیر عروج : راہ سلوک کی منزل جسمیں سالک اپنے آپ کو اڑاتا ہوا معلوم ہوتا ہے ۔ بلندی کی طرف پرواز کرنا

طیفوری : حضرت بایزید بسطامی کا مسلک ۔ جو سبحانی ما اعظم شانی پر مبنی ہے اس کے معنے ہیں واہ سبحان اللہ میں ہوں ۔ اور کیا ہی اعظم میری شان ہے

طینت : طبیعت ۔ فطرت ۔ خو ۔ مزاج

طیوری : پرندوں کی

طہوروں : پاک ۔ پاکیزہ شراب سے

طیب : پاک ۔ طیب ۔ خوشبو

****

ظ

****

ظالم : (ع) ظالم ۔ ظلم کرنے والا

ظاہر : (ع) ظاہر ۔ کھلم کھلا ۔ واضح ۔ روشن

ظلم : (ع) ستم ۔ ظلم

ظلمت : (ع) اندھیرا ۔ جہالت ۔ لاعلمی ۔ یہ لفظ نور کا ضد ہے

ظلمات : (ع) اندھیرے ۔ تاریکیاں ۔ بحر ظلمات جہاں سکندر آب حیات کی تلاش میں گیا تھا۔ ظلمات ثلاثہ تین تاریکیوں کو کہتے

ہیں ۔ پہلی ماں کے پیٹ تاریکی ۔ دوسری رات کی تاریکی ۔ مچھلی کے پیٹ کی تاریکی ۔ دریا کی تہ کی تاریکی ۔ اور تیسری صفات حیوانی کدورت طبعی ۔ اور ہوائے نفسانی کی تاریکی

ظلمی / ظلمیں : ظلم والا ۔ ظالم

ظلمیں : ظالم ۔ ظلم کرنے والے

ظلوم : اندھیرے میں ۔ ظالم ۔ انسان کو ظلوم جہول کہا گیا ہے

ظہر : زوال آفتاب کا وقت ۔ بعد دوپہر

ظہور : جلوہ افروز ہونا ۔ ظاہر ہونا ۔ عیاں ہونا

ظہورا : ظہور ۔ ظاہر ہونا

****

ع

****

عابد : (ع) عبادت کرنے والا ۔ عابد

عادت : عادت

عار : عار ۔ شرم ۔ نفرت ۔ پرہیز

عاراں : عار کی جمع ۔ نفرت ۔ پرہیز

عارض : رخسار

عارف : عارف ۔ جاننے والا ۔ حق شناس

عارویار : شرم کی بات

عارویاروں : عارویار سے ۔ ویار کے معنی لاج اور شرم کے ہیں ۔ لوگوں کے طعن و تشنیع سے ڈر کر

عاری : خالی

عاشق : عاشق

عاصی : گنہگار

عاول : بیکار ۔ فضول ۔ بے عمل ۔ ساکت و جامد

عالِم : عالِم ۔ جاننے والا ۔ صاحب علم

عالم : دنیا

عالم ساز : دنیا کو بنانے والا ۔ جہان کی تعمیر نو کرنے والا

عالم لوکا : اے عالم فاضل لوگو

عالی : عالی ۔ بزرگ و برتر ۔ بلند

عبادت : عبادت ۔ بندگی

عبادت کار : عبادت گزار ۔ عبادت کرنے والا ۔ عابد

عباداتوں : عبادات سے

عبد : بندہ ۔ غلام ۔ نوکر ۔ پورا فرمانبردار

عبرت : انجام سے سبق حاصل کرنا ۔ عبرت ۔ تعبیر

عبید : عبد کی تصغیر ۔ چھوٹا غلام ۔ چھوٹا بندہ

عبیر : خوشبودار دوائی ۔ عنبر

عثمان : حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اسلام

کے تیسرے خلیفہ

عجب : عجب ۔ حیران کن ۔ عجیب

عجائب : عجیب ۔ عمدہ ۔ اعلی

عجم : ایران

عجز : عاجزی ۔ انکساری ۔ نارسائی ۔ عاجز آجانا ۔ نہ کر سکنا

عجیب : عجیب

عدالت : عدالت ۔ عدل کی جگہ ۔ انصاف

عدل : انصاف

عدم : نہ ہونا ۔ وجود کا ضد ۔ نیستی

عدن : عدن کی بندر گاہ ۔ باغ عدن کے معنی بہشت کے ہیں

عدول : حکم نہ ماننا ۔ نافرمانی

عذاب : عذاب

عذابی : عذاب والا ۔ مبتلائے عذاب

عذر : عذر

عرب : ملک عرب

عربی : عرب سے تعلق رکھنے والا

عرش : عرش ۔ سب سے اوپر کا آسمان جو باقی تمام آسمانوں پر محیط ہے

عرشی : عرش سے تعلق رکھنے والا

عرشی : شیخ عبداللہ بن شیخ محمد عرشی مرجانیؒ ۔ مرجان میں پیدا ہوئے ، مفسر ، فقیہ ، صوفی اور اپنے وقت کے سر برآوردہ اصحاب میں سے تھے ۔ 669 ہجری میں تیونس میں قاضی تھے ۔ مصر میں بھی رہے ۔ ان کے صوفیانہ عقائد پر کفر کا فتوی لگایا گیا ۔ اور بالآخر ان کو مروا ڈالا گیا ۔ بحوالہ طبقات المومنیہ امام شعرانی

عرض : وہ چیز جو قائم بالذات نہ ہو ۔ اور جس کا وجود دوسری چیز کا محتاج ہو ۔ جیسے آئینہ اور عکس ۔ کپڑا اور رنگ وغیرہ ۔ آئینہ اور کپڑے کو جوہر کہیں گے ۔ اور عکس اور رنگ کو عرض کہیں گے

عرفات : مکہ معظمہ سے نو کوس کے فاصلہ پر ایک فراخ میدان ہے ۔ جہاں حاجی ٹھہرتے ہیں ۔ لبیک کہتے ہیں ۔ دعائیں پڑھتے ہیں ۔ اور ظہر اور عصر کی نماز وہیں پڑھ کر پھر مکہ معظمہ کو لوٹ جاتے ہیں

عرفان : علم معرفت ۔ اللہ تعالی کی پہچان

عروج : بلندی ۔ ترقی ۔ منزل بہ منزل آگے بڑھنا

عروض : علم عروض جس کے ذریعے نظم کے اوزان اور بحور معلوم ہوتے ہیں

عریانی : عریانی ۔ برہنگی

عزت : عزت
عزلت : گوشہ نشینی ۔ تنہائی ۔ دوری
عشرت : لفظی معنی زندگی بسر کرنا ۔ مجازاً
عیش و عشرت ۔ آرام و آسائش
عشرہ : محرم الحرام کے پہلے دس دن
عشق : عشق
عشقوں : عشقوں سے
عشقی گیتاں : عشق و محبت کے نغمے
عشوہ : ناز نخرا
عشوے : ناز نخرے
عصات : گنہگار ۔ نافرمان
عصیانوں : عصیان سے ۔ گناہ سے
عصیان : گناہ
عطروں : عطر سے
عطروں بھنری : عطر سے بسی ہوئی ۔ معطر
عظمت : عظمت ۔ بڑائی
عفو : عفو ۔ معافی ۔ بخشش
عِقاب : عذاب ۔ جور و جفا
عقائد : عقیدہ کی جمع ۔ عقیدے ۔ یقین
عقبیٰ : آخرت
عقل : عقل
عقول : عقل کی جمع ۔ عاقل لوگ (عقلیں) ۔
دانائیاں
عقولاں : عقل مند لوگوں کا ۔ داناؤں کا ۔
دانائیوں کا
عقیدہ : عقیدہ ۔ ایمان ۔ یقین
عکس : سورج کی شعاعوں کا ذرات سے ٹکرا کر
واپس ہونا ۔ الٹا ۔ پانی وغیرہ میں کسی چیز کی
شکل وغیرہ دکھائی دینا
عکس در عکس : عکس میں عکس ۔ الٹ پلٹ
علامت : علامت ۔ نشانی
علت : بیماری ۔ خرابی
علم : علم ۔ جاننا
علمیہ اعیان : علم و یقین کے تین درجے (1)
علم الیقین (2) عین الیقین (3) حق الیقین
علوم : علم کی جمع ۔ علوم
علمی : علم سے متعلق
علوی : حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا
عُلوی : بلند ۔ اعلیٰ ۔ عالم بالا سے تعلق رکھنے
والا ۔ سفلی کا ضد
عمارت : عمارت ۔ مکان
عمر : نام ہے
عمر : عمر ۔ سن و سال
عمران : موسیٰؑ کے والد کا نام

عُمراں : عمر کی جمع

عمر : حضرت عمر فاروقؓ۔ اسلام کے خلیفہ دوم

عمرے : عمرہ کی جمع ۔ حج کے مقررہ وقت کے علاوہ کعبے کا طواف

عمل : عمل

عناصر : وہ بنیادی اجزائے مادہ جن سے کائنات نے ترکیب پائی ہے ۔ مثلاً ہوا ۔ پانی ۔ مٹی اور آگ

عنایت : لطف و کرم ۔ بخشش ۔ مہربانی

عنبر : ایک خوشبو دار مسالا

عنید : دشمن ۔ عناد رکھنے والا ۔ عنیدے : دشمن ہے ۔ دیکھو " ے "

عوج : ختم ہو جانا ۔ ٹھہر جانا

عہدہ : عہدہ ۔ مرتبہ

عیال : بچے ۔ عیال

عیالوں : عیال سے ۔ بچوں سے

عیاں : ظاہر ۔ کھلم کھلا ۔ بیّن

عیب : نقائص ۔ خرابیاں ۔ برائیاں

عیبوں خالی : عیوب سے پاک صاف ۔ نقائص سے خالی

عید : عید ۔ خوشیوں کا دن ۔ مسرتیں ۔ یوم تشکر

عیسیٰ : حضرت عیسیٰؑ جن پر انجیل نازل ہوئی

عیش : عیش و آرام

عین : بالکل صحیح

عین بعینہ : بالکل وہی

عین بین : عین کے معنی ہیں سرچشمہ ۔ بین کے دو معنی ہیں ایک عین کا ضد ۔ دوسرے درمیان ۔ وصل ۔ جدائی وغیرہ ۔ یہاں مراد ہے کیفیات وصل و فراق

****

غ

****

غار : غار

غازی : غازی ۔ فاتح

غافل : غفلت کرنے والا

غالب : غلبہ پانے والا ۔ چھا جانے والا

غائب : واحد اور جمع غائب کے صیغے ۔ وہ واحد ۔ وہ جمع

غایت : انتہا : انجام ۔ مقصد

غبار : گرد و غبار

غرض : غرض ۔ لالچ ۔ خود غرضی ۔ خواہش

غرق : غرق

غرور : غرور ۔ فخر ۔ مان ۔ تکبر

غریب : بچارا ۔ نادار ۔ بے سرو سامان ۔ لفظی معنے ہیں مسافر
غریب : عجیب ۔ انوکھی ۔ نئی
غضب : غضب ۔ ظلم و ستم ۔ غیظ و غصہ
غفار : اللہ تعالیٰ کے صفاتی ناموں میں سے ایک ۔ پناہ دینے والا ۔ مصائب سے بچانے والا۔ غفر کے معنی ہیں ڈھال ۔ خود وغیرہ
غفلت : غفلت
غل : غل
غلام : غلام
غلبہ : غالب آجانا ۔ شدت ۔ زور ۔ حملہ
غل غل : غلغلہ ۔ شور ۔ چرچا
غلمان : خدمت گزار لڑکے
غلول : پتھر کی گولی جو غلیل میں رکھ کر مارتے ہیں
غلیل : غلیل
غم : غم
غماں دی : غم کی (جمع)
غمخوار : ہمدرد ۔ دوسروں کے غم میں شریک ہونے والا
غمخواری : ہمدردی
غم دیں : غم (جمع) کے

غمزہ : اشارہ ۔ ناز نخرہ
غمزے : اشارے ۔ ناز نخرے
غم کھاندی آں : میں غم کھاتی ہوں
غمگین : اداس ۔ افسردہ
غمناک : درد انگیز ۔ (یہاں غمگین مراد ہے)
غم واس : غم میں رہنے والا
غم واسو : غم میں رہنے والا یا والی ۔ غم و اندوہ میں گزر بسر کرنے والی
غوث : ولایت کا ایک مقام ۔ فریاد رس
غوثی : غوث کا
غول : غول ۔ چھلاوا ۔ جنگلوں میں رہنے والے جن جو طرح طرح کی شکلوں میں ظاہر ہوتے ہیں
غیب الغیب : کن فیکون سے پہلے کا عالم جو انسانی علم و فکر سے بالا تر ہے
غیبت : دوری ۔ غالب ہو جانا یا رہنا
غیر : دوسرا شخص ، غیر خدا کے معنی ہوں گے ۔ ہر وہ چیز جس میں خدا کا نور نہیں ہے ۔ (ایسی کوئی چیز اس کائنات میں نہیں) ماسوا اللہ کو بھی غیر حق کہیں گے
غیراں : غیروں نے
غیروں : غیر سے

غیرت کھانوم: (دل) میرا دل غیرت کھائے۔ برداشت نہ کر سکے

غیر خیالوں: غیر کے خیال سے

غیور: غیرت والا۔ غیرت مند

غیریت: غیر ہونا۔ کسی چیز کے متعلق یہ خیال کرنا کہ اس میں مظاہر قدرت کی جلوہ آرائی نہیں ہے یا یہ اللہ تعالیٰ اور اس کی قدرت کاملہ کے نور اور تجلی سے خالی ہے۔ غیریت کہلائے گی یہی ماسوا اللہ ہے جس کا حقیقتاً کوئی وجود نہیں ہے

****

ف

****

فاجر: گنہگار۔ بے دین۔ حق سے باطل کی طرف پھرنے والا۔ دین سے بے دینی کی طرف پلٹنے والا

فاران: کوہ فاران۔ مکہ معظمہ کے ایک پہاڑ کا نام ہے

فارغ: فارغ۔ آزاد

فارغ بال: بال بچوں کے تفکرات سے آزاد۔ آسودہ۔ علائق دنیوی سے آزاد

فاسق: نا فرمان۔ خدا کے احکام کی تعمیل سے گریز کرنے والا

فاش: ظاہر۔ کھلا ہوا۔ عیاں

فاضل: فاضل۔ علم میں فضیلت رکھنے والا۔ دوسروں سے زیادہ علم رکھنے والا

فاعل: کام کرنے والا۔ وہ کلمہ جس میں کسی کام کے کرنے والے کا مفہوم پایا جائے

فاقے: فاقہ کی جمع۔ فاقے۔ بھوکا رہنا

فال: فال۔ شگون

فالاں: فال کی جمع۔ فالیں

فان: فنا ہونے والا۔ مٹنے والا

فتح: کھل جانا۔ عقدہ کشائی ہونا

فتوحی: مشکلات کی گرہ کشائی

فتق: کھولنا۔ رتق فتق کے معنی ہیں بست و کشاد

فتن: فتنہ کی جمع۔ گمراہی۔ عذاب۔ دیوانگی۔ آزمائش۔ رسوائی۔ جھگڑا۔ چھوٹے پیمانے پر قیامت

فجریں: صبح کے وقت

فجوریں: فسق و فجور سے۔ فجور کے معنی ہیں گناہ کرنا۔ حق سے باطل کی طرف پھرنا۔ دین سے بے دینی کی طرف آنا۔ نا فرمانی کرنا

فخر: فخر۔ غرور۔ تکبر۔ بڑائی

فخرالدین : حضرت خواجہ فخرالدین فخر جہاںؒ جو حضرت خواجہ فرید کے بڑے بھائی ، استاد اور پیر طریقت تھے

فخر جہاں : دیکھو فخرالدین

فراق : جدائی ۔ مفارقت

فرد : اکیلا جزو ۔ علیحدہ شدہ حصہ ۔ اکائی ۔ یکتا ۔ بے مثل

فردا : آنے والی کل

فرڑاٹے : پانی یا خون وغیرہ کا دھار کی شکل میں نکلنا ۔ تیز دھاریں

فرح : فرحت ۔ خوشی

فرحت : خوشی ۔ انبساط

فرصت : فرصت ۔ فراغت ۔ مہلت ۔ موقع

فرع : شاخ

فرق : فرقے ۔ ٹولیاں

فرق : فرق ۔ تفاوت ۔ امتیاز

فرقان : قرآن حکیم ۔ حق و باطل میں فرق کرنے والی کتاب

فرقت : جدائی

فرش : فرش ۔ پستی ۔ زمین

فرشی : زمین کے رہنے والے ۔ خاکی

فرض : فرض ۔ لازمی حکم

فرمائے : کہے ۔ ارشاد کرے

فرمان : فرمان ۔ حکم

فرنگ : جادو ۔ دھوکا ۔ نظربندی

فرہاد : شیریں کا عاشق جسے ایران کے بادشاہ خسرو نے دھوکے سے مروا دیا اور خود شیریں اپنالی

فریاد : فریاد ۔ ظلم کے خلاف آواز

فریادوں : فریادیں

فریب : فریب ۔ مکر

فریبی : مکار ۔ عیار ۔ فریب دینے والے ۔ دھوکا باز

فریبیں والی : فریبوں والی

فرید : تن تنہا ۔ اکیلا ۔ منفرد ۔ یکتا ۔ یگانہ ۔ بے مثل

فرید : حضرت خواجہ غلام فرید رحمتہ اللہ علیہ کا تخلص

فریدالدین : حضرت بابا فریدالدین گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ جن کا مزار پاک پتن ضلع ساہیوال میں ہے ۔ آپ ملتان کے ایک گاؤں کوٹھے والا میں پیدا ہوئے ۔ آپ کا شمار بہت بڑے اولیاء اکرام میں ہوتا ہے

فریدݨ : فریدن ۔ یہ دونوں حضرت خواجہ

غلام فرید کے عجز و انکساری کے نام ہیں جو انہوں نے بطور تخلص ایک دو کافیوں میں استعمال کئے ہیں

فریدوں : فرید سے ۔ ذات یکتا و بے مثل سے متعلق

فریدی : فرید کا ۔ فرید والا ۔ یکتائی کا

فریضے : چھوٹے چھوٹے فرائض

فساد : اونچ نیچ ۔ ناہمواری ۔ خرابی ۔ لڑائی جھگڑا

فسق : خدا کی نافرمانی ۔ گناہ

فصل : جدائی ۔ کاٹنا ۔ الگ کر دینا

فضل : فضل و کرم ۔ مہربانی ۔ رحمت ۔ بخشش

فضلوں : فضل سے ۔ مہربانی سے ۔ لطف و عنایت سے

فعل : کام ۔ عمل ۔ وہ کلمہ جس سے کسی کام کا ہونا یا کیا جانا پایا جائے

فعلاً: از روئے فعل و عمل

فعلوں : فعل و عمل سے ۔ افعال سے ۔ کام سے

فغاں : فریاد ۔ آہ و زاری

فقر : فقر ۔ خواہشات دنیوی کا نہ ہونا

فقہ : علم فقہ ۔ شریعت کے احکام

فقط : صرف ۔ محض ۔ اصل میں فقطع ہے جس کے معنی ہیں "بس یہاں سے کاٹ دیا۔ ختم کر دیا"

فقیراں : فقیروں (کا ۔ کے ۔ نے ۔ سے ۔ وغیرہ)

فکر : فکر ۔ سوچ بچار ۔ غور کرنا ۔ عقل و خرد سے کام لینا ۔ ذہن انسانی کی وہ قوت جس سے اسرار و رموز کھلتے ہیں اور مشکلات کی عقدہ کشائی ہوتی ہے ۔ تدبر اور تفکر

فکروں : فکر سے

فلسفیات : فلسفے ۔ سوچ بچار کے نظریے

فلکی : فلک سے تعلق رکھنے والے ۔ آسمانی

فن : فن ۔ ہنر ۔ کاریگری ۔ سیکھی ہوئی بات

فنا : فنا ۔ صفات خداوندی سے مکمل طور پر ہم آہنگ ہو جانا

فہم : عقل و فہم ۔ سمجھ ۔ بوجھ

فیثا غورث : یونان کا مشہور ریاضی دان اور حکیم جسے حاکم انطاکیہ نے اپنا بیٹا بنا لیا تھا اس نے دنیا بھر کی خوب سیرو سیاحت کی کئی سالوں تک مصر میں رہ کر علم ہیئت کا مطالعہ کرتا رہا ۔ دو سو اسی کتابوں کا مصنف ہے ۔ مقالہ اول کی سینتالیس اشکال اسی کی ایجاد ہیں ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے 500 برس پہلے ہو گزرا ہے

فیض : مہربانی ۔ عنایت ۔ لطف و کرم

فیل : لڑائی جھگڑے ۔ فساد ۔ بکھیڑے ۔
فتنے ۔ شرارتیں ۔ خواہ مخواہ کا جھگڑا کھڑا کرنا

****

ق

****

قابل : قابلیت رکھنے والا ۔ طاقتور ۔ استعداد رکھنے والا

قابو : قبضے میں مضبوط

قادر : قادر ۔ قدرت رکھنے والا

قاصد : پیغام دینے والا ۔ پیغام لے جانے والا

قاضی : مقدمات فیصل کرنے والا ۔ قانون کے مطابق حکم دینے والا

قال : بات چیت ۔ صوفیا کی اصطلاح حال و قال ۔ بحث تمحیص

قامت : قدو قامت

قائل : قول و اقرار کرنے والا ۔ ماننے والا کہنے والا

قبح : برائی ۔ خرابی ۔ بد صورتی

قبر : قبر

قبلہ : بیت اللہ شریف

قبلہ قدمی : عجز و انکسار

قبول : منظور ۔ مان لینا ۔ تسلیم کرنا

قبیلہ : خاندان ۔ کنبہ

قبیلڑے : قبیلے کی تصغیر ۔ خاندان والے

قبیلے : خاندان ۔ قبیلہ کی جمع

قتلام : قتل عام

قدسی : دوسری بلند تر دنیا سے تعلق رکھنے والا ۔ پاکیزہ ۔ مقدس

قدم : قدامت ۔ قدیم ہونا ۔ ہمیشہ سے ہمیشہ تک ہونا ۔ اللہ تعالیٰ کی صفت قدیم یعنی نہ تھا کچھ تو خدا تھا کچھ نہ ہوتا تو خدا ہوتا

قدم : قدم ۔ دو پاؤں کا درمیانی فاصلہ

قدم قدم : ایک ایک قدم پر

قدوری : فقہ کی مشہور کتاب جو درس نظامی کے نصاب میں شامل ہے

قدوس : اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ۔ بہت پاک تقدیس والا

قدیم : قدیم ۔ دیرینہ ۔ ہمیشہ سے

قرار : قرار و سکون

قرآن : قرآن حکیم ۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسانیت کے لئے آخری اور مکمل پیغام جس میں مکمل ضابطہ حیات ہے ۔ الفرقان ۔ القرآن

قرآنوں : قرآن سے

قرب : نزدیکی

قربانی : صدقے قربان جانا

قرب النوافل: "یتقرب عبدی انی بالنوافل"
(حدیث) بندہ نوافل کے ذریعے میرا قرب
حاصل کرتا ہے

قرین : قریب ۔ نزدیک

قسم : قسم ۔ سوگند

قسم :قِسم ۔ نوع

قسمت : تقدیر ۔ تقسیم کیا گیا حصہ

قسمت سانگے : اتفاق سے ۔ تقدیراً ۔
قسمت کے تعلق سے

قصور : قصور ۔ خطا ۔ غلطی

قصور : قصر کی جمع ۔ محلات

قصوری : محلات والی

قصہ : قصہ کہانی ۔ داستان

قصے : قصہ کی جمع ۔ افسانے

قضا : قضا ۔ تقدیر ۔ قدرت کا فیصلہ

قطار : قطار میں ۔ شمار قطار میں ۔ قابل التفات

قطار : قطار (ع) سے قطارنڑ مصدر بنایا گیا ہے
جس کا یہ فعل امر ہے ۔ اونٹوں کو راہ سفر پر
روانہ کرو

قطاراں : قطاریں

قطارے : اونٹوں کو سفر پر روانہ کرے

قطاری گئے : روانہ ہو پڑے ۔ چلے گئے

قطاریو : تم نے راہ سفر اختیار کی ۔ تم اپنے
اونٹ لے کر چلے گئے

قطب : ولایت اور بزرگی کا ایک مرتبہ ۔ وہ
ولی اللہ جس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی
ملک کا انتظام سپرد ہو

قطبی : قطب والا ۔ قطب کا

قطر :تنکا

قطرات : قطرہ کی جمع ۔ ذرات آبی

قطرنڑ / اکترنڑ : ریگستان کی ایک خود رو گھاس
کا نام ۔ گھاس کا لفظ سرائیکی میں مذکر ہے

قطرہ : بوند ۔ ذرا بھر ۔ تھوڑا سا

قطرہ آب : پانی کی بوند

قطع : کاٹنا ۔ قطع کرنا

قعود : بیٹھنا ۔ نماز میں بیٹھنے کا خاص قاعدہ

قلاش : انتہائی مفلس ۔ بے سرو سامان ۔ بے
نام و ننگ

قلب : قلب ۔ دل

قلبی : دلی ۔ دل سے متعلق

قلت : کمی ۔ کمیابی

قلق : رنج ۔ غم ۔ دکھ درد

قلم : قلم ۔ کاتب تقدیر کا قلم

قلم وہائیَ : قلم چلائیَ ۔ حکم صادر کیا ۔ قسمت لکھ دی

قلندر : درویش ۔ حال مست فقیر ۔ علائق دنیوی سے بے نیاز

قلزم : سمندر

قمام : جھوٹ ۔ دغا ۔ فریب ۔ کوڑ قمام مرکب ہے ۔ فضول کام ۔ قمام کٹنڑ محاورہ ہے جس کے معنی ہیں فضول بے فائدہ کام کرنا یا باتیں بنانا ۔ ہوائیَ قلعے تیار کرنا ۔ یاوہ گوئیَ ۔ قمامہ عربی میں اس کوڑے کو کہتے ہیں جو گھر میں جھاڑو دینے سے جمع ہو جاتا ہے

قمر : چاند

قمرو : حضرت خواجہ غلام فرید کا ہمعصر ۔ شاعر بھی تھا

قوافی : قافیہ کی جمع ۔ قافیئے ۔ علم قافیہ

قوس : کمان

قول : بات

قوی : طاقتور ۔ قوت والا

قہر : غیظ و غضب ۔ ظلم و ستم

قہری : قہر آلود ۔ قہر والا

قیام : ٹھہرنا ۔ کھڑے ہو جانا ۔ قیام کرنا ۔ قائم ہونا

قیامت : حشر ۔ انجام ۔ قیامت ۔ دنیا جہان کا خاتمہ

قید : قید ۔ پابندی ۔ پابند

قیدی : قیدی

قیس : مجنوں کا نام جو لیلیٰ کا عاشق تھا

قیم : قائم رکھنے والا

****

ک

****

کاپے : کٹاؤ ۔ زخم ۔ شگاف

کاتی : چھری

کاجل : کاجل

کاٹھیاں : لکڑیاں ۔ سوکھی لکڑیوں کے ٹکڑے اور پودوں کی خشک جڑیں جو ریگستانوں میں پیدل چلنے والوں کے پاؤں میں چبھتی ہیں ۔ کاٹھیاں کانے مارن محاورہ ہے ۔ جس کے معنے ہیں طنز و تشنیع کے زخم لگانا ۔ لفظوں کی مار دینا

کاٹھیں / کاٹھیئیں : سوکھی لکڑیوں (نے ۔ کا ۔ کے ۔ سے وغیرہ)

کار : کام ۔ کم کار سرائیکی کا روز مرہ ہے

کارا : روز مرہ کا معمول ۔ کام ۔ طے شدہ

معاملہ ۔ کام کاج

کالا : کالا ۔ سیاہ

کار : روا ۔ جائز ۔ مناسب اور صحیح

کار : کی طرح ۔ مانند

کارن : کے لئے

کارݨ : کارن کی تصغیر ۔ کے لئے کی خاطر

کاڑو : ایک مقام کا نام ہے

کاروں : کار سے ۔ کام کاج سے

کاری : علاج معالجہ ۔ مداوا ۔ دلجوئی ۔ چارہ گری

کاری : کاری زخم ۔ کام کر جانے والا ۔ گہرا ۔ جان لیوا

کاری کرم : میری چارہ گری کرے

کاری کرݨ : مداوا کرنا ۔ چارہ گری کرنا ۔ علاج کرنا

کاری : کالی

کارے : کالے

کاڑھ تے : کاڑھ کر ۔ گرم کر کے ۔ ابال کر ۔ دودھ کو اتنا گرم کرنا کہ یہ گاڑھا ہو جائے کاڑھا کہلاتا ہے ۔ وہ برتن جس میں دودھ "کاڑھا" جاتا ہے کڑھائی کہلاتا ہے

کاشی : ہندوؤں کا ایک متبرک مقام

کافر : کفر کرنے والا ۔ منکر خدا و رسول

کافی : کفایت کرنے والی چیز ۔ بہت ۔ مکتفی

کافی : عشقیہ گیت ۔ غزل

کاک : ایک ندی کا نام ہے ۔ جو مومل مینڈھرا کی رومانی داستان میں مذکور ہے

کاکل : زلف پیچان ۔ سرائیکی میں اسے مینڈھی کہتے ہیں

کالا : کالا

کالڑا : کالا کی تصغیر

کالڑیاں : کالی کالی ۔ کالی کی تصغیر اور جمع

کالے : کالے ۔ دور دراز سے آنے والے ۔ طویل راستہ طے کرنے والے یہ بلوچی زبان کا لفظ ہے ۔ جو سرائیکی کے ذریعے اردو تک کے محاورے میں آیا ہے اس کے معنے سیاہ کے نہیں ہیں بلکہ دور دراز کے ہیں

کالے کوسوں ۔ کالا پانی ۔ کالا چور (جو دور تک مار کرتا ہے) وغیرہ مرکبات میں یہی مفہوم ہے ۔ اسی طرح کالے پہاڑ بھی وہ سلسلہ ہائے کوہ ہیں جو بہت دور تک پھیلے ہوئے ہیں نہ کہ سیاہ رنگ کے پہاڑ

کالیاں : کالی کی جمع (1) کالی ۔ سیاہ (2) دور تک پھیلی ہوئی

کالیاں دھاراں : پہاڑوں کے دور تک پھیلے

ہوئے سلسلے ۔ دور تک چلی جانے والیں
چٹانیں ۔ دھار کے معنی سلسلہ

کالمعدوم : نہ ہونے کے برابر

کام : کام

کامل : کمال تک پہنچے ہوئے ۔ مکمل

کامن : مسحور

کاں : کوا

کان : تیر

کان : کرشن جی

کانی : تیر

کان : کاہن ۔ پروہت ۔ کرشن

کان دوارے : کرشن کے مندر میں

کانٹے : کانٹے

کندھی : میت کو کندھے پر اٹھالے جانے والے

کانڑ : کارن کا مخفف ۔ کے لئے ۔ کی خاطر

کانڑ : کرشن ۔ کان

کانڑ : تیر (کانی)

کانڑ : یہ لفظ "کجھ" کے ساتھ مرکب ہو کر آتا ہے ۔ کجھ کانڑ یعنی کسی قدر ۔ قدرے ۔ تھوڑا سا

کانگ : طویل خط ۔ لمبی تحریر

کانگ : کوا

کانگا : کوا ۔ نامہ بر

کانگل : کانگ کا اسم مبکر ۔ کوا ۔ اے کوے

کانگاں : کانگ کی جمع ۔ طویل خطوط ۔ لمبی تحریریں

کانوٹیاں : کوے کی موءنث کو کاوٹیں کہتے ہیں ۔ کاوٹیں کی جمع

کانوں کو : کانوں کو

کانہہ : سرکنڈے کی قسم کا دریائی پودا

کانہاں : کانہہ کی جمع ۔ سرکنڈے کے پودے

کانہہ کھیلے : دریائی پودے

کانہیں : کانہہ کے جنگل

کانی : تیر

کانی لائی : تیر لگایا ۔ تیر کا زخم لگایا

کانے : سرکنڈے

کانے کاٹھیاں مارن : (دیکھو کاٹھیاں) طعن و تشنیع

کانے مرندا لوک : لوگ طعنے دیتے ہیں

کاوڑ : غصہ ۔ غیظ و غضب

کاہے کو : کس لئے

کاہیں : (دیکھو کانہیں)

کائی : کوئی

کایا : جسم ۔ کایا مایا ۔ مال و دولت ۔ دنیا داری

کبر : بڑائی ۔ تکبر

کبدھیا : (ہندی) جہالت ۔ مکروفریب

کبکاں : کبک کی جمع ۔ کبکیں ۔ کبک اپنی سجیلی چال کے لئے مشہور ہے

کبکیں : کبکوں (نے ۔ کا ۔ کے ۔ سے وغیرہ)

کبیرن : کبیر ہیں ۔ "ن" ہن کی مخفف صورت جو لاحقہ بن گئی ہے ۔ ہن کے معنے "ہیں" (دیکھو "ن")

کبھی : کبھی

کپترے : بے اعتبار لوگ ۔ بری "پت" والے ۔ غیر یقینی ۔ بد طینت

کپر : طوفان ۔ منجدھار

کپڑے : کپڑے

کپوایا : کٹوایا

کتاب : کتاب

کترنڑ : ایک ریگستانی گھاس ۔ خوشبودار پودا جو خس اور کھاولی کے نام سے بھی مشہور ہے

کتڑے : کتے کی تصغیر ۔ کتے

کتوسے : ہم نے کیا

کتونے : انہوں نے کیا

کتیاں : میں کتیا ہوں

کتیر : کترن ۔ کپڑے کی لیر ۔ دھجی ۔ لیر کتیر مرکب استعمال ہوتا ہے

کتیرڑے : کترنیں ۔ لیریں

کتیندیں : کاتتے ہوئے

کتھ : کہاں

کتھاں : کہاں ۔ کس جگہ ۔ تھاں "جگہ" کے معنی دیتا ہے ، کاف سوالیہ ہے

کتھائیں : کسی جگہ پر

کتھے : کہیں ۔ کہاں ۔ کہاں ہے

کٹاری : چھوٹا خنجر

کٹاری کٹھڑے : کٹاری سے ذبح کئے ہوئے

کٹکے : چوٹیں

کٹوری : پیالی ۔ کٹوری

کٹویاں : کٹی ہوئی ۔ ادھوری

کٹویاں رتیاں : آدھی سرخ

کٹھالے : گلے کی مالا ۔ "کٹ" گاٹے کا مخفف ہے ، گاٹے کے معنی ہیں گردن ۔ گلا ۔ کٹھالے ، کٹھالا کی جمع ہے

کٹ کٹ : کوٹ کوٹ کر

کٹیاں : کٹی کی جمع ۔ بھینس کے مادہ بچے کو کٹی کہتے ہیں ۔ نر بچہ کٹا ہو گا ۔ بلی کا بچہ بلونگڑا ، کتے کے پلے کو گر ، بکری کے بچے کو لیلا ، بھیڑ کے بچے کو بھڈورا ۔ اونٹ کے بچے کو توڑا ، توڑی ۔ گھوڑے کے بچے

کو ہہاٹ ۔ گدھے کے بچے کو کھرکا ۔ گائے کے بچے کو وچھہ اور وچھی (ذرا بڑے ہونے پر) گابا اور گابی ۔ مویشیوں کے دودھ پیتے بچوں کو لیاک کہتے ہیں

کنھرا: کنھا کی تصغیر ۔ ذبح شدہ

کنھری: (مونث) ذبح شدہ

کنھرے: (جمع ، مذکر) ذبح شدہ

کنھرے: اکھٹے ۔ یکجا

کنھیاں: میں ذبح کی گئی ہوں

کنھی: ذبح شدہ (مونث)

کثرت: زیادتی ۔ بڑی تعداد ۔ ایک سے زیادہ

کثرت سازی: بہت تعداد بنانا ۔ ایک سے زیادہ خدا ماننا

کثیرن: کثیر ہیں ۔ زیادہ ہیں (دیکھو "ن")

کجاڑ: خرابی ۔ جھاڑ جھنکار ۔ بد صورتی

کجل: کاجل

کجلا: کاجل ۔ سیاہ رنگ ۔ اس لفظ سے کجلاونڑ مصدر بنا لیا گیا ہے ۔ جس کے معنی ہیں سیاہ پڑجانا

کجلوں: کاجل سے

کجلے: کاجل کی جمع ۔ کاجل

کجلے: کجلیاں ۔ کاجل کی

کجلے بادل: سیاہ بادل

کجڑا: غلیظ ۔ آلودہ ۔ میلا کچیلا

کجڑے: کجڑا کی جمع ۔ غلیظ ۔ میلے کچیلے

کجڑیاں: کجڑی کی جمع ۔ میلی ۔ غلیظ

کجھ: کچھ

کچا: کچا ۔ خام

کچریاں: چھوٹے چھوٹے کچے خربوزے کی قسم کے ریگستانی پھل جو کھٹے ہوتے ہیں

کچڑی گھدی: کچی بات کی آزمائش میں ناکام ہوئی

کچڑے: کچے

کچکول: فقیروں کا بڑا سا پیالا جو ان کی بغل میں پڑا رہتا ہے ۔ اس لفظ کو کشکول ۔ کچھکول ۔ اور کجکول بھی لکھا گیا ہے ۔ سنسکرت میں کش ۔ ککش یا کچھ کے معنی بغل کے ہیں ۔ کول بڑا پیالہ ہے ۔ کولی چھوٹی پیالی یا کٹوری کو کہتے ہیں

کچہری: مقدمات فیصل کرنے کی جگہ ۔ دربار

کچیلی: میلی ۔ کچا کے معنی میل کے ہیں اسی سے کوچی بنا ہے ۔ کچنڑ مصدر ہے ۔ جس کے معنی مانجھنا ۔ میل صاف کرنا وغیرہ (مانجھنا دراصل صیقل کرنا یا چمکانا ہے) سرکنڈے یا دوسرے ریشہ دار پودوں کے پتوں

سے کچا یا کچی بناتے ہیں جس سے برتن صاف کئے جاتے ہیں ۔ کُچ کے مانجھنڑ کے معنے ہیں رگڑ رگڑ کر صاف کرنا ۔ چمکانا

کچیلے : میلے

کدورت : کینہ ۔ بغض عناد ۔ دل کی میل

کڈوں : کب

کڈاہیں : کبھی

کُڈنڑ : کودنا

کڈوکناں : دیرینہ ۔ کبھی کا

کُڈے : کودے ۔ خوش ہو کر ناچے

کَڈیں : کبھی

کُڈیں : تم کودو

کڈھ : نکال ۔ دے

کڈھاں : نکالوں

کڈھ کڈھ آہیں : آہیں بھر بھر کر

کڈھاں : نکالوں

کڈھایم : نے مجھے نکلوا دیا

کڈھن : وہ نکالیں

کڈھدی : وہ نکالتی ۔ (آہ بھرتی)

کر : کر

کے : کے

کرا : (ف) کس کو

کُرازا : سخت ۔ تندخو

کراگاں : کراگھ کی جمع ۔ وہ گائے بھینس جو دودھ نہ دیتی ہو کراگھ کہلاتی ہے ۔ "سواڑی" کا ضد

کراں : میں کروں

کرائی : کرائی ۔ کی

کرب : تکلیف ۔ مصیبت

کربلا : میدان کربلا ۔ جہاں حضرت امام حسینؓ شہید ہوئے

کردا : کرتا

کردار : سیرت ۔ خصلت ۔ چال چلن ۔ قول فعل

کردم : (ف) مجھے کی

کردی : (ف) تونے کیا

کردی : کرتی

کردے : کرتے ۔ کرتے ہیں

کردیاں : کرتی ہیں

کردیں : کرتے ہوئے

کرکن : (کونجوں کی آواز کے لئے ہے) فریاد کریں ۔ چلائیں

کُرکن : بڑبڑائیں ۔ نفرت کا اظہار کریں ۔ شکایت کریں

کرکے : ***

کرلاندی : آہ و زاری کرتی ۔ چیختی چلاتی ۔ درد بھری آواز میں ۔ فریاد کرتی

کرلاوے : چیخے چلائے ۔ کونج (سارس کی قسم کا پرندہ) اگر اپنے قافلے سے بچھڑ جائے یا اپنی مادہ سے جدا ہو جائے تو چیخ چیخ کر مر جاتا ہے ، جدائی کو ہرگز برداشت نہیں کر سکتا ۔ اس کے اس طرح کے چیخنے کو کرلاوٹ کہتے ہیں

کرِم : میرا (محبوب ۔ دوست) کرے یا مجھ سے کرے مثلاً توکاں کرم سارا جہان کے معنی ہوں گے ، میرے ساتھ ساری دنیا مذاق کرے

کرم : مہربانی ۔ لطف و عنایت

کرم : اعمال ۔ قسمت

کرم تتی : سوختہ بخت

کرن : کریں

کرنگ : لاش ۔ ڈھانچہ

کرنے آئے : کرنے پڑ گئے

کرو : کرو

کروپ : سروپ کا ضد ۔ بد صورتی ۔ بگڑی ہوئی شکل ۔ بگاڑ ۔ درد تکلیفیں ۔ کروپ کشالے کے معنی ہوں گے ، بدصورت دکھ درد

کروٹیاں لے : کروٹیں لے لے کر

کرور : باریک شدہ ۔ پسا ہوا کانچ ۔ نرم و نازک کانچ ۔ کچا شیشہ ۔ کچ کرور ہر نازک اور ٹوٹ پھوٹ جانے والی چیز کو کہتے ہیں

کرہوں : اونٹ

کریسم : میرا (دوست) کرے گا ۔ کریسم کاری : میری چارہ گری کرے گا

کرے : کرے

کرِیر : نفرت

کریندی : کرتی ۔ کرتی ہوئی ۔ کرنے والی

کریندے : کرتے

کریندیاں :(کریندی کی جمع) کرتی (ہیں)

کریساں : کروں گی

کرینہہ : کریر کا درخت

کریں ہا : تم کرتے ۔ تم کرو (تاکیدی فعل امر)

کریہل :(1) اونٹ کا نام جسے پنوں پیچھے چھوڑ کر کیچ کو روانہ ہو گیا تھا (2) زردی مائل سبز رنگ کے اونٹ کو بھی کریہل کہتے ہیں

کڑاہ : بہت بڑی کڑاہی

کڑکم : مجھ پر ٹوٹ پڑیں ۔ کڑکن کے معنی ہیں ٹوٹنا اور کڑکاونڑ کے معنی توڑنا

کڑکے : ٹوٹے ۔ ٹوٹ پڑے

کُڑول: تشنج ۔ بل پڑ جانا ۔ یہ لفظ کوڑھا ول کی مخفف صورت ہے ، زیادہ چلنے سے یا زیادہ مشقت کرنے سے ہاتھ پیروں کی انگلیاں سیدھی نہیں ہوتیں یا گوشت کے پٹھے پنڈلیوں میں چڑھ جاتے ہیں اس حالت کو کُڑول کہتے ہیں

کڑیاں : پاؤں کے کڑے

کس : اہل شخص (ناکس کی ضد)

کِس: کسی

کس : نقصان ۔ گھاٹا

کُسانگ : بڑے ذرائع ۔ بڑے وسیلے ۔ سانگ کسانگ مرکب ہے جس کے معنی ہیں اچھے برے ذرائع یا طریقے یا وسائل وغیرہ

کسائی : قصاب ۔ ذبح کرنے والا

کُسنڑ : ذبح ہونا ۔ اس سے کُوہنڑ بنا ہے جس کے معنی ہیں ذبح کرنا

کِسنوں :(پنجابی) کس لئے

کسنی: تقدیر ۔ قضا

کس وناکس :(ف) ہر اہل یا نا اہل شخص

کسے :(ف) کوئی شخص

کِشال : دکھ درد

کِشالے : درد ۔ تکالیف

کُشرموں : بے شرمی سے

کشف : راز کا کھل جانا ۔ اظہار حقیقت

کعبہ : خانہ کعبہ ۔ مرکزیت کی علامت جس کی بنیاد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے رکھی تھی

کفایہ : فقہ کی مشہور کتاب جو درس نظامی میں شامل ہے

کفر : اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان نہ لانا

کفن : کفن

کفنی : کفن

گک کیتم : مجھے بے حد تنگ کردیا ۔ مجھے بہت ستایا

ککرے : کنکر ۔ چھوٹے چھوٹے پتھر ۔ ٹوٹی ہوئی اینٹیں وغیرہ

ککراند : تیز نوک دار کنکروں سے بھرا ہوا میدان ۔ کنکروں کے ڈھیر

ککڑے : ککے بھورے رنگ کے ۔ سرخی مائل رنگت کے

ککڑوں :***

ککڑی : سرخی مائل رنگت کی ۔ بھوری

ککڑیاں : چھوٹے خربوزے

ککی : ایک مقام کا نام ہے

گکیں : رحم ۔ ترس ۔ دکھ ۔ درد

کُکھ : کوکھ ۔ پہلو

کل : خبر

کل نہ پیو سے : ہمیں خبر نہ ہوئی

کُل : تمام ۔ مکمل چیز ۔ وہ چیز جس کے تمام دوسری چیزیں اجزاء ہوں

کُل : تیلیوں کا جھونپڑا ۔ کلی اس قسم کی چھوٹی جھونپڑی ہوتی ہے ۔ خانہ بدوشوں کی جھونپڑیاں

کل : آنے والی کل

کلام : علم کلام جس کی رو سے خداوند تعالیٰ اور کائنات کے بارے میں دلائل و براہین سے گفتگو کی جاتی ہے

کل کل : شور

کلگی : کلغی

کُللرا : پیچیدہ

کُللڑی : ضدی ۔ ہٹ دھرم ۔ پیچیدہ (مونث)

کُللڑے : کُللرا کی جمع ۔ پیچیدہ ۔ بے ڈھب

کُللڑیاں : (جمع مونث) بے ڈھب

کُللڑیاں : میں بے ڈھب ہوں ۔ پیچیدگیوں میں الجھی ہوئی ہوں

کُللی : پیچیدہ (مونث)

کُللے : بے ڈھب ۔ پیچیدہ (جمع)

کلید : (ف) کنجی ۔ چابی

کلمات : کلمہ کی جمع ۔ باتیں ۔ الفاظ

کلماتاں : کلمات کی جمع ۔ باتیں

کلنگی : کلغی

کلوتر : آرا ۔ ارآ ۔ لکڑی چیرنے کی دندانہ دار آری

کُلور : سختی ۔ مصائب کی درشتی ۔ اصل میں اس سخت زمین کو کہتے ہیں جو دریا سے دور اور سخت ہو

کلھ : کل ۔ گزشتہ اور آنے والی دونوں کے لئے ہے

کلھڑا : اکیلا

کلھڑی : اکیلی

کلھڑیں : اکیلے ۔ اکیلی حالت میں

کلھی : اکیلی

کلھوٹے : مٹی کے بہت بڑے مٹکے جس میں گندم رکھی جاتی ہے ۔ اس قسم کا چھوٹا برتن کلھوٹی کہلاتا ہے ۔ موٹے آدمی کو استعارتاً کلھوٹا کہتے ہیں نیز اس شخص کو بھی جو کوئی کام کاج نہ کرے مگر پیٹ بھر کر کھانا کھائے ۔ بے حس اور بے رحم آدمی کو بے درد کلھوٹا کہتے ہیں

کلی : مکمل طور پر ۔ جزو کا ضد کل ہے جس
کے لاتعداد اجزاء ہیں
کلیمی : حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ
سے ہم کلام ہونے کے شرف کی وجہ سے
کلیم کہتے ہیں ۔ نخل کلیمی وہ درخت ہے جس
پر موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا جلوہ دکھائی
دیا تھا ۔ کلیمی کے معنی ہوئے کلیم کی ۔
کلیم والی
کم : کام
کما : حاصل کر ۔ کوڑ کماوڻ یا کھوٹ کماوڻ
محاورے ہیں جن کے معنی ہیں جھوٹ اور مکر
فریب کو طرز زندگی بنانا ۔ فریب کرنا ۔
دھوکا دینا ۔ مکاری کرنا ۔ "کما" فعل امر ہے
کمائیوں :(فریب وغیرہ) کر کے تم چلے گئے
کمال : کمال ۔ عروج ۔ انتہائے تکمیل
کمان : کمان
کُمائیں /کُمائے : کملا گئے
کُمائیں /کُمائی : کملائی ہوئی ۔ کملائے ہوئے
کُمائیں /کُمائی : کملا گئی
کمانون : کمائیں ۔ برتیں ۔ چلائیں
کماہی :(ع) جیسا کہ وہ ہے
کماوں : ہم کمائیں

کمایم : میں نے کمایا
کمایو : تم نے کمایا
کمتر : ہر چیز سے کم
کمراں : کمر کی جمع
کمر : کمر
کم کار : کام کاج
کم کاروں : کام کاج سے
کملا : دیوانہ ۔ بھولا بھالا ۔ نا سمجھ
کملے : دیوانے ۔ نا سمجھ
کملی : بھولی ۔ دیوانی
کملی بھولی : بھولی بھالی ۔ نا سمجھ
کملیاں : کملے اور کملی دونوں کی جمع ہے ۔
بھولے بھالے
کمینہ : کمینہ ۔ رذیل
کن : کان
کنار : پہلو میں ۔ پاس ۔ سینے کے قریب
کندس :(سندھی) کروں گی
کن ڈے : توجہ سے سن (فعل امر)
کُن کپر : طوفان اور طغیانی ۔ بھنور اور تیز زور
دار لہریں ۔ کپر بھنور کو کہتے ہیں ۔ گھمر گھیر
بھی اس کے لئے دوسرا لفظ ہے ۔ گرداب
کن : کے پاس

کن : کدھر
کن گیئیاں : کدھر گئیں
کناں وچ : کانوں میں
کُنتُ کنزاً : حدیث قدسی کے الفاظ "کُنتُ کنزاً مَخفیاً فَاَرَدتُ اَن اُعرَفَ خَلَقتُ الخَلقَ اَوَ کَمَاقَالَ کُن فَیَکُون" میں ایک خفیہ خزانہ تھا۔ مجھے اپنے آپ سے محبت ہوئی ۔ میں نے اپنے آپ کا تعارف چاہا ۔ پس میں نے کن کہہ کر خلق کو پیدا کیا ۔ اور پس یہ کائنات پیدا ہو گئی
کنتھ : شوہر
کندھن : کنارے
کنڈھ : پیٹھ
کنڈا : کانٹا ۔ ببول کا درخت ۔ خار مغیلاں
کنڈڑے : کانٹے
کنڈڑیں : کانٹوں (نے ۔ کا ۔ کے ۔ سے وغیرہ)
کن من : بوندا باندی
کن کن : گھن گرج اور بوندا باندی
کنزیں : کانوں میں
کنزیں / کنّی : کنی ۔ ہیرے کا دانہ
کن رس : کانوں کا مٹھاس ۔ شیریں کلام ۔ میٹھے گیت کا مزا

کنّیاں : کنّی کی جمع ۔ بوندیں
کنز : لفظی معنے خزانہ ۔ فقہ کی مشہور کتاب کا نام ہے
کنش : کنشت ۔ آتشکدہ
کنشت : آتشکدہ ۔ پارسیوں کی عبادت گاہ
کنعان : مصر کا ایک شہر جہاں حضرت یوسفؑ پیدا ہوئے
کنگن : کنگن ۔ کلائی میں پہننے کا زیور
کنور : شہزادہ ۔ محبوب
کنوں : میں ۔ سے ۔ کی وجہ سے
کنہیا : کرشن جی
کنہئ : دل نواز ۔ خوبصورت
کنیں : کانوں میں
کنیں کنیں : کانوں میں ۔ کان کان میں ۔ دونوں کانوں میں
کو : کو
کو : کوئی
کو : (ف) کہاں
کُو : (ف) گلی ۔ کوچہ
کوکو کر کر : کائیں کائیں کر کے
کوارے ویلے : ناکتخدائی کے دنوں میں
کُوبہ کُو : گلی گلی میں ۔ ہر طرف

کوثر : بہشت کی ایک نہر یا چشمے کا نام ہے

کوجھا : بد صورت ۔ خراب ۔ بد نما

کوجھڑا : خراب ۔ بد نما ۔ کوجھا کی تصغیر ۔ بد صورت

کوجھے : کوجھا کی جمع ۔ بد صورت

کوجھی : کوجھا کی تانیث ۔ بدصورت

کوجھیاں : کوجھی کی جمع ۔ بدصورت

کوچے : چھوٹی گلیاں ۔ کوچے میں

کوچیئیں : کوچوں (میں ۔ کا ۔ کے وغیرہ)

کوٹ : کوٹ مٹھن ۔ کوٹ کے معنی ہیں شہر کے گرد مضبوط دیوار جو شہر پناہ یا فصیل کہلاتی ہے ، اکثر شہروں کے نام کا جزو ہے

کور :(ف) اندھا یا اندھی

کُوڑ : جھوٹ ۔ کوڑ کماوݨ ۔ کوڑ کٹݨ ۔ کوڑ الاوݨ وغیرہ محاورات ہیں ۔ کوڑ کہاݨ ۔ کوڑ پلال ۔ کوڑ بُدوڑ مرکبات ہیں

کُوڑا : جھوٹا

کُوڑ قنام : جھوٹی بات پر کہانی کی بنیاد رکھنا ۔ قنام کٹݨ محاورہ ہے ۔ جس کے معنی ہیں ہوائی قلعے تعمیر کرنا ۔ فضول باتیں بنانا (دیکھو قنام)

کُوڑ کہانی : جھوٹا قصہ

کُوڑی : جھوٹی

کُوڑیاں : کوڑی کی جمع ۔ جھوٹی

کُوڑے : جھوٹے

کُوک : فریاد ۔ کوئل کی آواز

کُوکیں : کُوک کی جمع ۔ فریادیں

کُوکاں : میں فریاد کروں

کُوکڑیاں : کُوکڑی کی جمع ۔ ریگستان میں جب کوئی شخص رستہ بھول جائے یا کسی اور مصیبت میں پھنس جائے تو ٹیلے پر چڑھ چڑھ کر آوازیں دیتا ہے ۔ یہ لمبی لے کی آواز ہوتی ہے جس کا مفہوم امداد طلب کرنا ہے ۔ اس فریاد طلب آواز کو کوکڑی کہتے ہیں

کُوکن : وہ فریادیں کریں ۔ چیخیں ۔ چلائیں

کُوکے :(کوئل) کوکو کرے

کول : پاس ۔ قریب ۔ نزدیک

کولوں : نزدیک

کولوں : کی بجائے

کولوں : سے

کُولا : نرم

کولھ : پاس ۔ نزدیک

کولھوں : نزدیک ۔ پاس نزدیک

کولی : نرم (مونث)

کولے : کول ۔ نزدیک ۔ پاس ۔ قریب ۔
یا زائد سے
کولے : کوئلے
کون : کون
کون امکانوں : کون و مکان سے ۔ کائنات سے
کون کاری کرے : کون مداوا کرے ۔ کون
دکھ درد کا علاج کرے ۔ کون چارہ گری کرے
کون و مکان : کائنات
کوں : کو
کُونج : سارس کی قسم کا پرندہ ۔ یہ فصلی پرندہ
ہے جو لمبی چیخ کی طرح کی آواز نکالتا ہے ۔
اکیلا نہیں رہ سکتا ۔ ڈاروں میں آتا ہے ، اور
سینکڑوں میلوں کا سفر دن بھر میں طے کر لیتا
ہے ۔ ڈار سے یا اپنے جوڑے سے جدا ہو
جائے تو چیخ چیخ کر اور تڑپ تڑپ کر مر جاتا
ہے ، اس کی درد بھری آواز فراق کی علامت
ہے
کونجاں : کونج کی جمع
کونجڑی : کونج کی تصغیر ۔ کونج
کونج گلی : حسین گلی میں ۔ جہاں کرشن جی
کھیلا کرتے تھے ، اسے کونج گلی کہتے ہیں
کونج میں : کوچے گلی میں

کون مکاں : کائنات
کون و مکاں : کائنات
کوہ : پہاڑ
کوہندا : ذبح کرتا ۔ قتل کرتا ۔ کُہندا بغیر
واؤ کے بھی صحیح ہے
کوہندی ہے : ذبح کرتی ہے ۔ قتل کرتی ہے
کوہٹی : قتل کرنے والی
کوئل : کوئل ۔ مشہور گانے والا پرندہ جو
موسم برسات میں خوش ہو کر گاتا ہے
کوئیَ : کوئیَ
کُہاڑی : کلہاڑی
کہاں : کس جگہ
کہاں : میں کہوں
کہانڑی : کہانی
کُہایا : ذبح کرایا
کِہتر : سب سے چھوٹا ۔ بہت چھوٹا ۔ کمتر ۔
ہر چیز سے کم
کہہ گئےَ : کہہ گئے
کِہم : مجھے کہے
کہو : تم کہو
کہوں : میں کہوں
کہیا : (پنجابی) کہا

کہیں : کسی ۔ مثلاً کہیں کم دے : کسی کام کے

کہیں : کیسی

کہیں دے : کسی کا ہے

کہیڑے : دعوت مبازرت دے ۔ چیلنج دے ۔ چھیڑ چھاڑ کرے

کئی : بہت سے ۔ کئی

کئی : " کوئی " کا مونث ۔ چند ایک ۔ کچھ ۔ سرائیکی میں "کوئی" کی تصغیرو تانیث ہے ۔ " کوئی " مرد کہیں گے " کئی " عورت ۔ " ہر کوئی " مذکر ہے اور " ہر کئی " مونث ہے

کئی : کوئی

کی : کی

کے : کے

کے : کر ۔ مثلاً لا کے : لگا کر ۔ کھا کے : کھا کر

کیا : کیا

کیا : نفی کے معنوں میں ۔ مثلاً کا کیا کہنا

کیا : سب کے معنوں میں بھی آیا ہے ۔ مثلاً کیا یہ اور کیا وہ

کیاں : کی

کیاں : (سندھی) بیان کروں

کیبر : تیر

کیتا : کیا

کیتم : میں نے کیا ۔ کی ۔ کیں

کیتم : نے مجھے کیا ۔ مثلاً یاد کیتم دلدار : دلدار نے مجھے یاد کیا

کیتس : اس نے کیا

کیتو : تم نے کیا

کیتوئی : تم نے کیا ۔ "ی" تاکیدی آیا ہے ۔ تم نے ہی کیا

کیتی : کی

کیتے : کئے ۔ کیں ۔ یا کریں بمعنی پہن لیں

کیتے : کے لئے

کیتی : تم نے کیا ہے ۔ یا ، کی ہے

کیتیاں : کی ہوئی باتیں ۔ کئے ہوئے کام ۔ نے کیں ہیں

کے تیں : کب تک

کیجو : کیا ہو اگر

کیجو : کرو

کیجے : کی جائے

کیچ : مکران کا علاقہ ۔ پنوں جہاں کا رہنے والا تھا

کیچ گیاں دی : کیچ کو واپس چلے جانے والوں کی

کیچی : کیچ کا رہنے والا ۔ کیچ کے باشندے

کیچوں : کیچ سے ۔ کیچ کی طرف سے

کیڈے : کدھر

کیری : راکھ ۔ خاکستر

کیز : ایک مقام کا نام ہے

کیڑھا : کونسا

کیڑھو : (سندھی) کونسا

کیڑھے : کونسے

کیس کرایا : حادثہ کرایا ۔ سانحہ کرایا

کیس : سر کے لمبے لمبے بال

کیس کریندی ہے : طعنے دے کر مذاق اڑاتی ہے

کیس کریندیاں یا کردیاں : طعنے دے کر شرمندہ کرتی ہیں ۔ مذاق اڑاتی ہیں

کیسر : زعفران

کیش : (ف) طور ۔ طریقہ ۔ طرز

کیفی : کیف و سرور میں مست

کیں : کس نے

کیندڑے : کس کے ۔ ڑ تصغیر کی ہے

کیندی : کس کی

کیندے : کس کے

کیندے سانگ : کس کے تعلق سے ۔ کس کی خاطر ۔ کس کے ساتھ

کیں نال : کس کے ساتھ

کینوں : (پنجابی) کس کو

کینہ : کینہ ۔ بغض ۔ عناد

کین : کینہ

کینویں : کیسے

کیندے کارݨ : کس کے واسطے

کیوں : کیوں

کیونکر : کیونکر ۔ کیسے

کے ہو : کے ہو

کیکر : (پنجابی) کس طرح ۔ کیسے

کیہاں : کیسا

کیہیں : کیسے ۔ کیسی

****

گ

****

گابے : گابا کی جمع ۔ گائے کا بچھڑا

گاج : گرج

گاجاں : گاج کی جمع ۔ گرج کی آوازیں

گاجڑاں : گاجاں کی تصغیر ۔ گرج کی آوازیں

گاجے : گرجے

گام : (ف) قدم

گاوں : میں گاوں

گاوت : گائے ۔ گاتا ہے

گائی : گائی

گپ : نرم زمین ۔ خواہ باریک مٹی کی وجہ سے خواہ دلدل کی وجہ سے جس میں پاؤں دھنس جائے

گپاٹے : پہاڑوں اور ٹیلوں کے ارد گرد وہ چھوٹے چھوٹے کٹواں راستے جو کہیں بھی نہیں لے جاتے ۔ پیچیدہ راستے ۔ بے منزل راستے

گت : سر ۔ لے ۔ طرز ۔ موسیقی کی دھن

گٹھ : زمین کی ایک قسم ۔ نرم زمین

گٹھڑی : گٹھڑی

گجدا : گرجتا

گجکن : گرجیں

گج گج : گرج گرج کر

گجن : گرجیں

گدا : گدا ۔ فقیر ۔ منگتا

گداز : گداز ۔ پگھلنے والا ۔ نرم

گدریاں : سرخی مائل ۔ گدری مونث ہے ، ہلکے سرخ رنگ کی ۔ گدریاں اس کی جمع ہے

گُر : اصول ۔ قانون

گُر : گرو ۔ استاد ۔ رہبر ۔ مرشد

گرجت : گرجتا ہے

گرد : غبار

گردش : چکر

گِرد : گرد ۔ اردگرد ۔ گرداگرد

گِرداگرد : اردگرد

گُرگ :(ف) بھیڑیا

گڑبڑ : پریشانی ۔ الجھن

گرنتھ : سکھوں کی مذہبی کتاب جو گرو نانک کے اقوال کا مجموعہ ہے

گرو : استاد ۔ رہبر ۔ مرشد

گرودھن : دیکھو گوردھن

گریا : (ف) رونا

گُزار : گزار (امر) ۔ بسر کر

گزاراں : میں گزاروں ۔ بسر کروں

گزاروں : ہم گزاریں ۔ بسر کریں

گزارے : وہ گزارے ۔ بسر کرے

گزاریم : میں نے گزاری ۔ میں نے بسر کی

گزاریندس :(سندھی) میں گزاروں گی

گرز : گرز

گزران : زندگی بسر کرنے کا انداز ، گزار ۔ زندگی یا عمر کا گزرنا

گزردے : گزرتے

گزرن : گزریں

گزریساں : میں گزاروں گی
گزریے : گزرے ۔ ختم ہو گئے
گزری : گزر گئی ۔ ختم ہو گئی
گزریا : گزر گیا
گزریاں : گزر گئیں
گزریوسے : ہم نے گزارا
گزریونے : انہوں نے گزارے
گز لائی : لائی فراش کی طرح کا ایک دریائی پودا ہے ۔ گز لائی اس کی ایک قسم ہے اس کی شاخیں سیدھی ہوتی ہیں اور ٹوکرے ٹوکریاں بنانے کے کام آتی ہیں
گفتار : باتیں کرنا ۔ بات ۔ گفتگو
گفت و شنید : باتیں کہنا اور سننا ۔ بات چیت ۔ گفتگو
گک : مکا ۔ گھونسا
گگن : (ہندی) آسمان
گل : پھول ۔ گلاب ۔ گل پھل کے معنی سبزہ زار ۔ چمنستان
گل : جنگلی جانوروں کا بڑا گلہ ۔ غول
گلال : سرخ ملا ہوا عرق گلاب
گلاں دی : پھولوں کی
گلاں : گلوں کی ۔ شکوے شکایات کی

گلزار : (فارسی) باغ
گلزاراں : گلزار کی جمع ۔ باغ ۔ باغ و بہار
گلزاری : باغ بہار "ی" حالت کو ظاہر کرتی ہے
گلشن : پھولوں کا چمن ۔ باغ
گلکڑی : بغلگیری
گلنار : انار کے پھول کا رنگ
گم : گم ۔ غائب
گماتے ہو : گم کرتے ہو ۔ ضائع کرتے ہو ۔ گنواتے ہو
گمائے : گم گئے ۔ کھو دیئے
گمان : شک و شبہ ۔ خیال ۔ یقین کا ضد
گمراہی : گمراہی
گمرہ : گمراہ ۔ بھٹکے ہوئے
گن : وصف ۔ اوصاف ۔ صفات
گناہ : قصور ۔ خطا
گندڑا : گندا ۔ گندا کی تصغیر ہے ۔ خراب
گندڑے : گندے ۔ خراب
گندڑی : گندی ۔ گندی کی تصغیر ہے
گنگ : پہاڑی ندی
گنگا : دریائے گنگا ۔ ہندوؤں کا متبرک دریا
گنوار : گاؤں کا رہنے والا ۔ غیر مہذب ۔ جاہل ۔ بے علم

گنوایا : ضائع کیا

گنوایم : میں نے ضائع کیا

گنویو سے : ہم نے گنوایا ۔ ہم نے ضائع کیا

گنہ : گناہ

گنیش : ہندوؤں کا ایک دیوتا جس کا سر ہاتھی کا ہے ۔ مہا دیو ۔ مہیش جی کا لڑکا جو بہت بڑا دیوتا مانا جاتا ہے

گواہی : شہادت ۔ ثبوت

گوایم /گنوایم : میں نے ضائع کیا

گور : قبر

گورستان : قبرستان

گوردھن : ایک پہاڑی مقام جہاں کرشن جی گائیں چراتے تھے

گورے : گورے

گوشے : کنارے

گولی : کنیز

گولی : زہر کی گولی ۔ بندوق کی گولی

گولے : گولے

گومتی : دریائے گومتی ۔ ہندوؤں کا ایک مقدس دریا

گیئے : گئے

گیان : علم

گیانی : گیان رکھنے والا ۔ عالم

گیت : گانے ۔ نغمے

گیتاں : گیت کی جمع ۔ نغمے

گینڈے : خوفناک جنگلی جانور

گیرودار : (ف) پکڑدھکڑ ۔ شور شرابہ

گیاں : گئیں

گئیاں : میں گئی ہوں

گیم : میں گئی

****

ڳ

****

ڳاٹے : گردنیں

ڳاٹے ترٹڑا : ٹوٹی ہوئی گردن والی ۔ شکستہ گردن

ڳاٹیاں : پتھروں کی ملی ہوئی سلیں یا چٹانیں

ڳاری : پرندوں کے پکڑنے والا پھندا

ڳارھوں : (سندھی) باتیں

ڳاریندس : (سندھی) میں بتاؤں گی

گارھاں : (سندھی) میں بیان کروں

ڳال : بات

ڳالاں : ضائع کروں ۔ برباد کروں

ڳالاں بیٹھی : گالتی رہوں ۔ پگھلاتی رہوں ۔

گلاتی رہوں ۔ ضائع کرتی رہوں

ڳالیاں : باتیں

ڳال : تو ضائع کر (فعل امر)

ڳالی : ضائع کی

ڳالیئے : ضائع کئے

ڳال ڈیوݨ : ضائع کر دیں

ڳالھ : بات

ڳالھا : دیوانہ

ڳالھوں : بات سے ۔ وجہ سے

ڳالھی : دیوانی

ڳالھیں : باتیں

ڳالھیں : گالیاں

ڳالھیں دی : دیوانوں کی

ڳندا ہے : گاتا ہے

ڳندے : گاتا ہے

ڳانٹھاں : زیور

ڳانھیں : گانھا کی جمع ۔ زیورات

ڳاوݨ : گانا ۔ گانے ۔ گیت ۔ نغمے

ڳانے : ڳانا کی جمع ۔ ڳانا سات رنگوں کا تاگا ہوتا ہے ۔ جس میں لوہے کا ایک چھلا ۔ ایک چھوہارا ۔ چند عدد لونگ پرو دیتے ہیں اور دولھا اور دلہن کی دائیں ہاتھ کی کلائی پر باندھ دیتے ہیں ۔ ڳانا باندھنا گویا عقد نکاح ہے (اس کا ترجمہ ہم نے بند عروسی کیا ہے)

ڳاواں : میں گاؤں

ڳاوے : گائے کے ۔ گائے کی نسل سے تعلق رکھنے والے بچھڑے ۔ بیل وغیرہ

ڳاوے : وہ گائے ۔ گیت گائے

ڳاویاں : ڳاوی کی جمع ۔ گائے کی ۔ گائے کے دودھ کی ۔ گائے کے دودھ سے بنی ہوئی چھاچھ کی

ڳاون : وہ گائیں

ڳائیندس :(سندھی) میں گاؤں گی ۔ گاتی رہوں گی

ڳائیں : گائیں

گپ : نرم زمین ۔ خواہ نرم ریت کی وجہ سے خواہ دلدل کی وجہ سے جس میں چلنے والا دھنس جائے

گپاٹے : دشوار گزار راستے ۔ بے منزل راستے ۔ پہاڑوں کے درمیان کچھ ایسی جگہیں ہوتی ہیں جو بظاہر راستے معلوم ہوتے ہیں لیکن کسی مقام تک نہیں لے جاتے یہ راستے گھوم پھر کر ادھر ادھر ختم ہو جاتے ہیں اور مسافر کو الٹے پاؤں واپس آنا پڑتا ہے ۔ ایسے بے

منزل راستوں کو گپاٹے کہتے ہیں ۔ اسی لفظ سے ایک اور مرکب ہکپل پندھ بنا ہے جس کے معنی ہیں سفر کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا ۔ ہکپل کے معنی ٹکڑا کے ہیں

ہگٹیاں : قلاوے ۔ غلامی کے طوق

گٹھ : بالشت

گٹھڑے : زیور ۔ گہنے پاتے

گٹھ پاڑ : نرم بھربھری زمین جو قابل کاشت ہوتی ہے (دیکھو گٹھ)

ہگجھ : راز

گُجھ : سمجھنا بوجھنا

گجھڑے : پوشیدہ ۔ نا معلوم

گجھڑی : (مونث) نا معلوم ۔ پوشیدہ

گجھڑیں : روہی کے ایک گاؤں گجھڑ کے لوگوں کو

گڈ : مل کر ۔ اکٹھے ہو کر ۔ بھیڑ بکریوں کے ریوڑ کو بھی گڈ کہتے ہیں ۔ "گڈریا" بھیڑ بکریاں چرانے والا ہوا ۔ نیز گڈمڈ کا مرکب بھی غور طلب ہے ۔ اس مرکب کے دونوں اجزاء با معنی ہیں (دیکھو مڈ)

ہگل : ضائع ۔ برباد

گل : بات

ہگل : گردن ۔ گلا ۔ گلے میں ۔ گلے سے

ہگلدا : ضائع ہوتا ۔

ہگلدی : گلتی سڑتی ۔ ضائع ہوتی

گلدیں : گلتے ہوئے

ہگل لاوے : گلے سے لگائے

ہگڑی : گل سڑ گئی ۔ تباہ و برباد ہوئی

ہگڑے : گلے میں

ہگڑے : تباہ و برباد ہوئے ۔ تباہ شد

ہگلڑیئیں : گلیوں میں

ہگل لگ : گلے لگا کر ۔ گلے مل مل کر

ہگل ہیم : میں برباد ہو گئی

ہگلواڑی : بانہیں گلے میں ڈال کر

ہگلی : برباد ہوئی

گلی : گلی کوچہ

ہگلیا : برباد ہوا

ہگلیاں : میں برباد ہو گئی ہوں

ہگلے : برباد ہو ۔ گل جائے

ہگلیساں : میں تلاش کروں گی ۔ ڈھونڈوں گی

ہگندھاوݨ : گندھوانا

ہگندھانون : وہ گندھوائیں (بال)

ہگنڈھ : گرہ میں

ہگنڈھڑی : گٹھڑی

ہگنڑ : گن ۔ گن گن ۔ گن گن کر

ہگنڑ مڑ : گن کر اور ماپ کر

ہگنٹیساں : میں گنی جاؤں گی ۔ میں شمار ہوں گی

ہگنٹیں /ہگنٹی : شمار کرنا ۔ گننا (امر)

ہگنٹیں : گنی ہوئی ہے ۔ مقرر کر لی ہے

ہگوہڑڑے : گھٹنے ۔ گوڑے کی تصغیر

ہگوڑھے : شوخ ۔ گہرے

ہگوڑھیاں : ہگوڑھی کی جمع ۔ شوخ ۔ گہری ۔ شوخ اور سرخ ۔ گہری سرخ

ہگول : تلاش کر ۔ ڈھونڈ (فعل امر)

ہگول : تلاش ۔ جستجو

ہگولے : تلاش کرے

ہگوہیں : گوہ کی جمع ۔ ایک جنگلی جانور ہے

ہگوئیلیں : دیوان میں یہ لفظ غلط نقل کیا گیا ہے ۔ ہگوئیلیں کوئی لفظ نہیں ہے ، اصل میں کوئیں تھاجو نقل نویسوں نے ہگوئیلیں لکھ دیا ہے اور اسطرح یہ غلطی متواتر چل نکلی ہے ۔ کوئینیں کے معنی ہیں کوئی نہیں ہیں

ہگملا : دیوانہ ۔ (دیکھو گالھا)

ہگملیاں : ہگملی (دیوانی) کی جمع ۔ دیوانی

ہگملی : دیوانی

ہگہنے : زیورات

ہگہنٹیاں دی : زیورات کی

ہگہیلیاں : عادی ۔ سرشار ۔ راج ہگہیلیاں ۔ حکومت اور اقتدار کی عادی ۔ اقتدار کے نشے میں سرشار

ہگیا : گیا

ہگیاسے : ہم گئے

ہگیاں : گئیں

ہگیاں دی : جا چکے ہوئے لوگوں کی

ہگیرے : فاختائیں ۔ گیرا دراصل جنگلی کبوتر ہے جو "گھو گھو گھوہ" کی آوازیں نکالتا ہے ۔ اس آواز کی وجہ سے گھگھی بھی اس کا نام ہے ۔ اس آواز کو گھوکنڑ کہتے ہیں ۔ ہگیرے گھوکن کے معنی ہوں گے گھگھیاں بولیں

ہگیڑ : پھندا

ہگیڑی : فسادی

ہگیڑیاں : فسادی عورتیں

ہگیو : یہ لفظ دوسرے الفاظ سے مل کر بطور فعل امدادی آتا ہے ۔ مثلاً آکھ ہگیو : تمہیں کہہ گیا ۔ وہیہ ہگیو : تم پر چل گئی

ہگیوسے : ہمارا گیا یا ہمارے گئے

ہگیوسے : ہم گئے

ہگیوم : میں گیا یا گئی ۔ اختصاراً ہگیم بھی کہتے

ہیں ۔ میرا گیا بھی معنی ہیں ۔ مثلاً سر سڑ گیم
: میرا سر جل گیا
گیوم : مجھے گیا ۔ مثلاً دے گیا : مجھے دے گیا ۔
چھوڑ گیوم : وہ مجھے چھوڑ گیا
گیوں : تو گیا ۔ مثلاً چھوڑ گیوں : تو چھوڑ گیا یا
تم چھوڑ گئے
گئی : گئی
گئے : گئے
گئیاں : گئیں
گئیں دے : گائیوں کے
گئیں : گائیں
گئیں دے : گائیوں کی

****

ل

****

لا : لگا ۔ لگا کر
لا : سے لے کر ۔ مثلاً چھوٹے لا کنوں : بچپن
سے لے کر ۔ منڈھ لا کنوں : شروع سے لے
کر ۔ وڈے لا : بڑے ہونے کے وقت سے یا
میں
لا : (ع) کلمہ نفی ۔ نہیں
لا امکان : جس کے اندر کوئی ممکن صلاحیت
تک نہ ہو ۔ کچھ نہ کر سکنے والا آدمی
لات : خانہ کعبہ میں سے نکالے ہوئے بتوں
میں سے ایک کا نام ۔ اس بت کو حضرت
شعیب کی قوم پوجتی تھی
لاتے : لگا کر
لاتیاں : لگائیں
لاتو : تم نے لگایا
لاتھے : اتار دیئے
لاثانی : بے مثال
لاج : عزت ۔ شرم ۔ ناموس
لاجا : لاج
لاچار : لاعلاج ۔ ناچار ۔ مجبور ہو کر
لاحل : لاینحل ۔ جس عقدے کا کوئی حل نہ ہو
لاڈ : لاڈ ۔ پیار
لارا : جھوٹا وعدہ ۔ ٹال مٹول ۔ فریب ۔ دھوکا
لارے : جھوٹے وعدے
لاریبی : بلاشک وشبہ
لاسوں : (لاس سے) تسلسل سے ۔ متواتر
لاشئے : ناچیز ۔ عدم ۔ کچھ نہ ہونا
لاغر : کمزور
لاف : بڑا بول ۔ ڈینگ
لاگ : (س) خبر

لاگاں : لاگیں

لاگی : لگی ہوئی

لاگے : لگے ہوئے

لال : سرخ

لالہ : مشہور پھول کا نام ہے جو گہرے سرخ رنگ کا ہوتا ہے ۔ اس کے درمیان میں سیاہ رنگ کا داغ ہوتا ہے جسے شعراء سینے یا دل کے داغ سے تشبیہہ دیتے ہیں

لالی : زرد چونچ اور سرخی مائل بھورے مٹیالے رنگ کا ایک عام پرندہ ۔ مینا

لالیاں : لالی کی جمع ۔ مینائیں

لامذہب : بے دین

لاَموجُودَسَوِی اللہ : اللہ کے سوا کوئی موجود نہیں ہے

لامکاں : لامکاں ۔ جو مکانیت سے بے نیاز ہو

لاندی : لگاتی

لانڈھی : کراچی کے قریب ایک مقام کا نام

لانٹیاں : لانٹیں کی جمع ۔ کھار کے پودے

لانٹی / لانٹیں : کھار کا پودا

لانٹے / لانٹیں : کھار کے پودے

لانٹیئیں : کھار کے پودوں میں

لانٹھاں ہاوی : تمہیں قرض لینا تھا

لانگھے : گزر گاہیں ۔ دریا پار کرنے کے گھاٹ

لانگھے : لپنگے

لانواں : شادی بیاہ کی ایک رسم ۔ لانوٹ بھی کہتے ہیں

لانواں لدھیاں : رسوم شادی ادا کیں ۔ دیکھو لانوٹ

لانودیاں : لگاتی ہیں

لانودیاں : لگاتی ہوں

لانودا : لگاتا

لانوم : وہ مجھے لگائے یا لگائیں

لانوٹ : لگانا

لانوٹ : رسوم عروسی میں سے ایک اہم رسم جس میں دلہن کو لباس رنگین پہنا کر بٹھا دیا جاتا ہے ، دولھا اسے اٹھا کر پلنگ پر لا بٹھاتا ہے ، پھر مٹھی میں گڑ کی ڈھیلی رکھ کر مٹھی بھینچ لیتا ہے ، دلہن مٹھی کھولتی ہے ، پھر دلہن مٹھی بند کرتی ہے ، تو دولہا اسے کھولتا ہے ۔ اسی طرح کچھ اور اول فول باتیں کی جاتی ہیں ۔ ان تمام رسومات کو لانوٹ کہتے ہیں ۔ لانواں یا لانوٹ کا ترجمہ ہم نے رسوم عروسی کیا ہے

لانون : لگائیں

لانویں : تم لگانا (فعل امر)

لانویں لہنڑ : (دیکھو لانوڑ) لانواں کی رسوم عروسی ادا کرنا

لاوم : مجھے لگائے

لاوے : لگائے

لاہاں یا لانہاں : میں اتاروں ۔ لہاوڑ مصدر کے معنی ہیں اتارنا

لاہوت : ذات الٰہی کا عالم ۔ سالک کی روحانی ارتقاء کا مرتبہ جسے فنا فی اللہ کہتے ہیں ، عالم صفات کو عالم جبروت اور عالم اسماء کو درجہ ملکوت کہتے ہیں

لاہوتی : لاہوت کا مرتبہ

لاہی : سے اتار کر

لاہیاں : اترائیاں

لائح : روشن ۔ منور

لائق : اہل ۔ مناسب ۔ جائز ۔ روا ۔ درست ۔ قابل

لائی : لگائی

لائے : لگائے

لائی : فراش کی ایک قسم کا پودا ۔ جھاؤ

لائیاں : لگائیں

لائیاں : لائی کے پودے ۔ جھاؤ کے پودے

لا تدرکہ الابصار : آنکھیں اس کا ادراک نہیں کر سکتیں

لا یحتاج سوی اللّٰہ : اللہ کے سوا کسی کی حاجت نہیں

لائیس : اس نے لگائی یا لگایا

لائیم : نے مجھے لگایا

لائیم : میں نے لگایا ۔ میم فاعلی بھی ہے ، اور مفعولی بھی اس کا ایک اور مفہوم "میرا" بھی ہے مثلاً دل درداں لائیم ڈیرے : میرے دل میں درد و غم نے ڈیرے لگائے ہیں

لائیو : تم نے لگایا یا لگائی

لایاں : لائی کی جمع ۔ لگائیں

لایعنی : فضول ۔ بے کار ۔ بے حقیقت ۔ بے مراد ۔ بے مطلب

لب : ہونٹ

لبیب : میٹھی ۔ ضرب حبیب لبیب ۔ دوست کی مار بھی میٹھی ہے

لبیک : ہم آپکی خدمت میں حاضر ہیں ۔ حجاج یہ کلمہ عرفات میں اللہ تعالیٰ سے مخاطب ہو کر بلند آواز میں کہتے ہیں

لباں تے : ہونٹوں پر

لبھ : تلاش کر ۔ پالے

لبھسیا : تمہیں ملے گی ۔ تم پاؤ گے

لپ : کھلے ہوئے ایک ہاتھ کی مقدار
لپھان : وہ گانٹھیں جو ہاتھوں پہ محنت مشقت کا کام کرنے سے پڑ جاتی ہیں
لپیٹی : میں لپیٹی ہوئی ۔ میں بسی ہوئی ۔ خوشبو کی "لپیٹیں" آرہی ہیں ۔ سرائیکی میں محاورہ ہے ، لپیٹی کے معنی اس لفظ کی نسبت سے ہوئے ۔ لپٹوں والی ۔ خوشبوؤں والی ۔ جس سے خوشبوؤں کی لپیٹیں (مہکار) آرہی ہیں
لت : لات
لتاڑاں : میں لاتوں سے دباؤں
لتھیاں : لفظی معنی ہیں میں اتری ہوں ۔ یہاں لدھیاں کے معنوں میں استعمال کیا گیا ہے ۔ اکھیاں لدھیاں کی معنی ہیں ، میں نے بینائی حاصل کی ۔ اکھیں لہنڑ محاورہ ہے ، جس کے معنی ہیں بینائی حاصل ہونا ۔ اصل حقیقت کو بھانپ لینا ۔ اسرار و رموز کا علم ہونا وغیرہ ۔ "لتھیاں" میں یہی مفہوم ہے ، میں بینا ہوئی ۔ حقیقت آشنا ہوئی ۔ میں نے آنکھیں کھولیں وغیرہ
لٹ : سر کے لمبے بال ۔ زلفیں جو کندھوں تک آ پڑیں ۔ لٹ دھاری وہ فقیر اور درویش ہوتا ہے ، جو لمبے بال رکھے ہوئے ہو
لُٹ : لوٹ کر
لٹایم : میں نے لٹوایا
لٹ دھاڑ : لوٹ مار ۔ دھاڑ کے معنی حملہ دھاوا
لٹڑی : لٹی ہوئی ۔ لٹ گئی ۔ غارت شدہ
لٹکے کھاندے ہن : لچکے کھا رہے ہیں ۔ جھول رہے ہیں ۔ لٹکے لانوݨ محاورہ ہے ۔ جس کے معنی ہیں ۔ رونق لگانا ۔ خوشیاں منانا
لٹکے لا کر : رونق لگا کر ۔ چرچا بنا کر
لٹݨ : لوٹنا
لٹی : لوٹی ہوئی ۔ لٹ گئی ۔ غارت شدہ
لٹیا : لوٹا ۔ نے لوٹ لیا
لٹیری : لوٹنے والی
لٹیاں : میں لٹ گئی ہوں ۔ غارت ہو گئی ہوں ۔ لوٹی گئی ہوں
لٹیوسے : نے ہمیں لوٹا
لج : عزت ۔ ناموس ۔ لاج ۔ شرم و حیا
لجانواں : کو شرمسار کروں ۔ بدنام کروں
لجانویں : تم شرمسار کرنا ۔ عزت اور ناموس کو بٹہ لگانا
لجانوئیں : شرمندہ کرنا (امر)
لجپال : عزت و ناموس کا محافظ ۔ لاج رکھنے والا

لچکے کھانون : جھولیں ۔ خوشی سے جھومیں ۔ لیکیں

لحظہ : لحظہ ۔ لمحہ

لچھمنؑ : رام چندر جی کا بھائی جو بارہ سال کے بن باس میں اپنے بھائی کے ساتھ رہا

لدیوں : آمدورفت ۔ کوچ اور قیام

لدنی : لدن کے معنی قریب ۔ لدنی وہ علم یا خبر ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے کسی فرد بشر کو بغیر سیکھے بغیر تلاش کئے ، اور بغیر کوشش کے عطا فرما دے ۔ جو بات بغیر سیکھے کے انسان اپنے ذہن طبیعت یا فطرت سے پیدا کرے

لدردے : لدردوا میں ۔ لدردا موصل کے شہر کا نام ہے (دیکھو لودر)

لدھا : حاصل کیا ۔ پایا

لدھڑم : مجھے ڈھونڈھ لیا ۔ مجھے پالیا

لدھڑو : تم نے لی

لدھڑی : لی

لدھم : مجھے ملا ۔ میں نے پایا ۔ میں نے حاصل کی

لدھوسے : ہم نے پایا ۔ حاصل کیا ۔ ہمیں ملا

لدھیاں لانواں : رسوم عروسی ادا کیں ۔ (دیکھو لانوݨ)

لدھیوسے : ہم نے پائیں

لدھوئی : تم نے پالیا

لدھیم لانواں : میں نے رسوم عروسی ادا کیں ۔ میں دلہن بنی (دیکھو لانوݨ)

لڈ ۔ سامان خانگی وغیرہ لاد کر ۔ نقل مکانی کر کے ۔ ہمراہ لے کر

لڈ آسن : سامان وغیرہ لاد کر آ جائیں گے ۔ نقل مکانی کر کے آ جائیں گے

لڈ آ بہسوں : گھر کا سازوسامان اونٹوں پر لاد کر آ جائینگے ۔ اور یہیں مستقل طور پر مقیم ہو جائیں گے

لڈ آنویں : تم نقل مکانی کر کے آ جاؤ

لڈا : لدوا کر ۔ سازوسامان لے کر

لڈائی ویندا : بستر بوریا اور سازو سامان لے کر روانہ ہو رہا ہے

لڈایم : میں نے نقل مکانی کی (میم مفعولی بھی ہو سکتا ہے)

لڈڑی : لدی ہوئی ۔ زیر بار

لڈسوں : ہم "لد" جائیں گے ۔ نقل مکانی کر جائیں گے ۔ "لڈݨ" اور "لڈانوݨ" کے مشتقات سے سرائیکی زبان کے علاقے کے لوگوں کی غیر مستقل آبادی

اور رہائش کا پتہ چلتا ہے ، اکثر علاقے بارانی ہیں ، بارشیں ہو گئیں تو لوگ خوش و خرم رہے ۔ نہ ہوئیں تو گھر بار چھوڑ چھاڑ کر پانی اور گھاس چارے کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے ۔ اور سالہا سال تک دیس بدیس پھرتے رہے ، اس قسم کی خانہ بدوشوں والی انتقال آبادی عجیب غمناک ماحول پیدا کرتی ہے ، بالخصوص محبت ، فراق ، حب وطن اور فکر معاش کے ضمن میں لوگ گیتوں میں اور ضرب الامثال ، محاورات میں یاس انگیز تصویریں پیش کی گئیں ہیں ۔ جھوک لڈانوݨ ، جھوک بٹانوݨ ، دیرے لانوݨ ، دیرہ پٹݨ ، کلا پٹائی ، ہڈ ، ہڈی موڑھا اور سینکڑوں دوسرے الفاظ اسی ماحول کی پیداوار ہیں

لذات : لذت کی جمع ۔ لذتیں

لذت : لذت

لذیذ : لذت بخش

لُر : دیوانہ ۔ وحشت زدہ

لرجت :(ہندی تلفظ) لرزتا ہے ۔ کانپتا ہے

لرکے : آہستہ خرامی سے چلے

لڑائی : لڑائی ۔ جنگ

لڑائیاں : لڑائیاں

لڑدن : لڑتے ہیں

لڑویں : کاٹتے ہیں

لڑ لگی : دامن سے وابستہ ہو گئی ۔ لڑ درخت کی بڑی شاخ کو کہتے ہیں

لڑھایا : طوفان میں بہا دیا

لڑھایم : میں نے (یا مجھے) طوفان میں بہا دیا

لڑھ گئے : طوفان میں بہہ گئے

لڑھیساں : بہاؤں گی

لڑھیندے : بہاتے ہیں ۔ طوفان کی شکل میں بہاتے ہیں

لڑھیوسے : ہم نے بہادیا ۔ یا بہا دیئے

لڑ گیا : دشمن ہو گیا۔ عذاب جان بن گیا

لس : بجلی کی چمک

لسان :(ع) زبان ۔ زبان پر

لس بیلا : بلوچستان کے ایک علاقے کا نام

لسکار : چمک

لسکت : چمکتی ہے

لسک ڈتی : چمکی ۔ نے "چمک" دی

لسڑی : "لسی" کی تصغیر۔ لسی ۔ لسی کے دو معنے ہیں ، ایک چھاچھ یا دودھ میں پانی ملا کر جو مشروب بنایا جاتا ہے ، دوسری وہ گھٹا جو کئی دن تک بوندا باندی کرتی رہے ۔ لسی

جھڑی کہلاتی ہے

لسڑیاں : لسڑی کی جمع ۔ لسیاں ۔ چھاچھ اور دودھ کی لسی

لسکن : چمکیں

لسیاں : لسی کی جمع ۔ لسیاں ۔ (دیکھو لسڑی اور لسڑیاں)

لسے : کمزور

لطف : لطف و کرم ۔ مہربانی ۔ کیف و سرور ۔ مزا

لطفوں : کیف و سرور سے ۔ لطف سے ۔ ازراہ کرم

لطیف : لطیف

لعلو لاڑ : حضرت خواجہ فرید کی روہی والی بیوی کے والد کا نام ہے ۔ لاڑ قوم یا ذات کا نام ہے

لعنت : لعنت ۔ ملامت

لغات : علم الالفاظ ۔ ذخیرہ الفاظ کی کتاب ۔ الفاظ ۔ زبانیں ۔ بولیاں

لغام : لگام ۔ لغام دا کولا کے معنی ہیں وہ گھوڑا جو لگام کے معمولی سے اشارے کو بھی سمجھ لے ۔ جو سرکش اور اکھڑ نہ ہو

لقا :(ع) چہرہ ۔ صورت ۔ دیدار

لقب : لقب

لک : چھپ کر

لکا : چھپا ۔ چھپا کر

لُکڑے : لُکے کی تصغیر ۔ چھپے ہوئے ۔ پوشیدہ

لکھ : لاکھ

لُکھ : گرم تیز لو

لکھانواں : لکھاؤں

لکھڑی : لکھی لکھی ہوئی

لُکھ دی ماری : گرم لو سے جھلسی ہوئی

لکھ لکھ : کئی لاکھ

لکھیا : لکھا

لکھیاں : لکھی ہوئی (جمع) تحریریں ۔ نوشتہ ہائے تقدیر

لگ : سہارا ۔ آسرا ۔ تعلق

لگا : لگا

لگائی : لگائی

لگائی : اصل میں لگی ہے ضرورت شعری سے لگائی باندھا گیا ہے ۔ لگی کے معنی ہیں بے یارو مددگار ۔ اکیلی تن تنہا

لگاؤں : لگاؤں

لگایا ہے : لگایا ہے

لگدا : لگتا

لگڑا : لگا

لگڑم : مجھے لگا

لگڑو : تمہیں لگا

لگڑی : لگی ۔ لگی ہوئی

لگڑی : محبت (دل کی لگی)

لگڑے : لگے

لگڑیاں : لگیں

لگم : مجھے لگے

لگی : لگی

لگیاں : لگی ہوئی (جمع)

للائی : سرخی

للکارے : پرندوں اور جانوروں کو ایک دوسرے کو بلانے کی آوازیں ۔ خوش آیند صدائیں

للھاوے : آہستہ آہستہ چلے ۔ نرم خرام لیکن مسلسل ہوا کا چلنا

لمبڑ : طوالت ۔ بات کو خواہ مخواہ طول دینا

لمبڑی : لمبی ۔ طویل ۔ لمبی کی تصغیر

لمبڑیاں : لمبڑی کی جمع ۔ ۔ لمبی

لمحات : لمحہ کی جمع

لمن الملک : آج یہ ملک کس کا ہے

لنبے : شعلے

لنبی : شعلہ

لِنگ : بازو ۔ ٹانگیں اور دوسرے اعضائے جسم

لِنگڑیں : اعضا میں ۔ ہاتھ پاؤں میں

لنگھ : گزر کر ۔ عبور کر کے

لنگھ پوندم قدم : میرا قدم پڑ جاتا ہے ۔ میرا قدم بڑھ جاتا ہے

لنگھے : گزرے

لم نہ کل : میری خبر گیری نہ کرے

لو : گھول کر ۔ لونوڑ (گھولنا) مصدر کا فعل امر

لوٹے : نے لوٹ لئے ۔ غارت کر دیئے

لودا : راجپوتانے کے ایک قصبے اور علاقے کا نام ۔ لوداوے ۔ لودردایں

لودلیتم: "لَودلِی ّحبَل لَعلَی اللہ ھبَط" (حدیث) اگر رسی کو نیچے لٹکاؤ تو وہ اللہ پر ہی جا پڑے گی ۔ یعنی کوئی جگہ اس کائنات میں ایسی نہیں جو اللہ سے خالی ہو

لور : دیوانہ پن ۔ جنون ۔ وحشت

لوڑھ : سیل دریا ۔ طوفان آب

لوڑھم : مجھے بہا دے

لوڑھے : بہائے

لوڑھیں : اس نے بہا دیا

لوک : لوگ

لولاک : " لَولاکَ لمَا خلَقتَ الافلاک" (حدیث قدسی) اے محمدؐ اگر تو نہ ہوتا تو

میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا ۔ حدیث
قدسی اس "وحی" کو سمجھتے ہیں جو آنحضرتؐ
پر بحالت خواب نازل ہوتی تھی
لوکاں ہت : لوگوں کے ہاتھ میں
لوکاں : لوگوں (کو ۔ کا ۔ کے ۔ نے ۔ سے
وغیرہ)
لوکی : لوگ
لومبڑ : لومڑی کا مذکر
لون : چہچہائیں ۔ شور کریں
لُون لُون : رووّاں رووّاں ۔ روئیں روئیں میں
لوندا ہے : شور مچاتا ہے
لہوایو : تم نے اتروائی ۔ کھچوائی
لوہندا : ترستا ۔ شدید خواہش کرتا
لوہندی : ترستی ۔ شدید خواہش کرتی
لوہے وانگوں : لوہے کی مانند
لوئی : چادر ۔ اونی دھسا
لوے : شور کرے
لویراں : دھجیاں ۔ پرزے پرزے
لہہ گئی : اتر گئی
لہہ : لے ۔ حاصل کر لہنڑ مصدر کا امر ۔
لہنڑ کے دو معنی ہیں لینا ۔ حاصل کرنا ۔ پانا
اور ، اترنا ۔ نیچے آنا

لہا : اتار
لہاں : اتروں
لہر : لہر
لہرا : لہروالا
لہریں : لہروں میں ۔ لہریں
لہریں لڑھی : لہروں میں بہائی گئی ۔
(نوٹ) سسی کو پیدا ہوتے ہی صندوق میں بند
کر کے دریا میں بہا دیا گیا تھا
لہریں لڑی : لہروں سے لڑنے والی ۔ کشمکش
کرنے والی
لہسم کل : وہ میری خبر گیری کرے گا
لہسی : لے گا
لہم سنبھال : وہ میری خبر لے ۔ خبر گیری کرے
لہم کل : وہ میری خیر خیریت کی خبر لے
لہن : لیں ۔ حاصل کریں ۔ اتریں ۔ اتاریں
لہندا ساراں : خبر لیتا ۔ خبر گیری کرتا ۔ (جمع)
لہندا : اترتا
لہندی : اترتی ۔ لیتی ۔ (لہندے : لیتے ۔
حاصل کرتے ۔ پاتے)
لُہندی : ترستی
لہندیں : ادا کرتے ہوئے ۔ (لانواں کی رسمیں)
دیکھو لانونڑ

لُہندیں: ترستے ترستے ۔ ترستے ہوئے

لہتاں: قرض ۔ وصول کی جانے والی چیز

لہو: لو

لہو: خون

لے: لے کر

لیت لعل: چون و چرا ۔ تامل ۔ ہچکچاہٹ

لیٹ: لیٹ (امر)

لیٹے: لیٹے

لیر: لیر ۔ دھجی

لیراں: لیر کی جمع ۔ دھجیاں

لیر کتیراں: پھٹے پرانے کپڑے ۔ دھجیاں

لیرے: دریدہ پارچات ۔ پھٹا پرانا لباس ۔ دھجیاں

لیس کمثلہ شیٔ: کوئی شئے اس کی مثال نہیں ہے

لیساں: میں لوں گی

لیساں: میں لگاؤں گی

لیسوں: ہم لگائیں گے

لیسیں: تو لگائے گا

لیکھ: قسمت کا لکھا (جمع بھی لیکھ ہو گا)

لیکھے: لئے ۔ واسطے

لیلٰی: لیلٰی مجنوں کی مشہور رومانی داستان کی ہیروئن

لیلے: بکریوں بھیڑوں کے بچے

لیوسے: ہم نے لگایا

لیوسے: ہم نے لیا

لیئو: تم نے لی

لیئو: لو (امر)

لیونی: تم نے لگائیں ۔ تم نے لگائے

لئیں / لیں: لئی کے پودوں (میں ۔ نے ۔ کا کی وغیرہ)

لیندا: لگاتا ۔ (واحد مذکر)

لیندی: لگاتی

لیندے: لگاتے

لینڈیاں: لگاتی ۔ (جمع مونث) گل لیندیاں: گلے سے لگاتی ہیں

لئی: جھاؤ ۔ (دیکھو گز لائی ۔ لائی)

لئیاں: لئی کی جمع ۔ جھاؤ کے پودے

لئیس / لیس: اس نے لیا ۔ موہ لیئس: اس نے موہ لیا

****

م

****

م: میم ۔ یہ حرف بطور لاحقہ مستعمل ہے، اور ضمیر متکلم کی مختلف صورتوں کو ظاہر کرتا ہے

ما: ماں

ماپیٹو جائے : بہن بھائی
ماپیٹو جائی : بہن
مآت : سینکڑے ۔ علم جفر کی اصطلاح جس کی رو سے حروف ملفوظی کو اعداد میں تبدیل کر کے پھر احاد عشرت اور مآت شمار کئے جاتے ہیں
ماتم : آہ وزاری ۔ رونا پیٹنا
ما خلاء اللہ : اللہ کے سوا جو کچھ بھی ہے باطل ہے
مادہ : وہ مسالا یا مواد جس سے اشیا ترکیب پاتی ہیں (دیکھو عناصر) کسی چیز کی اصل
ماڑے : میرے
مار : مار کر
مار : بہت زیادہ ۔ خوب اچھی طرح سے
مار مارتے : مار مار کر
مار : (نعرہ) لگا
مار : (ف) سانپ
ماراں : میں ماروں
ماراں : مار کی جمع ۔ ماریں
مارڑو : ماڑ کے علاقے کا رہنے والا
مارِم : مجھے مارے
مار مُسائی : تو نے مار کر تباہ کر دیا ہے ، آرزدہ کر دیا ہے تم نے بہت اداس کیا ہے ۔ خوب اچھی طرح بے یار و مونس بنایا ہے ۔ تم نے بہت افسردہ کر دیا ہے
مار منجھایم : اس نے مجھے بہت ہی افسردہ کیا ۔ اداس کیا
مارن : ماریں ۔ وہ ماریں
مارنْ : مارنا (مصدر)
مارُو : قاتل ۔ مجازاً محبوب ۔ ظالم ۔ سنگدل
مارُو : ماروی ۔ عمر ماروی کے رومانی قصے کی ہیروئن ۔ مجازاً محبوب ۔ مارو کے
ماروں : ہم بنائیں ۔ احداث کریں ۔ کھودیں ۔ تعمیر کریں
ماروں پھکے : ہم پھانکیں
ماروں پچکاری : ہم پچکاریاں چھوڑیں ۔ (دیکھو ہولی)
ماروں ڈھالا : ہم پانسے پھینکیں ۔ اور تفاؤل لیں
مأروی : عمر ماروی کے رومانوی قصے کی ہیروئن
ماری : مصیبت زدہ ۔ مضروب ۔ آزردہ
ماری ماری : تکلیفیں اٹھاتی ہوئی ۔ آوارہ سرگردان پھرتی ہوئی
مارے : مارے

ماریا : مارا

ماریس : اس نے مارا

ماڑ : مارواڑ کا علاقہ ۔ بلند سطح کو ماڑ کہتے ہیں ۔ راجپوتانہ کے ریگستان اور سطح مرتفع

ماڑن : ماڑ کا علاقہ

ماڑیاں : ماڑی کی جمع ۔ محلات ۔ مکان کی بالائی منزل کو ماڑی کہتے ہیں

ماڑیم : ***

ماڑیوں :(سندھی) ماڑیاں ۔ دو منزلہ مکانات

ماس : ماس ۔ گوشت

ماسوا : اللہ تعالیٰ کے علاوہ باقی چیزیں ۔ اللہ کے سوائے

ماسی : خالہ ۔ ماں کی بہن

ماسے : ماشے ۔ ماشوں کا وزن

مال : مال و متاع ۔ مال و زر

مال : مویشی

مالاں : مالا

مالحاصل فی البین : کیا حاصل ہوا ۔ درمیان میں

مالک : مالک

مالوں : مال سے

مامن : امن کی جگہ

ماندا

ماندا : بیمار ۔ تھکا ہوا ۔ ہاں ماندے کے معنی ہیں جی بہت اداس ہے ۔ دل میں گھٹن محسوس ہو رہی ہے

ماندی : سماتی

ماندی : بیمار ۔ نڈھال

ماندی تھی : اداس ہو

ماندے : ماندا کی جمع ۔ بیمار ۔ تھکے ہوئے

مانڑ : فخر ۔ مان

مانڑاں : مان ۔ فخر

مانڑ میں دا : بھینسوں کا مان اور فخر

مانڑن : سے لطف اندوز ہوں

مانڑوں : ہم بخوشی زندگی بسر کریں ۔ سے لطف اندوز ہوں

مانڑیم : میں نے خوشی کے ساتھ استعمال کیا ۔ بسر کیا ۔ ساتھ نبھایا

مانڑیں : تو لطف اندوز ہو

مانڑیں : مان اور فخر (جمع ہے)

مانڑیں ترانڑیں : مان فخر ۔ ترانڑ طاقت کے گھمنڈ کو کہتے ہیں

مانع : منع کرنے والا

مامے / مانمے : ماموں ۔ (جمع)

مامی / مانمیں : ممانی

مانون : سمائیں ۔ نہ مانون : نہ سمائیں ۔ زیادہ ہو جائیں

مانووا : سماتا

مانگاں : مانگ کی جمع ۔ مانگیں

مانگھ : مانگ

مانگھ مہینے : ماگھ کے مہینے کی ۔ آغاز بہاراں

مانگھاں : مانگھ کی جمع ۔ مانگیں

مانوم چولے : جامے میں سمائیں ۔ میم فاعلی ہے (میرے)

ماہٹوں :(سندھی) شخص ۔ آدمی ۔ قاصد

ماوے : سمائے

ماہ : چاند

ماہر : مہارت رکھنے والا

ماہی : دوست ۔ محبوب

ماہیت : اصلیت ۔ اصل حقیقت ۔ جو کچھ کوئی چیز ہے

مائی : ماں

مایوس : ناامید

مبارک : مبارک ۔ برکت والا

مبارکبادی : مبارکباد

مبانی : اوارود وظائف ۔ عام وظیفہ جات

مبتلا : گرفتار بلا ۔ مبتلا

مبدا : مقام ابتدا ۔ شروع ہونے کی جگہ

مبرا : بری ۔ خالی ۔ پاک صاف

مبین : ظاہر ۔ عیاں ۔ واضح ۔ روشن

مت : عقل ۔ ہدایت ۔ نصیحت ۔ سمجھ بوجھ ۔ مت ڈیونٹ اور مت آنونٹ ۔ مت گھنٹ ۔ مت مریحنٹ وغیرہ محاورات ہیں ۔ جو شخص اپنی عقل و فراست سے کام نہ لے ، بلکہ دوسروں کی کہی سنی پر اعتماد کر لے اور اس کے مطابق کام کرے ۔ اسے "مانگویں مت" کہتے ہیں

متاں : شاید ۔ ممکن ہے

متاں : مبادا ۔ ایسا نہ ہو کہ

مِتر : دوست

مِتراں دے : دوستوں کے

مترئی : سوتیلی ۔ سوتیلی ماں کو مترئی ما ۔ سوتیلے باپ کو پتندر ۔ سوتیلے بیٹے (خاوند کی دوسری بیوی کے بیٹے) کو سکتر ۔ اور سوتیلی بیٹی کو سکی کہتے ہیں

مُتری : بھیجی ۔ متی کی تصغیر ہے ۔ مُنجنڑ مصدر کے معنی "بھیجنا" ہیں اس مصدر سے فعل مضارع ہے ۔ "متا" (بھیجا) اس کی ماضی مطلق کی گردان با اضافہ حروف فاعلی

اس طرح ہوگی

متیئس (اس نے بھیجا ہے)، متینیں (انہوں نے بھیجا ہے)، متئی (تو نے بھیجا ہے) متیوئے (تم نے بھیجا ہے)، متئم (میں نے بھیجا ہے)، متیئسے (ہم نے بھیجا ہے)

متکلم: کلام کرنے والا۔ بولنے والا۔ میں اور ہم کے ضمائر

متواری: متواری۔ شیدا (مونث)

متوارے: متوالے۔ شیدائی (جمع)

متوالی: مست و شیدا (مونث)

متوالیاں: مست و شیدا (جمع مونث)

مُتے: بھیجے

متیرن: متیرے ہیں

متیرے: تربوز۔ ہندوانے

متھرے: متھے کی تصغیر ہے۔ ماتھے۔ ماتھے پر۔ پیشانی پر۔ مجازاً قسمت اور تقدیر میں

متھرا: بھارت کا ایک شہر جو کرشن جی کی جائے پیدائش ہونے کی وجہ سے ہندوؤں میں متبرک مقام سمجھا جاتا ہے

متھے دی یا دے: ماتھے کی یا کے یعنی قسمت کی یا کے

مِٹ: مِٹ

مٹانویں: تم مٹانا (فعل امر)۔ مندمل کرنا

مٹاؤ: مٹاؤ۔ دور کرو

مٹائے: مٹائے۔ رفع کرے۔ دور کرے

مٹاؤں: مٹاؤں۔ دور کروں۔ رفع کروں

مِٹرے: مٹے۔ زائل ہوئے۔ ختم ہوئے

مٹریئیں: مٹیوں میں۔ چھاچھ بلونے کے مٹکے کو مٹی یا چاٹی کہتے ہیں

مِٹی: مِٹی

مِٹے: مِٹے۔ مٹ جائے

مٹیاں: ماٹیاں۔ چھاچھ بلونے کے برتن (جمع)

مٹیاں: ماٹیوں (کو یا سے وغیرہ)

مِٹھا: میٹھا

مُٹھا: بد بخت

مُٹھرا: افسردہ۔ آزردہ ہوا

مُٹھری: تباہ ہوئی

مِٹھری: میٹھی

مُٹھری: تباہ ہوئی

مُٹھرے: تباہ ہوئے

مِٹھرے: میٹھے

مِٹھے: میٹھے

مِٹھی: میٹھی

مُٹھی: برباد شدہ۔ افسردہ و آزردہ۔ نڈھال۔

بینوا اور بے کس ۔ اداس ۔ مایوس ۔ بد نصیب ۔ بد بخت ۔ یہ لفظ مساوڻ مصدر سے ہے جو منجھاوڻ کی دوسری شکل ہے ، منجھاوڻ ، موجھڻ کی متعدی صورت ہے ، سرائیکی زبان میں س کی آواز اکثر "ٹھ" سے بدل جاتی ہے ۔ "ہ" سے تو اکثر لفظ بدلتے ہیں ، مثلاً گھاس کو گھاہ ۔ جوانسہ کو جوانہہ کہتے ہیں ۔ ٹھ سے بدلنے کی مثال وسڻ سے وٹھا ۔ کسڻ سے کُٹھا ۔ اور رسڻ سے رٹھا میں ملتی ہے ۔ مٹھا یا مٹھی اصل میں مُسا یا مُسی تھا ۔ (اردو کا لفظ مسمی صورت یعنی مسی مسی صورت ، اداس اداس صورت) جو لسانی اصول کے تحت مُنھا اور مُنھی بن گیا

مٹھیاں : میں برباد ہو گئی ہوں

مٹھیاں : مٹھی کی جمع ۔ برباد شدہ ۔ غارت شدہ ۔ محروم

مِنھل : محبوب ۔ محبوب شیریں

مُنھن : برباد ہو گئے ہیں

مثال : عالم امثال ۔ یا عالم مثال جو اس عالم اجسام کی نسبت زیادہ لطیف ہے ، جو چیز اس عالم میں نظر آتی ہے ، اس کی نظیر عالم مثال میں پائی جاتی ہے ، یہ افلاطون کا فلسفہ ہے ، جس نے دنیا بھر کے مذاہب اور مسالک کو متاثر کر رکھا ہے

مثانی : دوبارہ

مثل : مانند ۔ مثال ۔ نمونہ

مجازی : مجازی

مجازڑے : مجاز کی تصغیر اور جمع ۔ مجازی

مجسم : وہ چیزیں جس نے جسم اختیار کر لیا ہو

مجلس : مل بیٹھنے کی جگہ ۔ مجلس موسیقی ۔ قوالی کی مجلس وغیرہ

مجلا : جلوہ گاہ ۔ مقام تجلی

مجنوں : دیوانہ ۔ قیس ۔ لیلیٰ مجنوں کی مشہور رومانی داستان کا ہیرو

مجوس : زرتشت کے پیرو کار ۔ آتش پرست

مچ : آگ کا الاؤ ۔ مچاون مصدر کے معنی ہیں آگ تیز کرنا ۔ بھڑکانا

مچاوں : بھڑکاوں ۔ بھڑکائیں

مچائی : آگ تیز کی ۔ بھڑکائی ۔ دھوم مچائی

مچایا : مچایا

مچ مچ : مچ تابع مہمل ہے ، بھڑک گئی

مچیا : بھڑک اٹھا ۔ دہک گیا

مچین : ماچین ایک ملک کا نام ہے

مچھلی : دیکھو مچھلے

مچھلے : بارش کے دوران جب آسمان پر دھنک (قوس و قزح) نمودار ہوتی ہے ، تو بادل پھٹ جاتے ہیں اور بدلیوں کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے آسمان پر بکھر جاتے ہیں ، آسمان ماہی پشت شکل کا ہو جاتا ہے ، اس شکل کو مچھلی کنڈا کہتے ہیں ، بدلیوں کے ان ٹکڑوں کو جو مچھلی کی پیٹھ پر کے چھلکے کی شکل کی ہوتی ہیں مچھلے کہتے ہیں

مچھلیں : بدلیوں کے ماہی پشت ٹکڑوں (نے ۔ سے ۔ کا ۔ کے وغیرہ)

مچھلی : مچھلی

محال : مشکل ۔ انھونی بات

محب : دوست ۔ محبت کرنے والا

محبت : محبت

محبوب : محبوب ۔ جس سے محبت کی جائے

محرم : واقف

محرم : ماہ محرم جس میں کربلا کا جاں گسل سانحہ ہوا تھا

محترم : واجب احترام

محزون : اداس ۔ غمگین

محض : بالکل ۔ سراسر ۔ قطعاً

محقق : تحقیق کرنے والا

محل : محل ۔ محلات

محلات : بہت سے محل ۔ محل ماڑیاں

محمل : کجاوا

محن : محنت کی جمع ۔ مشکلات ۔ کٹھن کام ۔ محنتیں

محنت : کٹھن کام ۔ مشقت

محو : مٹ جانا

محور : شئے جس پر کوئی چیز گھومے یا گردش کرے

محیط : احاطہ کرنے والا ۔ گھیر لینے والا

مختار : بااختیار ۔ نبی اکرمؐ کا لقب

مخفی : پوشیدہ ۔ چھپا ہوا

مخمل : ایک قیمتی کپڑا

مخمور : نشے میں

مخول : ہنسی مذاق

مد : حروف کو اوپر کھینچنا ۔ آواز کو طول دینا

مُد : مدت ۔ اوقات ۔ لمحات

مُدتاں : مدت کی جمع ۔ طویل اوقات ۔ لمحات ۔ زیادہ عرصہ

مدتاں پچھوں : بہت طویل عرصے کے بعد

مدالظل : (ع) سائے کا طویل ہونا

مدام : (ف) ہمیشہ ۔ شراب

مدرسے : مدرسے میں

مدہوشی : مستی ۔ خمار کی زیادتی

مدینہ : مدینہ منورہ ۔ مدینۃ النبی

مڈ : کٹھ ۔ مجمع ۔ سازو سامان کا ڈھیر ۔ انبار ۔ آدمیوں وغیرہ کے علاوہ مال مویشی جانوروں وغیرہ کا بھی ایک ہی جگہ پر جمع ہو جانا ۔ یہ لفظ اکثر شہروں کے نام کا جزو ہے ۔ مڈ بھیڑ میں بھی (جس کا تلفظ مٹھ بھیڑ کیا جاتا ہے) یہی مڈ کا لفظ ہے ، بھیڑ کے معنی بھی مجمع اور کٹھ کے ہیں ۔ مڈی تصغیر ہے ۔ جس کے معنی ہیں سازو سامان ، گھریلو ضروریات کی چیزیں ، مڈی موڑھا انہی معنوں میں ایک اور مرکب ہے ۔ گڈ مڈ میں بھی یہی لفظ ہے (دیکھو گڈ)

مزاخاں : ہنسی مذاق کی باتیں ۔ مذاق (جمع)

مذکور : ذکر کیا گیا

مذہب : راستہ چلنے کی جگہ ۔ زندگی بسر کرنے کے اصول و قواعد

مر : مر (امر)

مر : زیادہ ۔ مرنے کی حد تک ۔ سخت

مر: (ف) خاص ۔ خاص طور پر

مرادف : (ع) ایک جیسا ۔ روز مرہ کا معمولی (جمع)

مرادئ : مراد کے معنی ، مقصود ۔ نتیجہ ۔ خواہش وغیرہ ۔ لاحقہ "ی" کے معنے ہیں تمہاری ہے ۔ محاورہ ہے ۔ نیت مرادئ ۔ یعنی تمہاری نیت ہی تمہاری مراد ہے ۔ جیسی نیت ویسی مراد

مراں : میں مروں

مرایا : نے مروا دیا

مر بُھر گیوسے : ہم مر مٹ گئے ۔ بُھرنڑ مصدر کے معنی ہیں ، ریزہ ریزہ ہو جانا ، خود بخود زروں میں تقسیم ہو جانا ۔ اجزائے دقیق میں بٹ جانااس مصدر سے بھور اور بھورا بنے ہیں ۔ بھورنڑ اس مصدر کی مجہول صورت ہے ۔ یعنی ریزہ ریزہ کرنا ۔ توڑ پھوڑ دینا ۔ بھورا کے معنے ہوئے ٹکڑا ، ریزہ ، زرہ وغیرہ ۔ بھور اور زیادہ باریک ریزے ہیں ۔ مثلاً لکڑی کا برادہ بھور ہو گا ۔ آٹے کو گھی میں بھون کر یا بہت سی روٹی پکا کر اس کو کوٹ لیا جاتا ہے اور گھی شکر وغیرہ ملا دیا جاتا ہے ۔ اسے بھور کہتے ہیں ، بھربھرا یہی لفظ ہے ، بھربھری وہ نرم زمین ہے ، جس کی مٹی ہاتھوں میں بھُرتی چلی جائے گی

مرجات : مہربانی ۔ ملطف ۔ آؤ بھگت ۔ خاطر مدارت ۔ تواضع

مرجھاوے : مرجھائے ۔ پژمردہ ہو جائے

مرچاں : مرچیں
مرخاں : ایک ریگستانی پودے کا نام
مرد : مرد
مردی : مردانگی
مردی : مرتی
مردے : مرتے
مردے تیں : مرنے کے وقت تک ۔ تیں کو تائیں بھی بولا جاتا ہے
مردیں : مرتے ہوئے ۔ مرمر کر ۔ مرکر
مردے : وہ مرتا ہے
مردیں جیندیں : مرتے ہوئے یا جیتے ہوئے مر کر یا جی کر ۔ جیئو یا مرو جیسے بھی ہو
مرساں : مروں گی
مرستی : مر کر سو گئی
مرسل : پیغمبر
مرسن : مریں گے
مرسوں : ہم مریں گے
مرشد : ارشاد کرنے والا بزرگ ۔ رہبر ۔ رشد و ہدایت کا راستہ دکھانے والا
مرض : مرض ۔ بیماری ۔ عارضہ
مرغ : پرندے
مرک : خواہش ۔ طلب

مرکز : دائرے کے عین وسط میں وہ نقطہ جہاں سے محیط تک کے تمام خطوط مستقیم برابر ہوں ، نقطہ پرکار ۔ (نوٹ) پرکار کی نوک کو رکز کہتے ہیں
مرنوں : مرنے سے
مرورے :(ہندی تلفظ) مروڑے
مروڑاں : پیچ و اضطراب (جمع)
مرہٹری : بہت زیادہ تھک گئی ۔ تھک کر چور ہو گئی ۔ اکتا گئی ۔ مایوس اور دل برداشتہ ہو گئی
مرہم : مرہم
مری : مرہی کی مخفف صورت ہے
مری : وباء
مریلا : مارنے والا
مریلے : مریلا کی جمع
مریلڑی : مریلی کی تصغیر
مرید : مرید ۔ حلقہ بگوش ۔ تابع
مریندے : مارتے
مریوسے : نے ہمیں مارا
مریندی ہے : مارتی ہے
مڑ : مڑ کر ۔ واپس
مڑدیاں : واپس آتی ۔ پلٹتی
مڑساں : مڑوں گی ۔ پلٹوں گی ۔ واپس آؤں گی

مڑنڑ : واپس آنا ۔ پلٹنا ۔ مڑنا ۔ مصدر ہے ۔ موڑنڑ اسکی متعدی صورت ہے ۔ واپس کرنا ۔ پلٹانا وغیرہ

مڑیچہ : ماڑ کے علاقے کا

مزاج : مزاج

مزاخاں : ہنسی مذاق ۔ مزاح ، مذاق کا بگڑا ہوا لفظ ہے

مزدور : محنت مزدوری کرنے والا

مزکی : پاک صاف

مزید : زائد ۔ زیادہ ۔ مزیدے : زیادہ ہے (دیکھو "ے")

مژگاں : بھویں

مژگیں : مژگاں نے ۔ بھووں نے

مس : روشنائی

مسافر : سفر کرنے والا

مُساگ : اخروٹ کے درخت کا چھلکا جسے دانتوں اور ہونٹوں پر ملتے ہیں

مساگاں : مساگ کی جمع

مُسایا : افسردہ کیا ۔ آزردہ کیا (دیکھو مٹھی)

مُسائم : نے مجھے افسردہ و آزردہ کیا ہے

مُسائی : افسردہ کیا (مونث)

مسائل : مسئلے

مساوی : برابر ۔ بالسویہ

مسبوق : پیچھے رہ جانے والا ۔ سابق کا ضد

مست : مست

مست الست : شان خودی کے نشے میں مست رہنے والا ۔ مخمور انا الست بربکم ۔ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں ؟ اس سوال سے گویا اپنی ذات اور ہستی اپنے وجود اور تشخص کو منوایا گیا ہے ، اپنی ذات کو تسلیم کرنا ۔ خودی کا عین تقاضا ہے ، اس کی (خودی کی) مختلف شئون میں سے یہ بھی ایک شان ہے ، اس شان خودی کے کیف و سرور کو مست الست کہا گیا ہے

مستان : مست فقیر

مستانی : مست بنانے والی

مستغرق : غرق ۔ مستغرق

مستک : ماتھا

مستک لکھنڑی : نوشتہ تقدیر (ماتھے کی) لکھی ہوئی

مستور : چھپا ہوا

مستی : مستی

مستیں دی : مستوں کی

مسجد : اہل اسلام کی عبادت گاہ اور مرکز فکر و عمل ۔ سجدہ گاہ

مسجود : جس کا سجدہ کیا جائے

مسرور : خوش

مُسک : مسکراہٹ ۔ مسکرا کر

مُسکے : مسکرائے

مُسکیاں : مسکرائیں (جمع مونث)

مُسکاوے : مسکرائے

مُسکائے : مسکرائے

مِسکین : بے نوا ۔ بے دست و پا ۔ بے چارہ

مِسکینی : عاجزی ۔ انکساری ۔ بے نوائی ۔ بیکسی

مسلوب : سلب شدہ ۔ جو مٹ گیا ہو

مسئلے : مسئلہ کی جمع ۔ حل طلب سوالات

مسیح : حضرت عیسیٰ علیہ السلام

مشاہدہ : مشاہدہ ۔ غور و فکر سے دیکھ کر شہادت دینا

مشتاق : آرزو مند ۔ شوق رکھنے والا

مشتاقاں : مشتاقوں نے

مشرب : طریقہ ۔ مسلک ۔ مذہب

مشرک : صفات الٰہی میں دوسروں کو شریک کرنے والا

مشروع : ایک قیمتی کپڑے کا نام

مشکل : مشکل

مشکوٰۃ : حدیث شریف کی مشہور کتاب

مشکیں : مشک کی جمع ۔ مشک کے معنی پٹھے ، بازو ، پنڈلی اور رانوں کے پٹھے ۔ لڑنے کے دوران ان پٹھوں کو مضبوطی سے باندھ دیا کرتے تھے ۔ اسے مشکیں کسنا کہتے ہیں ۔ یعنی لڑائی کے لئے تیار ہو جانا ۔ نیز قیدی کو یا مجرم کو سزا دینے کے لئے بھی اس کی مشکیں کس دی جاتی تھیں ۔ اسے مشکیں باندھنا کہتے ہیں

مشہد : عالم شہود ۔ دنیا ۔ کائنات کا مشاہدہ اور شہادت

مشہود : جس کا مشاہدہ کیا جائے ۔ عالم شہود ۔ عالم شہود میں موجود اور قابل مشاہدہ عناصر

مشہور : مشہور ۔ شہرت یافتہ

مصباح : چراغ

مصحف : قرآن حکیم

مصر : ملک مصر

مصر : ہندو حکیم ۔ وید

مصری : چینی کی ڈلی ۔ توا مصری اور کوزا مصری دو قسمیں ہیں

مصریاں : مصری کی ڈلیاں

مطرب : گانے والا

مطلب : مقصد ۔ مطمح نظر

مطلق : بالکل آزاد
مطلوب : جس کی طلب ہو ۔ چاہا جانے والا
مظاہر : مظہر کی جمع ۔ فطرت کے قوانین جو غیر مبدل ہیں اور جن سے قدرت کاملہ ظاہر ہوتی ہے
مظلوم : جس پر ظلم کیا گیا ہو
مظہر : ظاہر ہونے کی جگہ
مظہر : ظاہر کرنے والا
معانی : معانی ۔ مطالب ۔ مفاہیم ۔ علم معانی ۔ جس کے ذریعے یہ معلوم کیا جاتا ہے کہ جو لفظ عبارت میں آیا ہے ، وہ مقتضائے حال کے مطابق ہے یا نہیں ۔ مطلوبہ معانی کے ادا کرنے میں جو غلطی ہوئی ہے ، یا جو مضمون کی مشکلات اور بد اسلوبیاں ہیں ۔ ان کی بھی اس علم سے واقفیت ہوتی ہے
معبود : جسکی عبادت کی جائے
معجون : شہد یا چینی کے شیرے میں گوندھی ہوئی ادویہ
معذور : عذر مند ۔ جو کوئی بھی کام نہ کر سکے ۔ اپاہج
معشوق : معشوق
معظم : معظم ۔ بہت عظیم

معقول : وہ علمی مضامین جو عقل انسانی سے متعلق ہیں مثلاً ریاضی ۔ طبیعات وغیرہ ۔ روایتی مضامین کو منقولات کہا جائے گا
معلےٰ : بہت عالی مقام
معما : عقدہ جو حل نہ ہو سکے ۔ جس چیز کے سمجھنے میں عقل قاصر رہے
معمور : بھرا ہوا
معنی : مطلب ۔ مفہوم ۔ (دیکھو معانی)
معین الدین : حضرت معین الدین چشتی اجمیریؒ
مغاں : مغ کی جمع ۔ شراب پلانے والا
مغرور : غرور والا
مغلق : بند دروازہ ۔ نا قابل فہم کلام ۔ مشکل اور الجھی ہوئی بات
مغموم : غم زدہ
مفت : مفت میں ۔ بے فائدہ
مفتا : مفت میں ۔ خواہ مخواہ (واحد)
مفتے : مفت میں ۔ خواہ مخواہ
مفتی : خواہ مخواہ۔ مفت میں ۔ (مونث)
مفقود : گم شدہ ۔ گم
مقام : جگہ ۔ جہاں قیام کیا جائے
مقبول : قبول کیا گیا
مقبولاں دا : ان بزرگوں کا جو مقبول بارگاہ الٰہی ہیں

مقدس : آلائشوں سے پاک صاف ۔ پاکیزہ
مقصد : مقصد
مقلد : تقلید کرنے والا۔ تقلید کے معنی ہیں بے دلیل پیروی کرنا
مقناطیس : ایک پتھر جو لوہے کو اپنی طرف کھینچتا ہے
مقید : قید میں ۔ پابند
مک : مکا
مکارہ : مکر کرنے والی ۔ دھوکا باز ۔ فریب اور دغا دینے والی
مکاشف : وہ رموز جو سالک پر کھلتے جائیں ۔ مکاشفے
مکان : جگہ ۔ مکان
مکتوم : پردے میں چھپا ہوا
مکر : مکر ۔ فریب
مکرم : واجب تکریم
مکڑے : سرخ رنگ کے
مکڑے : ختم ہو گئے
مکشوف : کھلا ہوا ۔ ظاہر ۔ عیاں ۔ فاش
مکلا : الوداع ۔ آخری دعا سلام ۔ یہ لفظ مکنڑ ختم ہونا اور مکاونڑ ختم کرنا سے مشتق ہے ، مکاونڑ کے معنی ہیں حساب کتاب اور دوسرے سب معاملات ختم کر کے آخری بار ملاقات کرنا ۔ وداع کرنا ، ہمیشہ کے لئے چھوڑ جانا ۔ دلہن کی رخصتی کو بھی مکلاوا کہتے ہیں ۔ الوداع کہنا
مکلایا : آخری ملاقات کی ۔ الوداع کہا
مکلائی ویندی ہے : رخصت ہوتی جاتی ہے
مکلائے : رخصت ہوئے
مکلائیس : اس نے الوداع کہی ۔ وہ رخصت ہو گیا
مکلایو : تم نے الوداع کہی ۔ وداع کیا
مکلوادھ : شمال مغرب سے اٹھنے والی گھٹا کو "مکلوادھی گھنڑ " کہتے ہیں ، یہ گھٹا آناً فاناً چھا جاتی ہے ، سرائیکی زبان کے علاقے کے شمال مغربی کونے میں " مکڑ وال " کی پہاڑیاں ہیں اس طرف سے آنے والی گھٹائیں زور سے برستی ہیں ۔ اور بہت تیز رفتار ہوتی ہیں ان گھٹاؤں کو مکڑوالی گھٹائیں کہیں گے ۔ جو مختصر ہو کر مکل وادھی ہو گیا ہے
مکلیندی ہے : وداع کرتی ہے ، رخصت ہوتی ہے
مکلیوسے : ہم نے وداع کیا ۔ اس نے ہمیں وداع کیا
مکمل : مکمل

مکے : مکے میں

مکھ : منہ ۔ چہرہ

مکھڑے : چہرے

مکھڑا : چہرا ۔ مکھ کی تصغیر

مکھناں : مکھن ۔ محبوب کو مکھن سے تشبیہہ دی ہے

مکھیاں : مکھن سے چپڑی ہوئی ۔ تیل سے چرب کی ہوئی (جمع)

مگھیانہ : جھنگ مگھیانہ ۔ جہاں سے ہیر رانجھا کی داستان متعلق ہے ۔ مگھیاناں اس کا تلفظ ہے

مِل : ملاقات کر (امر)

مَل : احاطہ کرے ۔ گھیرے (امر)

مُلاّ : مُلاّ

ملاپ : ملاپ

ملاحت : نمکینی

ملازم : نوکر

ملال : رنج ۔ اداسی ۔ غمگینی

ملامت : برا بھلا کہنا ۔ ملامت کرنا ۔ لعن طعن

ملامی : ملامت کے لائق ۔ ملامتوں کا ہدف ۔ مستوجب لعن طعن

مُلانی : کم علم مولوی ۔ نکتہ چین ملا

مِلاں : میں ملوں

مِلاوے : ملائے

مِلاوڑی : ملانے والی ۔ ملاقات کرانے والی ۔ ملاوی کی تصغیر

ملائک : فرشتے ۔ مخفی تعمیری قوتیں ۔ مضمر صلاحیتیں

مِلائے : ملائے

مِلائیں : ملا دینا ۔ ملاقات کرانا (فعل امر)

ملت : قوم ۔ ملت ۔ نیز میل جول ۔ ملاقات

ملَت : ملاوٹ

ملَجل : میل کچیل

ملدا : ملتا

ملدی : ملتی

مِلدیں : ملتے ہوئے

ملڑی : احاطہ کرنے والی ۔ جم کر بیٹھی رہنے والی

مِلڑی : ملی

مِلڑے : ملے

مِلسم : وہ مجھے ملے گا

مِلسوں : ہم ملیں گے

مِلسی : وہ ملے گا

مِلک : ملکیت

ملک : ملک ۔ علاقہ

ملکائیں : ملکوں کے

ملک مریلے : ملکوں کو غارت کرنے والے

ملک ملامت : ملک بھر کی رسوائی ۔ عام ذلت ۔ ہر چھوٹے بڑے کی طرف سے پھٹکار ملنا

ملکوت : عالم ملکوت ۔ بادشاہی ۔ غلبہ ۔ عالم غیب ۔ عالم ارواح تمام مضمر قوتوں پر غلبہ پالینا

ملکوتی : عالم ملکوت سے تعلق رکھنے والا

ملک یقین : یقین کی دنیا ۔ عالم ثبات

مل گھدی : چھاگیا ۔ کو گھیر لیا ۔ احاطہ کر لیا

ملل : ملت کی جمع ۔ ملتیں ۔ قومیں

مل مل : مل مل کر ۔ یورش کر کے ۔ اکٹھے ملکر

ململ : باریک سوتی کپڑا

مَل مَل : مل مل کر ۔ مثلاً ہاتھ مل مل کر ۔ مایوس ہو کر

مل ملا: مل کر ۔ مل ملا کر

ملم: مجھے ملے

ملن: وہ ملیں

ملݨ: ملنا

ملݨ دی کر : ملنے کی کوشش کر ۔ ملنے کی تدبیر کر (امر)

مُلوانٹے : ملاں کی جمع (تحقیراً ملا)

ملوانٹیں : ملاؤں کا

ملوائے : ملائے

ملہار : امبر گھٹا چھائی ہوئی

ملہاراں : ابر آلود فضائیں ۔ ملہاریں

ملہارڑاں : ملہاراں کی تصغیر۔ ملہاریں

ملہاری : ملہار والی ۔ ابر آلود

ملہاوے : مل کر زندگی بسر کرے

ملہائے : مل کر زندگی بسر کرے

ملہیر : ملہیر کا علاقہ ۔ اس لفظ سے کسی خاص مقام مراد لینا یا اسے جغرافیائی مقام سمجھنا محض قیاس آرائی ہے ۔ خواجہ صاحب نے ہر جگہ اس لفظ سے محبوب کے رہنے کی جگہ ۔ مسرتوں کا مقام آبادوشاد علاقہ اور ایسی جائے قرار مراد لی ہے.جہاں سکون و راحت اور امن و امان اور خوشحالی کا دور دورہ ہو یہ لفظ خواجہ صاحب کا یوٹوپیا ہے

ملی : ملی

ملے : ملے ۔ مل جائے

ملی : احاطہ کر لیا ۔ گھیر لیا

ملیا : ملا

ملیاں : ملیں

ملیم : مجھے ملا

ملیو : تمہیں ملا یا ملے گا

ملیو سے : ہمیں ملے یا ملا

ملیندی : ملتی ہوئی ۔ ملنے والی

ملیسم : وہ مجھے ملائیگا

ملیئے : مل گئے ۔ ملے

مم : بلا ۔ خوفناک جانور

مولے : چھوٹے چھوٹے پرندے

ممیاں : بلائیں ۔ خونخوار اور خوفناک جانور

ممیں : مم کی جمع ۔ بلائیں

من : مان لے (امر)

من : دل

من :(ف) میں ۔ نیز مجھ سے

منات : خانہ کعبہ سے نکالے ہوئے بتوں میں سے ایک کا نام ۔ زمانہ جاہلیت میں اسے عرب کے قبیلہ ہذیل کے لوگ پوجتے تھے

منادی : اعلان ۔ عام تشہیر

مناسب : مناسب

مناں : میں مانوں

منانواں : میں مناؤں

مناؤں : مناؤں

من این الی این : یہاں سے کہاں تک

منبر : منبر

منبڑی : بد بخت

من بھانوٹاں : دل پسند ۔ دل کو بھانے والا

من بھانوݨ دے : دل پسند (مہینے) کے

من بھانوٹیاں : دل پسند (جمع مونث)

منت : احسان

مِنتاں :مِنتیں ۔مِنت کی جمع ۔ احسانات

مِنتاں :مِنتیں

منتاری : وہ جو تیرنا نہ جانتی ہو

منتر : دم کرنا

مُنجھاری : اداسی ۔ غمگینی

مُنجھایا : اداس کیا ۔ افسردہ و آزردہ کیا

مُنجھانوم : مجھے افسردہ کرے

مُنجھائم : مجھے افسردہ و آزردہ کیا ہے

مُنجھائے : افسردہ کرے ۔ اداس کرے ۔ دل میں گھٹن پیدا کرے

مُنجھائے : افسردہ کئے ہوئے (جمع)

مُنجھائی : افسردہ و آزردہ

منجھیاں : بھینسیں ۔ (جمع) بھینس کو منجھ اور مینہہ بھی کہتے ہیں ۔ مینہہ سے میٹر (بھینس دوہنے والا) اور مہینوال (بھینسوں والا) کے الفاظ بنے ہیں

مُنجھیندی ہے : افسردہ کرتی ہے

من چھڈ : (پنجابی) نہ چھوڑنے والا ۔ قرض نہ معاف کرنے والا

منڈڑی : مندی کی تصغیر ۔ بری خراب ۔ مندا کڈھنڑ محاورہ ہے ۔ جس کے معنی ہیں گالی دینا ۔ مندا کرنڑ : برائی کرنا

منڈڑے : برے ۔ مندے کی تصغیر ۔ گالیاں ۔ فضیحتیں

منڈڑا : برا ۔ خراب ۔ مندا کی تصغیر

مندر : ہندوؤں کی پوجا پاٹ کی جگہ ۔ مختلف دیویوں دیوتاؤں کے نام کے مندر

مندر : سکھ مندر کی ایک ترکیب دیوان میں آئی ہے جو دل انسان کے لئے استعمال کی گئی ہے وہ جگہ جہاں امن و آشتی ۔ سکھ چین اور سکون و قرار کی پوجا کی جاتی ہے

من مندر : دل کا مندر ۔ وہ مندر جہاں دل (عشق و محبت خلوص و پیار) کی پوجا ہوتی ہے

مندراں : صحیح لفظ مندریاں ہے ۔ جو مندری بمعنی انگوٹھی کی جمع ہے ۔ انگوٹھیاں

منڈھ لاکنوں : ابتدا کے وقت سے ۔ روز ازل سے ۔ شروع ہی سے ۔ منڈھ درخت کے تنے کو کہتے ہیں ۔ مجازاً اصل اور بنیاد کے معنوں میں مستعمل ہے ، منڈھوں کے معنی ہیں اصلاً ۔ بالکل ۔ منڈھ کنوں کے معنی ہیں شروع سے ۔ منڈھ پاند کے معنی ہیں اول اور آخر ۔ پاند کے معنی سِرا

منڈھوں : بالکل ۔ ہرگز

من ڈے : (پنجابی) قرض واپس ادا نہ کرنے والا

من : چالیس سیر کا وزن

منزی : من گئی ۔ راضی ہو گئی

مٹیساں : بہ مسرت زندگی بسر کروں گی

مٹیسوں : مستفیض ہوں گے ۔ بہ مسرت تمام زندگی بسر کریں گے ۔ لطف اندوز ہوں گے

مٹی / مٹیں : کنارے پر ۔ مٹ دریا کے کنارے کو کہتے ہیں ۔ دیکھو (ہک منی)

منزل : منزل

منزہ : پاک صاف ۔ بے عیب

منسی : بھولا ہوا ۔ نسیان والا

منصب : مقام ۔ عہدہ ۔ رتبہ

منصور : حسین ابن منصور حلاج جس نے اناالحق کا نعرہ لگایا اور اس کی پاداش میں 304 ہجری میں سولی پر لٹکایا گیا اور اسکی لاش کو جلا کر دریائے دجلہ میں بہا دیا گیا

منصور : فتح مند ۔ کامیاب و کامران

منصوری : منصور حلاج کا مسلک

منطق : علم منطق جو دلائل لانے کے متعلق بحث کرتا ہے

منظور : منظور نظر ۔ تسلیم ۔ قبول ۔ پیش نظر

من علم الی العین : کون جانتا ہے سرچشمے کو

منقول : نقل کیا گیا ۔ علم کی دو قسمیں ہیں ۔ ایک معقولات کا علم یعنی ان مضامین کا جن کا تعلق عقل انسانی سے ہے مثلاً ریاضی ۔ طبعیات ۔ کیمیا وغیرہ اور دوسرا منقولات کا علم یعنی ان مضامین کا علم جو اسلاف سے منقول آرہے ہیں

منکر : انکار کرنے والا

منگاں : میں مانگوں

منگدی : مانگتی

موہن : خوبصورت

من موہنیاں : دل کو موہ لینے والی (جمع)

منہہ : منہہ ۔ چہرہ

منہہ ولاکے : منہہ پھیر کر

مینٹے / مینٹیں : مینے

مینٹوں : مینٹوں سے

منیندیم : میرا (محبوب) میری بات مانتا ہے

مننے : مانے

منیساں : من جاؤں گی ۔ منائی جاؤں گی

منگدیاں : مانگتی ہیں

منگنیں : انکا (جی) چاہے

منگوں : ہم مانگیں

منگیا : مانگا

من ملدے : دل کے اندر سما جانے والے

من مچل : بھولا بھالا ۔ اصل میں دانا لیکن اپنے آپ کو جان بوجھ کر بھولا بھالا ، کم فہم اور سیدھا سادہ ظاہر کرنے والا ۔ اس لفظ (اور چند دوسرے الفاظ کی) تذکیر تانیث حروف کی حرکت میں تبدیلی پیدا کرنے سے کی جاتی ہے مثلاً واحد مذکر کو منِ مچُل کہیں گے واحد مونث کو من مچِل اور جمع مذکر کے لئے من مچَل بولیں گے اس قسم کے چند الفاظ ذیل میں دیئے جاتے ہیں

(واحدمذکر -- معنی)

وہُڑ	ایک جوان بیل
چھوہرَ	ایک لڑکا
ککڑ	ایک مرغا
چھُروَگل	آوارہ

(جمع مذکر -- معنی)

وہَڑ	بہت سے جوان بیل

چھوہرَ   بہت سے لڑکے
ککڑ   بہت سے مرغے
چھڑوَچِل   آوارہ (جمع)
(واحدمؤنث-- معنی)
وَھڑِ   جوان گائے
چھوہرِ   ایک لڑکی
ککڑِ   ایک مرغی
چھڑوَچِل   آوارہ
علی ہذالقیاس اگر آخری حرف سے پہلے کا حرف مشدد ہے تو اس کی تصغیر تانیث اسی قاعدے کے مطابق ہو گی صیغہ مونث کی جمع کرنا ہو تو " یں " کا اضافہ کر دیتے ہیں جیسے چھوہرِیں۔ککڑِیں۔وہڑِیں وغیرہ
موالی : موجی ۔ مست ۔ دنیا جہان کے جھمیلوں سے آزاد
موت : موت
موج : موج
موجود : موجود
موحد : توحید پر ایمان رکھنے والا
موذن : اذان دینے والا
موذئی : ایذا دینے والا
مور : مور
مورت : مورت
موڑ : واپس لے آ ۔ موڑ دے ۔ رخ پھیر دے ۔ پلٹا دے
موڑگیوں : تم رخ بدل کر (منہ موڑ کر) چلے گئے
موڑم : میرا دوست رخ بدل دے ۔ واپس آ جائے
مُوزی : بالکل ۔ قطعاً
مُوزی : اصل زر ۔ پونجی ۔ سرمایہ
موڑیں : تم موڑ دینا (فعل امر)
موسم : موسم
موسیٰ : حضرت موسیٰ علیہ السلام جو کوہ طور پر اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہوتے تھے ۔ اور جنہوں نے دیدار خداوندی کا نظارہ کرنے کی خواہش کی تو نور تجلی سے کوہ طور جل گیا
موقن : یقین رکھنے والا
مُول : ہرگز ۔ قطعاً ۔ بالکل
مولا : مولا ۔ مولا پاک نے
مُولھ : پونجی ۔ سر پر رکھا ہوا سامان ۔ بنج بیوپار کی چیزیں
مُولھ مٹھی : وہ جس کی پونجی لٹ گئی ہو ۔ بے سروسامان
مُولی : مولی
مُومل : مومل مینڈھرا سندھ کے علاقے کی

مشہور رومانی داستان ہے ۔ اس داستان کی
ہیروئن کا نام مومل تھا
مومن : ایمان رکھنے والا
مُوں :(ہندی) میں ۔ میں سے
موں موں : مرنے کے وقت کی کراہٹ ۔
سانس اکھڑنے کی آواز
مُونجھ : اداسی
مُونجھ مُونجھاری یا مونجھ منجھاری : اداسی ۔
مایوسی ۔ دلگیری
مُونجھ منجھائیَ : اداسیوں کی مایوس کی ہوئیَ
مُونجھاں : اداسیاں
مُونجھی : اداس ۔ مونجھا کی تانیث
مُونجھیں : اداسیوں (نے یا کے یا سے وغیرہ)
مونڈھے : کندھے ۔ کندھے پر
موہٹیاں : خوب صورت ۔ موہنے والی ۔ موہ
لینے والی (جمع مونث)
مونس : مونس و غمخوار
مونہہ : مونہہ ۔ چہرہ
منہ پلڑو : منہ پر دوپٹے کا آنچل ڈال کر نوحہ
اور ماتم کرنا
مونہہ نہ ملندی بات : چھوٹا منہہ بڑی بات ۔
وہ بات جو منہ میں نہیں سما سکتی

موہ لیا : گرویدہ کر لیا ۔ فریفتہ کر لیا
موہن : خوبصورت ۔ دل موہ لینے والا
موہن مالے : ایک زیور کا نام ہے (جمع)
موہٹیاں : موہ لینے والی (جمع)
موہٹاں : موہنے والا ۔ خوبصورت
موہٹی / موہٹیں : موہ لینے والی
موہندا ہے : موہ لیتا ہے
موہندی ہے : موہ لیتی ہے
موہندیاں : موہ لیتی ہیں
موہندے : موہ لیتے
موہی : موہ لی
موہے : مجھے
موہیا : موہ لیا
موہیں : اس نے موہ لیا
موئیَ : مری ہوئیَ ۔ مردہ ۔ مر گئی
موئیَ موئیَ : مرے ہوئے ۔ مردہ
موئے : مر گئے
موئے : مرے ہوئے ۔ مر گئے
موئیں جیندیں : زندگی اور موت دونوں
حالتوں میں ۔ مر کر یا جیتے جی
موئیم : میں مر گئی
مویشی : مویشی

مہار : وہ رسی جو اونٹ کی نکیل میں ڈالتے
ہیں اور جس کی مدد سے شتربان اونٹ ہانکتے
ہیں ۔ باگ ڈور

مہار : ضلع رحیم یار خان کا ایک قصبہ جہاں
حضرت نور محمد رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے

مہاراں : مہار کی جمع ۔ مہاریں ۔ اونٹ کی
باگ ڈور (جمع)

مہادیو : بڑا دیوتا

مہاں : بڑا

مہانگے : مشکل ہے ۔ مہنگا ہے

مہانگی : مشکل (مونث) ۔ مشکل سے ملنے
والی ۔ مہنگی

مہجور : ہجر کی ماری ۔ فرقت زدہ

مہجوری : جدائی ۔ مہجور ہونے کی کیفیت ۔ ہجر

مِہر : مہربانی

مُہروا : مور

مہان : مہمان

مہنجا : (سندھی) میرا

مہنجو : (سندھی) میرا

مہورت : شبھ گھڑی ۔ نیک ساعت ۔ کسی
کام کی نیک ساعت میں ابتدا کرنا

مہیا : حاصل ۔ دسترس میں آیا ہوا ۔ موجود ۔
تیار جو چیز مل چکی ہو

مہروں : (مہر سے) ازراہ کرم ۔ محبت سے

مہیش : ہندوؤں کے ایک دیوتا کا نام

میں : بھینسیں ۔ میں دے : بھینسوں کے

مہندیاں : مہندی کی جمع

مُہندی : موہ لیتی

مٹوں : مٹے سے (جمع)

مٹیں : مٹے ۔ طعنے

مَیں بیٹھیں : مایوس بیٹھنے کی حالت میں

میںوال : بھینسوں کا چرواہا ۔ مجازاً ۔ محبوب

مینہ : مینہ

مینے : مینے

مئی : ماں

میاں : میاں (عام معنوں میں) لقب اعزازی
جیسے جناب وغیرہ ۔ یہ لفظ خاوند کے معنوں
میں سرائیکی میں استعمال نہیں ہوتا

میاں جی : میاں جی ۔ مکتب کا مدرس

میت چیت : دوست کے ساتھ پھاگ کھیلوں
۔ میت کے معنی دوست اور چیت کے معنی
موسم بہار

میتا : دوست ۔ محبوب

میٹے : مٹائے

میثاقوں : میثاق کے دن سے ۔ روز اول سے

میڑا : میرا

میڑی : میری

میڑڑے : میڑے کی تصغیر ۔ میرے

میڑیاں : میڑی کی جمع ۔ میری (جمع)

میخانے : شراب خانے

میخوار : شراب پینے والے یا والا

میخواری : شراب پینا

مِیر : سردار

میرو : میرا

میرا : میرا

میری : میری

میرے : میرے

میقات : وہ مقررہ اوقات و مقامات جن میں حضرت موسیٰؑ کو شرف تکلم حاصل ہوتا تھا

میقاتاں : میقات کی جمع (دیکھو میقات)

مئے کوثر : حوض کوثر کی پاکیزہ شراب

میکوں : مجھے

مَیل کچیلا : میلا کچیلا

مَیل : میل ۔ غلاظت

میل : میل ملاپ

میلا : ملاقات

مَیلا : غلیظ

مَیلڑے : میلے کی تصغیر ۔ میلے

میلی کچیلی : میلی کچیلی

مَیل کچیلے : میلے کچیلے

میلی : میلی

مَیلے : میلے ۔ غلیظ

میلے : ملائے

میلے : ملاقاتیں ۔ ملاپ

میلیں : تم ملا دینا (فعل امر)

میم دے اولے : میم کی اوٹ میں

مَیں : مَیں

میں : میں

مینڈیاں : مینڈی کی جمع

مینڈھرا : مومل مینڈھرا کی رومانی داستان کا ہیرو

مینڈھیاں : مہندی کی جمع

مینڈھیئیں : مہندیوں (میں ۔ نے ۔ کا ۔ کو وغیرہ)

میں سنگ : میرے ساتھ

مینگھ : برسنے والا بادل ۔ گھنگھور گھٹا

مِینہہ : بارش

مینہہ : بھینس

****

ن

****

ن :(نون) یہ حرف بطور لاحقہ استعمال ہوتا ہے ، اصل میں "ہن" کا مخفف ہے ، جس کے معنی "ہیں" کے ہیں جمع مضارع کی یائے مجہول کو بھی ساکت کر دیتا ہے۔ مثلاً " کھاندے ہن " کو " کھاندن " بولیں گے۔ یعنی وہ کھاتے ہیں

نابود :(ف) مٹ چکا ۔ فنا

ناچت :ناچتا ہے

ناحق :خلاف حقیقت ۔ ناحق

نادانی :نا سمجھی ۔ عدم واقفیت ۔ حماقت ۔ بیوقوفی

نار : آگ

نارائن :برہما ۔ بشن جی ۔ (خدا)

ناز :ناز

ناز پلنی :ناز پروردہ

نازک :نازک

ناز نوازی :نازوادا

نازنین :نازوادا والی ۔ نازک اندام ۔ محبوب ۔ نازنین

نازو :ناز والے ۔ ناز بھرے

نازو والے :نرم و گداز سنہری ریت کے ٹیلے

ناس :تباہ

ناسوت :عالم خاک سے متعلق ۔ یہ خاکی دنیا جہان

ناسوتی :خاکی ۔ ارضی ۔ عالم خاک سے متعلق

ناسوراں :ناسور کی جمع

ناسی :بھولنے والی

ناسیں :نتھنوں میں

ناسیں تار :گہرا پانی جو ناک سے اوپر تک آجائے

ناصح :نصیحت کرنے والا

ناطق :بولنے والا ۔ مجازاً انسان

نافرمان :ایک پھول کا نام ہے

ناقص :ناقص ۔ خراب ۔ نقائص والا

ناکس :نا اہل

نال :ساتھ ۔ کے ساتھ

نال نہ نیتا :ساتھ نہ لے گیا ۔ (نیوٹ مصدر کے معنی لے جانا)

نالہ :نالہ

نالہ زاری :آہ و فغاں

نالے :کے ساتھ ہی ۔ یا کے ساتھ ہے

نالے :نالہ کی جمع

نالے :ندیاں

نام :نام ۔ نام کے ساتھ

نامنظور : نامنظور

ناموس : عزت ۔ نام ونگ

ناموں : نام سے

ناں : نہ

ناں تاں : نہیں تو ۔ ورنہ وگرنہ

ناں : نام

نانگ : سانپ

نانگیں : سانپوں (کی ۔ کو ۔ میں ۔ سے وغیرہ)

ناویں : نویں تاریخ ۔ نو تاریخ

ناہق : ہینگنے والا ۔ گدھا

ناہے: (سندھی) نہیں ہے

ناہی : منع کرنے والا ۔ روکنے والا

ناہیں : نہیں ہے

ناویں : نہاؤں

نبات : کوزہ مصری

نبات : نباتات

نباتاں : نبات کی جمع ۔ مصری کی ڈلیاں

نباتڑیں : نباتیں ۔ مٹھائیاں ۔ مصری کی ڈلیاں

نبیاں دا :نبیوں کا

نبی : نبی ۔ پیغمبر

نبیڑے : بھگتے ۔ طے کرے ۔ فیصل کرے ۔

چکائے ۔ نبیڑے

نبھ گئے : گزر گئے

نبھ ویندے : گزر جاتے

نبھا : گزار

نبھانواں : میں گزاروں ۔ نبھاؤں

نبھانوݨ : گزارنا ۔ نبھانا ۔ پورا کرنا

نبھانودیاں : گزارتی ہوں

نبھاوے : گزارے ۔ نبھاوے

نبھانویں : تم گزارنا ۔ نبھانا (امر)

نبھایم : میں نے گزاری ہے

نبھائے : گزارے

نبھائے : بدبخت

نبھائی : نہ بھانے والی ۔ جو کسی کو پسند نہ ہو

نبھائی : بدبخت ۔ بدقسمت ۔ جس کا کوئی

بھائی نہ ہو ۔ بدنصیب

نبھائی: گزاری

نبھائیاں: گزاریں ۔ میں گزاروں

نبھائیندس :(سندھی) میں گزاروں گی

نبھاؤں: ہم گزاریں ۔ ہم نبھائیں

نبھائے: گزارے

نبھائیں: تم نبھانا (امر)

نبھایا: بغیر بھائی کے ۔ بدبخت

نبھایا : غیر پسندیدہ ۔ بدبخت

نبھایا: گزارا

نبھایم: میں نے گزاری

نبھ گیاں: گزر گئیں

نبھن: گزر جائیں

نبھیساں: میں نبھاؤں گی۔ گزاروں گی

نبھیندیں: نبھاتے ہوئے

نبھیوسے: ہم نے نبھایا۔ ہم نے پورا کیا۔
گزار دیا۔ وفا کی

نپیڑن: نچوڑ دیں

نت: ہمیشہ۔ آئے دن

نتونت: ہمیشہ

نتوسے: ہم نے نیت باندھ لی

نتونے: وہ لے گئے

نثار: قربان۔ صدقے

نثاری: قربان کر دی۔ صدقے اتار دی۔
قربان کی

نجات: نجات۔ چھٹکارا۔ رہائی

نجردی: نڈھال ہوتی۔ گھلتی

نجروے: نڈھال ہوتا ہے

نجرساں: میں نڈھال ہو جاؤں گی

نچت گئی: جذب ہو گئی۔ سما گئی

نجھردی: گھلتی۔ نڈھال ہوتی

نحق: ناحق۔ غیر حق۔ خلاف حقیقت

نحل: چھوٹے چھوٹے مذاہب و مسالک

نَحنُ اَقرَب: نَحنُ اَقرَبَ الَیہِ مِن حَبَلِ الوَرِید
میں تمہاری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہوں

نحو: قواعد زبان کا ایک حصہ جس میں جملوں
کی ساخت کے اصول بتائے جاتے ہیں

نحوی: علم نحو سے تعلق رکھنے والے

نخرے: نخرے

نخرے ٹخرے: نازوادا۔ نخرے۔ "ٹخرے"
تابع مہمل ہے

نخل: درخت

ندارد: (ف) نہیں رکھتا

ندامت: ندامت۔ شرمندگی

ندی: ندی

ندیاں: ندیاں

نرالی: عجیب۔ نئی۔ انوکھی

نرالے: عجیب۔ نئے۔ انوکھے

نرالے: آنسو بہائے۔ (نیر بمعنی آنسو سے
فعل بنایا گیا ہے)

نراس: ناامید۔ آس کا نا ہونا۔ مایوس

نرائن: نارائن۔ بشن۔ خدا

نرم: نرم

نرمل : نرم ۔ خوبصورت
نرمل درد : میٹھے میٹھے درد
نرمل : نرمہ (کپاس کی ایک قسم) کی بنی ہوئی
نرملڑے : نرم و نازک ۔ خوبصورت
نِروار : انصاف
نِرواری : انصاف
نرہائی : اکیلے ۔ آزادانہ ۔ بغیر کسی دوسرے
کی مزاحمت کے
نرگس : مشہور پھول جس کو محبوب کی آنکھ
سے تشبیہ دی جاتی ہے
نرگن سرگن : دوزخ بہشت
نرنجن : خدا
نزار : زار و نزار ۔ نڈھال
نزاکت : نزاکت
نزارم : (ف) میں نزار ہوں ۔ عاجز و خوار ہوں
نزدیکی : نزدیک ۔ قریب ہونا
نزہت : پاکیزگی ۔ خوشحالی ۔ تازگی
نزول : اترنا ۔ نزول قرآن
نس : بھاگ ۔ نسنٹ مصدر کا فعل امر ہے ،
اس کا مضارع ہوگا نٹھا ۔ اردوئے قدیم کے
چند جملوں میں سے ایک جملہ یہ بھی ہے ۔
برکت شیخ پٹھا ہک مویا ہک نٹھا (یعنی شیخ پٹھا
کی برکت سے ایک مرگیا ، ایک بھاگ گیا)
اس جملے میں " نٹھا " کا لفظ اکثر کتابوں میں
غلط نقل کیا گیا ہے
نِساہا : ہانپتا ہوا ۔ بے دم ۔ ساہ کے معنی
سانس کے ہیں ن نفی کا ہے ۔ جسے سانس
لینے میں دشواری ہو رہی ہو ، خواہ دوڑنے یا
مشقت کرنے کی وجہ سے ، خواہ زار و قطار
رونے کی وجہ سے ، اسے نساہا کہیں گے
نساء : (ع) عورتیں
نسبت : نسبت
نسخہ : نسخہ
نسدا : بھاگتا
نسل : نسل
نسناس : بندر کی شکل کا ایک خوفناک جانور
نِسنگ : بے تامل ۔ سنگنڑ مصدر سے ہے
جس کے معنی ہیں تامل کرنا ۔ توقف کرنا ۔
نسنگ : جو تامل نہ کرے ۔ نہ ہچکچائے
نسوں : ہم بھاگ جائیں
نسوکڑ : بھاگ جانے والا
نِسے : ہم نہیں ہیں ۔ یہ لفظ ہونا مصدر سے
فعل حال جمع متکلم کا صیغہ ہے ۔ حروف
فاعلی کے ساتھ پوری گردان اس طرح ہو گی

نھیں (وہ نہیں ہے)، نھیں یا ننھ (وہ نہیں ہیں)
، نینھ (تو نہیں ہے)، نوھے (تم نہیں ہو)،
نمھیں (میں نہیں ہوں) نسے (ہم نہیں ہیں)
ہونا کے ایک معنی "پاس ہونا" یا
" ملکیت میں ہونا " بھی ہیں ان معنوں
میں یہ گردان ہو گی:
نسی (اس کے پاس نہیں ہے)، ننھیں (ان
کے پاس نہیں ہے)، نوھی (تیرے پاس
نہیں ہے)، نوھے (تمہارے پاس نہیں ہے)
نمھیں (میرے پاس نہیں ہے) نسے (ہمارے
پاس نہیں ہے)
(یہ نفی کی گردان ہے، مثبت گردان کے لئے
دیکھو ہم)

نَسے: وہ بھاگے۔ بھاگ جائے

نشان: نام و نشان۔ پتہ نشان

نشانوں: نشان سے

نشتر: نشتر

نصاریٰ: عیسائی۔ حضرت عیسیٰؑ کے پیرو کار

نُصرت: کامیابی

نصیب: نصیب۔ قسمت

نصیحت: نصیحت

نظارا: نظارا۔ جلوہ

نظارے: نظارے۔ جلوے۔ مشاہدات

نظر: نظر

نظرے: دکھائی دے

نظرم: مجھے دکھائی دے

نظریم: مجھے دکھائی دے

نظریندے: دکھائی دیتے

نعرہ: نعرہ

نعیم: نعمتوں والا

نفس: اس لفظ کے بہت سے معنی ہیں منجملہ
ان کے یہ لفظ انسانی شخصیت کے ظاہری اور
باطنی پہلوؤں کے مجموعے پر بولا جاتا ہے۔
اس کے علاوہ عقل، علم اور قلب کے
معنوں میں بھی آتا ہے

نفس: سانس

نفسی: خواہشات نفسانی کی

نفقات: مال و زر خرچ کرنے کے شرعی احکام۔
خرچ کا ختم ہو جانا

نفل: نفل۔ زائد عبادت جو واجب نہ ہو

نفوس: نفس کی جمع۔ انفس۔ دیکھو نفس

نفی: نہ ہونا۔ اشبات کا ضد۔ انکار۔ مقام لا

نقارا: نقارہ

نقطہ: نقطہ۔ مرکز (دیکھو مرکز)

نقصانوں : نقصان سے
نقلی : نقلی ـ اصلی کا ضد
نقش : نقش و نگار ـ نقش ـ صورت بنانا ـ
نقش بر آب کے معنی ہیں ، بے حقیقت ـ
ناپائیدار ـ فانی ـ ناممکن
نقشہ : خاکہ ـ تصویر ـ نمونہ ـ نقشہ
نک : ناک
نُکات : نکتہ کی جمع ـ باریکیاں ـ باریک باتیں
نک سیڑھ : نکسیر ـ ناک سے بہنے والی خون
کی دھار ـ مجازاً خون کی دھار ـ نک سیڑھاں
جمع ہے ، خون کی دھاریں
نکالیاں : نکالا کی جمع ـ دیس نکالا ـ ملک بدر
ہونے کا حکم ـ دیس سے نکل جانا
نک ترِک : کمزور کمر یا پیٹھ والی ـ جو بوجھ نہ
اٹھا سکے
نکل گیا : خارج ہو گیا ـ نکل گیا
نکلن : نکلیں
نکلم آہیں : میری آہیں نکلیں
نکماں : بے کار ـ نکما ـ جس کو کوئی کام نہ
ہو ـ فضول ـ بے مصرف
نکمڑے : نکمے کی تصغیر ـ فضول ـ بے کار
نکمڑی : نکمی کی تصغیر ـ فضول بے کار ـ نکمڑ
یں تلفظ ہو گا
نکمڑیں : نکمڑے کی جمع ـ نکمے
نُکھ : کھجور کے پتوں کی بڑی چٹائی
نِکھتی : نکلی
نِکھڑے : جدا ہوئے
نِکھڑے : جدا ہو
نکھڑیم : میں جدا ہوئی
نِکھڑیئے : جدا ہوئے
نکھیڑے : جدا کرے
نکھیڑے : جدائیاں ـ نکھیڑا کی جمع ـ نکھیڑن
مصدر سے نکھیڑا حاصل مصدر ہے ـ بمعنی
جدائی ـ فراق
نکھڑیئے : جدا ہوئے
نکھڑیاں : جدا ہوئیں
نگاہ : نگاہ
نگاہاں : نگاہیں
نگر : ملک ـ علاقہ ـ بڑا شہر
نگری : ملک ـ علاقہ
نِگہ : نگاہ
نگینہ : نگینہ (سرائیکی تھیوا) وہ قیمتی پتھر ،
شیشہ یا الماس جسے انگوٹھی میں جڑتے ہیں ـ
نگ ـ جواہر

نماز : نماز

نمازی : پابند صلواۃ

نماشاں : شام کا وقت ۔ نیم عشاء یا نیم شام

نِماݨاں : بیچارہ ۔ بے کس و بے نوا ۔ غریب ۔ عاجز ۔ وہ آدمی جسے کسی چیز کا ماݨ نہ ہو ۔ نیز بے سہارا ۔ بے آسرا ۔ ماݨ کے معنی آسرا اور سہارا بھی ہیں

نَماݨاں : جو کہیں سما نہ سکے

نماݨی /نماݨیں : بیچاری

نملد :(ف) نہ رہا

نموز : ناموس

نمونہ : نمونہ ۔ مثال

نمی /نمھیں : میں نہیں ہوں ۔ فعل حال نفی (ہونا مصدر) کی پوری گردان لفظ نسے کے تحت دی گئی ہے (دیکھو نسے) ماضی مطلق کی گردان ذیل میں دی جاتی ہے

نہا (وہ نہ تھا) ، نہن (وہ نہ تھے) ، نہویں (تو نہ تھا) ، نہوے (تم نہ تھے) ، نہم (میں نہ تھا) ، نہسے (ہم نہ تھے)

نناݨ :نند

نناݨاں :نندیں

نند : تھنوں میں ۔ مویشیوں کے شیر دان کو جس میں دودھ بھرا رہتا ہے ، نند کہتے ہیں

نند : کرشن جی کے بڑے بھائی بلدیو جی کی منہ بولی ماں

ننِدر :نیند

ننِدرائی : نیند میں ۔ محو خواب ۔ ننِدرایا ، مذکر ہے ، وہ آدمی جسے نیند آ رہی ہو ۔ خوابگیں

ننِدروں :نیند سے

ننڈھڑے :ننڈھے کی تصغیر ۔ چھوٹے

ننڈھڑیپے :چھوٹی عمر کی کیفیت ۔ بچپنے

ننڈھے :چھوٹے ۔ ننھے

نواں /ننواں :نیا ۔ تازہ

نواں /ننویں : نئی ۔ تازہ

ننگ : عزت ۔ وقار ۔ شہرت

نواب : نواب ۔ والئ ریاست

نواز : ناز وادا

نوازیں :ناز و ادا کے ساتھ ۔ نازوادا سے

نوایا : جھکایا ۔ نِوݨ مصدر کا ماضی مطلق کا صیغہ ہے ۔ نوݨ کے معنی ہیں ۔ جھکنا ۔ ایک ضرب المثل ہے ، جیڑھا بھوں نوے اوکوں دشمن جاݨ ۔ تیکوں نوکر مارݨ چیتا ، تیر کماݨ ۔ یعنی جو شخص بہت زیادہ جھکتا ہو اسے اپنا دشمن سمجھو ۔ کیونکہ چیتا اور تیر کمان

ہمیشہ جھک کر قتل کرتے اور مارتے ہیں

نِوایم: میں نے جھکایا

نوائیں: جھکاؤ۔ جھکانا (امر)

نِوائیندس :(سندھی) میں جھکاؤں گی

نِودی: جھکتی

نوح : حضرت نوح علیہ السلام جن کی نافرمان قوم طوفان میں غرق ہو گئی

نور : نور۔ روشنی

نور بھریئے : نور سے بھرے ہوئے۔ نورانی

نور محمدؒ: حضرت خواجہ نور محمدؒ مہاروی مشہور بزرگ اور ولی کامل حضرت خواجہ غلام فرید کے دادا حضرت محمدؒ عاقل صاحب ان کے خلیفہ تھے۔ حضرت خواجہ سلیمان تونسوی بھی ان ہی کے خلیفہ تھے

نوری : نور کا۔ نور والا۔ خاکی کا ضد

نورے : پاؤں میں ڈالنے کا زیور

نور نول : نورانی۔ پُر نور (دیکھو نول)

نوشہ : دولھا

نوک : تیر کی نوک۔ انی

نوک : کاجل کی دھار کی نوک

نوک ٹوک : طعن و تشنیع۔ نوک جھونک

نوک لاون : طعنے دیں۔ طنز کے تیر چلائیں

نوکاں : نوک کی جمع۔ نوکیں

نوکاں : طعنے

نوکاں ٹوکاں : نوک ٹوک کی جمع۔ طعن و تشنیع

نوکر : نوکر

نول : نیا۔ تازہ۔ جوبن۔ عجیب۔ کمیاب۔ خوبصورت

نوں : نو

نُوں :(پنجابی) کو

نون : حرف نون۔ النون جو قرآن کی ایک سورۃ کا نام ہے

نِوھی : تمہارے پاس نہیں ہے، فعل حال واحد کا صیغہ (پوری گردان کے لئے دیکھو نسے)

نوید : خوشخبری

نویرے : نویلے۔ نئے۔ نو آموز

نویڑے : نویلے۔ نئے۔ اوائل عمر میں

نہ : نہ

نِہاراں: میں دیکھوں۔ تکتی رہوں

نِہال: خوش

نِہالی: بستر کا نرم گدا۔ گدیلا۔ توشک

نِہالیاں: نہالی کی جمع۔ توشکیں

نِہالیں: نہالیوں (پر۔ میں۔ سے کا کے وغیرہ)

نِہاں: پوشیدہ۔ چھپا ہوا (ف)

نہر : نہر ۔ چھوٹا دریا ۔ ندی نالہ

نَہر : بھیڑیا

نہڑے کنوں : جھمیلے سے جھنجھٹ سے کھلے جانے سے "نہیڑا" نہیڑنڑ مصدر کا حاصل مصدر ہے ۔ جس کے معنی ہیں جھنجھوڑنا

نہیڑم : مجھے جھنجھوڑے

ہیڑیم : اس نے میرے دل کو جھنجھوڑا

نہم : میں نہیں رہتی ۔ مجھے نہیں ہے (پوری گردان کے لئے دیکھو نسے)

نہیں : نہیں

نہیں : تم نہیں (ہو) (پوری گردان کے لئے دیکھو نسے) نہیں ، نَہ کی صورت ہے جس کے ساتھ یں کا لاحقہ مل گیا ہے ۔ مخفف ہو کر یہ صورت ہو گئی

نیارا : عجیب ۔ انوکھا

نیارڑی : نیاری کی تصغیر ۔ عجیب ۔ انوکھی

نیارے : نیارا کی جمع ۔ انوکھے ۔ نئے ۔ عجیب

نیاز : نیاز مندی ۔ عجز و انکسار

نیازی : نیاز والی ۔ عاجزی والی

نیت : نماز کی نیت باندھنا

نیت مرادی : (دیکھو مرادی)

نیتا : لے گیا

نیتس : وہ لے گیا

نیتم : میں لے گیا

نیتو : تم لے گئے

نیتوسے : ہم نے نیت باندھی

نیتی : لے گئی ۔ لے گیا کی تانیث

نیتئی : تو لے گیا ہے

نیتیئی : تو نے نیت کی ہے

نیٹے : مواقع ۔ کے موقع پر

نیر : آنسو

نیران : آگ

نیراں : نیر کی جمع ۔ آنسوؤں کی دھاریں

نیرنگ : جلوے ۔ تماشے ۔ نئے نئے روپ اور انداز

نیرے : نیر ۔ آنسو ۔ آنسوؤں سے آنسوؤں کی دھاریں

نیڑا : عشق

نیڑے : عشق نے

نیڑے : نزدیک

نیڑے وسدے : قریبی ہمسائے ۔ قریب بسنے والے

نیساں : میں لے جاؤں گی

نیسم : مجھے لے جائے گا

نیش : نشتر ۔ ڈنگ

نیک : نیک
نیک نمازی : نیک اور نماز کا پابند
نیلا : نیلا
نیلا رنگ وٹیو سے : ہم نے نیلا رنگ بدلا ۔ نیلا رنگ غمگینی اور ماتم کی علامت ہے
نیلے : نیلے
نیلیاں : نیلے رنگ کی ۔ نیلی کی جمع
نیم : (س) عہد ۔ پریم نیم : عہد محبت
نیں : تیرے لئے ہیں ۔ یہ لفظ ہنیں کا مخفف ہے جس کے معنی ہیں تیرے ہیں یا تیرے پاس ہیں ۔ ہووݨ (ہونا) مصدر سے واحد کی پوری گردان "ہِسے" کے تحت دی گئی ہے ، جمع صیغوں کی گردان اس طرح ہوگی ہنس (اسکے پاس ہیں) ، ہنیں (انکے پاس ہیں) ، ہنیں (تیرے پاس ہیں) ، ہوے (تمہارے پاس ہیں) ، ہمیں (میرے پاس ہیں) ، ہسے (ہمارے پاس ہیں)
نین : آنکھیں
نَیں : تیز رفتار پہاڑی ندی
نیناں : نین کی جمع ۔ آنکھیں ۔ نیناں دے : آنکھوں کے
نیں : کلمہ ندا ۔ (موٴنث)
نیڻاں : آنکھیں
نینگر : نوجوان لڑکے ۔ نو عمر لڑکے ۔ واحد مذکر کے لئے نینگرُ اور واحد موٴنث کے لئے نینگرِ ہو گا ۔ جمع موٴنث نینگریں
نینھ : عشق ۔ محبت
نینھیں : عشق میں
نینواں : میں لے جاؤں
نینویں پوری : صحیح و سالم لے جانا (فعل امر) ۔ مجازاً پوری کرنا ۔ وفا کرنا ۔ نبھانا (امر)
نیور : پازیب
نی وے : "نیں وے" نیں کلمہ ندا ہے ، دیکھو نیں ۔ وے کے معنی ہیں ارے ، یہ بھی کلمہ ندا ہے ۔ موٴنث کے لئے "ون" بولتے ہیں ۔ مثلاً ونڄ چھوہر کے معنی ہوں گے ۔ اری لڑکی
نیوے : لے جائے

****

و

****

و : (وا) واؤ کا حرف ۔ یہ بطور لاحقہ استعمال ہوتا ہے اور "تم" کے معنی دیتا ہے ۔ مثلاً کھادو : تم نے کھایا

و :(ف) نیز ـ اور

وا : ہوا

وات : منہ

وات : منہ میں ـ "مصیبت وات"
"سولاں وات" وغیرہ کے معنے ہوں گے
مصیبت کے منہ میں ـ درد واندوہ کی گرفت
میں ـ ڈکھاں وات : مبتلائے درد وغیرہ

واتوں : منہ سے

واٹ : راستے ـ راستے سے مثلاً "میڈی
واٹ آنویں" : میرے گھر کے راستے سے آنا

واٹم : غائب

واٹیں : راستے ـ راہیں

واجا : باجا

واجب : جس کا ہونا ضروری ہے

واحد : ایک ـ اکیلا ـ ایک ہی

وادھوادھی : زیادہ ـ افزوں

وادھے : زیادتیاں ـ زیادہ

وادھی : زیادہ (مونث)

وادی : وادی ـ وادی ایمن : وہ جگہ جہاں
موسیٰ علیہ السلام نے تجلی دیکھی تھی

وادیاں : وادی کی جمع ـ وادیاں

وار : مان لے (اب متروک ہے) ـ تسلیم کرے

وار : بار ـ مرتبہ

وار : قربان کر

وار : دن ـ ایام

وار : بار ـ جنگل ـ ویرانہ

واراں : باری

وارا گار : (سندھی) مویشیوں کا گوبر وغیرہ

واراں : انبوہ ـ حملے ـ وار کی جمع

واراں : قصیدے ـ گیت

واراں : قربان کروں

وارث : وراثت میں کسی جائیداد کو حاصل
کرنے والا ـ مالک

واروار : ابھی چند ہی دن ہوئے ہیں ، ان ہی
ایام میں

وارھاں : قصیدے ـ گیت

واری : باری ـ موقع

واری : قربان ہوئی ـ صدقے قربان کی یا ہوئی

وارے : باری (جمع) ـ مواقع

وارے : زمانے ـ ایام

وارے : (سندھی) والے

واس : وطن

واسُو : بسنے والا ـ رہنے والا

واسی : رہنے والی

واصل : ملانے والا ۔ ملنے والا

واضح : صاف ۔ کھلم کھلا ۔ ظاہر ۔ بیّن ۔ عیاں

واقع : واقع

واقعے : واقعہ کی جمع ۔ حادثات

واقف : واقف ۔ واقفیت رکھنے والا ۔ آگہی رکھنے والے عالم اور بزرگ

واگ ولائے : سواری کا رخ موڑے ۔ پلٹے ۔ واگ کے معنی باگ یا لگام کے ہیں ۔ ولائے کے معنی ہیں واپس موڑے ۔ پلٹے

واگ ولائی : باگ واپسی کی طرف موڑ دی ۔ سواری کا رخ پیچھے کی طرف موڑ دیا

واگاں : واگ کی جمع ۔ باگیں

واگی : اس جیسا ۔ اسی شکل کا ۔ باگ ڈور کا

وال : بال

والا : والا

والتین : قرآن حکیم کی ایک سورت کا نام

والزیتون : قرآن حکیم کی ایک سوت کا نام

والشمس : قرآن حکیم کی ایک سورت کا نام

والصافات : قرآن حکیم کی ایک سورت کا نام

والقلم : قرآن حکیم کی ایک سورت کا نام

والیل : قرآن حکیم کی ایک سورت کا نام

والی : متعلق ۔ والی

والی : ریت ۔ نرم باریک سنہری ریت

والی : بالی ۔ کان کا زیور

والے : بالے ۔ بالیاں ۔ کان کے زیور

والے : والے ۔ کے

والیاں : بالیاں

والیاں : والی (ریت) کی جمع ۔ ریگزار

والیں : بالوں نے

والیاں : والی کی جمع مونث ۔ والی ۔ تعلق رکھنے والی

واند : فراغت ۔ فرصت ۔ مہلت

واندا : خالی (مذکر)

واندی : خالی (مونث)

واندے : خالی ہے

وانڈھی : دور ۔ ایک طرف ۔ فاصلے پر ۔ الگ تھلگ

واٹ : ترس ۔ رحم

واٹ : گانے کی دردناک آواز ۔ نوحے کی لے ۔ طرز

وانگ : مانند ۔ کی طرح

وانگڑ : وانگ کی تصغیر ۔ کی طرح ۔ مانند

وانگوں : کی طرح سے ۔ مانند

وانگے : مانند ۔ کی طرح

واہ : آسرا ۔ سہارا

واہ : کلمہ انبساط ۔ تعجب ۔ کیا خوب

واہی : بجائی

واہی : قلم چلائی

واہیں : آسرے ۔ سہارے

وائیں : ہوائیں

وبال : مصیبت

وپار : بیوپار

وت : پھر

وتاں : پھروں

وتر : تنہا ۔ ایک طاق عدد جو دو پر تقسیم نہ ہو سکے ۔ اکیلا

وتن : پھریں

وتی : رہی

وٹ : حاصل کر

وٹا : بٹہ لگا کر ۔ بدنام کر ۔ وٹا لانونڑ یا بٹہ لگانا دونوں ایک ہی رسم وٹا سٹہ کی یاد گار ہیں ۔ جس میں بہن بیٹی کے بدلے میں دلہن لائی جاتی تھی ۔ اس رسم کی مذمت کے طور پر یہ محاورہ بن گیا ہے ۔ ورنہ وٹا یا بٹہ سے اینٹ ، روڑا یا پتھر وغیرہ مراد نہیں ہو سکتی

وٹڑی : سیاہ تاگے جو کانوں میں ڈالتے ہیں

وٹڑی : پتھر کی بٹی

وٹیا : بدلا ۔ حاصل کیا ۔ کمایا

وٹیساں : میں بدلوں گی ۔ میں تبدیل کروں گی

وٹیو سے : ہم نے بدلا ۔ تبدیل کیا ۔ ہم نے کمایا کے بدلے میں حاصل کیا

وٹیاں : بدلے میں لیں ۔ کما لیں

وٹیاں : کس لیں

وٹھا : برسا

وٹھڑم : میرا علاقہ بارشوں سے شاداب ہو

وٹھڑی : برسی ۔ برسات ہوئی ۔ بارشوں سے شاداب ہوئی

وٹھڑے : آباد ہوئے ۔ بسے

وٹھڑے : برسے ہوئے ۔ جن پر مینہ برس چکا ہو

وٹڑے : وٹے کی تصغیر ۔ اینٹوں یا پتھروں کے ڈھیلے

وج : شہرت

وجاگیوں : تم بجا گئے

وجائی : بجائی

وجد : وجد ۔ حالت ذوق و شوق ۔ حالت بے خودی

وجدا گجدا : زور شور سے بج گرج رہا ہے

وجسن : بجیں گے

وجدان : گم شدہ چیز کو پانا ۔ حواس باطنی سے

محسوس ہونے والی بات

وجدانوں : وجدان سے

وجدانی : وہ بات جو حواس باطنی سے محسوس ہو

وجدوں : وجد سے

ورج وجا : علانیہ ۔ ڈنکے کی چوٹ پر

وجود : ہستی ۔ ہونا ۔ زندگی ۔ ذات (مطلوب حاصل کرنا)

وجودی : وحدت الوجود

وجہ اللہ : قرآن حکیم کی آیت ، کُلُ شئیِ ہالکِ الاّ وجہ، تمام چیزیں فانی ہیں سوائے حی اور قائم کے

وِچ : بیچ ۔ میں ۔ میں سے

وِچار : سوچ بچار ۔ تفکر

وِچاری : بیچاری

وِچارے : بیچارے

وِچالے : بیچ میں ۔ کے درمیان

وِچوں : میں سے

وِچھا : بچھا

وچھانواں : بچھاؤں

وچھانون : بچھائیں

وچھڑے : بچھڑے ہوئے

وچھڑیا ڈھول : بچھڑا ہوا محبوب

وچھوڑا : جدائی

وچھوڑے : جدائیاں ۔ جدائی نے

وحدت : توحید پرستی

وحشت : وحشی پن ۔ جوش جنون

وحشی : وحشی ۔ جنگلی

وحشت آرائے :(ف) وحشت کو آرائش دینے والے

وداع : خیرباد کہنا

ودھا : بڑھا

ودھا رکھ : بڑھائے رکھو ۔ بڑھاتا چلا جا

ودھاوے : بڑھائے

ودھایم : نے بڑھایا ۔ میم فاعلی بھی ہے ، اور مفعولی بھی مثلاً تانگھیں آس ودھایم کے معنی ہوں گے انتظار نے میری آس بڑھائی

ودھائی : مبارک باد

ودھائیاں : مبارکبادیاں

ودھدا : بڑھتا

ودھدی : بڑھتی

ودھدیاں : بڑھتیں

ودھیندی ہے : بڑھاتی ہے

وڈاٹ : بھاری ہتھوڑا

وڈائی : بڑائی

وڈائیاں : بڑائیاں ۔ فخر تکبر
وڈڑے : بڑے
ور : بر ۔ خاوند ۔ شوہر
ور : گھرور ۔ گھربار
ورادھا : جم کر بیٹھ گیا ۔ براجمان ہوا ۔ یہ لفظ اصل میں براجیا ہے ، جو لسانی اصولوں کے تحت ودادھیا یا واردھا ہو گیا ہے ، براجیا کے معنی "براجمان ہوا" ہیں
ورادھے : جم کر بیٹھ رہے ۔ ڈٹ گئے
ورائیں : بغیر ۔ کے علاوہ
ورتارا : برتاؤ ۔ سلوک ۔ رویہ
ورتیاں : نے فلاں سے ساز باز کر لی
ورتیاں : آباد ہوئیں
ورثہ : وراثت
ورگی : (پنجابی) اس جیسی ۔ نقل
ورد : وظائف ادا کرنا ۔ اللہ تعالیٰ کے نام کی تسبیح پڑھنا
ورد کیا : نوک زبان پر رکھا ۔ یاد کیا ۔ پڑھا
وری : واپس ۔ ولی کو ہندی تلفظ میں ادا کیا گیا ہے
وڑ : داخل ہو ۔ قدم رکھ
وڑ گیا : دھنس گیا
وڑاں : داخل ہو جاؤں
وڑی : داخل ہوئی
وڑیاں : داخل ہو گئیں ۔ چھپ گئیں
وس : بس ۔ اختیار
وس : برس ۔ مینہ برسا
وس : بس ۔ آباد ہو (امر)
وسا : آباد کر (امر)
وِسا : اعتماد ۔ بھروسا
وِساکے : مغالطے میں رکھ کر ۔ اعتماد پیدا کر کے دھوکا دینا
وِسار : بھول (امر)
وِسارا : فراموشی ۔ بھول
وِساراں : میں بھولوں ۔ میں فراموش کروں
وِساری بیٹھیں : تم بھولے ہوئے ہو
وِسارے : بھول جائے ۔ بھلائے
وِساریا : بھلایا
وِساریس : اس نے بھلا دیا ۔ وہ بھول گیا
وِساریم : میں نے بھلایا
وِساریم : اس نے مجھے بھلا دیا
وِساریو : تم نے بھلا دیا
وساواں : بساؤں ۔ میں آباد کروں
وساونڑ دے : برسانے کے

وساؤنیں : برسنے والی

وساوے : بسائے ۔ آباد کرے

وِساہی: قابل اعتماد ۔ یقینی

وَسائی: آباد کی

وسائے : بسائے ۔ آباد کرے

وسائیں : تم آباد کرنا (امر)

وسایا : آباد کیا ۔ بارشوں سے سرسبز و شاداب کیا

وسایا : برسایا

وسایم : نے مجھے آباد کیا

وسایم : میں نے آباد کیا ۔ میرے ملک کو اس
نے آباد کیا ۔ یا میرے ملک میں بارش برسائی
ہے ۔ یا میرے ملک کو شاداب و سرسبز کر دیا ہے

وستی : بستی

وسدا : آباد ہوتا ۔ آباد رہتا ہے

وسدم : میرے ساتھ بستا ہے

وسدی : بستی ہے ۔ آباد ہوئی ہے

وسدے : ہمسائے

وسدے : آباد رہتے

وسدیاں : آباد ہوتی ہیں ۔ بستی ہیں

وسدیاں : ہمسایہ عورتیں

وِسدیاں: دھوکہ کھا جاتی ہیں

وِسرندا: بارش برسنے کے بعد کی کیفیت

وِسرائے : بھلا دیئے

وس رس: خوشی سے آباد ہو

وِسر : بھول جا

وِسر گئے : بھول گئے ۔ وسر گیاں : بھول گئیں

وِسرم: مجھے بھول جائے

وِسرن: بھول جائیں ۔ بھولیں

وس وسیب : اردگرد کے بسنے والے ہمسائے

وِسری: بھولی ۔ بھول گئی

وِسرے : بھولے ۔ بھول جائے

وِسریا: بھولا

وِسریاں: بھول گئیں

وِسرم: مجھے بھول گیا

وِسریم: میں بھول گئی

وِسریوسے : ہم بھول گئے

وِسریوسے : نے ہمیں بھلا دیا

وِسریے : بھول بھلا گئے

وسی : آباد ہو گا

وسیں : تم آباد ہو (فعل امر)

وسعت : پھیلاؤ

وسم : میرا (دوست) آباد ہو ۔ بسے ۔ میم
فاعلی ہے ۔ مثلاً وسم رقیب : میرے رقیب بسیں

وسن : بسیں ۔ آباد ہوں

وسن : برسیں

وسوسہ : وسواس ۔ وہم ۔ خیالی خوف

وسو : برسو (امر)

وَسُون: آبادی

وسوں : ہم آباد ہوں

وسے : آباد ہو

وِسے : بھول کر اعتماد کرے ۔ مجازاً بسر ہو ۔
وِسنْ مصدر کے معنی ہیں بھول کر یا غلطی
سے اعتماد کر لینا

وسیساں : میں آباد کروں گی

وسیسی : وہ آباد کرے گا

وسیں : تم آباد ہونا

وسیں پیا : آباد رہو ۔ بستے رہو

وصف : وصف ۔ خوبی

وصل : ملاپ ۔ وصل

وصال : وصل ۔ ملاپ

وضع : بناوٹ ۔ طریقہ

وطنیں : وطن کو ۔ وطن کی طرف

وطن : وطن ۔ اپنا دیس

وعدہ : نیکی کا اقرار ۔ انعام کا وعدہ

وعدے : وعدے ۔ وعدہ کی جمع

وعظ : اچھی بات ۔ نیکی کی تلقین

وعید : دھمکی ۔ ڈراوَ ۔ سزا دینے کا وعدہ

وغا : لڑائی ۔ جنگ

وفا : وفا ۔ پورا کرنا ۔ ایفائے عہد ۔ ایفائے محبت

وفی انفسکم: وفی انفسکم افلا تبصرون ۔
(دلائل) تمہارے اپنے اندر موجود ہیں ۔ کیا
تم انہیں نہیں دیکھ سکتے

وقایہ : فقہ کی مشہور کتاب جو درس نظامی میں
شامل ہے

وقت : وقت ۔ جمع کی صورت میں زمانہ ۔ ایام

وِکانلڑی:وِکاندی کی تصغیر ۔ بکتی

وِکاٹا: بک گیا

وکاٹی/وِکاٹیں: بک گئی

وکڑے : بارانی اور کوہستانی علاقوں میں بارش
یا پہاڑی نالوں کے پانی کو روکنے اور کھیتوں کو
سیراب کرنے کے لئے منڈیریں بنائیں جاتی
ہیں ۔ انہیں وکڑے کہتے ہیں ۔ یہاں مراد
کھیت ہے ، وکڑا چڑھانونڑ محاورہ ہے ۔ جس
کے معنی ہیں ۔ چاروں طرف سے گھیر لینا ۔
وکیڑ اور وکیڑا بھی اسی لفظ سے ہیں

وِکھوہیے : ملامتیں

وِکھوہیں : ملامتوں (کی ۔ سے ۔ نے وغیرہ)
رسوائیوں کی

وگ : ریگستان میں سینکڑوں اونٹ ، اونٹنیاں اور ان کے بچے اکٹھے مل کر چرتے رہتے ہیں۔ شام کے وقت واپس گھر کو آتے ہیں تو بھی اکٹھے ہو کر ایک قطار کی شکل میں آتے ہیں ، اونٹوں کے اس گروہ کو " وگ " کہتے ہیں۔ گائیوں کے گروہ کو کھیر۔ بھینسوں کے گروہ کو مہاگ۔ دونوں کے ملے جلے گروہ کو مال یا چھیڑ۔ بکریوں بھیڑوں کے ریوڑ کو اجڑ ان کے بچوں کے ریوڑ کو چانگ اور بیلوں کے گروہ کو ترنڈی کہتے ہیں۔ کتوں اور بھیڑیوں کے گروہ کو ریٹر ، حملہ آور گروہ کو دہر۔ صلح صفائی کرانے والے وفد کو میٹرھ اور شکاریوں کے حلقے یا گروہ کو پرہ کہتے ہیں۔ اونٹنیوں کے گروہ کے لئے ڈاگ کا لفظ ہے شکاری کتوں کے گروہ کو لودھ کہتے ہیں

وگ کر آنوݨ :(محاورہ ہے) اکٹھے مل کر آنا۔ تیزی کے ساتھ آنا

وگ وگ : دوڑ کر۔ بہ عجلت تمام

وِگھریاں : بکھر گئیں۔ پھیل گئیں

ول : واپس آ (امر)

ول : پھر

ول : پیچ و خم۔ بل

ول : کی طرف

ول پائے : بل ڈالے

ول وچ : طرفداری میں۔ اپنی ہمنوائی میں۔

ول دی : کے حق میں

ولا : پھر دوبارہ

ولا : پھیر کر

ولا : پھیر دے۔ پلٹ دے۔ موڑ دے (فعل امر)

ولایت : ولی ہونا

ولائی : پھیر دی

ولدا : واپس

ولدی : واپس آتی۔ پھر۔ دوبارہ

ول پیندی ہے : بل ڈالتی ہے

ولانواں : لفظی معنی ہیں پھیر دوں لیکن محاورے میں اس کے معنی ہیں کروں۔ مثلاً وین ولانواں یا سلام ولانواں یعنی بین و نوحہ کروں۔ یا سلام کروں

ولائی : واپس کی۔ پھیر دی

ولایا : واپس کیا۔ پھیر دیا۔ پلٹا دیا

ولائے : پھیر دیئے

ولائیاں : پھیر دیں

ول پھیر : ہیرا پھیری۔ جھوٹی بناوٹ۔

دھوکہ بازی

ول چھل : ول کے معنی نرم ریت جسے ریگ روان کہا گیا ہے ۔ چھل کے معنی سیل ۔ طوفان ۔ ول چھل کے معنی ہوئے سیل ریگ رواں

ولدی : واپس آتی

ولدیں : واپس آتے ہوئے ۔ واپس آنے میں

ولڑے : پیچ و خم ۔ ولّے کی تصغیر

ولڑی : ولّی کی تصغیر ۔ واپس آئی

ولساں : واپس آؤں گی

ولوڑن : بلوئیں

ول ول : بار بار

ول ول : ایک ایک پیچ و خم میں

ولو ول : پر پیچ و خم

ولھ : بیل ۔ بالخصوص خربوزے کی بیل

ولھ : ڈار ۔ ٹولا

ولے : واپس آئے

ولے : حصے میں

ولیا : واپس آیا

ولیاں دا : اولیائے کرام کا

ولیاں : واپس آئیں

ون : صورت ۔ شکل ۔ نمونہ (ونگی)

ون : قسم

ون : طور طریقہ ۔ انداز

وناں : دولھا ۔ نوشہ

ونج : جا کر

ونج ڈیکھاں : میں جا کر دیکھوں

ونج لایو : تم نے جا لگائی

ونج پۓ : جا پڑے

ونج ملیئے : جا ملے

ونجایا : ضائع کیا ۔ برباد کیا ۔ گنوایا

ونجݨ : جانا

ونجاوݨ : ضائع کرنا ۔ کھو دینا ۔ گم کرنا

ونجاں : جاؤں

ونجاواں : ضائع کر دوں

ونجائیں : ضائع کریں

ونجایم : میں نے ضائع کیا ۔ کھو دیا

ونجایم : نے میرا (مان فخر وغیرہ) گنوا دیا

ونجائیاں : گم کیں ۔ ضائع کیں

ونجݨیاں / ونجڑیاں : جانا

ونجیاں : ضائع ہوئیں ۔ برباد ہوئیں

ونجیں : (سندھی) جا کر

ونجیندی ہے : ضائع کرتی ہے ۔ کھو دیتی ہے ۔ گنواتی ہے

ونجیوسے : ہم نے ضائع کیا ۔ گم کیا ۔ کھو دیا ۔ گنوایا

ونجیونے : انہوں نے ضائع کیا ۔ گم کیا ۔ کھو دیا

ونڈاوٗ : بانٹنے والی ۔ شریک غم ہونے والی ۔ حال ونڈاونڑ محاورہ ہے جس کے معنی ہیں ایک دوسرے کے دکھ درد کی کہانی سننا اور سنانا ۔ ہمدردی کرنا

ونڈاوے : بانٹے ۔ شریک غم ہو ۔ تسلی دے

ونڈائے : بانٹے ۔ شریک غم ہو ۔ تسلی دے

ونڑ : درخت

ونج : سوداگری ۔ بیوپار ۔ بنج بیوپار

ونجارے : سوداگر ۔ بیوپار کرنے والے بنجارے

ونگن : پھانس لیں ۔ گھیر لیں ۔ جکڑ لیں

ونگیں : چوڑیوں کو ۔ ونگوں کو ۔ ونگ کے معنی چوڑی کے ہیں ۔ ونگ حلقے یا گول چیز کو کہتے ہیں ۔ چناچہ کنواں احداث کرتے ہیں تو لکڑی کا ایک گول حلقہ بنایا جاتا ہے جس کے اوپر اینٹوں کی چنائی ہوتی ہے اس حلقے کو تلونگ کہتے ہیں ، ونگ سے افعال بھی بنائے گئے ہیں ، مثلاً ونگنڑ ، ونگیجنڑ وغیرہ میڈا بدن ونگیج گیئے کے معنی ہوں گے میرا جسم اکڑ گیا ہے (حلقے میں پھنس گیا ہے)

ونڈو ونڑ دے : قسم قسم کے

وو : رونے یا فریاد کرنے کی آواز مثلاً ہائے وو : کلمہ ندا ۔ کلمہ تاسف ہے

ووٹھ : بارش ہونے کی کیفیت ۔ برسات ۔ مینہ برسنے کی حالت

ووڑ : خبر

ووں : رفو چکر ۔ غائب ۔ ہوا ہو گیا

ووہ : خبر ۔ خوشخبری

ووئے توئے : لعن طعن کرنا ۔ ملامت کرنا

وہ : واہ ۔ کیا خوب ہے ۔ کلمہ تعجب

وہ وہ : واہ واہ ۔ سبحان اللہ ۔ کلمہ تحسین و تعجب

وہاناں : سرہانہ ۔ تکیہ

وہانیاں : گزر گئیں

وہانیں /وہانے : گزر گئے

وہانیں /وہانی : گزر گئی

وہانواں : میں بہاؤں

وہاوم : میرے (دن) بسر ہوں

وہاوے : گزر جائے ، بسر ہو جائے

وہایا : گزر گیا ۔ بسر ہو گیا ۔ بیت گیا

وہائی : چلائی

وہائے : گزر گئے

وہٹ پٹ : توڑ پھوڑ دیا

وہر کرے : امڈ آئے ۔ تیزی کرے ۔ دھاوا بول دے ۔ جلدی کرے ۔ حملہ کرے

وہڑھا : صحن خانہ (دیکھو ویڑھا)

وہی : بہے گی

ویلے / وبلے : جلدی

وہم : وہم ۔ بغیر ارادہ اور قصد کے دل کا کسی چیز کی طرف جانا ۔ وسواس ۔ دل کی وہ قوت جو خیالات فاسد پیدا کرتی ہے

وہن : راستے

وہن سانگے : مویشیوں کے گلے

وہِن : بہیں

وھو معکم : "وَھُوَ مَعَکُم اَینَما کُنتُم" ۔ وہ تمہارے ساتھ ہے ، جہاں بھی تم ہو

وہنڑ : بہنا ۔ چلنا

وہ ویر : وہبر ویلا کرنا کے معنی ہیں بنی بنائی چیز کو بگاڑ دینا ۔ تتر بتر کر دینا ۔ مرتب شدہ نظام کو درہم برہم کر دینا ۔ الگ الگ کرنا ۔ بکھیر دینا

وہیر : دریا سے اس کا الگ شدہ حصہ ۔ ندی

وہیراں : چھوٹی ندیاں ۔ وہیر کی جمع ۔ نالے

وہیرے : بسیرے (وہیرے میں "ب" واؤ سے اور س حسب قاعدہ " ہ " سے بدل گئے ہیں) ٹھکانے ۔ قیام گاہیں

وہیرے : حملے ۔ وہر کی تصغیر اور جمع

وہیڑے : طعن و تشنیع

وی : بھی

وے : کلمہ ندائیہ

ویار : عار ۔ شرم کی بات ۔ نفرت ۔ پرہیز

ویاراں : طعنہ زنی ۔ عار کی باتیں

ویاں : (سندھی) جاؤں

ویٹھی : بیٹھی

ویچ تے : بیچ کر

ویچ ڈتم : میں نے بیچ دیا

ویچیم : مجھے بیچے

ویچم : میرا (محبوب) بیچے

ویچین : وہ بیچیں

ویچی : بیچی ۔ بکی ہوئی

ویچم : میں نے بیچی

ویدن : دکھ درد کی کہانی ۔ بپتا

وِیر : بھائی

وَیر : بیر

ویر : ویار کا مخفف ۔ عار ۔ طعن و تشنیع

ویران : ویران

ویرانہ : ویرانہ
ویرن : بیرن ۔ بیر رکھنے والی ۔ دشمن
ویرن : بیر ہیں (دیکھو ن)
ویروں : عناد ۔ بغض کینہ وغیرہ سے
ویری : بیری ۔ دشمن
ویرنڑ : بیرن ۔ بیر رکھنے والی
ویرنڑ : بیرن ۔ بھائی
ویریاں : بیریوں نے ۔ دشمنوں نے
ویڑھ : لپیٹ ۔ لپیٹ کر
ویڑھا : صحن خانہ ۔ ایک ہی چار دیواری میں بہت سے گھرانے
ویڑھم : مجھے لپیٹے
ویڑھے : محلے ۔ صحن خانہ میں
ویڑھے وسدے : ہمسائے ۔ ایک ہی ویڑھے میں بسنے والے
ویڑھن ساں : (سندھی) محلے والوں کو
ویڑھیم : مجھے گھیر لیا ۔ لپیٹ لیا
ویس : بھیس ۔ پوشاک ۔ لباس
ویساں : میں جاؤں گی
ویسائیں : میں جاؤں گی
ویسن : جائیں گے
ویسوں : ہم جائیں گے

ویسی : وہ جائیگا ۔ وہ جائیگی
ویلا : وقت
ویلھا : فارغ
ویلھی : فارغ ۔ بیکار
ویلھے : فارغ ۔ جلدی
ویلے : ویلا کی جمع ۔ اوقات ۔ زمانے میں ۔ کے دوران
ویلے : بر وقت ۔ ٹھیک اور مناسب وقت پر
ویندا : جاتا ۔ جانے والا
ویندم وساری : مجھے بھولے جاتا ہے
ویندم : میں جاتی
ویندی : جاتی
ویندے : جاتے
ویندے : جاتا ہے
ویندی مکلائی : وداع کر کے جاتی
ویندیں : جاتے ہوئے
ویندیں : تم جاتے ہو
ویٹیں : ویٹ کی جمع ۔ ویٹ کے معنی ہیں مویشیوں کے رکنے کی جگہ آرام کی جگہ ۔ قیام گاہ ۔ (بھاٹاں)
ویٹ : آہ وزاری
ویٹ الایم : مجھے برا بھلا کہیں ۔ میری

رسوائی کریں ۔ مجھ سے بد کلامی کریں

ویٹ الیندی ہے : بد کلامی کرتی ہے ۔ برا بھلا کہتی ہے ۔ ویٹ الیندی ہے اور اس کے ایک ہی معنی ہیں

ویٹ الائے : بدگوئی کرے

ویٹ الیندیں : سخت کلامی کرتے ہوئے

ویہہ : بہہ کر (مجازاً لازمی طور پر)

ویہہ گئی : چل گئی

ویہہ گیو : تم پر چل گئی

وینہہ : مویشیوں کی جگہ ۔ عارضی آبادی ۔ جھوک

****

ہ

****

ہا : ہاں

ہا : تھا ۔ ہونوٹ (ہونا) مصدر سے ماضی مطلق کا واحد غائب کا صیغہ ہے ، پوری گردان اس طرح ہو گی

ہا (وہ تھا) ، ہن (وہ تھے) ، ہانویں (تو تھا) ، ہاوے (تم تھے) ، ہم یا ہیم (میں تھا) ، ہاسے (ہم تھے)

ہا : یہ لفظ ماضی تمنائی میں امدادی فعل کا کام کرتا ہے ، توں آنویں ہا : تم آجاتے

ہاپ : مستوجب ۔ لائق ۔ (لاحقہ ہے) مثلاً مہٹیں ہاپ کرنٹ : کسی کو مہنے طعنے کا مستوجب قرار دینا ۔ مہنوں کے قابل یا مہنٹے کے لائق بنانا

ہاتھ : ہاتھ

ہاتھ : کم گہرا پانی

ہادی : ہدایت دینے والا

ہٰذا : (ع) یہ

ہار : ہار ۔ پھولوں کا ہار

ہار گیوسے : ہم ہار گئے

ہاراں : بہاؤں (آنسو) ضائع کروں ۔ گراؤں

ہار سنگار : ہار سنگار

ہارڑی : ہاری کی تصغیر ۔ میں ہار گئی

ہاروں : ہم ہاریں

ہاری : ہاری ۔ ہار گئی ۔ تھک کر چور ہو گئی

ہارے : ہار گئے ۔ تھک کر چور ہو گئے

ہارے : ضائع کرے ۔ گنوائے

ہارے : ہار جائے

ہاریندس : بہاؤں گی

ہاریوں : تم ہارے

ہاڑی ۔ اڈ آئی

ہاسے : ہم تھے

ہاسے : ہنسی مذاق کی باتیں

ہال / حال وے : کلمہ تاسف وندا ۔ ہائے ۔ وافریادا

ہالک : ہلاک ہونے والی ۔ فانی ۔ مٹ جانے والی

ہالے : حلقے

ہامس : میں اس کا تھا ۔ (نیز میں نے اسے تھا یا تھے) حروف فاعلی یا مفعولی کے دوہرے استعمال کی شکل ہے ، جو حروف دو صیغوں (واحد غائب اور واحد حاضر) میں آتی ہے ، مثلاً

ہامس : میں اس کا تھا ۔ ہامیں : میں تیرا تھا ۔

پلائمس : میں نے اسے پلایا ہے ۔ پلائمیں : میں نے تجھے پلایا ہے ۔ مریمس : میں اسے ماروں گا ۔ مریمیں : میں تجھے ماروں گا ۔

ڈتومس : میں نے اسے دیا ۔ ڈتو میں / ڈتوی : میں نے تجھے دیا

ہاں : میں ہوں

ہاں : دل

ہاں تے ہوں : میں ہوں اور ہم ہیں

ہاں کالے : سیاہ باطن لوگ ۔ کالے دل والے

ہاٹیں / ہاٹی : آلودہ ۔ ملوث

ہاوی : تمہاری تھی ۔ تمہارے پاس تھی ۔ پوری گردان اس طرح ہو گی

ہائس (اس کے پاس تھا یا تھی) ، ہائیں (انکے پاس تھا یا تھی) ، ہاوی (تیرے پاس تھا یا تھی) ، ہاوے (تمہارے پاس تھا یا تھی) ، ہائم (میرے پاس تھا یا تھی) ، ہاسے (ہمارے پاس تھا یا تھی)

ہائے : ہائے

ہت : سچی محبت

ہت بیاں : ہاتھ میں بازو ۔ ہاتھ اور بازوؤں میں

ہتھ : ہاتھ ۔ کے ہاتھ میں

ہتھ رس : وہ جس کے ہاتھ میں راسیں (باگ ڈور) ہوں

ہتھڑے ملدی : ہاتھ ملتی

ہتھڑیں : ہاتھوں (میں ۔ سے ۔ کا ۔ کے وغیرہ)

ہتھوں : لفظی معنے ہاتھ سے ۔ محاورے میں اس کے معنی ہیں "بلکہ" ۔ بخلاف اس کے ۔ اس کے برعکس وغیرہ

ہتھ ویچی : کے ہاتھ بکی ہوئی

ہتھیار : ہتھیار

ہتھیں : ہاتھوں میں ۔ پر ۔ کا وغیرہ

ہٹ : ضد ۔ ہٹھ بھی بولتے ہیں ۔ ہٹھی کے معنی ضدی

ہٹری : ہٹی کی تصغیر ۔ تھک کر چور ہو گئی

ہٹا کر : ہٹا کر ۔ دور کر کے
ہُٹڑے : تھکے ماندے
ہٹکے : منع کرے
ہُٹ گئی : تھک کر چور ہو گئی
ہَٹ ہَٹ جاندی : بار بار ہٹ جاتی (ہوں)
ہُٹ ہُٹ : تھک تھک کر
ہُٹی : تھکی ۔ تھک کر چور ہو گئی
ہٹیا : ہٹ گیا
ہٹیاں : تھک کر چور ہو گئیں
ہٹیاں : میں تھک گئی ہوں
ہٹیاں : ہٹ گئیں ۔ دور ہوئیں
ہجر : ہجر ۔ فراق
ہدایت : ہدایت
ہدایہ : درس نظامی کی مشہور کتاب کا نام ہے
ہڈ : بڑی ہڈی ۔ ہڈ بھنّن محاورہ ہے ۔ مشقت کرنا
ہڈّاں : ہڈیوں میں
ہٰذا : یہ ہے
ہر : ہر ایک
ہر : (ہندی) ہری ۔ خدا ۔ مجازاً محبوب
ہراس : خوف
ہرآن : ہر لمحے

ہرایا : ہرا دیا ۔ شکست خوردہ کر دیا
ہردم : ہر وقت ۔ ہر سانس کے ساتھ
ہرگز : ہرگز ۔ قطعاً
ہرموں : ہر بال میں ۔ بال بال میں
ہرِیساں : ہاروں گی ۔ حوصلہ چھوڑ جاؤں گی
ہریالی : خوشی ۔ تازگی
ہزار : ہزار ۔ ہزاروں ۔ بے شمار
ہزاراں : کئی ہزار ۔ بے شمار ۔
ہزارڑے : ہزارے ۔ ڑ تصغیر کی ہے
ہَس : اس کی تھی ۔ اس کے پاس تھی
ہِس : اس کے پاس ہے ۔ اس کی ہے ۔ وہ رکھتا ہے ۔ اس کا ہے
ہَس : ہنس ۔ ہنس کر
ہستی : ہستی ۔ زندگی وجود
ہسدا : ہنستا
ہس رس : ہنسی خوشی
ہسن : ہنسیں
ہسنڑ : ہنسنا
ہُس گئے : بے دم ہو گئے
ہسے : ہنسے ۔ مذاق اڑائے
ہشیاری : ہوشمندی ۔ چستی
ہِک : ایک

ہکا : ایک ہی ۔ یہ لفظ مونث ہے ۔ مذکر ہو گا "ہکو"

ہک چائے سنس لٹھائے : ایک کھائے سینکڑوں بہاوے

ہک پاسے : ایک طرف

ہک ٹک : شافی ۔ اکسیری ۔ واحد علاج ۔ "ٹھیک بیٹھنے والا" ایک ہی علاج

ہک دم : یکایک ۔ اچانک ۔ ایک ساتھ

ہک مٹیں / مٹی : ایک ہی کنارے کے ساتھ ساتھ بہنے والی ندی ۔ ایک ہی کنارے کی طرف دریا کے طوفان کا زور

ہکڑو:(سندھی) ایک

ہکڑے : ایک ہی

ہکڑیاں : ہکڑی کی جمع ۔ کوئی ایک (مونث)

ہکوخس : ایک تنکا ۔ ذرا بھر ۔ تھوڑی سی

ہکو جیڑیاں : ہم عمر

ہکلاں : آوازیں ۔ صدائیں ۔ ہکل کی جمع ۔ ہکل کے معنی ہیں ، بلند آواز بالخصوص کسی کو امداد کے لئے بلانے کے لئے یا منع کرنے کے لئے

ہک واری : ایک مرتبہ ۔ ایک بار

ہک ہے : ایک ہے

ہکی : ایک ہی

ہکیاں ہکیاں :ہکا بکا کی جمع اور مونث ۔ حیران

ہلاہل : زہر قاتل

ہلیا : مشہور ہوا

ہِم : میرے پاس ہے ۔ میری ہے

ہَم : میرا تھا ۔ میرے پاس تھا ۔ میں نے تھی ۔ ہونوݨ مصدر بمعنی ہونا سے فعل حال کی گردان حروف فاعلی کے ساتھ اس طرح ہو گی

ہِس (اس کے پاس ہے) ،ہنیں (ان کے پاس ہے) ،ہِئی یا ہوی (تیرے پاس ہے) ،ہوے (تمہارے پاس ہے) ،ہِم (میرے پاس ہے) ، ہِسے (ہمارے پاس ہے)

فعل ماضی کی گردان حروف فاعلی کے ساتھ اس طرح ہو گی

ہَس (اس کے پاس تھا یا تھی) ،ہانیں (انکے پاس تھا یا تھی) ،ہاوی (تیرے پاس تھا یا تھی) ،ہاوے (تمہارے پاس تھا یا تھی) ،ہَم (میرے پاس تھا یا تھی) ،ہاسے (ہمارے پاس تھا یا تھی)

بغیر حروف فاعلی کے یہ گردانیں اس طرح ہوں گی

فعل حال

ہے (وہ ہے) ، ہن (وہ ہیں) ، ہیں (تو ہے) ،
ہو یا ہوے (تم ہو) ، ہاں (میں ہوں) ، ہیں یا
ہسے (ہم ہیں)

ماضی

ہا (وہ تھا) ، ہیں یا ہَن (وہ تھے) ، ہانویں (تو تھا)
، ہاوے (تم تھے) ، ہم یا ہیَم (میں تھا) ،
ہاسے (ہم تھے)

ہمارا : ہمارا

ہمدم : ہمدم ۔ دوست

ہمرازی : ہمراز ۔ ہمراز ہونا

ہمزات : ہمزہ کی جمع ۔ شیطانی وسوسے

ہمسایہ : پڑوسی

ہمسائے : ہمسائے

ہمسائی : ہمسایہ کی موٴنث ۔ پڑوسن

ہمسائیں : ہمسایوں (نے یا سے یا کو ۔ کا وغیرہ)

ہم نشین : ہم نشین ۔ اکٹھا بیٹھنے والا

ہمیش : ہمیشہ

ہمیشہ : ہمیشہ

ہمہ : (ف) سب

ہمہ اوست : تصوف کا مسئلہ وحدت الوجود ۔
سب کچھ خدا کا ہی مظہر ہے

ہن : وہ ہیں ۔ فعل حال کا جمع غائب کا صیغہ
ہے ۔ ہونوڻ مصدر سے پوری گردان کے
لئے دیکھو "ہم"

ہن : (سندھی) ہیں کا مخفف ۔ اس ۔ اسی

ہَن : وہ تھے ۔ پوری گردان کے لئے دیکھو
"ہم"

ہنباہ : گوبر کا انبار ۔ روڑی ۔ ہنباہ کا لفظ گندم
کی ڈھیری (خرمن) کے لئے بھی استعمال
ہوتا ہے ، (دیکھو انبار)

ہنجوں : آنسو

ہنجڑوں : آنسو ۔ ڑ تصغیر کی ہے

ہنجڑوں ہاروں : ہم آنسو بہائیں ۔ ضائع کریں
۔ گنوائیں

ہند : ہند ۔ ہندوستان ۔ بھارت یہ علاقہ
سندھ سے ہمیشہ الگ تھلگ رہا ہے ۔ ہند
سندھ کا مرکب اس کے لئے لسانی شہادت
پیش کرتا ہے، مثلاً او ہند سندھ وچ مشہور
ہے : وہ ہند سندھ میں مشہور ہے
(دیکھو سندھ)

ہندو : ہندو جو مختلف اور بے شمار بتوں
رسموں اور دیوی دیوتاؤں کی پوجا کرتے ہیں ۔
ہند کے باشندے

ہنڈائیں : تو استعمال کرے

ہنڈیپے : لباس ـ زیور وغیرہ

ہنڈیپڑے : ہنڈیپے کی تصغیر ـ لباس ـ زیور وغیرہ استعمال کی چیز ہے

ہنر : ہنر ـ کاری گری ـ مہارت

ہنڑ : اب

ہنٹیں : ابھی

ہنڑ ہنڑ : اونٹوں کے ہانکنے کی آواز ـ قافلے کے روانہ ہونے کی صدائیں

ہنستے : ہنستے ہو

ہو : ہو

ہوا : ہوا

ہواڑاں : پیر ہواڑنڑ محاورہ ہے جس کے معنی ہیں ، نقش پا کو دیکھ کر پہچاننااور راستہ متعین کرنا ـ ہواڑاں کے معنی ہیں "میں نقش پا کو دیکھوں"

ہوت : بلوچوں کا ایک قبیلہ ـ پنوں کی ذات ـ یہاں مراد محبوب ہے

ہوتے ہو : ہوتے ہو

ہوجے : (سندھی) ہو

ہور : (پنجابی) اور

ہوراں : (پنجابی) اوروں کو

ہوری : (ہندی تلفظ) ہولی ـ ہندوؤں کا تہوار جو بہار کی آمد پر پھاگن چیت میں منایا جاتا ہے ـ رنگین پانی کی پچکاریاں بھر کر ایک دوسرے پر چھوڑتے ہیں

ہوڑے : منع کرے ـ روکے

ہوس : خواہش ـ آرزو

ہوی : ہو گا ـ ہو گی ـ حروف فاعلی کے ساتھ اس کی گردان اس طرح ہو گی ہوسں (اس کے پاس ہو گا یا ہو گی) ، ہوسنیں (ان کے پاس ہو گا یا ہو گی) ، ہوسیا (تیرے پاس ہو گا یا ہو گی) ، ہوسیوے (تمہارے پاس ہو گا یا ہو گی) ، ہوسم (میرے پاس ہو گا یا ہو گی) ، ہوسی (ہو گا یا ہو گی)

ہوش : ہوش

ہوک پووے : شہرت ہو ـ ہوکنڑ مصدر کے معنی ہیں ، اعلان کرنا ـ (منادی کرنا) مثلاً ڈاج ہوکنڑ یعنی جہیز میں دی جانے والی اشیاء کا نام لے لے کر اعلان کرنا ـ ہوکا پھیرنڑ کے معنی ہیں منادی کرنا ـ ہوک کے معنی شہرت

ہوکا : اعلان ـ منادی

ہوکر : بن کر

ہوکے : اعلان (جمع) منادیاں

ہوگیا : ہوگیا

ہولی کھیڈوں : ہم ہولی کھیلیں ۔ رنگ رلیاں منائیں ۔ "دیکھو ہوری"

ہوں : اسی ۔ اسی (نے ۔ کا ۔ کے ۔ وغیرہ)

ہوں : ہم ہیں

ہوں دو : اسی کی طرف

ہوندا ہے : ہوتا ہے

ہونگ : مویشیوں کی ملی جلی آوازیں

ہوں میں : اسی میں

ہونواں : میں ہو جاؤں

ہونون : وہ ہوں

ہونویں : تو ہو ۔ ہونوݨ مصدر سے ماضی تمنائی کی پوری گردان اس طرح ہو گی

ہووے (وہ ہو) ، ہونون (وہ ہوں) ، ہونویں (تو ہو) ، ہووو (تم ہو) ، ہوواں (میں ہوں) ، ہوووں (ہم ہوں)

ہوہو : کلمات تحقیر ۔ لعن طعن ۔ شرمندہ کرنے کے کلمات

ہووے : ہو

ہوئے : ہوئے ۔ ہو گئے

ہوئی : ہوئی ۔ ہو گئی

ہویا : ہوا ۔ ہو گیا

ہئی : تمہاری ہے ۔ تمہارے لئے ہے

ہئی : تم نے "ہے" مثلاً سکھی ہئ : تم نے سیکھی ہے

ہِی : تمہارے پاس ہے ۔ ہے

ہے : ہے ۔ ہونوݨ مصدر سے فعل حال کا واحد غائب کا صیغہ پوری گردان اس طرح ہو گی ہے (وہ ہے) ، ہن (وہ ہیں) ، ہیں (تو ہے) ، ہو (تم ہو) ، ہاں (میں ہوں) ، ہیں (ہم ہیں)

ہے : ہائے کا مخفف ۔ کلمۂ تاسف ۔ ہائے ہائے ۔ ہائے افسوس

ہے ہے : ہائے ہائے کا مخفف

ہیر : ہیر رانجھا کی مشہور رومانی داستان کی ہیروئن

ہیرا : الماس

ہیروں : ہیر سے

ہیراں : ہیر کی جمع ۔ ہیریں

ہیرے : جواہر ۔ الماس ۔ ہیرے دی : ہیرے کی

ہیل : ہلکی ہلکی مسلسل ہوا ۔ نرم رو بادِ نسیم

ہیلاں : ہیل کی جمع ۔ دیکھو ہیل

ہیں : تو ہے ۔ تم ہو

ہیں راہ : اسی راستے

ہِیں : اسی ۔ اس

ہیٹیں دی : کمزور کی

ہیوں : ہم ہیں

ہیہات : ہائے ہائے ۔ ہائے وائے ۔ ہیہات

****

ی ۔ ے

****

ی : لاحقہ ہے ۔ تم کے معنوں میں آتا ہے

ے : لاحقہ ہے ۔ ہے کو مخفف کر کے صرف "ے" لگا کر "ہے" کے معنی لئے جاتے ہیں ۔ مثلاً ایمانے : ایمان ہے ، ماقبل حرف پر زیر ہو تو یہ الف کی بجائے ہو گا ۔ مثلاً کھادے : کھایا ہے

یا : یا

یاد : یاد

یا : کلمہ ندا ۔ اے

یاد پونون : یاد آئیں

یار : دوست ۔ یار ۔ محبوب

یارا : اے یار!

یارہاں / یاراں : گیارہ

یاراں : یاروں کے ساتھ ۔ یاروں (کو ۔ کا ۔ کے وغیرہ)

یارڑی : یاری ۔ دوستی ۔ ڑ تصغیر کی ہے

یارو : اے دوستو

یارھی : گیارھویں

یاری : دوستی ۔ یاری

یاریاں : دوستیاں ۔ یاری کی جمع

یاریاں باشیاں : یار باشی کی جمع ۔ یاروں کی صحبتیں

یاس : نا امیدی

یاساں : یاس کی جمع

یبقٰی وجہ ربک : صرف تیرے رب کی ذات باقی رہے گی

یحیٰی : حضرت یحیٰی علیہ السلام ۔ مشہور پیغمبر

یزید : یزید ۔ (ظالم ۔ سفاک)

یوسف : حضرت یوسف علیہ السلام جو بے حد حسین تھے

یوسف ثانی : دوسرا یوسف ۔ بہت حسین ۔ خوبرو

یصیب : جو کچھ نصیب میں ملنا تھا

یقین : یقین ۔ ایمان

یقینہ : یقین ۔ اعتقاد ۔ ایمان

یک بار : ایک ہی مرتبہ

یکباری : ایک ہی مرتبہ میں

یکرو : ایک ہی طرف توجہ مبذول کرنے والے ۔ یک سوئی والے

یکسر : تمام کے تمام ۔ اول سے آخر تک

یکساں : برابر ۔ ایک جیسے

یگانہ : یکتا ۔ بے مثل

یگانے : یگانہ کی جمع ۔ بے مثل

یونس : حضرت یونسؑ جن کو مچھلی نگل گئی تھی

یہود : یہودی ۔ حضرت موسیٰؑ کے پیرو کار

****

بھ

****

بھا : آگ ۔ بھا لگے : آتش خوردہ ۔ سوختہ

بھاتی : ہم توالہ

بھاٹے : باٹھے بھی بولتے ہیں ۔ وہ نشان جو گرم ریت پر چلنے سے پاؤں کے تلووں میں پڑ جاتے ہیں

بھاٹے : ریگستان کے اونچے مقامات

بھاگ : بخت

بھاگ لدھا : بختاور ۔ وہ جسے خوش بختی نے پا لیا ہے یا جس نے خوش بختی کو پالیا ہے

بھاگاں بھلڑے : اچھے بخت والے ۔ نیک بخت والے

بھاگ سہاگ : خوش بختی اور سہاگ

بھاگم : مجھے بخت حاصل ہے ۔ بخت میرے قریب ہے

بھاگم : میرے بھاگ جائیں

بھاگے بھاگ : برے بھاگ ۔ بد بختی

بھاگے : (1) برے خراب (2) بھاگ جائے

بھال : شوق و انتظار سے دیکھنا ۔ توجہ ۔ خبر ۔ تلاش ۔ جستجو

بھال : توجہ کر (فعل امر)

بھال ڈیکھاں : آنکھیں کھول کر دیکھوں ۔ بھالن کے معنی ہیں ۔ آنکھیں کھولنا ۔ خبر دار رہنا ۔ توجہ کرنا ۔ نگرانی کرنا ۔ ہوشیار رہنا وغیرہ ۔ چناچہ بھالا رکھن کے معنی ہیں ، خبردار رہنا (دیکھو بھال)

بھالاں : توجہ شوق اور انتظار سے تلاش کروں ۔ راہ دیکھوں

بھالدی : راہ تکتی

بھالن : غور سے دیکھنا ۔ توجہ شوق اور انتظار سے دیکھنا ۔ جستجو کرنا ۔ راہیں تکنا

بھالے : توجہ دے ۔ خبر گیری کرے

بھالے نہ بھالے : خبر گیری کرے نہ کرے

بھالے : آنکھیں کھولے

بھالیں : تم بھالنا ۔ سنبھالنا ۔ خبر گیری کرنا ۔ توجہ دینا (فعل امر)

بھالیں : جستجوئیں

بھالیاں : کھولیں

بھاں بلی : چکر میں آئی ہوئی پریشان و سرگردان

بھاندا : بھاتا

بھاندی : بھاتی

بھاندے : بھاتے

بھاݨ : بھینسوں کے دوہنے اور رات کو باندھنے کی جگہ۔ بھینسوں کا مسکن جہاں دن بھر چرنے کے بعد رات کو آرام کرتی ہیں (دیکھو رنگ)

بھاناں : مویشی خانہ

بھاٹاں : بھا گیا۔ پسند آگیا

بھاٹوں : پسند آجانے سے۔ بھا جانے سے

بھاٹی / بھاٹیں : بھا گئی۔ پسند آ گئی

بھاٹے / بھاٹیں : مویشی خانے۔ بھاٹاں کی جمع

بھاٹے / بھاٹیں : بھا گئے۔ پسند آئے۔ بھائے

بھانواں : بھائیوں کو

بھانواں : میں پسند آؤں

بھانودیاں : بھاتی ہیں

بھانودا : بھاتا

بھانوݨیاں : بھانے والی۔ بھا جانے والی۔ دلپسند

بھانوݨ : پسند آنا

بھانون : پسند آئیں۔ بھائیں

بھانوم : مجھے بھائے۔ پسند آئے

بھاوے : بھائے۔ پسند آئے

بھاہیں : بھاہ کی جمع۔ آگ۔ شعلے

بھائی : بھائی

بھائیاں : بھائیوں کو

بھائیندس : (سندھی) بھاتی ہوں

بھبھوت : مٹی اور راکھ وغیرہ بدن پر ملنا

بھت : بچوں کو حرکات حروف زبر، زیر، پیش وغیرہ پڑھانے کی پٹی

بھٹ : بھاڑ۔ بھاڑ میں جائے۔ "بٹھ" بھی بولتے ہیں

بِھٹڑے : بھٹ کی جمع اور تصغیر۔ ٹیلوں کی بلندیاں۔ طویل چوٹیاں

بھٹڑیں : بھٹوں میں۔ ٹیلوں کی بلندیوں میں

بھُٹڑے واہݨ : بھُٹہ واہݨ میں جو ضلع رحیمیار خان کا ایک قصبہ ہے

بھج : دوڑ کر

بُھج : بُھن

بھجاں : میں دوڑ پڑوں۔ بھاگوں

بھج پے : ٹوٹ گئے

بھج پوسن : بھج پوسن بھولے محاورہ ہے۔ جس

کے معنی ہیں ۔ آزمائشیں ہو جائینگی ۔ سب مغالطے دور ہو جائیں گے

بھج گئی : دوڑ گئی ۔ بھاگ گئی ۔ فرار ہو گئی ۔ پسپا ہو گئی

بُھج بُھج : جل جل کر

بھج بھج : دوڑ دوڑ کر

بھجدے : بھاگتے ۔ دوڑ جاتے

بھجیاں : بھاگیں

بھر : بھر کر

بھر : کے بل

بھر بھر : بھر بھر کر

بھُر بھُر : ریزہ ریزہ ہو کر (دیکھو مر بھُر گیو سے)

بھردی : بھرتی

بھردیں : بھرتے ہوئے

بھرساں : میں بھروں گی

بھُرسوں : ہم ریزہ ریزہ ہو جائینگے

بھرم : بھرم ۔ عزت ۔ ناموس ۔ آبرو ۔ وتار

بھرمایو : تمہیں بھڑکایا

بھرمیونے : انہوں نے بھڑکایا

بھرنے : کے بل

بھری : بھری

بھرے : بھرے

بھڑایا : نے یاوری کی ۔ توفیق ہوئی

بھڑایو : تمہاری یاوری کی

بھڑانوں : امداد کرنا ۔ ہاتھ بٹانا

بھڑائے : یاوری کرے

بھڑکا گیوں : تم بھڑکا گئے

بھڑکانواں : میں بھڑکاؤں ۔ میں جلا دوں

بھڑکائی : بھڑکائی ۔ تیز کی

بھڑکن : بھڑک گئیں

بھس : غبار ۔ مٹی ۔ گرد ۔ راکھ

بھس : ہار مان لینا ۔ جی چھوڑ جانا ۔ میدان چھوڑ کر بھاگ کھڑا ہونا

بھسڑ : گرد و غبار ۔ مٹی ۔ راکھ وغیرہ

بھگوان : خدا

بُھگیندی : غم سہتی ۔ بھگتتی ۔ رنج و الم سے گزرتی

بھُل : بھول ۔ غلطی

بھُل ویسی : بھول جائیگا یا جائیگی

بھلا یار وے : اے اچھے دوست ۔ بھلا کے معنی "اچھا" ہیں ، لیکن یہ لفظ بطور حرف زائد بھی استعمال ہوتا ہے

بھلا : نیکی ۔ بھلائی

بھلا : ذرا ۔ اچھا

بُھلانواں : میں بھلاؤں
بُھلانودیاں : بھلا دیتی ہیں فراموش کرا دیتی ہیں
بُھلانون : بھلائیں
بُھلایا : بھلایا
بُھلائیاں : بھلا دیں ۔ بھلائیں
بُھلدی : بھولتی
بھلائیَ : بھلائی ۔ نیکی
بھلڑا : بھلا کی تصغیر ۔ بھلا ۔ اچھا
بھلڑے : بھلے ۔ بھلائیاں ۔ نیکیاں
بھلڑے : اچھے ۔ آسودہ
بُھلڑے : بھولے ۔ بھول گئے ۔ یاد نہ رہے
بھل بھل : کلمہ تعجب و طنز ۔ کیا خوب
بھلے : بھلائیاں ۔ اچھائیاں
بھلے : بھلے ۔ اچھے
بھلی : بھلی ۔ اچھی ۔ پیاری
بُھلی : بُھولی
بُھلیا : بُھولا ۔ بُھول گیا
بھلو :(سندھی) بھلا ۔ اچھا
بھلی : محبوب
بھلیرے : اچھے ۔ بھلے کی تصغیر
بُھلیم : میں بھول گئی
بُھلیم : وہ مجھے بھول گیا

بُھلیئے : بھول گئے
بھن : توڑ ۔ توڑ کر
بھن بُھن : بھون کر ۔ جلا جلا کر
بھنا : ٹوٹا
بھناں : ٹوٹ گیا ۔ ٹوٹا
بھناں : میں توڑوں
بھنبھور : سسی کا شہر
بھنبھوروں : بھنبھور سے
بِھنڑا : خوشبوؤں والا (عطر میں) بسا ہوا ۔
بِھجنڑ (تر بتر) اس کا مصدر ہے
بِھنڑے : بسے ہوئے ۔ خوشبو دار
بِھنڑی : معطر
بھنگ : بھنگ
بھنوالی : چکر ۔ بھنور ۔ گردش
بھنورے : بھنورے
بھنیجیاں : بھانجیاں
بھنے : لفظی معنی توڑے ۔ مجازاً بسر کرے ۔
گزارے
بُھوت : بھوت
بُھورل : محبوب
بُھور : ریزے ۔ برادہ (دیکھو مر بھر ہگیو سے)
بُھورے : گورے ۔ بھورے رنگ کے

بُھوریاں : بھورے رنگ کی
بھوگ :مصیبت ۔ دنیا داری کے رنج و آلام
بھوگے :مصیبت سہے ۔ تکلیفیں اٹھائے
بھوگی : مزے اڑانے والا ۔ عیاش ۔ خوش
طبع ۔ زندہ دل ۔ سہارنے والا ۔ دنیا دار
بھول : مغالطہ ۔ بھلاوا واحد
بھول : مغالطے ۔ بھلاوے
بھولڑی : بھولی بھالی ۔ کم عقل
بھولی : بھولی بھالی
بھولا : بھولا بھالا ۔ کم عقل ۔ سیدھا سادہ
بُھولی : بھول گئی
بھولے : بھولے بھالے ۔ کم عقل ۔
سیدھے سادے
بھولے بھنڑ : امتحان لینا ۔ آزمائش میں ڈالنا
بھوندا : بھاتا ۔ پسند آتا (ہے)
بھوندیاں : بھاتی ۔ پسند آتی (ہیں)
بھوندے : پسند آتے ۔ چکراتے ۔ چکر کھاتے
بھونڈ : بالوں میں مٹی اور راکھ وغیرہ پڑی ہوئی
میلے اور غلیظ بال
بھونڈے : بھونڈ ہے ۔ غلیظ بال ہیں
بھنورے : پتنگے جو پھولوں کے گرد منڈلاتے
رہتے ہیں

بھوئیں : زمین
بھی : بھی
بھیت : بھید
بھیچی : بھیجی
بھیچا : بھیجا
بھیچیاں : بھیجیں
بھید : بھید ۔ راز
بھیڑاں : بھیڑیں
بِھیڑ : بھیڑ بھاڑ ۔ ہجوم
بھیڑاں : بھیڑ کی جمع ۔ بہت سے ہجوم
بَھیڑی : بری ۔ خراب
بَھیڑیں : بدخواہوں (نے ۔ کے ۔ سے ۔ وغیرہ)
بَھیڑے : برے ۔ خراب ۔ بدباطن
بھینڑ : بہن
بھینڑ : آبادی سے دور جنگل میں بنایا ہوا
مویشی خانہ (جنگلی بھاناں)
بھینٹیں : بہنوں (کو ۔ نے ۔ سے وغیرہ)
بھینٹیں : بہنیں
بھینٹیاں : جنگلی مویشی خانے ۔ چھوٹے
"بھانیں" دیکھو بھانڑ
بھیس : پوشاک ۔ لباس
بھیم : عزت ۔ وقار ۔ اعتماد ۔ ساکھ

بھیو : ہو گیا

بھو : خوف

****

پھ

****

پھاتھے : پھنس گئے

پھاٹے : زخمی ۔ زخم (جمع)

پھاٹے : پھٹ گئے

پھاسن : پھنس جائیں

پھاسی : پھانسی

پھاسے : پھنسے

پھاگ : پھاگن

پھالاں : قالیں

پھاہی : پھندا ۔ پھانسی

پھائی : پھانسی

پھپھاڑی : یاوہ گو ۔ فضول باتیں کرنے والا

پھتکن : پھڑپھڑائیں ۔ آزاد ہونیکی کوشش کریں

پھتھیاں / پھاتیاں : پھنس گئیں ۔ پھنسی ہوئی (جمع)

پھٹ : زخم

پھٹ کیتے : زخم لگائے

پھٹاوے : بگاڑ دے ۔ زخم کو خراب کر دے ۔

پھٹڑ مصدر کے معنی ہیں گم ہو جانا ، رنگ پھیکا پڑ جانا ، بگڑ جانا وغیرہ ۔ وگ پھٹڑ : مزاج بگڑنا ۔ تپ پھٹڑ : بخار کا بگڑ جانا۔ مزاج پھٹڑ : مزاج بگڑنا کسی چیز کا ۔ پھٹڑ : گم ہو جانا ۔ پھٹ : لعنت (پھٹکار) ۔ پھٹوکڑ : کچا رنگ جو جلدی خراب ہو جائے ۔ پھٹ میلی : ان بن ، عدم موافقت ۔ پھٹیا : ناچاقی ۔ یہ اس مصدر کے چند مرکبات ہیں

پھٹرا : زخمی

پھٹرا : رنگین باریک ململ کا دوپٹہ ۔ ململ پر تاگے کی گرہیں باندھ کر ، اس کو مختلف رنگوں میں رنگتے ہیں ، تو خوشنما بیل بوٹے بن جاتے ہیں ، دلہنوں کو جہیز میں دیا جاتا ہے ، اسے چنری بھی کہتے ہیں ، عروسی لباس

پھٹری ڈیندا : دھتکار دیتا

پھٹرے : پھٹ گئے (دیکھو پھٹاوے) خراب ہو گئے

پھٹریں : پھٹروں (میں ۔ کا ۔ کے ۔ نے وغیرہ)

پھٹکی کھانواں : دھوکا کھاؤں ۔ غلط اعتماد رکھوں

پھٹیا : زخمی کیا

بھنٹے : خراب ہو گئے ۔ بگڑ گئے

بھنیاں : گم ہو گئیں

پھٹیاں : زخمی ہوئیں ۔ گھائل ہوئیں

بھراں : میں پھروں ۔ پھرتی ہوں

بھر بھر ہٹی : پھر پھرا کر تھک گئی

پھر پھر : آنکھوں کے پپوٹوں کے پھڑکنے کو پھرکن کہتے ہیں ، آنکھ پھڑکے تو اس سے محبوب سے ملاقات کا شگون لیا جاتا ہے ، پھر پھر کے معنی ہوئے میری آنکھیں ہر وقت پھڑک رہی ہیں

پھرتے : پھرتے ہو

پھردی : آوارہ پھرتی ۔ پریشانی کے عالم میں پھرتی رہتی

پھردے : آوارہ پھرتے

پھردیاں : پھرتی ہیں

پھردیں : پھرتے ہوئے

پھرساں : پھر جاؤں گی ۔ یعنی اپنے عزم سے ہٹ جاؤں گی

پھرسوں : ہم ہٹ جائیں گے ۔ پھر جائیں گے

پھرکاندی : پھڑکتی

پھرکن : پھڑکیں

پھرکے : پھڑکے

بھرن : پھریں

بھرے : پھرے

پھڑکے : پھڑکے ۔ پھڑپھڑائے

بھسدیاں : کھلی جاتی ہیں

بھکریاں : پھیکے رنگ کی ۔ ہلکے رنگ کی

بھکے : پھیکے رنگ کی ۔ ہلکے رنگ کی

پھکے : پھنکے

پھکے ماراں : پھانکوں

پھکیاں : پھانکی ہیں

بھکڑے : پھیکے

پھل : پھول

پھل : پھل ۔ نوکیں

پھلاری : پھولوں سے لد گئی ۔ پھلی پھولی

پھلارئے : پھولوں سے لد گئے ۔ پھلے پھولے

پھلاکے : شگفتہ کر کے

پھلاں دا : پھولوں کا

پھلڑے : تیروں کے پھل ۔ نوکیں

بھلڑی : سست ۔ کمزور ۔ ڈھیلی ڈھالی ۔ پھسڈی ۔ کم ہمت ۔ بودی ۔ بھلی کی تصغیر ہے

پھلڑیاں : پھلیں ۔ پھل لائیں ۔ موافق آئیں ۔ راس آئیں

پھُلوالے : ایک زیور کا نام ہے

پھُلو ڈِیہے تے : پھلو ڈِیہا پر ۔ ڈِیہا ذات ہے

پھُلو آدمی کا نام ہے ۔ پھُلو ڈِیہا روہی کا باشندہ

خواجہ صاحب کے احباب میں سے تھا

پھُلواں : پھولوں کی

پھُلوں : پھولوں والی ۔ پھولوں کی

پھُلی : پھولوں سے لد گئی ۔ پھولی

پھلیا : پھلا پھولا ہے

پھلے : پھلے پھولے

پھُلیں دی : پھولوں کی

پھُلیل : پھولوں میں بسا ہوا تیل ۔

(پھول اور تیل) خوشبودار تیل

پھُنڑی : کونپل ۔ کلیاں ۔ پھولوں کا گچھا

پھُنگارے : پھوہار کی صورت میں مینہ برسے

پھُنگاراں : پھوہاریں

پھُوک : پھونک

پھُوکا : پھونک

پھُوک بجا کے : پھونک سے بنسری بجا کر

پھُوک سٹانوم : بنسری بجا کر سنائے

پھُوک پھُوک : بنسری بجا بجا کر

پھُوکن : پھنکاریں

پھوگ : ایک ریگستانی جھاڑی جو جلانے کے

کام آتی ہے

پھوگڑے : پھوگ کی تصغیر اور جمع ۔

پھوگ کی جھاڑیاں

پھُول : پھول

پھول : کرید کر ۔ چھیڑ ۔ تلاش کر

پھولا پھول : تجسس کر ۔ تفتیش حالات کر

پھولے : پھپھولے

پھولے : معمے ۔ رموز و حقائق کے سربستہ راز

پھولے : جستجو کرے ۔ کریدے ۔ حل کرے

پھانودیاں : پھنساتی ہیں

پھیٹے : نا اتفاقیاں ۔ ناچاقیاں

پھیرڑے : واپس کر دے ۔ پلٹ دے

پھیر : پھر ۔ دوبارہ

پھیرا : پھیرا ۔ چکر

پھیرے : (قدم) رکھے

پھیری : پھیری

پھیرے کرسوں : چکر لگائیں گے

پھیریم : میں نے پھیر لیا

****

تھ

****

تھانے / تھانڑیں : تھانے (مجازاً اقتدار)

تھڈِتے : اکھاڑ کر ۔ جڑ سے اکھاڑ کر

تھر: تھل

تھڑکے : دھڑکے

تِھڑ گئے : اپنے مقام سے ہٹ گئے ۔ پھسل گئے

تِھڑیا : لغزش کھا گیا۔ پھسل گیا

تھیسائیں : میں ہو جاؤں گی ۔ تھیساں کے بعد "ئیں" کا لاحقہ واحد حاضر (مخاطب) کو ظاہر کرتا ہے ، مثلاً مرِیسائیں : میں تمہیں یا تجھے ماروں گی ۔ تھیسائیں کے معنے ہوئے تو جان لے کہ میں ہو جاؤں گی ۔ مرویسائیں دوسری مثال ہے ، اس کے معنی ہوں گے ۔ تم جان لو کہ میں مر جاؤں گی

تھک : تھک کر

تھکاں : میں تھک جاؤں

تھکڑی : میں تھک گئی

تھکے : تھک گئے

تھکیاں : تھک گئیں

تھکی : تھک گئی

تھل : ریگستان ۔ ریگزار

تھلاں دے : تھلوں کے ۔ ریگزاروں کے

تھلڑا : تھل کی تصغیر۔ ریگزار (واحد)

تھلڑی : تھل کی تصغیر۔ تھل ۔ ریگزار

تھلڑے : تھلڑا کی جمع ۔ ریگزار

تھلڑیں : تھلوں ۔ ریگزاروں (میں ۔ سے ۔ کا ۔ کے وغیرہ)

تھُلیرے : تھوڑے ۔ تھوڑی ۔ قدرے کم

تھورا : احسان ۔ منت

تھورے : احسانات

تھوڑا : تھوڑا

تھوک : فریق ۔ ساتھی

تھولی : تھوڑی

تھولے : تھوڑے

تھوہ : جائے امید ۔ پتہ نشان ۔ امید ۔ آسرا ۔ سہارا ۔ کامیابی کا یقین

تھی : ہو ۔ ہو کر ۔ ہو جا

تھیا : ہوا ۔ ہو گیا

تھی کر : ہو کر

تھیاں : ہوئیں ۔ ہو گئیں

تھیندا : ہوتا ۔ ہو جاتا

تھیندی : ہوتی ۔ ہو جاتی

تھیندے : ہوتے ۔ ہو جاتے

تھیندے : ہو جاتا ہے

تھیندیں : تو ہوتا ہے

تھیساں : میں ہو جاؤں گی
تھیسی : ہوگی ۔ ہوگا
تھیسیں : تم ہو جاؤ گے
تھیسم : میرا ہو گا ۔ میرے لئے ہو گا
تھی گیوں : تم ہو گئے
تھیواں / تھیناں : میں ہو جاؤں گی
تھیوم / تھینوم : میرا ہو ۔ میرے ہوں
تھیون / تھینون : ہو جائیں
تھیوݨ / تھینوݨ : ہونا ۔ ہو جانا (مصدر ہے)
تھیویں / تھینویں : تم ہو جانا (فعل امر)
تھیوسے : ہم ہوئے
تھیوسے : ہمارے ہوئے ۔ ہمارا ہوا
تھیوم : میرا ہو جائے
تھیون : ہو جائیں
تھیونے : انہیں ہوا
تھیوم : میرا ہوا ۔ مجھے ہوا
تھیوں / تھیئوں : تم ہو گئے
تھیوو : تم ہو جاؤ
تھیوم جھوک آباد : میری جھوک آباد ہو گئی

تھیوے : ہو ۔ ہو جائے
تھئی : ہوئی ۔ ہو گئی

تھئے : ہوئے ۔ ہو گئے
تھئیاں : میں ہو گئی ہوں
تھیم / تھیئم : میں ہوئی

****

ٹھ

****

ٹھار : لفظی معنے ٹھنڈا کر ۔ ٹھارݨ کا فعل امر ہے ، لیکن ٹھڈھا یا ٹھڈھی سے ترکیب پا کر یہ لفظ " بہت " کے معنے دیتا ہے ۔ ٹھڈھی ٹھار کے معنی ہوں گے ۔ بہت ٹھنڈی
ٹھپ : بند کر دے (فعل امر)
ٹھپ رکھ : بند کر کے رکھ دے ۔ ختم کر دے
ٹھڈڑی : ٹھنڈی (مونث)
ٹھڈڑے : ٹھنڈے (جمع مذکر)
ٹھڈڑیاں : ٹھنڈی (جمع)
ٹھڈڑیں : ٹھنڈی (جمع) (نے ۔ میں ۔ سے وغیرہ)
ٹھڈیاں : ٹھنڈی (جمع)
ٹھر گئے : ٹھنڈے ہو گئے
ٹھگ : ٹھگ
ٹھگ باز : ٹھگ ۔ دھوکا باز ۔ عیار
ٹھگ بازی : ٹھگی ۔ عیاری
ٹھمکار : سج دھج ۔ زیورات کی چھنکار ۔ حسن نمائی

ٹھمکاوے : حسن نمائی کرے ۔ سج دھج دکھائے جلوہ نمائی

ٹھمکائی : سج دھج دکھائی

ٹھمکن : زیب دیں ۔ سجیں ۔ سج دھج دکھائیں

ٹھوک : ٹھونک بجا کر

ٹھول : موٹائی کے برابر (بقدر)

ٹھوہ : موقع محل ۔ مقام

ٹھساں : موافقت کروں گی ۔ رضامند ہونگی ۔ راضی ہو جاؤں گی

ٹھندی : زیب دیتی ۔ مناسب

ٹھندے پئے : زیب دے رہے ہیں

ٹھے : زیب دے ۔ رونق بخشے ۔ آراستہ ہو ۔ سجے ۔ بچے

ٹھیڑیاں : ویران شدہ بستیاں

ٹھیک : اچھی طرح سے ۔ خوب ۔ عین نشانے پر ۔ صحیح

****

جھ

****

جھاب : دودھ دوہنے کا برتن ۔ جھابا اور ڈہاوا بھی کہتے ہیں

جھات : جھانک ۔ جھلک ۔ جلوہ نمائی

جھاتی : جھات کی تانیث ۔ جھلکی ۔ جھانک ۔

جھاڑ : جھاڑ جھنکار ۔ خاردار جھاڑیوں کا پھیلاؤ

جھاگ : ریگزاروں کو عبور کر ۔ دریاؤں کو عبور کر ۔ دشوار گزار راستوں کو طے کر ۔ (دریا کو پیدل عبور کرنا جھاگنڑ ہے)

جھاگاں : میں عبور کروں

جھاگی : برداشت کی

جھپ : ***

جھت : جھنڈ ۔ گنجان ۔ خاردار جھاڑیاں

جھر : سرکنڈے کا جنگل (دیکھو بیلا)

جھرائیں / جھرانٹے : تفکرات ۔ سوچیں ۔ فکر مندیاں

جھُردی : تفکرات میں ڈوبی رہتی ۔ سوچوں میں غرق رہتی

جھرمر : رم جھم

جھُرگیا : نڈھال ہو گیا ۔ تفکرات میں میں گھلتا رہا

جھرلاوے : (جھارا سے ہے) ٹپکے ۔ برسائے ۔ چشمے کی طرح رواں ہو

جھڑ : ***

جھڑگے : عروسی لباس ۔ لمبے کرتے ۔ جنہیں جھگے بھی کہتے ہیں

جھڑ گئی : جھڑ گئی

جھڑی : برسنے والی بدلی

جھڑی : کثافت

جھِک : نچلی جگہ ۔ نشیب

جھگڑا : جھگڑا فساد ۔ تنازعہ

جھگڑت : جھگڑتا ہے

جھگڑے : جھگڑے

جھگ مگ : جگمگ ۔ چمک دمک

جھلایا ہے : جھلایا ہے ۔ جھول رہا ہے

جھلاں : میں سہوں ۔ برداشت کروں

جھلے : روکے ۔ تھامے

جھُلے : جھولے

جھلکن : جھلکیں ۔ چمکیں

جھلیساں : سہوں گی ۔ برداشت کروں گی

جھلیندی : جھلتی ہے ۔ پنکھا کرتی ہے

جھمکن : لٹکیں

جھمکے : زیور کا نام ہے جو کانوں میں پہنا جاتا ہے

جھنگ : پیلو کے درخت (جال) کا جنگل

(دیکھو پیلا)

جھنگ : ایک شہر کا نام جہاں ہیر بیاہی گئی تھی

جھنگ سیالیں : سیالوں کے جھنگ میں

جھوپڑ : یہ لفظ جُوہ اور پڑ سے مرکب ہے

جھونپڑی : (دیکھو جوہ)

جھور : سوچیں ۔ فکر

جھورا : تفکرات

جھوک : عارضی آبادی ۔ دریائی علاقوں میں یا غیر مستقل بارانی علاقوں میں اکا دکا رہائشی مکان

جھوکاں : جھوک کی جمع ۔ قیام گاہیں ۔ عارضی آبادیاں

جھوکیں : جھوکوں (میں ۔ سے ۔ کا ۔ کے وغیرہ)

جھول : گھول کر

جھول : دریا کے پیچ و خم ۔ موجوں کے اتار چڑھاؤ

جھولی : گود ۔ جھولی ۔ گود میں

جھولی : قربان کر دی (دیکھو گھولی)

جھولے : جھونکے ۔ تیز ہوا کے جھونکے

جھولیاں : جھولی کی جمع ۔ جھولیاں

جھیاں / جیہاں : جیسا ۔ جیسی

جھیڑا : جھگڑا

جھیڑے : جھگڑے

جھیڑے : لڑائی کرے

****

چھ

****

چھ : چھ کا عدد

چھاتی : چھاتی ۔ سینے میں

چھالے : چھالے ۔ آبلے

چھاں : سایہ

چھانگ : مویشیوں کا گلہ بالخصوص بچھڑوں کا گلہ (دیکھو چانگ)

چھانگاں : چھانگ کی جمع ۔ گلے

چھانگڑاں : چھانگاں کی تصغیر ۔ گلے ۔ ریوڑ

چھائی : چھا گئی

چھائی : راکھ ۔ دھول مٹی ۔ خاکستر

چھائیں : سائے

چھپ : راز

چھپ : چھپ کر

چھپایا : چھپالیا

چھپائے : چھپائے

چھپر : چھپر ۔ سرکنڈے اور گھاس پھوس کی عارضی جھونپڑیاں

چھپیندے : چھپایا جاتا ہے

چھتر : چھتری کا مکبر ۔ چھاتا ۔ چتر

چھترے : بچپنے کے بال ۔ چھتے کی تصغیر ۔ چھتے نو عمر لڑکوں لڑکیوں کے بالوں کو کہتے ہیں

چھتیاں : چھاتیاں

چھُٹ : چھوٹ

چھُٹ پیوسے : ہم چھوٹ گئے ۔ ہم نے رہائی حاصل کر لی

چھُٹڑا : چھوٹا

چھُٹڑی : چھوٹ گئی

چھُٹڑے : چھوٹ گئے

چھُٹن : چھوٹنا (مصدر ہے)

چھُٹے : چھوٹ گئے

چھُٹیاں : میں چھوٹ گئی ہوں

چھڈ : (پنجابی) چھوڑ

چھُڑائی : جاری کی

چھُڑیساں : میں چھوڑ دوں گی

چھِک : کشش

چھکا : خوبی کے ساتھ نبھا ۔ کو زیب دے

چھکدے : زیب دیتے ۔ زینت بخشتے

چھکے : خوبصورت لگے ۔ زیب دے

چھکیوسے : ہم نے خوب نبھایا ۔ زیب دیا ۔ سجایا ۔ پورا کیا

چھکیسوں : ہم رچائیں گے ۔ سے لطف اندوز ہوں گے

چھل : سیلاب ۔ طوفان آب

چھل چھل : چھلکتے ہوئے

چھلکن : چھلکیں

چھلوچھل : طغیانی اور سیلاب میں غرق

چھناں : بڑا پیالہ یا بڑا سا کھلا اور چوڑا برتن جس میں چوری (ملیدہ) وغیرہ ڈال کر بزرگوں کے مزاروں پر بطور منت تقسیم کرتے ہیں ۔ چھناں ڈیساں کے معنی ہیں ۔ چُوری تقسیم کرنے کی منت مانوں گی

چھنکار : گھنگھروؤں اور گھنٹیوں وغیرہ کی چھنا چھن مویشیوں کے گلے میں بندھی ہو گھنٹیوں کی آواز ۔ زیورات کی چھنا چھن

چھنویرے : سائے میں

چھنےّ : چوری کے کٹورے

چھوٹی : چھوٹی

چھوٹے : چھوٹے

چھوٹیں لا : بچپن کے وقت سے لے کر

چھوری : بے یارومدد گار

چھوڑ : چھوڑ ۔ چھوڑ کر

چھوڑیں : تم چھوڑو ۔ تم چھوڑ دینا (امر)

چھول : ساحل سے ٹکرانے والی لہروں کا تلاطم

چھول مٹھی کرݨ : محاورہ ہے ۔ خاطر مدارت کرنا (ٹہل سیوا)

چھولیاں : چھول کی جمع اور تانیث ۔ لہروں کے ٹکراؤ

چھندی : خوف سے دبکتی ۔ نظریں چراتی اور بچتی بچاتی تاکہ کوئی دیکھ نہ لے

چھئیاں : چھئی کی جمع ۔ راکھ ۔ مٹی ۔ دھول

چھیڑ : گایوں بھینسوں کا گلہ جو جنگل میں چر رہا ہو

چھیڑِن : گایوں بھینسوں کو جنگل میں چرائیں

چھیڑو : چرواہا ۔ مویشیوں کو چرانے والا

چھیڑے : مویشیوں کے گلے ۔ چھیڑ کی جمع

****

دھ

****

دھار : خفا ۔ ناراض ۔ تیز

دھار : کاجل کی دھار

دھاراں : دھاریں

دھاراں : پہاڑوں اور چٹانوں کے طویل سلسلے

دھارن : اختیار کریں ۔ نام رکھیں ۔ شکل اختیار کریں

دھارودھار : پریشان

دھارودھاری : دھاردھار سے ۔ علیحدہ علیحدہ دھار سے

دھاری : اختیار کرنے والا ۔ رکھنے والا ۔

لٹ دھاری : بال (لمبے لمبے) رکھنے والا فقیر ۔

زلفیں بڑھانے والا فقیر

دھاڑ : حملہ

دھانون : وہ نہائیں دھوئیں

دھانودیاں : نہاتی ہیں

دھاوݨ : نہانا

دھامݨ : ایک ریگستانی پودے کا نام ہے

دھاں دھاں کریندے : دھم دھم کرتے ہوئے ۔ جلدی سے ۔ بہ عجلت تمام

دھانہہ : فریاد

دھانہاں : فریادیں

دھانہیں : فریادیں

دُھپ : دھوپ

دھجراں : دج دھج (جمع)

دھج ورج : شان و شوکت ۔ نام و نموز ۔ دج دھج اور شہرت

دھدکار : بادلوں کی گھن گرج اور بجلی کی کڑک

دھدکارے : گھن گرج اور کڑک

دھرایا : رکھایا ۔ رکھوایا

دھرتی : دھرتی ۔ زمین

دُھردی : ابتدا ہی سے ۔ بنیادی طور پر

دھردیاں : رکھتی ہیں

دھرو : رکھو

دھرے : رکھے

دھڑکت : دھڑکتا ہے

دھڑکے : دھڑکے

دھڑی : بالوں کی خاص بناوٹ ۔ ماتھے کے بال خم دے کر گوندھنا ۔ بالوں کی زنجیری بنانا

دھڑیاں : دھڑی کی جمع ۔ زلفیں

دھک : دھکے

دھکڑے : دھکے

دھکے : دھکے

دھکے دَھکے : دھکے اور ٹھوکریں

دھماں : دھوئیں

دھموڑے : جھنجھوڑے ۔ ٹھوکریں

دھم دھام : دھوم دھام ۔ رونق ۔ چرچا

دھن : (ہندی) چرچا ۔ دھوم

دھن : دھن دولت

دھنڈڑے : دھندے کی تصغیر ۔ کام کاج

دھنڈڑے چکڑے : دھندے ختم ہوئے ۔ کاروبار ختم ہوئے ۔ دھندے چکا دیئے گئے

دُھن سَن : میٹھی لے ۔ اچھی دھن

دھنگائیں / دھنگاٹے : زبردستی ۔ جبر ۔ سینہ زوری

دھرم : ہندوؤں کے مذہبی اعتقادات اور رسوم ۔ مذہب

دھنوائی : کی نہلائی ہوئی

دُھوتا: چغل خور (مذکر) ۔ عیب جو ۔ نکتہ چیں

دُھوتی: چغل خور (مونث)

دُھوتیں: چغل خوروں (نے ۔ کا ۔ کے وغیرہ)

دُھوڑ: دھول ۔ مٹی ۔ گردوغبار

دھوڑا: دھکا ۔ دھچکا ۔ (دیکھو دھوڑے)

دُھوڑی: دھول ۔ مٹی ۔ گرد و غبار

دھوڑے: دھکے ۔ ٹھوکریں ۔ چلتے ہوئے پاؤں کا کسی غیر متوقع گڑھے یا کسی اونچی چیز پر پڑ جانے سے جو دھکا لگتا ہے اسے دھوڑا کہتے ہیں

دُھوڑی: گرد آلود ۔ دھول میں اٹی ہوئی

دُھوم: دھوم

دھوندا ہے: نہاتا ہے

دُھونیں/دُھونی: دھونی

دھونوں: دھوئیں

دھووے: دھوئے

دھونیں / دُونیں: مویشیوں کے سوکھے گوبر کو ایک گڑھے میں ڈال کر اسے آگ لگا دیتے ہیں جو متواتر سلگتی رہتی ہے اور اس میں دھواں اٹھتا رہتا ہے اس دھوئیں سے ایک تو مسافر کو آبادی کا علم ہو جاتا ہے دوسرے جنگلی جانور اس سے دور دور رہتے ہیں اس آگ کو دھونہاں کہتے ہیں

دھوائی: دھوڑالی

دھوئیں دار / دونیں دار: دھوئیں والے ۔ دھونی لگا کر بیٹھنے والے

دھی: بیٹی

دھیان: دھیان ۔ فکر ۔ توجہ ۔ خیال

دھیانی: دھیان کرنے والا ۔ مفکر ۔ استغراق والا ۔ توجہ کرنے والا

دَھیاں: ٹکڑے ٹکڑے ۔ ریشہ ریشہ

دھیر: حوصلہ ۔ سہارا

دھیراں: دھیر کی جمع ۔ سہارے ۔ آسرے ۔ دلاسے

دھیمیں: آہستہ آہستہ ۔ دھیمی

****

ڈھ

****

ڈھالا: فال نکالنے کا پانسہ

ڈھا لا: شکست و ریخت ۔ دریائے سندھ طغیانی کے بعد اترنا شروع ہوتا ہے تو کناروں اور کناروں کے ساتھ ساتھ کھیتوں اور آبادیوں کو گراتا رہتا ہے ۔ "ڈھا" ، ڈھانوٹ (گرانا) سے حاصل مصدر اور "لا" لانوٹ یا لہنٹ (اترنا ۔ اتارنا) کا حاصل مصدر ہے یعنی دریا

کے اتر جانے کے بعد کھیتوں کا گرنا

ڈھالاں : غروب کروں ۔ زوال پذیر کروں

ڈھالے ماراں : فالیں نکالوں (پانسے پھینک کر فال لوں)

ڈھانڈھ : الاؤ ۔ شعلہ زار

ڈھانڈلے : بوچھاڑ والی بارش ۔ وہ بادل جو تیز ہواؤں کے دوش پر سوار ہوں

ڈھائی : اڑھائی

ڈھائے : ریگزار کے کنارے پر

ڈھب : طرز ۔ طریقہ ۔ انداز

ڈھٹرے / ڈھٹڑے : گر گئے ۔ "ڑ" تصغیر کی ہے

ڈھکسن : گائیں جنگل سے واپس آتی ہیں تو بچھڑوں کو دیکھ کر ایک خاص مسرت کی آواز دیتی ہیں ۔ اس آواز کو ڈھکنڑ کہتے ہیں ۔ تھان پر واپس آ جانے کو ڈھکنڑ کہتے ہیں ڈِھکسن کے معنی ہوئے گائیں آوازیں دیں گی ۔ مویشی آواز دیں گے

ڈُھکسن : تھان پر واپس آئیں گی

ڈھل گئے : زوال پذیر ہو گئے ۔ زوال پذیر

ڈھلک پیاں : لڑھک گئے ۔ بہہ آئے (مونث)

ڈھلیا : ڈھلا ہے ۔ بدلا ہے ۔ نے رخ کیا

ہے

ڈھلائی :

ڈھنگ : طور ۔ طریقے ۔ انداز

ڈھول : محبوب

ڈھولک : ڈھولک ۔ چھوٹا ڈھول

ڈھولنڑ : ڈھول یا ڈھولا کی تصغیر ۔ محبوب

ڈھونڈھاں : تلاش کروں

ڈھونڈھیاں : تلاش کیں

ڈھونڈھیساں : میں تلاش کروں گی

ڈھساں / ڈہاں : گر پڑوں

ڈھے پووے : گر جائے

ڈھے پونواں : میں گر جاؤں

ڈھیر : ڈھیر ۔ زیادہ

ڈھیرن : ڈھیر ہیں (دیکھو "ن")

ڈھیوسے : ہمیں ملی

****

کھ

****

کھا : کھا (فعل امر)

کھاوے : کھائے

کھاڑے : کھاڑا کی جمع ۔ جوہڑ ۔ پانی جمع کرنے کے گڑھے ۔ جوہڑ

کھاراں : کھار کی جمع ۔ کھار ریگستانی پودا ہے
جسے جلاکر (سجی) بناتے ہیں
کھارڑے : کھار کے پودے
کھارے : نمکین
کھارے : راستے
کھارے چڑھدی : شادی بیاہ کی ایک رسم جس
میں دلہن کو کھارے یعنی پھولوں کے
ٹوکرے پر بٹھا کر نہلاتے ہیں
کھارے چڑھدیں : کھارے چڑھتے ہوئے ۔
رسوم عروسی ادا کرنے کے دوران
کھاریاں : کھاریں ۔ چھوٹی ٹوکری کی جمع ۔
ٹوکریاں
کھاسوں : ہم کھائیں گے
کھاکھا : کھاکھا کر
کھاندا پیا ہے : کھا رہا ہے
کھاندڑی ہاں : میں کھاتی ہوں ۔ ڑ تصغیر کی ہے
کھاندی : کھاتی
کھانے : کھانے
کھانواں : میں کھاؤں
کھانواں : رونواں کا ایک امدادی فعل ہے ۔
روؤں دھوؤں یا روؤں پیٹوں
کھاندیاں : کھاتی ہوں

کھاندیاں : کھاتی ۔ (جمع)
کھانوم : مجھے کھائے
کھانون : وہ کھائیں
کھانویں : تم کھاؤ
کھاونڑ : کھانا (مصدر)
کھاونڑ دے : کھانے کے
کھاونڑ آسم : مجھے کھانے کو دوڑیں گے ۔
مجھے وحشتناک دکھائی دیں گے
کھاونڑ آوم : مجھے کاٹ کھانے کو دوڑے یا آئے
کھاواں : کھاؤں
کھاون : کھائیں
کھاوے : کھائے
کھائیندس :(سندھی) میں کھاؤں گی ۔ میں
کھاتی ہوں
کھائے : ***
کھبڑے : بائیں (پاؤں کا) ۔ کھبے کی تصغیر
کھبڑوں : بائیں طرف سے
کھپ کھپ : مغز کھپائی کر کر کے ۔ رورو کر ۔
چیخ چیخ کر
کھِپ : ایک ریگستانی پودا جو ذائقے میں سخت
کڑوا ہوتا ہے
کھپدیں : شور مچاتے ہوئے ۔ سر کھپاتے

ہوئے ۔ چیختے چلاتے ہوئے ۔ مردیں
کھپدیں محاورہ ہے ، مرمٹ کر
کھپدیاں : چیختی چلاتی ہوں
کھپوٹ : کھوٹ ۔ غیر خالص عناصر
کھتر کریندی ہے : افسوس کرتی ہے
کَھترے : موٹے کپڑے ۔ کھدر ۔ ٹاٹ ۔
گودڑ وغیرہ
کُھترے :(کُھس گئے) رواں رواں الگ ہو گیا
۔ تار تار ۔ دریدہ ۔ بوسیدہ ۔ نوچے ہوئے
کُھتری : برباد ۔ تباہ حال ۔ نوچی ہوئی
کُھتھم : میں نے نوچ ڈالے
کھٹ : کھاٹ ۔ پلنگ
کُھٹ گئی : ختم ہو گئی
کھٹاڑے : کھدوا دے
کُھٹڑا : کم ہو گیا ۔ ختم ہو گیا ۔ ڑ تصغیر کی ہے
کُھٹڑے : کم ہو گئے
کُھٹڑی : کم ہو گئی
کُھٹڑی : ختم شدہ
کُھٹسی : کم ہو جائے گا یا گی
کُھٹ گئی : کم ہو گئی ۔ ختم ہو گئی
کھٹ ویسی : کم ہو جائیگا
کھٹکے : اندیشے ۔ خدشات

کھٹ کھاوے : خدا اس کی کمائی میں برکت
دے ، کما کھائے ۔ مجازاً وہ جانے اور اس کا کام
کھٹیا : کھودا
کھٹیا : کمایا
کھٹیا وٹیا : جو کچھ کمایا اور حاصل کیا ۔ وٹن
کے معنی ہیں چیزیں بیچ کر ان کے عیوض
میں روپیہ لینا ۔ بکری کا روپیہ وٹک کہلاتا
ہے ۔ کیا کھٹیوتے کیا وٹیو : تم نے کیا کمایا
اور کیا کچھ عیوض میں حاصل کیا
کھڈ : گڑھا
کھڈے : گڑھے
کھڑ : کھڑے ہو کر ۔ ٹھہر کر ۔ رک کر
کھڑا : کھڑا
کھِڑبِڑ : ان بن ۔ چپقلش ۔ گڑبڑ
کُھڑبِڑ : دلدل میں مویشیوں کے چلنے سے
کھروں کے نشان گڑھوں کی صورت میں پڑ
جاتے ہیں جو خشک ہو جانے پر سخت ہو
جاتے ہیں ان پر چلنا بہت مشکل ہے ،
مسافر کو بہت دشواری پیش آتی ہے ۔ ان
گڑھوں کو کھڑبڑ یا کھریمڑ کہتے ہیں
کھڑ نہ مکلایا : کھڑے ہو کر ۔ رک کر ۔ ذرا
توقف کر کے بھی وداع نہ کیا

کھڑوئ : کھڑی ہوئ ۔ پہنچی

کھڑیاں : کھڑی ہیں ۔ کھڑی ہوئ

کھڑکئے : ختم ہو گئے ۔ رک گئے ۔ بند ہو گئے ۔ کھڑکڑ مصدر ہے جس کے معنی بند ہو جانا۔ رک جانا ۔ ختم ہو جانا ۔ ہٹ جانا وغیرہ ۔ بدل کھڑک گئین کے معنی ہیں ، برسنے کے بعد بادل پھٹ گئے ہیں ، مطلع صاف ہو گیا ہے ۔ مویشیوں کو "بھانے" میں بند کر دیتے ہیں تو دروازے پر ایک چوکھٹا سا رسیوں سے باندھ دیتے ہیں جس میں لکڑیاں اور درختوں کی شاخیں وغیرہ باندھی ہوئ ہوتی ہیں ۔ اس عارضی دروازے کو کھڑکا کہتے ہیں ، اس کا مقصد بارش ، چور ، ڈاکو اور جنگلی جانوروں سے رکاوٹ ہے ، نیز ہوا کی آمدورفت بھی ہے تاکہ مویشیوں کا دم نہ گھٹ جائے ۔ کھڑکی اس لفظ (کھڑکا) کی تانیث ہے ۔ تیز سرد ہواؤں کو روکنے والی چیز (انگریزی کا لفظ " ونڈو" بھی توجہ طلب ہے ۔ " ونڈ " کے معنی ہوا)

کھڑیوں : تم رکے ۔ ٹھہرے ۔ کھڑے ہو گئے

کھس : چھین ۔ کھونس کر ۔ چھین کر

کھسدا : چھینتا

کھسم : چھین لے (میم فاعلی ہے)

کھس نیتیئ : تم چھین کر لے گئے ہو

کھسے : چھینے ۔ چھین لے

کھسی : چھینی

کھکڑیاں : ریگستانی خربوزے ۔ چھوٹے چھوٹے خود رو خربوزے

کھلاں : ہنسی مذاق

کھل ہاسے : ہنسی مذاق

کھل ہس : ہنسی خوشی ۔ مذاق ۔ چہلیں ۔ ہنس ہنس کر

کھل : کھال

کھلدا : ہنستا

کھلدیاں : ہنستی (ہیں) ۔ جمع مونث

کھل کھیڈ : ہنسی اور کھیل

کھلڑ : ہنسنا

کھلسن : ہنسیں گے

کُھلے : کُھلے

کھمدی : چمکتی

کھمڑ : بجلی کی چمک ۔ بجلی

کھمدیاں : چمکتیں ہیں

کھمٹیاں : بجلی کی چمک (جمع) بجلیاں

کھمن : چمکیں

کھنڈ : کھانڈ ۔ شکر
کھنڈڑیاں : کھانڈ کی تصغیر اور جمع ۔ مٹھائیاں
کھنڑ کھنڑ : کھن کھن کی آواز ۔ اونٹوں کے زیورات کی کھنا کھن جو اونٹوں کی ہموار رفتار سے پیدا ہوتی ہے
کھوبہ : دھنس جانے سے پاؤں کے نشان جو گیلی زمین پر بن جاتے ہیں ۔ دلدل میں دھنس جانے کو کھبنڑ کہتے ہیں ، کھوبہ اس کا حاصل مصدر ہے
کھوج : کھوج ۔ علامت ۔ سراغ ۔ پتہ نشان
کھوٹ : جھوٹ ۔ فریب ۔ دغا ۔ کھوٹا پن ۔ کمی
کھوٹا : غیر خالص ۔ کم عیار ۔ جھوٹا ۔ مقررہ قدر سے کم ۔ کھرا کی ضد ۔ ناقص
کھوٹڑا : کھوٹا کی تصغیر ۔ ناقص
کھوٹ کمانوِن : دغا کریں ۔ دھوکہ دیں
کھوٹ کمایم : میں نے نقصان کی کمائی کی ۔ میں نے کھوٹا کام کیا
کھوٹی قسمت : بد بختی ۔ نقصان پذیر قسمت ۔ ناقص مقسوم
کھوٹے : کھوٹے
کھوساں : کھاؤں گی
کھوسوں : ہم کھائیں گے

کھول : کھول دے
کھولی : کھول دی
کھولے : کھولے ۔ کھول دے
کھُو : کھُوہ ۔ کنواں
کھیتر . خربوزوں کا کھیت ۔ اسے واڑی بھی بولتے ہیں
کھیڈ٘اں : کھیل (جمع) کھیلیں
کھیڈ٘اں : میں کھیلوں
کھیڈ٘وں : ہم کھیلیں
کھیڈ٘نڑ : کھیلنا
کھیڈ٘ے : کھیلے
کھِیر : دودھ
کھیر : گایوں کا گلہ
کھیرو : گائیں چرانے والا
کھیڑا : ایک قوم کا نام ہے ۔ یہ قوم رنگ پور میں رہتی تھی
کھیڑے : کھیڑا کی جمع ۔ کھیڑے ۔ ہیر کے سسرال والے جو رنگ پور ضلع مظفر گڑھ میں رہتے تھے
کھیڑیاں : کھیڑی کی جمع ۔ ہیر کے سسرال کی عورتیں
کھیڑیں : کھیڑوں (کے ۔ نے ۔ کا ۔ سے وغیرہ)

کھیل : شگوفہ
کھیلوں : کھیلوں
کھیلاں : کھیل کی جمع ۔ کھیل پانی کی چھوٹی چھوٹی نالیوں کو کہتے ہیں ۔ نالیاں
کھیلے : وہ کھیلے
کھمن : بجلی کی چمک ۔ بجلی

****

گھ

****

گھا : گھاس ۔ گھاہ اس کا سرائیکی تلفظ ہے ۔ س اور ہ متبادل حروف ہیں
گھات / گھت : جو چیز لی جائے ۔ جس طرح ڈیونڑ مصدر سے ڈات بمعنی دی گئی چیز ، یا تحفہ وغیرہ اسی طرح گھنڑ مصدر سے گھات / گھت ہے ، قبول کرنا ۔ وصول کرنا وغیرہ
گھاتاں : گھات کی جمع ۔ تحائف
گھاتاں : اعلیٰ گیت
گھاٹی : دو پہاڑوں یا دو اونچے ٹیلوں کے درمیان تنگ سا راستہ
گھاٹڑے : گھاٹے کی تصغیر ۔ گھنے ۔ بہت زیادہ
گھاٹے : گھاٹیاں ۔ چھوٹے چھوٹے پہاڑی راستے
گھاٹے : گھنے ۔ بکثرت
گھاٹے : نقصانات
گھاٹیاں : گھاٹیاں ۔ ٹیلوں کے درمیان تنگ جگہ ۔ راستے یا میدان ۔ ریگستانی وادیاں ۔ دو اونچے پہاڑوں کے درمیان تنگ راستے
گھالے : بسر کئے ۔ سے دوچار ہوئی
گھانڑ : گرداب میں
گھانگھے : بڑے بڑے چاک ۔ قتلے ۔ ٹکڑے
گھبکارے : مدھانی چلا کر گھب گھب کی آواز نکالے ۔ چھاچھ بلوئے
گھبکار : چھاچھ بلونے کی آواز ۔ گھب گھب کی آواز ۔ "کار" کا لفظ جس دوسرے لفظ کا لاحقہ بنے گا آواز کے معنی دے گا مثلاً للکار ۔ پکار ۔ ششکار ۔ دھتکار ۔ کھڑکار ۔ کھسکار ۔ بچکار ۔ دنکار ۔ پھڑکار ۔ وچکار ۔ چھنکار ۔ ہشکار ۔ اشکار ۔ جھنکار ۔ پھتکار ۔ پھٹکار ۔ چلکار ۔ چمکار ۔ چٹکار ۔ ککار وغیرہ
گھبکن : چاچھ بلونے کی آواز پیدا کریں ۔ گھب گھب کریں
گھت : ڈال
گھتاں : ڈالوں
گھتدیاں : ڈالتی ہیں
گھترے : ڈالے

گھٹ : گھاٹ ۔ مہاں گھٹ : بڑے گھاٹ ۔ بڑے گھڑے نے

گھٹا : گھٹا ۔ برسنے والا بادل

گھنڑی : گھونٹ کر باندھی ہوئی

گھنڑی : گھٹی ۔ نوزائیدہ بچے کو دودھ اور گھی کا چمچہ بھر پلایا جاتا ہے ۔ اسے گھی کہتے ہیں بعض ادویہ بھی گھٹی میں دی جاتی ہیں ۔ یہ گھونٹ کی تصغیر ہے

گھٹن : گھٹا

گھنڑے : شگاف ۔ عمیق گڑھے ۔ گھٹیاں

گھٹے : کم ہو

گھٹیا : کم ہو گیا

گھٹیاں : گھاٹیاں ۔ دو اونچے پہاڑوں کے درمیان تنگ راستہ

گھٹیاں : کم ہو گئیں

گھنیاں : گھنی کی جمع ۔ گھنیاں گھنیاں کے معنی ہیں ایک ایک گھونٹ کر کے

گھدوسے / گدھوسے : ہم نے لیا

گھدوہی / گدھوئی : تو نے لیا

گھدی / گدھی : لی

گھر : گھر

گھربار : گھربار ۔ گھردر ۔ گھربار

گھرباروں : گھربار سے

گھرساں . دریا میں گروں گی ۔ تیرنے کی غرض سے یا دریا کو عبور کرنے کی غرض سے دریا میں کودنے کو دریا میں گھرن کہتے ہیں ۔ گھرساں کے معنی ہوئے میں دریا عبور کرنے کے لئے کود پڑوں گی

گھرور : گھربار

گھڑا : وجود انسانی (مجازاً)

گھرڑیندیں : گھستے ہوئے ۔ رگڑتے ہوئے

گھڑی : گھڑی ۔ پل ۔ لمحہ ۔ لحظہ بھر

گھڑیاں : گھڑی کی جمع ۔ لمحات

گھس پیا : گھس گیا

گھگھانے : گھگھی بندھنے کی آواز ۔ غراہٹ

گھگھائیں : گھگھیا گئے

گھل : اونگھ

گھل : گلہ

گھل : بھیج

گھلدے : بھیجتے

گھلڑی : کی بھیجی ہوئی

گھلے : چلے

گھلے : بھیجے

گھلیا : بھیجا

گُھمائے : وارے ۔ قربان کرے
گِھن : لے
گِھن آنون : لے آئیں
گھنڈ : مویشیوں کے گلے میں بندھی ہوئی گھنٹیاں
گُھنڈ : گھونگھٹ ۔ نقاب
گھنڑ گھنڑ : جھنکار ۔ گھن گھن کی آواز
گِھنساں : میں لوں گی
گھنگھور : گھنگھور
گھنگھوراں : گھنگھور کی جمع ۔ گھٹائیں
گھنیرے : گھنے ۔ گنجان ۔ بکثرت ۔ بہت زیادہ
گھوٹ : دولہا
گھوٹے : وہ دوائیاں جو رگڑ کر اور پانی سے گھوٹ کر پلائی جاتی ہیں ، مثلاً بادام کی سردائی وغیرہ
گھور : غار
گھوڑا : گھوڑا
گھوڑے گھتدیاں : غضب کرتی ہیں
گُھوکن : گُھو گُھو کی آواز نکالیں ۔ مست ہو کر بولیں ۔ یہ آواز جنگلی کبوتر کی ہے جو گھو گھو بولتا ہے ۔ اسے اس آواز کی مناسبت سے گھگھی بھی کہتے ہیں
گھول : قربان کر دے ۔ وار دے

گھولاں : صدقے کروں ۔ قربان کروں
گھول گھتاں : قربان کر ڈالوں ۔ وار دوں
گھول گھمائے : صدقے قربان کر دیئے
گھولیم : میں نے قربان کر دیا
گھولی : صدقے کی ہوئی ۔ قربان گئی
گھولے : قربان
گھولیئے : قربان کیئے
گھونگھٹ : نقاب ۔ حجاب ۔ پردہ
گھوں موں : تذبذب ۔ گھبراہٹ ۔ پریشانی
گھمائیندس : (سندھی) قربان کر دوں گی
گُھمر گھیر : دریا کا بھنور ۔ گرداب ۔ بھنور
گھمکن : ***
گِھن : لے
گُھنڈزی : عقدہ ۔ گرہ
گھنڑیاں : بہت ۔ بکثرت
گھنڑے : بہت سے ۔ گھنے ۔ بکثرت ۔ کافی
گِھنساں : میں لوں گی
گِھن گئے : لے گئے
گِھنم : مجھے لے ۔ مجھ سے لیتا ہے
گِھنو : تم لو
گھنیرے : گھنے ۔ زیادہ ۔ بکثرت
گھوٹے : گھوٹی ہوئی یا رگڑی ہوئی دوائیں

گھیر : دریا کے کنارے پر کم گہرے پانی کا وہ
مقام جہاں دریا عبور کرنے کے لئے پانی میں
داخل ہوتے ہیں ، دریا میں اسطرح داخل
ہونے یا کود پڑنے کو گھرنڑ کہتے ہیں ۔ گھیر
کے معنی ہوئے دریا عبور کرنے کی جگہ
گھیر گھرساں : دریا میں کود جاؤں گی
گھیریم : مجھے گھیر لیا ہے
گھیری : گھیر لی ہے
گھیل : گھیلنڑ مصدر کے معنی ہیں گھسیٹنا ۔
یہ لفظ اس کا حاصل مصدر ہے ، اس کے
معنی گھسیٹ ۔ کھینچا تانی ۔ سعی پیہم ۔
آہستہ آہستہ گھسیٹتے رہنا ۔ کشاکش وغیرہ

****

نھ

****

نھیں : نہیں ۔ نہیں ہے

کتابیات

کتابیات

(الف) خواجہ فرید کے دواوین

دیوان فرید کے درج ذیل ایڈیشن حوالہ جات کے لیے استعمال ہوئے ہیں۔ صرف علامہ طالوت کے مقدمہ کے حوالوں کے لیے ۱۹۴۴ء کے مطبوعہ دیوان کے متعلقہ حصہ کی فوٹو اسٹیٹ استعمال کی گئی ہے۔

۱۔ مجموعہ کافیاں حضرت خواجہ غلام فرید صاحب جیو ، محمد عارف، دیرہ غازیخان، ۱۸۸۲ء

۲۔ مولوی نجم الدین (مرتب)، معدن عشق معروف بہ کافیاں، ملتان، ۱۸۸۲ء

۳۔ اسرار فریدی معروف بہ دیوان فریدی، جلال پور پیروالہ، ۱۹۰۲ء

۴۔ مکمل دیوان فرید، ، حافظ شمس الدین منورالدین ملتان ، سن ندارد

۵۔ مولانا نوراحمد خان فریدی (مترجم وشارح)، دیوان فرید (جلد اول)، ملتان، ۱۹۷۸ء

۶ ۔ ایضاً ، ملتان (جلد دوم) ۱۹۷۹ء

۷۔ ڈاکٹر مہر عبدالحق (مترجم)، پیام فرید، ملتان، ۱۹۸۸ء

۸۔ صدیق طاہر (مرتب)، کلام خواجہ فرید، رحیم یار خان، ۱۹۸۸ء

۹ ۔ قیس فریدی (مرتب)، دیوان فرید، خان پور، ۱۹۹۲ء

۱۰۔ دبیر الملک مولوی عزیزالرحمن عزیز (مترجم وشارح)، دیوان فرید (چوتھا ایڈیشن)، بہاولپور، ۱۹۹۵ء

۱۱۔ قلمی دیوان ملکیہ سید انیس شاہ جیلانی، محمد آباد (تحصیل صادق آباد)

(ب) لغات

۱۔ مولوی خدا بخش، نصاب ضروری، لاہور، ۱۳۱۷ھ

۲۔ اے جیوکس، ڈکشنری آف جٹکی آر ویسٹرن پنجابی، لاہور، ۱۹۰۰ء

۳۔ ای اوبرائن، گلاسری آف ملتانی لینگویج، لاہور، ۱۹۰۳ء

۴۔ مولوی محمد نذیر احمد (مرتب)، نصاب خسرو معروف بہ خالق باری، دہلی، ۱۹۱۰ء

۵۔ بشیر احمد ظامی بہاولپوری، لغات سرائیکی، بہاولپور، ۱۹۶۵ء

۶۔ ڈاکٹر نبی بخش بلوچ و ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان (مرتبین) ، سندھی - اردو لغات ، جام شورو، طبع ثانی ۱۹۷۹ء

۷۔ ڈاکٹر مہر عبدالحق، لغات فریدی، بہاولپور، ۱۹۸۴ء

۸۔ ڈاکٹر عبدالکریم سندیلو، سچل لغات، خیر پور، ۱۹۸۴ء

۹۔ جمیل احمد پال، پنجابی کلاسیکی لغت، لاہور، ۱۹۹۳ء

(ج) دیگر کتب

۱۔ ریاض انور، کریم خان تونسوی، ارشد ملتانی (مرتبین)، پریت مہار، ملتان، ۱۹۶۱ء

۲۔ کلیان آڈوانی، شاہ جو رسالو ، بمبئی، ۱۹۶٦ء

۳۔ میر حسان الحیدری، سرائیکی ادب، مقالہ مشمولہ تاریخ ادبیاتِ مسلمانانِ پاکستان وہند جلد ۱۴ (حصہ دوم) ،لاہور، ۱۹۷۱ء

۴۔ عبدالمجید بھٹی (مرتب)، کافیاں شاہ حسین، اسلام آباد، طبع دوم ۱۹۷۷ء

۵۔ ڈاکٹر کرسٹوفر شیکل، ففٹی پوئمز آف خواجہ فرید، ملتان، ۱۹۸۳ء

٦۔ سیٹھ عبیدالرحمن، سرائیکی کتابیں، بہاولپور، ۱۹۸۳ء

۷۔ شوکت مغل، قدیم اردو کی لغت اور سرائیکی زبان، ملتان، ۱۹۸۷ء

۸۔ کپتان واحد بخش سیال (مترجم) ، مقابیس المجالس، لاہور، ۱۴۱۱ھ

۹۔ مولانا دین محمد وفائی، لطف اللطیف، حیدر آباد ، ۱۹۹۱ء

۱۰۔ محمد آصف خان، تک سک، لاہور، ۱۹۹۲ء

۱۱۔ محمد بشیر احمد ظامی بہاولپوری، مثنوی سیف الملوک، بہاولپور، طبع دوم ۱۹۹۴ء

۱۲۔ محمد اسلم میتلا، انوار فرید، ملتان، ۱۹۹۷ء

۱۳۔ خواجہ طاہر محمود کوریجہ، خواجہ فرید اور ان کا خاندان، لاہور، ۱۹۹۷ء

(د) رسائل و جرائد

۳۔ ماہ نو، کراچی، شمارہ جولائی ۱۹۶۲ء

۲۔ محمد آصف خان (ایڈیٹر)، سہ ماہی پنجابی ادب، لاہور، شمارہ جنوری تا مارچ ۱۹۹۵ء

۳۔ جاوید چانڈیو (مرتب)، سویل-۲، بہاولپور، ۱۹۹۷ء

(ہ) تحقیقی مقالہ برائے پی ایچ ڈی (غیر مطبوعہ)

Christopher Shackle , Siraiki and siraiki litrature , C. 1750 - 1900 in upper Sind and South - west Punjab , London , 1972 (S.O.A.S. Liberary , thesis No. DX199358)

DIWAN-E-FARID



دیوانِ فرید



تقابلی مُطالعہ، حواشی، ترتیب:

جاوید چانڈیو

DIWAN-E-FARID

